تخریج شدہ

مسائل و آداب اور سبق آموز واقعات کا لاجواب مجموعہ

جنتی زیور

تالیف: شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

اسلام میں عورت کا مرتبہ و مقام	ساس بہو کے جھگڑے اور ان کا حل	اولاد کی پرورش کا طریقہ	مرید کو کس طرح رہنا چاہیے
قرآن پاک کی سورتوں کے خواص	روزی میں برکت کے وظائف	امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور دیگر صالحات کا تذکرہ	نماز، وضو، غسل، روزہ، زکوۃ اور حج کے مسائل

SC1286

خالد رضا سنی حنفی رضوی

خالد رضا سنی حنفی رضوی

رضا کی تلوار لائبریری

9119466913

خالد رضا سنی حنفی رضوی

اگر تم علم نہیں رکھتے، تو اہل علم سے دریافت کرو (القرآن) 9119466913

لائبریری میں کتب کی فرمائش لکھ کر کی جائے اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی پوسٹنگ تصاویر تقاریر تحاریر آڈیوز ویڈیوز اشتہارات سوالات یا بحث مباحثہ کرنے کی سخت ممانعت ہے---

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا (پ۱۷،الحج:۲۳)

جنت میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور موتی۔

جنتی زیور

اسلامی مسائل وخصائل کا خزانہ

تالیف :

حضرت شیخ الحدیث

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ المدینہ

باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : جنتی زیور

مصنف : علامہ عبدالمصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)

تاریخِ اشاعت: ربیع الآخر ۱۴۲۷ھ، مئی 2006ء

تاریخ اشاعت: جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ، جون 2009ء تعداد: 2000 (دوہزار)

تاریخ اشاعت: ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ، نومبر 2010ء تعداد: 3000 (تین ہزار)

تاریخ اشاعت: جمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ، مئی 2011ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

تاریخ اشاعت: جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

تاریخ اشاعت: شوال المکرّم ۱۴۳۴ھ، اگست 2013ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ، جون 2014ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❁……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

❁……**لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

❁……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

❁……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212

❁……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122

E.mail: ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”**جنّتی زیور**“ **پوری پڑھیں** کے 17 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 17 نیّتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: ((نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه)).

ترجمہ: ”مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے“۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵، داراحیاء التراث العربی بیروت ملتقطاً)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱...... اِخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَل کا حقدار بنوں گا۔

۲...... حتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور

۳...... قبلہ رو مطالَعہ کروں گا۔

۴...... اِس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

۵...... اپنا وُضُو، غسل وغیرہ دُرُست کروں گا۔

۶...... جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: ''تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں'' (پ ۱٤،النحل:٤٣) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

❼......''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ،رقم ۱۰۷۵۰،ج۷،ص ۳۳۵،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس کتاب میں دیئے گئے بزرگوں کے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔

❽...... (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

❾...... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

❿...... جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

⓫...... زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

⓬...... جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

⓭...... یہ کتاب پڑھ کر عُلمائے حقّہ سے نہیں اُلجھوں گا۔

⓮...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

⓯...... (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرں کو تحفۃً دوں گا۔

⓰...... اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری امّت کو اِیصال کروں گا۔

⓱...... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشِرین کو مُطّلع کروں گا۔

☆......☆......☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج
(۶) شعبۂ تراجم

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

انسان کی اصلاح دین اسلام کا اوّلین مقصد ہے۔مرد وعورت کی حیثیت اس اعتبار سے ایک سی ہے، بلکہ شریعت اسلامیہ نے خواتین کے حقوق بالتا کید ارشاد فرمائے کیونکہ عرصۂ دراز سے یہ صنف نازک ظلم وستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔قدرت نے اگر چہ اسے مرد کی طرح ذی روح اور ذی شعور بنایا تھا لیکن اس کے ساتھ برتاؤ مٹی کی بے جان مورتیوں کا سا کیا جاتا تھا۔ جواء میں اسے داؤ پر لگایا جاسکتا تھا۔خاوند کی لاش کے ساتھ قانوناً اسے جل کر راکھ ہونا پڑتا تھا۔کہیں اسے تمام برائیوں کی جڑ اور انسان کی ساری بدبختیوں کا سرچشمہ یقین کیا جاتا تھا اور کہیں چوٹی کے نامور فلسفی اس کے انسان ہونے کو بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے۔اس کو ملکیت کے حقوق حاصل نہ تھے۔اسے ازدواجی بندھنوں میں مقید کرنے سے پہلے اس سے کوئی رائے لینے تک کا تصور نہ تھا۔یہ، بلکہ اس سے بھی بدتر حالات تھے جن میں اسلام سے پہلے یہ صنف نازک گرفتار تھی۔

لیکن اسلام نے پہلی مرتبہ اعلان کیا کہ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ہیں۔اس کی بھی رائے ہے اور قانون اس کی رائے کا احترام کرتا ہے۔اسے اپنے والدین، اپنے خاوند، اپنی اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا۔اس کو ملکیت کے حقوق تفویض کیے گئے۔مرد کو بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا۔ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی۔غرض معاشرے میں اسے وہ عزت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔

اب ایک مسلمان عورت پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ وہ تعلیماتِ اسلامیہ سے واقفیت و آگہی حاصل کرے، انہیں اپنے ذہن میں وسیع جگہ دے۔اس جہان ناپائیدار میں اس کے شب وروز اسی کے مطابق گزریں۔کیونکہ اس رزم گاہ حیات میں جیت اسی کی

ہے جس نے اپنا جینا مرنا اسلام کے مطابق کرلیا۔

بحمدہ تعالیٰ اسلامی بہنوں کو اسلامی عقائد و مسائل سے روشناس کروانے کے لیے شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفی الاعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کتاب ''جنتی زیور'' ترتیب دی۔ کتاب کیا ہے اسلامی مسائل و خصائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے،اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباً تمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے،خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا،معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکر کردیا ہے گویا ایک سلیبس (syllabus) سلیس انداز میں مرتب کرکے اسلامی بہنوں کے ہاتھوں میں دے دیا۔اب اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ وہ اس سے بھرپور استفادہ کریں اور احکام شریعت سیکھ کر اس پر عمل پیرا ہوں۔

الحمدللہ عزوجل! مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' (دعوتِ اسلامی) نے اکابرین و بزرگانِ اہلسنت کی مایہ ناز کتب کو حتی المقدور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق شائع کرنے کا عزم کیا ہے چنانچہ یہ کتاب بھی اس سلسلہ میں شامل کی گئی اور نئی کمپوزنگ،مکرر پروف ریڈنگ،دیگر نسخوں سے مقابلہ،آیاتِ قرآنی کی محتاط تطبیق و تصحیح،حوالہ جات کی تخریج،عربی و فارسی عبارات کی درستگی اور پیرابندی وغیرہ، نیز مآخذ و مراجع کی فہرست کے ساتھ اسے شائع کیا،یوں یہ نسخہ دیگر نُسَخ کے مقابلے میں درست اور اغلاط سے مبرا نسخہ قرار دیا جاسکتا ہے۔الحمدللہ!'' المدینۃ العلمیۃ'' کے مدنی علماء کی یہ کاوش اور ان کی محنت قابل ستائش و لائق تحسین ہے،اللہ عزوجل ان کی یہ پیش کش قبول فرما کر جزائے جزیل عطا فرمائے، انہیں مزید ہمت اور لگن کیساتھ دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم

شعبۂ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست مضامین

کچھ مصنف کے بارے میں

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی علیہ الرحمۃ ہند کے ضلع مئو کے گنجان آباد قصبہ گھوسی میں ۱۳۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالرحیم اور والدہ کا نام حلیمہ بی بی تھا۔

تعلیم وتربیت: مولانا نے تعلیم مدرسہ محمدیہ امروھہ، مدرسہ منظر اسلام بریلی میں علی الترتیب مولانا غلام جیلانی اعظمی ،مولانا حکمت اللہ امروھوی ،حضرت مولانا سید خلیل کاظمی محدث امروھوی، حضرت مولانا شاہ سردار احمد محدث اعظم پاکستان سے حاصل کی۔۱۰ شوال المکرّم ۱۳۵۵ھ کو دارالعلوم حافظیہ سعیدیہ ریاست دادوں علی گڑھ پہنچے، حضرت صدرالشریعہ سے دورۂ حدیث پڑھا، ۱۳۵۶ھ میں سند فضیلت مرحمت ہوئی۔

بیعت وخلافت: ۱۷صفر المظفر ۱۳۵۳ھ میں حضرت الحاج حافظ شاہ ابرارحسن خان صاحب نقشبندی شاہجہان پوری سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور ۲۵صفر المظفر ۱۳۵۸ھ میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا الحاج حامد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ نے سلسلۂ قادریہ رضویہ کی خلافت عطا فرمائی اس کے بعد حضرت مولانا قاضی محبوب احمد عباسی صاحب خلیفہ حافظ شاہ ابرارحسن صاحب شاہ جہان پوری نے سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا۔

درس وتدریس: آپ نے درج ذیل مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔

﴿۱﴾ مدرسہ اسحاقیہ جودھ پور میں ایک سال۔

﴿۲﴾ مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروھہ ضلع مراد آباد میں تین سال۔

﴿۳﴾ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں دس سال۔

﴿۴﴾ دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات میں بعہدۂ شیخ الحدیث تین سال۔

﴿۵﴾ دارالعلوم صمدیہ علاقہ بمبئی میں بعہدۂ شیخ الحدیث تین سال۔

﴿۶﴾ مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کاٹھیاواڑ میں بعہدۂ شیخ الحدیث تین سال۔

﴿۷﴾ مدرسہ منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں بعہدۂ شیخ الحدیث گیارہ سال۔

﴿۸﴾ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں بعہدۂ شیخ الحدیث سات سال۔

بحمدہ تعالیٰ ان درس گاہوں میں تقریباً تین سو سے زائد طلبہ آپ کے درس سے فارغ التحصیل ودستار بند ہو کر ہندوستان و پاکستان، بنگلہ دیش، انگلینڈ اور افریقہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سفرِ حج اور آپ کے مشائخ حرمین: ۱۹ شوال المکرّم ۱۳۷۸ھ میں حرمین شریفین روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت مفتی محمد سعد اللہ المکی نے صحاح ستہ ودلائل الخیرات شریف و حزب البحر کی اجازت دے کر سندیں عطا فرمائیں اور مفتی المالکیہ مولانا سید علوی عباس مکی نے صحاح ستہ کی سند عطا فرمائی اور حضرت شیخ الحرم مولانا محمد ابن العربی الجزائری علیہ الرحمۃ نے بخاری اور مؤطا شریف کی سند خاص سے سرفراز فرمایا اور مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل حضرت علامہ یوسف بن محمد بن علی باشبلی حریری مدنی نے اپنی سند خاص کے ساتھ دلائل الخیرات شریف کی اجازت عطا فرمائی۔

وعظ وتقریر: آپ ایک بلند پایہ مقرر تھے۔ وعظ وتقریر کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ زبان میں شیرینی، روانی اور تاثیر تھی۔ ملک کے طول وعرض میں آپ کے بیانات کی دھوم مچی ہوئی تھی۔

تصانیف: آپ کی خاص خاص تصانیف جو بحمدہٖ تعالیٰ طبع ہو کر ملک و بیرون ملک میں

مقبولیت پا چکی ہیں، حسب ذیل ہیں۔

(۱) سیرۃ المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) جنتی زیور (۳) کرامات صحابہ علیہم الرضوان (۴) ایمانی تقریریں (۵) نورانی تقریریں (۶) حقانی تقریریں (۷) قرآنی تقریریں (۸) عرفانی تقریریں (۹) نوادر الحدیث (۱۰) اولیاء رجال الحدیث (۱۱) روحانی حکایات (حصہ اول) (۱۲) روحانی حکایات (حصہ دوم) (۱۳) معمولات الابرار (۱۴) قیامت کب آئے گی (۱۵) مشائخ نقشبندیہ (۱۶) موسم رحمت (۱۷) بہشت کی کنجیاں (۱۸) جہنم کے خطرات (۱۹) عجائب القرآن (۲۰) غرائب القرآن (۲۱) جواہر الحدیث (۲۲) آئینہ عبرت (۲۳) سامان آخرت (۲۴) مسائل القرآن

شعرو شاعری: زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کو شعر و سخن کا ذوق تھا۔ نعت اور قومی نظموں کے علاوہ غزل کی صنف میں بھی طبع آزمائی فرماتے تھے اور باقاعدہ مشاعروں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے اشعار کا مجموعہ مرتب کرلیا تھا مگر دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں آپ کے کمرہ کے اندر آگ لگ گئی جس میں قیمتی کتابوں کے ساتھ یہ نادر الوجود بیاض بھی نذر آتش ہوگئی۔ آپ کی کچھ نعتیں اور نظمیں جو رسالوں میں چھپ چکی تھیں اور بعض تلامذہ کے پاس چند نعتیں اور نظمیں اس طرح باقی رہ گئیں ہیں کہ

ع کچھ بلبلوں کو یاد ہے کچھ قمریوں کو حفظ
بکھری ہوئی چمن میں میری داستان ہے

وصال: براؤں شریف کے دور تدریس میں دوبار آپ پر فالج کا حملہ ہوا لیکن بفضل خدا عزوجل علاج سے فالج کا اثر جاتا رہا مگر پہلے جیسی توانائی باقی نہ رہی۔ وفات سے چھ ماہ قبل شدید بیمار ہوئے بالآخر ۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ / ۱۵ مئی ۱۹۸۵ء بروز جمعرات

بوقت عصر علم وحکمت، فضل وکمال کا یہ مہر درخشاں ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔ دوسرے دن بعد نماز جمعہ ہزاروں سوگواروں نے اس پیکرِ علم ودانش اور صاحب قلم مصنف کو ان کی ذاتی زمین میں سپرد خاک کردیا۔ ﴿رحمة الله تعالیٰ علیه﴾

(ملخص از سیرتِ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از: حضرت علامہ مفتی جلال الدّین صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

علامۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج عبدالمصطفٰی صاحب اعظمی مجددی قبلہ مدظلہٗ العالی اپنے علمی جاہ وجلال اور فضل وکمال کے اعتبار سے اکابر علماء اہلسنّت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مُسلَّمُ الثُّبوت، ماہر درسیات، سَاحرالبیان اور ایک خصوصی طرزِ تحریر کے موجد وکامیاب مصنّف ہونے کی بنا پر ملک وبیرونِ ملک ''جامع الصفات'' مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی پندرہ کتابیں طبع ہوکر عوام وخواص سے خراج تحسین حاصِل کرچکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''جنتی زیور'' آپ نے عوام اور خاص کر عورتوں کے لیے تصنیف فرمائی ہے جس کو میں بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی انمول اور بے حد مفید ہے اور بحمدہٖ تعالٰی صحیح ومعتمد مسائل اور بہترین آداب وخصائل کے ساتھ ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور رقت انگیز واقعات کا لاجواب مجموعہ ہے۔

مولٰی تعالٰی حضرت مصنّف قبلہ کو جزاءِ عطا فرمائے اور برادران اہلِسنّت وخواتینِ ملّت کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق بخشے آمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسَلین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم اجمعین

جَلال الدین احمَد امجَدی

خادم دارالافتاء فیض الرسول

براؤں شریف ضِلع بستی

۲۵۔ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سببِ تالیف

مُسلمان عورتوں کی آزاد خیالی سے مُسلم معاشرہ کی تباہی و بدحالی دیکھ کر بار بار دل کُڑھتا اور جلتا تھا۔ اس لیے ایک مدّت سے یہ خیال تھا کہ مسلمان عورتوں کی صلاح و فلاح، اور ان کی بداعتقادیوں اور بداعمالیوں کی اصلاح کے لیے ایک کتاب لکھ دوں۔ مگر افسوس کہ کثرتِ کار و ہجوم افکار کے میدانِ محشر میں اس طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں ملی۔ یہاں تک کہ میرے مخلِص مرید مولوی اعجاز حسین صاحب قادری مالک اعجاز بک ڈپو ہوڑہ نے بڑی دل سوزی کے ساتھ میرے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے جو مسلمان عورتوں کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے متعلق ضروری معلومات کی جامع ہو تاکہ وہ مُسلمان بچیوں کے تعلیمی کورس میں داخِل ہو سکے اور مسلمان لڑکیوں کو جہیز میں دی جا سکے۔ اس کے بعد میری تصانیف کے دوسرے قدر دانوں نے بھی زبانی اور قلمی طور پر تقاضوں کا ایسا طومار باندھ دیا کہ میں احباب کے اس مطالبہ کو نظر انداز نہ کر سکا۔ حد ہوگئی کہ سب سے آخر میں ضِلع بستی کے سیٹھ الحاج ملا محمد حنیف یار علوی جن کا بمبئی کے عِلم دوست و دیندار سیٹھوں میں شمار ہے۔ انھوں نے براؤں شریف میں میرے روبرو بیٹھ کر برجستہ یہ کہدیا کہ آپ نے ہمارے لڑکوں کے ہاتھوں میں دینے کے لیے تو بہت سی کتابیں لکھ دی ہیں لیکن ہماری لڑکیوں کے ہاتھوں میں دینے کے لیے آپ نے اب تک کچھ بھی نہیں لکھا یہ سن کر مجھے بے حد تأسف ہوا اور میں نے یہ عزم کر لیا کہ ان شاء اللہ تعالٰی بہت جلد ایک ایسی کتاب لکھوں گا جو عورتوں اور مَردوں دونوں کی اصلاح کے لیے ذریعہ ہدایت اور مجھ گنہگار کے لیے سامانِ آخرت بن جائے۔ چنانچہ خداوند کریم کا بے شمار شکر ہے کہ

صِرف چند ماہ کی قلیل مدّت میں قِسم قِسم کے گلہائے مضامین کو چن چن کر مسائل و خصائل کا ایک خوبصورت گلدستہ ''جنتی زیور'' کے نام سے ناظرین کی خدمت میں نذر کرتا ہوں یہ کتاب مندرجہ ذیل دس عنوانوں کا مجموعہ ہے۔

﴿۱﴾ معاملات ﴿۲﴾ اخلاقیات ﴿۳﴾ رسومات

﴿٤﴾ ایمانیات ﴿۵﴾ عبادات ﴿٦﴾ اسلامیات

﴿۷﴾ تذکرۂ صالحات ﴿۸﴾ متفرق هدایات

﴿۹﴾ عملیات ﴿۱۰﴾ میلاد و نعت

اور بحمدہٖ تعالٰی ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایات اور اسلامی مسائل و خصائل کا ایک حد تک کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس لیے ناظرین سے اُمید کرتا ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے اور اُمّتِ مسلمہ کی صلاح و فلاح کے لیے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصّہ لیں گے۔ خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمتِ دین کو شرفِ قبول سے سرفراز فرمائے (آمین)

آخر میں حضرت گرامی مولانا الحاج مفتی جلال الدین صَاحب قبلہ امجدی مدرّس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف وعزیز القدر مولانا قدرت اللہ صاحب رضوی مدرس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں صاحبان نے کتاب کی تصحیح میں حصّہ لے کر میرے بار کو ہلکا اور میرے قلب کو مطمئن کر دیا

فجزاهما الله تعالى احسن الجزاء وهو حسبي و نعم الوكيل وصلى الله تعالٰى علٰى خير خلقه محمّد واٰله وصحبه اجمعين

عبدالمصطفٰى الاعظمى عفى عنه

گھوسی ۷ شوال ۱۳۹۹ھ

انتِسَاب

میری اهلیَه صَالحه خاتون کے نام

جو ۴۳ برس سے نہایت و فاداری کے ساتھ میری خدمت کررہی ہیں، میرے بچوں کو پالا، میرا گھر سنبھالا اور مجھے علمی و دینی خدمتوں کے لیے خانگی فکروں سے آزاد کر دیا۔ ان کے لیے میری دُعا ہے کہ

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

(نسخه مطبوعه دهلی ، صفحه ۲)

عبدالمصطفٰی الاعظمی عفی عنہ
۶ شوال ۱۳۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

اے خداوند جہاں! اے خالق لیل ونہار
ہونہیں سکتی تری حمد وثنا ہے بے شمار
تو دوعالم کا حقیقی مالک و مختار ہے
ذرے ذرے پرترا چلتا ہے حکم و اقتدار
تو نے بخشی ہے فلک کے چاندتاروں کو چمک
تیری قدرت سے گل وغنچہ پہ آتا ہے نکھار
رحمت عالم کے دامان کرم کا واسطہ!
بخش دے میرے گناہوں کو ہوں نادم شرمسار
کھول دے میری دعاؤں کے لئے باب قبول
عرض کرتا ہوں ترے آگے بچشم اشکبار

O............☆☆............O

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت

روضہ پر نور پر ہم کو بلائیں یارسول ﷺ
پھر وہاں سے عمر بھر واپس نہ آئیں یارسول ﷺ

منظر طیبہ بنا دیتا ہے دل کو بے قرار
یاد آتی ہیں مدینہ کی فضائیں یارسول ﷺ

گلستان زندگی نذر خزاں ہونے لگا!
بھیج دو باغ مدینہ کی ہوائیں یارسول ﷺ

گنبد خضراء کو دیکھیں دشت صحراؤں میں پھریں
تیری آغوش کرم میں مسکرائیں یارسول ﷺ

آپ کے دربار اقدس میں ہزاروں کی طرح
ہم بھی آکر داستان غم سنائیں یارسول ﷺ

O..........☆☆..........O

﴿۱﴾

معاملات

معاملات نہ ہوں گر درست انسان کے
تو جانور سے بھی بدتر ہے آدمی کی حیات

عورت کیا ھے؟

عورت۔ خدا کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت۔ دنیا کی آبادکاری اور دینداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

عورت۔ مرد کے دل کا سکون' روح کی راحت' ذہن کا اطمینان' بدن کا چین ہے۔

عورت۔ دنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کانی ہوتی۔

عورت۔ آدم علیہ السلام و حضرت حوا کے سوا تمام انسانوں کی ''ماں'' ہے اس لئے وہ سب کے لئے قابل احترام ہے۔

عورت۔ کا وجود انسانی تمدن کے لئے بے حد ضروری ہے اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت۔ بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔ ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔ اس لئے عورت دنیا میں پیار و محبت کا ایک ''تاج محل'' ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا دنیا میں عورتوں کی کوئی عزت و وقعت ہی نہیں تھی مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک " کھلونا" تھیں عورتیں دن رات مردوں کی قسم قسم کی خدمت کرتی تھیں اور طرح طرح کے کاموں سے یہاں تک کہ دوسروں کی محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضاء کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی قتل بھی کر ڈالتے تھے عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں نہ غسل کرتی

تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں بہت سی عورتیں تو گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے آنچل میں اونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور ادھر ادھر اونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدت ختم ہوگئی ہے اسی طرح کی دوسری بھی طرح طرح کی خراب اور تکلیف دہ رسمیں تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اور رو رو کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں ہندوستان میں تو بیوہ عورتوں کے ساتھ ایسے ایسے دردناک ظالمانہ سلوک کیے جاتے تھے کہ جن کو سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آجاتا ہے ہندو دھرم میں ہر عورت کے لئے فرض تھا کہ وہ زندگی بھر قسم قسم کی خدمتیں کر کے "پتی پوجا" (شوہر کی پوجا) کرتی رہے اور شوہر کی موت کے بعد اس کی "چِتا" کی آگ کے شعلوں پر زندہ لیٹ کر "ستی" ہو جائے یعنی شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ عورت بھی جل کر راکھ ہو جائے غرض پوری دنیا میں بے رحم اور ظالم مرد عورتوں پر ایسے ایسے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے تھے کہ ان ظلموں کی داستان سن کر ایک دردمند انسان کے سینے میں رنج و غم سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے ان مظلوم اور بیکس عورتوں کی مجبوری و لاچاری کا یہ عالم تھا کہ سماج میں نہ عورتوں کے کوئی حقوق تھے نہ ان کی مظلومیت پر داد و فریاد کے لئے کسی قانون کا کوئی سہارا تھا ہزاروں برس تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مرہم رکھنے والا اور ان کی مظلومیت کے آنسوؤں کو

پوچھنے والا دور دور تک نظر نہیں آتا تھا نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دکھ درد کی فریاد سننے والا تھا نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے بال برابر بھی رحم وکرم کا کوئی جذبہ تھا عورتوں کے اس حال زار پر انسانیت رنج وغم سے بے چین اور بے قرار تھی مگر اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ رحمت خداوندی کا انتظار کرے کہ ارحم الراحمین غیب سے کوئی ایسا سامان پیدا فرمادے کہ اچانک ساری دنیا میں ایک انوکھا انقلاب نمودار ہو جائے اور لاچار عورتوں کا سارا دکھ درد دور ہو کر ان کا بیڑا پار ہو جائے چنانچہ رحمت کا آفتاب جب طلوع ہو گیا تو ساری دنیا نے اچانک یہ محسوس کیا کہ ؎

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

عورت اسلام کے بعد

جب ہمارے رسول رحمت حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدا کی طرف سے ''دین اسلام'' لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ اور اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم وستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ عبادات ومعاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں اور مردوں کی برابری کے درجہ پر پہنچ گئیں مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے اور ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے خداوندی قانون آسمان سے نازل ہو گئے اور ان کے حقوق دلانے کے لئے اسلامی قانون کی ماتحتی میں عدالتیں قائم ہو گئیں عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے چنانچہ عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی

بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ غرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل وخوار اور انتہائی مجبور ولاچار تھیں وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں چنانچہ قرآن مجید نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا کہ۔

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ

(پ ۲۱ ،روم: ۲۱)

''اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کردیں تاکہ تمہیں ان سے تسکین حاصل ہواور اس نے تمہارے درمیان محبت وشفقت پیدا کردی۔''

اب کوئی مرد بلا وجہ نہ عورتوں کو مار پیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے اور نہ کوئی ان کے مال واسباب یا جائدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے پر مجبور ہے چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ (پ ۲ ،البقرہ:۲۲۸)

''عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر اچھے سلوک کے ساتھ۔'' اور مرد کے لئے فرمان جاری فرمادیا کہ

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. (پ ٤ ،النساء:۱۹)

'' اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔''

تمام دنیا دیکھ لے کہ دین اسلام نے میاں بیوی کی اجتماعی زندگی کی صدارت اگرچہ مرد کو عطا فرمائی ہے اور مردوں کو عورتوں پر حاکم بنادیا ہے تاکہ نظام خانہ داری میں اگر کوئی بڑی مشکل آن پڑے تو مرد اپنی خداداد طاقت وصلاحیت سے اس مشکل کو حل کردے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر واجب کر دیئے ہیں۔ وہاں عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیئے گئے ہیں۔ اس لئے عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے حقوق میں جکڑے ہوئے ہیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کر کے اپنی اجتماعی زندگی کو شادمانی و مسرت کی جنت بنا دیں۔ اور نفاق و شقاق اور لڑائی جھگڑوں کے جہنم سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائیں۔

عورتوں کو درجات و مراتب کی اتنی بلند منزلوں پر پہنچا دینا یہ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا وہ احسان عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکریہ ادا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم الشان احسان کی شکر گزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتیں۔ سبحان اللہ! تمام دنیا کے محسن اعظم حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شان رحمت کا کیا کہنا؟

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ماویٰ ضعیفوں کا ملجیٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کی زندگی کے راستہ میں یوں تو بہت سے موڑ آتے ہیں مگر اس کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

﴿۱﴾ عورت کا بچپن ﴿۲﴾ عورت بالغ ہونے کے بعد ﴿۳﴾ عورت بیوی بن جانے کے بعد ﴿٤﴾ عورت ماں بن جانے کے بعد

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض اور ان کے حقوق کا مختصر تذکرہ صاف صاف لفظوں میں تحریر کرتے ہیں۔ تا کہ ہر عورت ان حقوق و فرائض کو ادا کر کے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوشحال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز ہو کر مالا مال ہو جائے۔

﴿۱﴾ عورت کا بچپن

عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بیٹی کہلاتی ہے اس زمانے میں جب تک وہ نابالغ بچی رہتی ہے شریعت کی طرف سے نہ اس پر کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لاڈلی بیٹی بنی ہوئی کھاتی پیتی، پہنتی اوڑھتی اور ہنستی کھیلتی رہتی ہے اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ ناتا والے اس سے پیار و محبت کرتے رہیں اور اس کی دل بستگی اور دل جوئی میں لگے رہیں اور اس کی صحت و صفائی اور اس کی عافیت اور بھلائی میں ہر قسم کی انتہائی کوشش کرتے رہیں تا کہ وہ ہر قسم کی فکروں اور رنجوں سے فارغ البال اور ہر وقت خوش و خرم اور خوشحال رہے جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا نام سنائیں پھر اس کو کلمہ وغیرہ پڑھائیں جب وہ کچھ اور زیادہ سمجھدار ہو جائے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ڈھنگ اور سلیقے سکھائیں اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں بتائیں اور اچھی اچھی باتوں کا شوق اور بری باتوں سے نفرت دلائیں

جب پڑھنے کے قابل ہوجائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں۔ جب کچھ اور زیادہ ہوشیار ہوجائے تو اس کو پاکی وناپاکی وضوو غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے رہیں۔ جب وہ سات برس کی ہوجائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریات دین کی باتیں تعلیم کریں اور پردہ میں رہنے کی عادت سکھائیں اور برتن دھونے' کھانے پینے' سینے پرونے اور چھوٹے موٹے گھریلو کاموں کا ہنر بتائیں اور عملی طور پر اس سے یہ سب کام لیتے رہیں اور اس کی کاہلی اور بے پروائی اور شرارتوں پر روک ٹوک کرتے رہیں اور خراب عورتوں اور بدچلن گھرانوں کے لوگوں سے میل جول پر پابندی لگادیں اور ان لوگوں کی صحبت سے بچاتے رہیں۔ عاشقانہ اشعار اور گیتوں اور عاشقی معشوقی کے مضامین کی کتابوں سے، گانے بجانے اور کھیل تماشوں سے دور رکھیں تاکہ بچیوں کے اخلاق وعادات اور چال چلن خراب نہ ہوجائیں۔ جب تک بچی بالغ نہ ہوجائے ان باتوں کا دھیان رکھنا ہر ماں باپ کا اسلامی فرض ہے۔ اگر ماں باپ اپنے ان فرائض کو پورا نہ کریں گے تو وہ سخت گناہ گار ہوں گے۔

(۲) عورت جب بالغ ہو جائے

جب عورت بالغ ہوگئی تو اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابند ہوگئی۔ اب اس پر نماز' روزہ اور حج وزکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہوگئی اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچتی رہے۔ اور یہ بھی اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم وخدمت بجا لائے اور اپنے چھوٹے بھائیوں بہنوں اور دوسرے

عزیز و اقارب سے پیار و محبت کرے۔ پڑوسیوں اور رشتے ناتے کے تمام چھوٹوں، بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب و درجات کے لحاظ سے نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرے۔ اچھی اچھی عادتیں سیکھے اور تمام خراب عادتوں کو چھوڑ دے اور اپنی زندگی کو پورے طور پر اسلامی ڈھانچے میں ڈھال کر سچی پکی پابند شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے اور اس کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت اور صبر و رضا کی عادت ڈالے مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے اوپر آنے والی تمام گھریلو ذمہ داریوں کی معلومات حاصل کرتی رہے کہ شوہر والی عورت کو کس طرح اپنے شوہر کے ساتھ نباہ کرنا اور اپنا گھر سنبھالنا چاہیے وہ اپنی ماں اور بڑی بوڑھی عورتوں سے پوچھ پوچھ کر اس کا ڈھنگ اور سلیقہ سیکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح سدھارے اور سنوارے کہ نہ شریعت میں گناہ گار ٹھہرے نہ برادری و سماج میں کوئی اس کو طعنہ مار سکے۔

کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، سونے جاگنے، بات چیت غرض ہر کام ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اٹھائے مگر گھر والوں کو آرام و راحت پہنچائے۔ بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے۔ نہ گھر کا ایک پیسہ یا ایک دانہ ماں باپ کی اجازت کے بغیر خرچ کرے۔ نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا ادھر ادھر جائے۔ غرض ہر کام، ہر بات میں ماں کی اجازت اور رضامندی کو اپنے لئے ضروری سمجھے۔ کھانے، پینے، سینے پرونے، اپنے بدن، اپنے کپڑے اور مکان و سامان کی صفائی غرض سب گھریلو کام دھندوں کا ڈھنگ سیکھ لے اور اس کی عملی عادت ڈال لے تاکہ شادی کے بعد اپنے سسرال میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کر سکے اور میکے والوں اور سسرال والوں کے دونوں گھر کی چہیتی اور پیاری بنی رہے۔

پردہ کا خاص طور پر خیال اور دھیان رکھے۔غیر محرم مردوں اورلڑکوں کے سامنے آنے جانے' تاک جھانک اور ہنسی مذاق سے انتہائی پرہیز رکھے۔عاشقانہ اشعار' اخلاق کو خراب کرنے والی کتابوں اور رسائل واخبارات کو ہرگز نہ دیکھے بدکرداراور بے حیاء عورتوں سے بھی پردہ کرے اور ہرگز کبھی ان سے میل جول نہ رکھے کھیل تماشوں سے دور رہے اور مذہبی کتابیں خصوصاً سیرت المصطفیٰ وسیرت رسول عربی' تمہید ایمان اور میلاد شریف کی کتابیں مثلاً "زینۃ المیلاد "وغیرہ علمائے اہلسنّت کی تصنیفات پڑھتی رہے۔

فرض عبادتوں کے ساتھ نفلی عبادتیں بھی کرتی رہے۔مثلاً تلاوت قرآن وتسبیح فاطمہ میلاد شریف پڑھتی پڑھاتی رہے اور گیارھویں شریف وبارھویں شریف ومحرم شریف وغیرہ کی نیاز وفاتحہ بھی کرتی رہے کہ ان اعمال سے دنیا وآخرت کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ہرگز ہرگز بدعقیدہ لوگوں کی بات نہ سنے اور اہل سنت وجماعت کے عقائد واعمال پرنہایت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔ (نسخہ مطبوعہ دھلی ، صفحہ ۲۲)

(۳) عورت شادی کے بعد

نکاح :۔ جب لڑکی بالغ ہوجائے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کرکے اس کی شادی کردیں۔رشتہ کی تلاش میں خاص طور سے اس بات کا دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز کسی بدمذہب کے ساتھ رشتہ نہ ہونے پائے بلکہ دیندار اور پابند شریعت اور مذہب اہلسنّت کے پابند کو اپنی رشتہ داری کے لئے منتخب کریں بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔

﴿۱﴾ دولتمندی ﴿۲﴾ خاندانی شرافت ﴿۳﴾ خوبصورتی ﴿٤﴾ دینداری

''لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مقدم سمجھو۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح ـ٦٧ـباب الاکفاء فی الدین (١٦)رقم الحدیث ٥٠٩٠، ج٣،ص٤٢٩)

اولاد کی تمنا اور اپنی ذات کو بدکاری سے بچانے کی نیت کے لئے نکاح کرنا سنت ہے اور بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ.

(پ١٨،النور:٣٢)

''یعنی تم لوگ بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک چلن غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دو۔''

حدیث شریف میں ہے کہ توراۃ شریف میں لکھا ہے کہ ----- ''جس شخص کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ گئی اور اس نے اس لڑکی کا نکاح نہیں کیا اور وہ لڑکی بدکاری کے گناہ میں پڑ گئی تو اس کا گناہ لڑکی والے کے سر پر بھی ہوگا۔''

(مشکوۃ المصابیح ، کتاب النکاح، باب الولیّ فی النکاح الخ ، رقم ٣١٣٩،ج٢، ص٢١٢)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ۔

''اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کی امداد اپنے ذمہ کرم پر لی ہے۔(١) وہ غلام جو اپنے آقا سے آزاد ہونے کے لئے کسی قدر رقم ادا کرنے کا عہد کرے اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی نیت رکھتا ہو۔ (٢) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (٣) وہ نکاح کرنے والا یا نکاح کرنے والی جو نکاح کے ذریعہ حرام کاری سے بچنا چاہتا ہو۔''

(الجامع الترمذی، کتاب فضائل الجهاد ، باب ماجاء فی المجاهد والناكح الخ، رقم ١٦٦١، ج٣،ص٢٤٧)

عورت' جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی کہلاتی ہے مگر شادی ہو جانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اور

اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں وہ تمام حقوق وفرائض جو بالغ ہونے کے بعد عورت پر لازم ہو گئے تھے اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر پر آ جاتا ہے جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے یاد رکھو کہ شوہر کے حقوق کو اگر عورت نہ ادا کرے گی تو اس کی دنیاوی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور آخرت میں وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتی رہے گی اور اس کی قبر میں سانپ بچھو اس کو ڈستے رہیں گے اور دونوں جہاں میں ذلیل و خوار اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہے گی۔ اس لئے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا کرتی رہے اور عمر بھر اپنے شوہر کی فرماں برداری و خدمت گزاری کرتی رہے۔

شوھر کے حقوق:۔ اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بہت بڑی بزرگی دی ہے اس لئے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بہت بڑا حق بنایا ہے یاد رکھو کہ اپنے شوہر کو راضی و خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''اگر میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔''

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع (۱۰) باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ، رقم ۱۱۶۲، ج ۲، ص ۳۸۶)

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش ہو وہ عورت جنت میں

جائے گی۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، ٤٤۔باب حق الزوج علی المرأة، رقم ١٨٥٤، ج٢، ص٤١٢)

اور یہ بھی فرمایا کہ"جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی کام کے لئے بلائے تو وہ عورت اگرچہ چولھے کے پاس بیٹھی ہو اس کو لازم ہے کہ وہ اٹھ کر شوہر کے پاس چلی آئے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة (ت:١٠) رقم ١١٦٣، ج٢، ص٣٨٦)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورت چاہے کتنے بھی ضروری کام میں مشغول ہو مگر شوہر کے بلانے پر سب کاموں کو چھوڑ کر شوہر کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے عورتوں کو یہ بھی حکم دیا کہ"اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ پیلے رنگ کے پہاڑ کو کالے رنگ کا بنا دے اور کالے رنگ کے پہاڑ کو سفید بنا دے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہیے۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، ٤/٤۔باب حق الزوج علی المرأة، رقم ١٨٥٢، ج٢، ص٤١١)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مشکل اور دشوار سے دشوار کام کا بھی اگر شوہر حکم دے تو جب بھی عورت کو شوہر کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کے ہر حکم کی فرماں برداری کے لئے اپنی طاقت بھر کمر بستہ رہنا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا یہ بھی فرمان ہے کہ"شوہر بیوی کو اپنے بچھونے پر بلائے اور عورت آنے سے انکار کردے اور اس کا شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو رہے تو رات بھر خدا کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها، رقم ١٤٣٦، ص٧٥٣)

پیاری بہنو! ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ شوہر کا بہت بڑا حق ہے اور ہر عورت

پر اپنے شوہر کا حق ادا کرنا فرض ہے شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں ان میں سے نیچے لکھے ہوئے چند حقوق بہت زیادہ قابل لحاظ ہیں۔

۱۔عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر کہیں نہ جائے نہ اپنے رشتہ داروں کے گھر نہ کسی دوسرے کے گھر۔

۲۔شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال وسامان کی حفاظت کرے اور بغیر شوہر کی اجازت کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔

۳۔شوہر کا مکان اور مال وسامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امین ہے اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عورت پر امانت میں خیانت کرنے کا گناہ لازم ہوگا اور اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔

۴۔عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

۵۔بچوں کی نگہداشت' ان کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے لئے بہت بڑا فریضہ ہے۔

۶۔عورت کو لازم ہے کہ مکان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ پھوہڑ میلی کچیلی نہ بنی رہے بلکہ بناؤ سنگھار سے رہا کرے تاکہ شوہر اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔حدیث شریف میں ہے کہ ''بہترین عورت وہ ہے کہ جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اپنے بناؤ سنگھار اور اپنی اداؤں سے شوہر کا دل خوش کر دے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھا جائے تو وہ اس قسم کو پوری کر دے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔''

(سنن ابن ماجه ، كتاب النكاح، باب فضل النساء ، رقم ١٨٥٧ ،ج٢ ،ص ٤١٤)

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ:۔ یاد رکھو کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک ایسا مضبوط تعلق ہے کہ ساری عمر اسی بندھن میں رہ کر زندگی بسر کرنی ہے۔ اگر میاں بیوی میں پورا پورا اتحاد اور ملاپ رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اور اگر خدا نہ کرے میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور جھگڑے تکرار کی نوبت آ گئی تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ میاں بیوی دونوں کی زندگی جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے اور دونوں عمر بھر گھٹن اور جلن کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اس زمانے میں میاں بیوی کے جھگڑوں کا فساد اس قدر زیادہ پھیل گیا ہے کہ ہزاروں مرد اور ہزاروں عورتیں اس بلا میں گرفتار ہیں اور مسلمانوں کے ہزاروں گھر اس اختلاف کی آگ میں جل رہے ہیں اور میاں بیوی دونوں اپنی زندگی سے بیزار ہو کر دن رات موت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر چند ایسی نصیحتیں لکھ دیں کہ اگر مرد و عورت ان پر عمل کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ میاں بیوی کے جھگڑوں سے مسلم معاشرہ پاک ہو جائے گا اور مسلمانوں کا ہر گھر امن و سکون اور آرام و راحت کی جنت بن جائے گا۔

《۱》 ہر عورت شوہر کے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنے اوپر یہ لازم کر لے وہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے شوہر کا دل اپنے ہاتھ میں لئے رہے اور اس کے اشاروں پر چلتی رہے اگر شوہر حکم دے کہ دن بھر دھوپ میں کھڑی رہو یا رات بھر جاگتی ہوئی مجھے پنکھا جھلتی رہو تو عورت کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ تھوڑی تکلیف اٹھا کر اور صبر کر کے اس حکم پر بھی عمل کرے اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی شوہر کے حکم کی نافرمانی نہ کرے۔

《۲》 ہر عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کو پہچان لے اور بغور دیکھتی رہے کہ اس

کے شوہر کو کیا کیا چیزیں اور کون کون سی باتیں ناپسند ہیں اور وہ کن کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کون کون سی باتوں سے ناراض ہوتا ہے اٹھنے بیٹھنے' سونے جاگنے' پہننے اوڑھنے اور بات چیت میں اس کی عادت اور اس کا ذوق کیا اور کیسا ہے؟ خوب اچھی طرح شوہر کا مزاج پہچان لینے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے مزاج کے مطابق کرے ہر گز ہرگز شوہر کے مزاج کے خلاف نہ کوئی بات کرے نہ کوئی کام۔

﴿۳﴾ عورت کو لازم ہے کہ شوہر کو کبھی جلی کٹی باتیں نہ سنائے نہ کبھی اس کے سامنے غصہ میں چلا چلا کر بولے نہ اس کی باتوں کا کڑوا تیکھا جواب دے نہ کبھی اس کو طعنہ مارے نہ کوسنے دے نہ اس کی لائی ہوئی چیزوں میں عیب نکالے نہ شوہر کے مکان و سامان وغیرہ کو حقیر بتائے نہ شوہر کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل وصورت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے شوہر کے دل کو ٹھیس لگے اور خواہ مخواہ اس کو سن کر برا لگے اس قسم کی باتوں سے شوہر کا دل دکھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کو بیوی سے نفرت ہونے لگتی ہے جس کا انجام جھگڑے لڑائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ میاں بیوی میں زبردست بگاڑ ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو طلاق کی نوبت آ جاتی ہے یا بیوی اپنے میکے میں بیٹھ رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنی بھاوجوں کے طعنے سن سن کر کوفت اور گھٹن کی بھٹی میں جلتی رہتی ہے اور میکے اور سسرال والوں کے دونوں خاندانوں میں بھی اسی طرح اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے کہ کبھی کورٹ کچہری کی نوبت آ جاتی ہے اور کبھی مار پیٹ ہو کر مقدمات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اور دونوں خاندان لڑ بھڑ کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

﴿٤﴾ عورت کو چاہیے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے بلکہ جو کچھ ملے

اس پر صبر وشکر کے ساتھ اپنا گھر سمجھ کرہنسی خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرے اگر کوئی زیور یا کپڑا یا سامان پسند آ جائے اور شوہر کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو لا سکے تو کبھی ہر گز ہرگز شوہر سے اس کی فرمائش نہ کرے اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر کبھی ہرگز کوئی شکوہ شکایت نہ کرے نہ غصہ سے منہ پھلائے نہ طعنہ مارے، نہ افسوس ظاہر کرے۔ بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کسی چیز کی فرمائش ہی نہ کرے کیونکہ بار بار کی فرمائشوں سے عورت کا وزن شوہر کی نگاہ میں گھٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر شوہر خود پوچھے کہ میں تمھارے لئے کیا لاؤں تو عورت کو چاہیے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کرے اور جب شوہر چیز لائے تو وہ پسند آئے یا نہ آئے مگر عورت کو ہمیشہ یہی چاہیے کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ ایسا کرنے سے شوہر کا دل بڑھ جائے گا اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے گا اور اگر عورت نے شوہر کی لائی ہوئی چیز کو ٹھکرا دیا اور اس میں عیب نکالا یا اس کو حقیر سمجھا تو اس سے شوہر کا دل ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شوہر کے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر جھگڑے لڑائی کا بازار گرم ہو جائے گا اور میاں بیوی کی شادمانی ومسرت کی زندگی خاک میں مل جائے گی۔

﴿۵﴾ عورت پر لازم ہے کہ اپنے شوہر کی صورت وسیرت پر نہ طعنہ مارے نہ کبھی شوہر کی تحقیر اور اس کی ناشکری کرے اور ہرگز ہرگز کبھی اس قسم کی جلی کٹی بولیاں نہ بولے کہ ہائے اللہ! میں کبھی اس گھر میں سکھی نہیں رہی۔ ہائے ہائے میری تو ساری عمر مصیبت ہی میں کٹی۔ اس اجڑے گھر میں آ کر میں نے کیا دیکھا۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا کہ مجھے اس گھر میں بیاہ دیا مجھ نگوڑی کو اس گھر میں کبھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ ہائے میں کس پھکڑ اور دلدر سے بیاہی گئی۔ اس گھر میں تو ہمیشہ اُلّو ہی بولتا رہا۔ اس قسم کے طعنوں

اور کوسنوں سے شوہر کی دل شکنی یقینی طور پر ہوگی جو میاں بیوی کے نازک تعلقات کی گردن پر چُھری پھیر دینے کے برابر ہے ظاہر ہے کہ شوہر اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں کو سن سن کر عورت سے بیزار ہو جائے گا اور محبت کی جگہ نفرت وعداوت کا ایک ایسا خطرناک طوفان اٹھ کھڑا ہوگا کہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کی ناؤ ڈوب جائے گی جس پر تمام عمر پچھتانا پڑے گا مگر افسوس کہ عورتوں کی یہ عادت بلکہ فطرت بن گئی ہے کہ وہ شوہروں کو طعنے اور کوسنے دیتی ہی رہتی ہیں اور اپنی دنیا وآخرت کو تباہ و برباد کرتی رہتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو بکثرت دیکھا۔ یہ سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں بکثرت جہنم میں نظر آئیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ عورتوں میں دو بُری خصلتوں کی وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ عورتیں دوسروں پر بہت زیادہ لعن طعن کرتی رہتی ہیں دوسری یہ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں چنانچہ تم عمر بھر ان عورتوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کرتے رہو۔ لیکن اگر کبھی ایک ذرا سی کمی تمہاری طرف سے دیکھ لیں گی تو یہی کہیں گی کہ میں نے کبھی تم سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان ۔ ۲۱ ۔باب کفران العشیر وکفر دون کفر، رقم ۲۹، ج۱،ص۲۳ وایضافی کتاب النکاح۸۹،باب کفران العشیر وھو الزوج الخ، رقم ۵۱۹۱، ج۳،ص۴۶۳)

﴿۶﴾ بیوی کو لازم ہے کہ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے بات چیت میں ہر حالت میں شوہر کے سامنے با ادب رہے اور اس کے اعزاز واکرام کا خیال رکھے۔ شوہر جب کبھی بھی باہر سے گھر میں آئے تو عورت کو چاہئے کہ سب کام چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور شوہر کی طرف متوجہ ہو جائے اس کی مزاج پرسی کرے اور فوراً ہی اس کے آرام وراحت کا انتظام کرے اور اسکے ساتھ

دلجوئی کی باتیں کرے اور ہرگز ہرگز ایسی کوئی بات نہ سنائے نہ کوئی ایسا سوال کرے جس سے شوہر کا دل دکھے۔

﴿۷﴾ اگر شوہر کو عورت کی کسی بات پر غصہ آ جائے تو عورت کو لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور اس وقت ہرگز کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ اور زیادہ بڑھ جائے اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہو جائے اور شوہر غصہ میں بھر کر عورت کو برا بھلا کہہ دے اور ناراض ہو جائے تو عورت کو چاہئے کہ خود روٹھ کر اور گال پھلا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کو لازم ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کر کے شوہر سے معافی مانگے اور ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر جس طرح وہ مانے اسے منا لے۔ اگر عورت کا کوئی قصور نہ ہو بلکہ شوہر ہی کا قصور ہو جب بھی عورت کو تن کر اور منہ بگاڑ کر بیٹھ نہیں رہنا چاہئے بلکہ شوہر کے سامنے عاجزی و انکساری ظاہر کر کے شوہر کو خوش کر لینا چاہئے کیونکہ شوہر کا حق بہت بڑا ہے اس کا مرتبہ بہت بلند ہے اپنے شوہر سے معافی تلافی کرنے میں عورت کی کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے لئے عزت اور فخر کی بات ہے کہ وہ معافی مانگ کر اپنے شوہر کو راضی کر لے۔

﴿۸﴾ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی آمدنی اور خرچ کا حساب نہ لیا کرے کیوں کہ شوہروں کے خرچ پر عورتوں کے روک ٹوک لگانے سے عموماً شوہر کو چڑ پیدا ہو جاتی ہے اور شوہروں پر غیرت سوار ہو جاتی ہے کہ میری بیوی مجھ پر حکومت جتاتی ہے اور میری آمدنی خرچ کا مجھ سے حساب طلب کرتی ہے اس چڑ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی کے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے اسی طرح عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کے کہیں آنے جانے پر روک ٹوک نہ کرے نہ شوہر کے چال چلن پر شبہ اور بدگمانی کرے

کہ اس سے میاں بیوی کے تعلقات میں فساد وخرابی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ شوہر کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

﴿۹﴾ جب تک ساس اور خسر زندہ ہیں عورت کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں کی بھی تابعداری اور خدمت گزاری کرتی رہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے۔ ورنہ یاد رکھو! کہ شوہر ان دونوں کا بیٹا ہے اگر ان دونوں نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کر چانپ چڑھادی تو یقیناً شوہر عورت سے ناراض ہو جائے گا اور میاں بیوی کے درمیان باہمی تعلقات تہس نہس ہو جائیں گے اسی طرح اپنے جیٹھوں' دیوروں اور نندوں، بھاوجوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی برتتے اور ان سبھوں کی دل جوئی میں لگی رہے اور کبھی ہرگز ہرگز ان میں سے کسی کو ناراض نہ کرے۔ ورنہ دھیان رہے کہ ان لوگوں سے بگاڑ کا نتیجہ میاں بیوی کے تعلقات کی خرابی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ عورت کو سسرال میں ساس اور خسر سے الگ تھلگ رہنے کی ہرگز کبھی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مل جل کر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔ کیونکہ ساس اور خسر سے بگاڑ اور جھگڑے کی یہی جڑ ہے اور یہ خود سوچنے کی بات ہے کہ ماں باپ نے لڑکے کو پالا پوسا اور اس امید پر اس کی شادی کی کہ بڑھاپے میں ہم کو بیٹے اور اس کی دلہن سے سہارا اور آرام ملے گا لیکن دلہن نے گھر میں قدم رکھتے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ بیٹا اپنے ماں باپ سے الگ تھلگ ہو جائے تو تم خود ہی سوچو کہ دلہن کی اس حرکت سے ماں باپ کو کس قدر غصہ آئے گا اور کتنی جھنجھلاہٹ پیدا ہو گی اس لئے گھر میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور قسم قسم کے فتنہ وفساد شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ میاں بیوی کے دلوں میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جھگڑے تکرار کی نوبت آ جاتی ہے اور پھر پورے گھر والوں کی زندگی تلخ اور تعلقات درہم برہم ہو جاتے ہیں لہٰذا بہتری

اسی میں ہے کہ ساس اور خسر کی زندگی بھر ہرگز کبھی عورت کو الگ رہنے کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیے ہاں اگر ساس اور خسر خود ہی اپنی خوشی سے بیٹے کو اپنے سے الگ کر دیں تو پھر الگ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن الگ رہنے کی صورت میں بھی الفت و محبت اور میل جول رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہر مشکل میں پورے کنبے کو ایک دوسرے کی امداد کا سہارا ملتا رہے اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ پورے کنبے کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

﴿۱۰﴾ عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات ناگوار گزرے تو عورت کو لازم ہے کہ ہرگز میکے میں آکر چغلی نہ کھائے کیونکہ سسرال کی چھوٹی چھوٹی سی باتوں کی شکایت میکے میں آکر ماں باپ سے کرنی یہ بہت خراب اور بُری بات ہے سسرال والوں کو عورت کی اس حرکت سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بگاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں بھی قابل نفرت ہو جاتی ہے اور پھر میاں بیوی کی زندگی لڑائی جھگڑوں سے جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔

﴿۱۱﴾ عورت کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے۔ میلی کچیلی اور پھوہڑ نہ بنی رہے بلکہ اپنے شوہر کی مرضی اور مزاج کے مطابق بناؤ سنگھار بھی کرتی رہے۔ کم سے کم ہاتھ پاؤں میں مہندی، کنگھی چوٹی، سرمے کاجل وغیرہ کا اہتمام کرتی رہے۔ بال بکھرے اور میلے کچیلے چڑیل بنی نہ پھرے کہ عورت کا پھوہڑ پن عام طور پر شوہر کی نفرت کا باعث ہوا کرتا ہے خدا نہ کرے کہ شوہر عورت کے پھوہڑ پن کی وجہ سے متنفر ہو جائے اور دوسری عورتوں کی طرف تاک جھانک شروع کر دے تو پھر عورت کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور پھر اس کو عمر بھر رونے دھونے اور سر پیٹنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں رہ جائے گا۔

﴿۱۲﴾ عورت کے لئے یہ بات بھی خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ جب تک شوہر اور ساس اور خسر وغیرہ نہ کھا پی لیں خود نہ کھائے بلکہ سب کو کھلا پلا کر خود سب سے اخیر میں کھائے۔عورت کی اس ادا سے شوہر اور اس کے سب گھر والوں کے دل میں عورت کی قدر ومنزلت اور محبت بڑھ جائے گی۔

﴿۱۳﴾ عورت کو چاہئے کہ سسرال میں جا کر اپنے میکے والوں کی بہت زیادہ تعریف اور بڑائی نہ بیان کرتی رہے کیونکہ اس سے سسرال والوں کو یہ خیال ہوسکتا ہے کہ ہماری بہو ہم لوگوں کو بے قدر سمجھتی ہے اور ہمارے گھر والوں اور گھر کے ماحول کی توہین کرتی ہے اس لئے سسرال والے بھڑک کر بہو کی بے قدری اور اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

﴿۱۴﴾ گھر کے اندر ساس، نندیں یا جیٹھانی، دیورانی یا کوئی دوسری عورتیں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہئے کہ ایسے وقت میں ان کے قریب نہ جائے اور نہ یہ جستجو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں اور بلا وجہ یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کر رہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

﴿۱۵﴾ عورت کو یہ بھی چاہئے کہ سسرال میں اگر ساس یا نندوں کو کوئی کام کرتے دیکھے تو جھٹ پٹ اٹھ کر خود بھی کام کرنے لگے اس سے ساس نندوں کے دل میں یہ اثر پیدا ہوگا کہ وہ عورت کو اپنا غمگسار اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھنے لگیں گی جس سے خود بخود ساس نندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی خصوصاً ساس، خسر اور نندوں کی بیماری کے وقت عورت کو بڑھ چڑھ کر خدمت اور تیمارداری میں حصہ لینا چاہئے کہ ایسی

باتوں سے ساس، خسر، نندوں بلکہ شوہر کے دل میں عورت کی طرف سے جذبۂ محبت پیدا ہوجاتا ہے اور عورت سارے گھر کی نظروں میں وفادار و خدمت گزار سمجھی جانے لگتی ہے اور عورت کی نیک نامی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

﴿۱۶﴾ عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا گھریلو کام کاج خود کرلیا کرے اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں کنویں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدس پیٹھ پر مشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے اسی طرح امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرلیا کرتی تھیں یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں سے کھجوروں کی گٹھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی مالش بھی کرتی تھیں۔

﴿۱۷﴾ ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ عزت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بیجا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے۔ اس لئے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا

لیا اور خدا نہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہوگیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی کی زندگی تنگ ہو جائے گی اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

﴿۱۸﴾ عورت کو لازم ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد ضد اور ہٹ دھرمی کی عادت بالکل ہی چھوڑ دے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ میں آگ بگولا ہو کر الٹ پلٹ شروع کر دیتی ہیں یہ بہت بری عادت ہے لیکن میکے میں چونکہ ماں باپ اپنی بیٹی کا ناز اٹھاتے ہیں اس لئے میکے میں تو ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ وغیرہ سے عورت کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا لیکن سسرال میں ماں باپ سے نہیں بلکہ ساس، خسر اور شوہر سے واسطہ پڑتا ہے ان میں سے کون ایسا ہے جو عورت کے ناز اٹھانے کو تیار ہوگا۔ اس لئے سسرال میں عورت کی ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ اور چڑچڑا پن عورت کے لئے بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے کہ پورے سسرال والے عورت کی ان خراب عادتوں کی وجہ سے بالکل ہی بیزار ہو جاتے ہیں اور عورت سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

﴿۱۹﴾ عموماً سسرال کا ماحول میکے کے ماحول سے الگ تھلگ ہوتا ہے اور سب نئے نئے لوگوں سے عورت کا واسطہ پڑتا ہے اس لئے سچ پوچھو تو سسرال ہر عورت کے لئے ایک امتحان گاہ ہے جہاں اس کی ہر حرکت و سکون پر نظر رکھی جائے گی اور اس کے ہر عمل پر تنقید کی جائے گی۔ نیا ماحول ہونے کی وجہ سے ساس اور نندوں سے کبھی کبھی خیالات میں ٹکراؤ بھی ہوگا اور اس موقع پر بعض وقت ساس اور نندوں کی طرف سے جلی کٹی اور طعنوں کو سنوں کی

کڑوی کڑوی باتیں بھی سننی پڑیں گی ایسے موقعوں پر صبر اور خاموشی عورت کی بہترین ڈھال ہے عورت کو چاہئے کہ ساس اور نندوں کو ہمیشہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتی رہے اور ان کے طعنوں کوسنوں پر صبر کر کے بالکل ہی جواب نہ دے اور چپ سادھ لے یہ بہترین طریقہ عمل ہے ایسا کرتے رہنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساس اور نندیں خود ہی شرمندہ ہوکر اپنی حرکتوں سے باز آجائیں گی۔

﴿۲۰﴾ عورت کو سسرال میں خاص طور پر بات چیت میں اس چیز کا دھیان رکھنا چاہئے کہ نہ تو اتنی زیادہ بات چیت کرے جو سسرال والوں اور پڑوسیوں کو ناگوار گزرے اور نہ اتنی کم بات کرے کہ منت وخوشامد کے بعد بھی کچھ نہ بولے اس لئے کہ یہ غرور و گھمنڈ کی علامت ہے جو کچھ بولے سوچ سمجھ کر بولے اور اتنی نرم اور پیار بھرے لہجوں میں بات کرے کہ کسی کو ناگوار نہ گزرے اور کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے کسی کے دل پر بھی ٹھیس لگے تاکہ عورت سسرال والوں اور رشتہ ناتا والوں اور پڑوسیوں سب کی نظروں میں ہر دلعزیز بنی رہے۔

بہترین بیوی کی پہچان :۔ اوپر لکھی ہوئی ہدایتوں کے مطابق سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین بیوی کون ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ۔

بہترین بیوی وہ ہے!

﴿۱﴾ جو اپنے شوہر کی فرماں برداری اور خدمت گزاری کو اپنا فرض منصبی سمجھے۔

﴿۲﴾ جو اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے!

﴿۳﴾ جو اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے اور اس کے عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کرتی رہے۔

﴿۴﴾ جو خود تکلیف اٹھا کر اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتی رہے۔

﴿۵﴾ جو اپنے شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے اور جو مل جائے اس پر صبر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

﴿۶﴾ جو اپنے شوہر کے سوا کسی اجنبی مرد پر نگاہ نہ ڈالے اور نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔

﴿۷﴾ جو پردے میں رہے اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔

﴿۸﴾ جو شوہر کے مال اور مکان و سامان اور خود اپنی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت و نگہبانی کرتی رہے۔

﴿۹﴾ جو اپنے شوہر کی مصیبت میں اپنی جانی و مالی قربانی کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دے۔

﴿۱۰﴾ جو اپنے شوہر کی زیادتی اور ظلم پر ہمیشہ صبر کرتی رہے۔

﴿۱۱﴾ جو مَیکا اور سسرال دونوں گھروں میں ہر دلعزیز اور باعزت ہو!

﴿۱۲﴾ جو پڑوسیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرافت و مروت کا برتاؤ کرے اور سب اس کی خوبیوں کے مداح ہوں!

﴿۱۳﴾ جو مذہب کی پابند اور دیندار ہو اور حقوق اللہ و حقوق العباد کو ادا کرتی رہے۔

﴿۱۴﴾ جو سسرال والوں کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی رہے۔

﴿۱۵﴾ جو سب گھر والوں کو کھلا پلا کر سب سے آخر میں خود کھائے پیئے۔

ساس بہو کا جھگڑا:۔ ہمارے سماج کا یہ ایک بہت قابل افسوس اور دردناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس بہو کی لڑائی کا معرکہ جاری ہے۔ دنیا کی بڑی سے

بڑی لڑائیوں یہاں تک کہ عالمی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا مگر ساس بہو کی جنگ عظیم یہ ایک ایسی منحوس لڑائی ہے کہ تقریباً ہر گھر اس لڑائی کا میدان جنگ بنا ہوا ہے!

کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ ماں کتنے لاڈ پیار سے اپنے بیٹوں کو پالتی ہے اور جب لڑکے جوان ہو جاتے ہیں تو لڑکوں کی ماں اپنے بیٹوں کی شادی اور ان کا سہرا دیکھنے کے لئے سب سے زیادہ بے چین اور بے قرار رہتی ہے اور گھر گھر کا چکر لگا کر اپنے بیٹے کی دلہن تلاش کرتی پھرتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑے پیار اور چاہ سے بیٹے کی شادی رچاتی ہے اور اپنے بیٹے کی شادی کا سہرا دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتی مگر جب غریب دلہن اپنا مَیکا چھوڑ کر اور اپنے ماں باپ' بھائی بہن اور رشتہ ناتا والوں سے جدا ہو کر اپنے سسرال میں قدم رکھتی ہے تو ایک دم ساس بہو کی حریف بن کر اپنی بہو سے لڑنے لگتی ہے اور ساس بہو کی جنگ ہو جاتی ہے اور بے چارہ شوہر ماں اور بیوی کی لڑائی کی چکی کے دو پاٹوں کے درمیان کچلنے اور پسنے لگتا ہے۔ غریب شوہر ایک طرف ماں کے احسانوں کے بوجھ سے دبا ہوا اور دوسری طرف بیوی کی محبت میں جکڑا ہوا ماں اور بیوی کی لڑائی کا منظر دیکھ دیکھ کر کوفت کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور اس کے لئے بڑی مشکل یہ آن پڑتی ہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں اپنی ماں کی حمایت کرتا ہے تو بیوی کے رونے دھونے اور اس کے طعنوں اور مَیکا چلی جانے کی دھمکیوں سے اس کا بھیجا کھولنے لگتا ہے۔ اور اگر بیوی کی پاسداری میں ایک لفظ بول دیتا ہے تو ماں اپنی چیخ و پکار اور کوسنوں سے سارا گھر سر پر اٹھا لیتی ہے اور ساری برادری میں ''عورت کا مرید'' ''زن پرست'' ''بیوی کا غلمٹا'' کہلانے لگتا ہے اور ایسے گرم گرم اور دل خراش طعنے سنتا ہے کہ رنج و غم سے اس کے سینے میں دل پھٹنے لگتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ساس بہو کی لڑائی میں ساس بہو اور شوہر تینوں کا کچھ نہ کچھ قصور ضرور ہوتا ہے لیکن میرا برسوں کا تجربہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس کا ہوا کرتا ہے حالانکہ ہر ساس پہلے خود بھی بہو رہ چکی ہوتی ہے۔ مگر وہ اپنے بہو بن کر رہنے کا زمانہ بالکل بھول جاتی ہے اور اپنی بہو سے ضرور لڑائی کرتی ہے اور اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک لڑکے کی شادی نہیں ہوتی۔ سو فیصدی بیٹے کا تعلق ماں ہی سے ہوا کرتا ہے ۔ بیٹا اپنی ساری کمائی اور جو سامان بھی لاتا ہے وہ اپنی ماں ہی کے ہاتھ میں دیتا ہے اور ہر چیز ماں ہی سے طلب کر کے استعمال کرتا ہے اور دن رات سینکڑوں مرتبہ اماں۔ اماں کہہ کر بات بات میں ماں کو پکارتا ہے۔ اس سے ماں کا کلیجہ خوشی سے پھول کر سیر بھر کا ہو جایا کرتا ہے اور ماں اس خیال میں مگن رہتی ہے کہ میں گھر کی مالکن ہوں۔ اور میرا بیٹا میرا فرماں بردار ہے لیکن شادی کے بعد بیٹے کی محبت بیوی کی طرف رخ کر لیتی ہے۔ اور بیٹا کچھ نہ کچھ اپنی بیوی کو دینے اور کچھ نہ کچھ اس سے مانگ کر لینے لگتا ہے تو ماں کو فطری طور پر بڑا جھٹکا لگتا ہے کہ میرا بیٹا کہ میں نے اس کو پال پوس کر بڑا کیا۔ اب یہ مجھ کو نظر انداز کر کے اپنی بیوی کے قبضہ میں چلا گیا۔ اب اماں۔ اماں پکارنے کی بجائے بیگم بیگم پکارا کرتا ہے۔ پہلے اپنی کمائی مجھے دیتا تھا۔ اب بیوی کے ہاتھ سے ہر چیز لیا دیا کرتا ہے۔ اب گھر کی مالکن میں نہیں رہی اس خیال سے ماں پر ایک جھلاہٹ سوار ہو جاتی ہے اور وہ بہو کو جذبہ حسد میں اپنی حریف اور مدمقابل بنا کر اس سے لڑائی جھگڑا کرنے لگتی ہے اور بہو میں طرح طرح کے عیب نکالنے لگتی ہے اور قسم قسم کے طعنے اور کوسنے دینا شروع کر دیتی ہے بہو شروع شروع میں تو یہ خیال کر کے کہ یہ میرے شوہر کی ماں ہے کچھ دنوں تک چپ رہتی ہے مگر جب ساس حد سے زیادہ بہو کے حلق میں انگلی ڈالنے لگتی ہے تو بہو کو بھی پہلے تو نفرت کی

متلی آنے لگتی ہے پھر وہ بھی ایک دم سینہ تان کر ساس کے آگے طعنوں اور کوسنوں کی قے کرنے لگتی ہے اور پھر معاملہ بڑھتے بڑھتے دونوں طرف سے ترکی بہ ترکی سوال و جواب کا تبادلہ ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ گالیوں کی بمباری شروع ہوجاتی ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے اس جنگ کے شعلے ساس اور بہو کے خاندانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور دونوں خاندانوں میں بھی جنگ عظیم شروع ہوجاتی ہے۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمہ کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس جنگ کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بیٹا تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض ادا کرنے لگیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس جنگ کا خاتمہ یقینی ہے ان تینوں کے حقوق و فرائض کیا ہیں ؟ ان کو بغور پڑھو۔

ساس کے فرائض:۔ ہر ساس کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرے اگر بہو سے اس کی کمسنی یا نا تجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہوجائے تو طعنے مارنے اور کوسنے دینے کے بجائے اخلاق و محبت کے ساتھ اس کو کام کا صحیح طریقہ اور ڈھنگ سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ یہ کم عمر اور نا تجربہ کار لڑکی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہمارے گھر میں آئی ہے اس کے لئے یہ گھر نیا اور اس کا ماحول نیا ہے اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ اگر ہم نے اس کا دل دکھایا تو اس کو تسلی دینے والا اور اس کے آنسو پونچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ بس ہر ساس یہ سمجھ لے اور ٹھان لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے بہو مجھے خواہ کچھ نہیں سمجھے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی تو پھر سمجھ لو کہ ساس بہو کا جھگڑا آدھے سے زیادہ ختم ہوگیا۔

بَہو کے فرائض:۔ ہر بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ ساس کی تعظیم اور اس کی فرماں برداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی سے سن لے۔ اور ہر گز ہرگز، خبر دار خبر دار کبھی ساس کو پلٹ کر الٹا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے اسی طرح اپنے خسر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کو اپنے لئے لازم سمجھے۔ اور ساس خسر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیورانیوں اور جیٹھانیوں اور نندوں سے بھی حسب مراتب اچھا برتاؤ رکھے اور یہ ٹھان لے کہ مجھے ہر حال میں انہی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

بیٹے کے فرائض:۔ ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب اس کی دلہن گھر آ جائے تو حسب دستور اپنی دلہن سے خوب خوب پیار و محبت کرے لیکن ماں باپ کے ادب و احترام اور ان کی خدمت و اطاعت میں ہرگز ہرگز بال برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں ہی کے ہاتھ سے کرتا رہے اور اپنی دلہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے کے ہرگز ہرگز نہ کوئی کام کرے نہ بغیر ان دونوں سے اجازت لئے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرز عمل سے ساس کے دل کو سکون و اطمینان رہے گا کہ اب بھی گھر کی مالکہ میں ہی ہوں اور بیٹا بہو دونوں میرے فرماں بردار ہیں۔ پھر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ اپنے بیٹے اور بہو سے نہیں لڑے گی جو لڑکے شادی کے بعد اپنی ماں سے لاپروائی برتنے لگتے ہیں اور اپنی دلہن کو گھر کی مالکہ بنا لیا کرتے ہیں۔ عموماً اسی گھر میں ساس بہو کی لڑائیاں ہوا کرتی ہیں لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنی مذکورہ بالا فرائض کا خیال رکھتے ہیں۔ ان گھروں میں ساس بہو کی لڑائیوں کی نوبت ہی نہیں آتی۔

اس لئے بے حد ضروری ہے کہ سب اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال ولحاظ رکھیں خداوند کریم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن وسکون کی بہشت بنادے۔(آمین)

بیوی کے حقوق :۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر لازم فرمائے ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرادیئے ہیں۔جن کا ادا کرنا مردوں پر فرض ہے۔چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. (پ۲،البقرۃ:۲۲۸)

یعنی عورتوں کے مردوں کے اوپر اسی طرح کچھ حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر' اچھے برتاؤ کے ساتھ' اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ''تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب النکاح ، باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق ، رقم ۳۲۶۴، ج۲،ص۲۴۰)

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ بھی فرمان ہے کہ''میں تم لوگوں کو عورتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں لہٰذا تم لوگ میری وصیت کو قبول کرو۔''

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء ، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ الخ ، رقم ۳۳۳۱، ج۲،ص۴۱۲)

اور ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض ونفرت نہ رکھے کیونکہ اگر عورت کی کوئی عادت بری معلوم ہوتی ہوتو اسکی کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔

(صحیح مسلم ، کتاب الرضاع ۔۱۸۔باب الوصیۃ بالنساء ، رقم ۱۴۶۹،ص۷۷۵)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ کسی عورت کی تمام عادتیں خراب ہی ہوں بلکہ اس میں کچھ اچھی کچھ بری ہر قسم کی عادتیں ہوں گی تو مرد کو چاہئے کہ عورت کی

صرف خراب عادتوں ہی کو نہ دیکھتا رہے بلکہ خراب عادتوں سے نظر پھرا کر اس کی اچھی عادتوں کو بھی دیکھا کرے۔ بہر حال اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے عورتوں کے کچھ حقوق مردوں کے اوپر لازم قرار دے دیئے ہیں۔ لہٰذا ہر مرد پر ضروری ہے کہ نیچے لکھی ہوئی ہدایتوں پر عمل کرتا رہے ورنہ خدا کے دربار میں بہت بڑا گنہگار اور برادری اور سماج کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوگا۔

﴿۱﴾ ہر شوہر کے اوپر اس کی بیوی کا یہ حق فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے کھانے، پہننے اور رہنے اور دوسری ضروریات زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق اور اپنی طاقت بھر انتظام کرے اور ہر وقت اس کا خیال رکھے کہ یہ اللہ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور یہ اپنے ماں، باپ، بھائی بہن اور تمام عزیز و اقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میری زندگی کے دکھ سکھ میں برابر کی شریک بن گئی ہے اس لئے اس کی زندگی کی تمام ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے۔ یاد رکھو! جو مرد اپنی لاپروائی سے اپنی بیویوں کے نان و نفقہ اور اخراجات زندگی کا انتظام نہیں کرتے وہ بہت بڑے گنہگار، حقوق العباد میں گرفتار اور قہر قہار و عذاب نار کے سزاوار ہیں۔

﴿۲﴾ عورت کا یہ بھی حق ہے کہ شوہر اس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ شریعت میں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم اس قدر تو ہونا چاہئے کہ عورت کی خواہش پوری ہو جایا کرے اور وہ ادھر ادھر تاک جھانک نہ کرے جو مرد شادی کر کے بیویوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور عورت کے ساتھ اس کے بستر کا حق نہیں ادا کرتے وہ حق العباد یعنی بیوی کے حق میں گرفتار اور بہت بڑے گنہگار ہیں۔ اگر خدا نہ کرے شوہر کسی مجبوری سے اپنی عورت کے اس حق کو نہ ادا کر سکے تو شوہر پر لازم ہے کہ عورت سے اس کے اس حق کو معاف

کرالے بیوی کے اس حق کی کتنی اہمیت ہے اس بارے میں حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بہت زیادہ عبرت خیز ونصیحت آمیز ہے۔منقول ہے کہ امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو رعایا کی خبر گیری کے لئے شہر مدینہ میں گشت کررہے تھے اچانک ایک مکان سے دردناک اشعار پڑھنے کی آواز سنی۔آپ اسی جگہ کھڑے ہوگئے اور غور سے سننے لگے تو ایک عورت یہ شعر بڑے ہی دردناک لہجہ میں پڑھ رہی تھی کہ ؎

فَوَ اللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ تُخْشٰی عَوَاقِبُهٗ

لَزُحْزِحَ مِنْ هٰذَا السَّرِيْرِ جَوَانِبُهٗ

''یعنی خدا کی قسم اگر خدا کے عذابوں کا خوف نہ ہوتا تو بلاشبہ اس چارپائی کے کنارے جنبش میں ہوجاتے۔''

امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں عرصہ دراز سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اس کو یاد کرکے رنج وغم میں یہ شعر پڑھتی رہتی ہے امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر اس کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ فوراً ہی آپ نے تمام سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ فوجی چار ماہ سے زیادہ اپنی بیوی سے جدا نہ رہے۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ ،فصل فی نبذ من اخبارہ وقضایاہٗ، ص ۱۱۰)

﴿۳﴾ عورت کو بلا کسی بڑے قصور کے کبھی ہرگز ہرگز نہ مارے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی شخص عورت کو اس طرح نہ مارے جس طرح اپنے غلام کو مارا کرتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے صحبت بھی کرے۔

(صحیح البخاری ، کتاب النکاح ۔ ۹۴۔باب مایکرہ من ضرب النساء ، رقم ۵۲۰۴، ج۳، ص۴۶۵)

ہاں البتہ اگر عورت کوئی بڑا قصور کر بیٹھے تو بدلہ لینے یا دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ عورت کی اصلاح اور تنبیہ کی نیت سے شوہر اس کو مار سکتا ہے مگر مارنے میں اس کا پوری طرح دھیان رہے کہ اس کو شدید چوٹ یا زخم نہ پہنچے۔

فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر سزا دے سکتا ہے اور وہ چار باتیں یہ ہیں۔

(۱) شوہر اپنی بیوی کو بناؤ سنگھار اور صفائی ستھرائی کا حکم دے لیکن پھر بھی وہ پھوہڑ اور میلی کچیلی بنی رہے۔

(۲) شوہر صحبت کرنے کی خواہش کرے اور بیوی بلا کسی عذر شرعی منع کرے۔

(۳) عورت حیض اور جنابت سے غسل نہ کرتی ہو۔

(۴) بلا وجہ نماز ترک کرتی ہو۔

(الفتاوی القاضی خان، کتاب النکاح، فصل فی حقوق الزوجیة، ج۱، ص۲۰۳)

ان چاروں صورتوں میں شوہر کو چاہئے کہ پہلے بیوی کو سمجھائے اگر مان جائے تو بہتر ہے ورنہ ڈرائے دھمکائے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو اس شرط کے ساتھ مارنے کی اجازت ہے کہ منہ پر نہ مارے۔ اور ایسی سخت مار نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا بدن پر زخم ہو جائے۔

﴿۴﴾ میاں بیوی کی خوشگوار زندگی بسر ہونے کے لئے جس طرح عورتوں کو مردوں کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح مردوں کو بھی لازم ہے کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھیں ورنہ جس طرح مرد کی ناراضگی سے عورت کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اس طرح عورت کی ناراضگی بھی مردوں کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ اس لئے مرد کو لازم ہے کہ عورت کی سیرت و صورت پر طعنہ نہ مارے اور عورت کے میکا والوں پر بھی طعنہ زنی اور

نکتہ چینی نہ کرے۔ نہ عورت کے ماں باپ اور عزیز و اقارب کو عورت کے سامنے برا بھلا کہے کیونکہ ان باتوں سے عورت کے دل میں مرد کی طرف سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دونوں کی زندگی دن رات کی جلن اور گھٹن سے تلخ بلکہ عذاب جان بن جاتی ہے۔

﴿۵﴾ مرد کو چاہئے کہ خبر دار خبر دار کبھی بھی اپنی عورت کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی خوبیوں کا ذکر نہ کرے ورنہ بیوی کو فوراً ہی بدگمانی اور یہ شبہ ہو جائے گا کہ شاید میرے شوہر کا اس عورت سے کوئی سانٹھ گانٹھ ہے یا کم سے کم قلبی لگاؤ ہے اور یہ خیال عورت کے دل کا ایک ایسا کانٹا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کے لئے بھی صبر و قرار نصیب نہیں ہوسکتا۔ یاد رکھو! کہ جس طرح کوئی شوہر اس کو برداشت نہیں کرسکتا کہ اس کی بیوی کا کسی دوسرے مرد سے ساز باز ہو اسی طرح کوئی عورت بھی ہرگز ہرگز کبھی اس بات کی تاب نہیں لاسکتی کہ اس کے شوہر کا کسی دوسری عورت سے تعلق ہو بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ اس معاملہ میں عورت کے جذبات مرد کے جذبات سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوا کرتے ہیں لہٰذا اس معاملہ میں شوہر کو لازم ہے کہ بہت احتیاط رکھے ورنہ بدگمانیوں کا طوفان میاں بیوی کی خوشگوار زندگی کو تباہ و برباد کردے گا۔

﴿٦﴾ مرد بلاشبہ عورت پر حاکم ہے۔ لہٰذا مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ بیوی پر اپنا حکم چلائے مگر پھر مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرے جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا وہ کام اس کو انتہائی ناپسند ہو۔ کیونکہ اگرچہ عورت جبراً قہراً وہ کام کردے گی۔ مگر اس کے دل میں ناگواری ضرور پیدا ہو جائے گی جس سے میاں بیوی کی خوش مزاجی کی زندگی میں کچھ نہ کچھ تلخی ضرور پیدا ہو جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میاں

بیوی میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

﴿۷﴾ مرد کو چاہئے کہ عورت کی غلطیوں پر اصلاح کے لئے روک ٹوک کرتا رہے۔ کبھی سختی اور غصہ کے انداز میں اور کبھی محبت اور پیار اور ہنسی خوشی کے ساتھ بھی بات چیت کرے جو مرد ہر وقت اپنی مونچھ میں ڈنڈا باندھے پھرتے ہیں۔ ماسوائے ڈانٹ پھٹکار اور مار پیٹ کے اپنی بیوی سے کبھی کوئی بات ہی نہیں کرتے۔ تو ان کی بیویاں شوہروں کی محبت سے مایوس ہو کر ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ اور جو لوگ ہر وقت بیویوں کا ناز اٹھاتے رہتے ہیں اور بیوی لاکھ غلطیاں کرے مگر پھر بھی بھیگی بلی کی طرح اس کے سامنے میاؤں میاؤں کرتے رہتے ہیں ان لوگوں کی بیویاں گستاخ اور شوخ ہو کر شوہروں کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہتی ہیں۔ اس لئے شوہروں کو چاہئے کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول پر عمل کریں کہ

درشتی و نرمی بهم در به است
چو فاصد که جراح و مرهم نه است

یعنی سختی اور نرمی دونوں اپنے اپنے موقع پر بہت اچھی چیز ہیں جیسے فصد کھولنے والا زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھ دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہئے کہ نہ بہت ہی کڑوا بنے نہ بہت ہی میٹھا۔ بلکہ سختی اور نرمی موقع موقع سے دونوں پر عمل کرتا رہے۔

﴿۸﴾ شوہر کو یہ بھی چاہئے کہ سفر میں جاتے وقت اپنی بیوی سے انتہائی پیار و محبت کے ساتھ ہنسی خوشی سے ملاقات کر کے مکان سے نکلے اور سفر سے واپس ہو کر کچھ نہ کچھ سامان بیوی کے لئے ضرور لائے کچھ نہ ہو تو کچھ کھٹا میٹھا ہی لیتا آئے اور بیوی سے کہے کہ یہ خاص تمہارے لئے ہی لایا ہوں۔ شوہر کی اس ادا سے عورت کا دل بڑھ جائے گا اور وہ اس خیال

سے بہت ہی خوش اور مگن رہے گی کہ میرے شوہر کو مجھ سے ایسی محبت ہے کہ وہ میری نظروں سے غائب رہنے کے بعد بھی مجھے یاد رکھتا ہے اور اس کو میرا خیال لگا رہتا ہے ظاہر ہے کہ اس سے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کس قدر زیادہ محبت کرنے لگے گی۔

﴿۹﴾ عورت اگر اپنے مَیکا سے کوئی چیز لا کر یا خود بنا کر پیش کرے۔تو مرد کو چاہیے کہ اگر چہ وہ چیز بالکل ہی گھٹیا درجے کی ہو۔مگر اس پر خوشی کا اظہار کرے اور نہایت ہی پر تپاک اور انتہائی چاہ کے ساتھ اس کو قبول کرے اور چند الفاظ تعریف کے بھی عورت کے سامنے کہہ دے تا کہ عورت کا دل بڑھ جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے۔خبر دار خبر دار عورت کے پیش کیے ہوئے تحفوں کو کبھی ہر گز ہر گز نہ ٹھکرائے نہ ان کو حقیر بتائے نہ ان میں عیب نکالے۔ورنہ عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔یاد رکھو کہ ٹوٹا ہوا شیشہ تو جوڑا جا سکتا ہے مگر ٹوٹا ہوا دل بڑی مشکل سے جڑتا ہے اور جس طرح شیشہ جڑ جانے کے بعد بھی اس کا داغ نہیں مٹتا اسی طرح ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے پھر بھی دل میں داغ دھبہ باقی ہی رہ جاتا ہے۔

﴿۱۰﴾ عورت اگر بیمار ہو جائے تو شوہر کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ عورت کی غم خواری اور تیمار داری میں ہر گز ہر گز کوئی کوتاہی نہ کرے بلکہ اپنی دلداری و دلجوئی اور بھاگ دوڑ سے عورت کے دل پر نقش بٹھا دے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی۔اور وہ بھی شوہر کی خدمت گزاری میں اپنی جان لڑا دے گی۔

﴿۱۱﴾ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی پر اعتماد اور بھروسا کرے اور گھریلو معاملات اس کے سپرد کرے تا کہ بیوی اپنی حیثیت کو پہچانے اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے

اور وہ نہایت ہی دلچسپی اور کوشش کے ساتھ گھریلو معاملات کے انتظام کو سنبھالے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور محافظ ہے اور اس معاملہ میں عورت سے قیامت میں خداوند قدوس پوچھ گچھ فرمائے گا۔

بیوی پر اعتماد کرنے کا یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو گھر کے انتظامی معاملات میں ایک شعبہ کی ذمہ دار خیال کرے گی اور شوہر کو بڑی حد تک گھریلو بکھیڑوں سے نجات مل جائے گی اور سکون واطمینان کی زندگی نصیب ہوگی!

《۱۲》عورت کا اس کے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر عورت کے بستر کی راز والی باتوں کو دوسروں کے سامنے نہ بیان کرے بلکہ اس کو راز بنا کر اپنے دل ہی میں رکھے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے۔ پھر اس کے پردہ کی باتوں کو لوگوں پر ظاہر کرے اور اپنی بیوی کو دوسروں کی نگاہوں میں رسوا کرے۔

(صحیح مسلم ، کتاب النکاح۔۲۱۔باب تحریم افشاء سرالمرأۃ ،رقم ۱۴۳۷ ،ص۷۵۳)

《۱۳》شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے سامنے آئے تو میلے کچیلے گندے کپڑوں میں نہ آئے بلکہ بدن اور لباس وبستر وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھے کیونکہ شوہر جس طرح یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میلا کچیلا نہ رہے۔ لہٰذا میاں بیوی دونوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اس بات سے سخت نفرت تھی کہ آدمی میلا کچیلا بنا رہے اور اس کے بال الجھے رہیں۔ اس حدیث پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا چاہیے۔

﴿۱۴﴾ عورت کا اس کے شوہر پر یہ بھی حق ہے کہ شوہر عورت کی نفاست اور بناؤ سنگھار کا سامان یعنی صابن، تیل کنگھی، مہندی، خوشبو وغیرہ فراہم کرتا رہے۔ تاکہ عورت اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے۔ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے۔

﴿۱۵﴾ شوہر کو چاہئے کہ معمولی معمولی بے بنیاد باتوں پر اپنی بیوی کی طرف سے بدگمانی نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں ہمیشہ احتیاط اور سمجھداری سے کام لے یاد رکھو کہ معمولی شبہات کی بنا پر بیوی کے اوپر الزام لگانا یا بدگمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دربار میں حاضر ہو کر کہا کہ میری بیوی کے شکم سے ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ دیہاتی کی بات سن کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت زیادہ اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں کچھ اونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ کہ سرخ اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور کہاں سے پیدا ہو گئے؟ دیہاتی نے جواب دیا کہ میرے سرخ رنگ کے اونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوگا۔ اس کی رگ نے اس کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہوگا۔ اس لئے سرخ اونٹوں کا بچہ خاکی رنگ کا ہو گیا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کالے رنگ کا ہوا ہو۔ اور اس کی رگ نے تمہارے بچے کو کھینچ کر اپنے رنگ کا

بنالیاہو۔اور یہ بچہ اس کا ہم شکل ہوگیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق ، باب اذا عرض بنفی الولد ، رقم ۵۳۰۵،ج۳،ص۴۹۷)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ محض اتنی سی بات پر کہ بچہ اپنے باپ کا ہم شکل نہیں ہے حضور علیہ الصلوہ والسلام نے اس دیہاتی کو اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے اس بچے کے بارے میں یہ کہہ سکے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محض شبہ کی بنا پر اپنی بیوی کے اوپر الزام لگادینا جائز نہیں ہے بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔

﴿۱۶﴾ اگر میاں بیوی میں کوئی اختلاف یا کشیدگی پیدا ہو جائے تو شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہر گز ہر گز جلدی نہ کرے۔ بلکہ اپنے غصہ کو ضبط کرے اور غصہ اتر جانے کے بعد ٹھنڈے دماغ سے سوچ سمجھ کر اور لوگوں سے مشورہ لے کر یہ غور کرے کیا میاں بیوی میں نباہ کی کوئی صورت ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اگر بناؤ اور نباہ کی کوئی شکل نکل آئے تو ہر گز ہر گز طلاق نہ دے۔ کیونکہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق ، باب کراھیة الطلاق ، رقم ۲۱۷۸،ج۲،ص۳۷۰)

اگر خدانخواستہ ایسی سخت ضرورت پیش آجائے کہ طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے۔ورنہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے!

بعض جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں اور پھر پچھتاتے ہیں اور عالموں کے پاس جھوٹ بول بول کر مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ غصہ میں طلاق دی تھی، کبھی کہتے ہیں کہ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی، غصہ میں بلا

اختیار طلاق کا لفظ منہ سے نکل گیا' کبھی کہتے ہیں کہ عورت ماہواری کی حالت میں تھی' کبھی کہتے ہیں کہ میں نے طلاق دی مگر بیوی نے طلاق لی نہیں۔ حالانکہ ان گنواروں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان سب صورت میں طلاق پڑ جاتی ہے اور بعض تو ایسے بدنصیب ہیں کہ تین طلاق دے کر جھوٹ بولتے ہیں کہ میں نے ایک ہی بار کہا تھا اور یہ کہہ کر بیوی کو رکھ لیتے ہیں اور عمر بھر زنا کاری کے گناہ میں پڑے رہتے ہیں۔ ان ظالموں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ تین طلاق کے بعد عورت بیوی نہیں رہ جاتی۔ بلکہ وہ ایک ایسی اجنبی عورت ہو جاتی ہے کہ بغیر حلالہ کرائے اس سے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔ خداوند کریم ان لوگوں کو ہدایت دے۔ (آمین)

﴿۱۷﴾ اگر کسی کے پاس دو بیویاں یا اس سے زیادہ ہوں تو اس پر فرض ہے کہ تمام بیویوں کے درمیان عدل اور برابری کا سلوک اور برتاؤ کرے کھانے' پینے' مکان' سامان' روشنی' بناؤ سنگھار کی چیزوں غرض تمام معاملات میں برابری برتے۔ اسی طرح ہر بیوی کے پاس رات گزارنے کی باری مقرر کرنے میں بھی برابری کا خیال ملحوظ رکھے۔ یاد رکھو! کہ اگر کسی نے اپنی تمام بیویوں کے ساتھ یکساں اور برابر سلوک نہیں کیا تو وہ حق العباد میں گرفتار اور عذاب جہنم کا حق دار ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ''جس شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے درمیان عدل اور برابری کا برتاؤ نہیں کیا تو وہ قیامت کے دن میدان محشر میں اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا آدھا بدن مفلوج (فالج لگا ہوا) ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر، رقم ۱۱٤٤، ج۲، ص۳۷۵)

﴿۱۸﴾ اگر بیوی کے کسی قول و فعل' بدخوئی' بداخلاقی' سخت مزاجی' زبان درازی وغیرہ سے

شوہر کو بھی کبھی کچھ اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ صبر و تحمل اور برداشت سے کام لے۔ کیونکہ عورتوں کا ٹیڑھا پن ایک فطری چیز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی اگر کوئی شخص ٹیڑھی پسلی کو سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو پسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے گی مگر وہ کبھی سیدھی نہیں ہو سکے گی۔ ٹھیک اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بالکل ہی سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ ٹوٹ جائے گی یعنی طلاق کی نوبت آجائے گی۔ لہٰذا اگر عورت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھالو یہ بالکل سیدھی کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ جس طرح ٹیڑھی پسلی کی ہڈی کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الوصاة بالنساء، رقم ۵۱۸۵، ج۳، ص۴۵۷)

﴿۱۹﴾ شوہر کو چاہیے کہ عورت کے اخراجات کے بارے میں بہت زیادہ بخیلی اور کنجوسی نہ کرے نہ حد سے زیادہ فضول خرچی کرے۔ اپنی آمدنی کو دیکھ کر بیوی کے اخراجات مقرر کرے۔ نہ اپنی طاقت سے بہت کم' نہ اپنی طاقت سے بہت زیادہ۔

﴿۲۰﴾ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو گھر کی چہار دیواری کے اندر قید کر کے نہ رکھے بلکہ کبھی کبھی والدین اور رشتہ داروں کے یہاں آنے جانے کی اجازت دیتا رہے اور اس کی سہیلیوں اور رشتہ داری والی عورتوں اور پڑوسنوں سے بھی ملنے جلنے پر پابندی نہ لگائے۔ بشرطیکہ ان عورتوں کے میل جول سے کسی فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو اور اگر ان عورتوں کے میل ملاپ سے بیوی کے بدچلن یا بداخلاق ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان عورتوں سے میل جول پر پابندی لگا دینا ضروری ہے اور یہ شوہر کا حق ہے۔

مسلمان عورتوں کا پردہ :۔ اللہ و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کے لئے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پردے کی فرضیت اور اس کی اہمیت قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی .(پ۲۲،الاحزاب:۳۳)

''تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دور جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت کی بے حیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں۔ زمانہ جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں۔ اور بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں۔ اسلام نے اس بے پردگی کی بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نہ نکلیں۔ بلکہ پردہ کے ساتھ باہر نکلیں۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔''

(الجامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب۱۸،رقم ۱۱۷۶،ج۲،ص۳۹۲)

اور ایک حدیث میں ہے کہ ''بناؤ سنگھار کر کے اترا اترا کر چلنے والی عورت کی مثال اس تاریکی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو۔'' (جامع الترمذی ، کتاب الرضاع ، باب ماجاء فی کراھیة خروج النساء فی الزینة ، رقم ۱۱۷۰ ، ج ۲، ص ۳۸۸)

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت بدچلن ہے۔''

(سنن النسائی ، کتاب الزینة، باب مایکرہ للنساء من الطیب، ج ۸، ص ۱۵۳)

پیاری بہنو! آج کل جو عورتیں بناؤ سنگھار اور عریاں لباس پہن کر خوشبو لگائے بلا پردہ بازاروں میں گھومتی ہیں اور سینما، تھیٹروں میں جاتی ہیں وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے بارے میں خود ہی فیصلہ کرلیں کہ وہ کون ہیں؟ اور کتنی بڑی گناہگار ہیں؟

اے اللہ عزوجل کی بندیو! تم خدا کے فضل سے مسلمان ہو۔ اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے احکام کو سنو اور ان پر عمل کرو۔ اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے تمہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے تم کو لازم ہے کہ تم پردہ میں رہا کرو اور اپنے شوہر اور اپنے باپ داداؤں کی عزت وعظمت اور ان کے ناموس کو برباد نہ کرو۔ یہ دنیا کی چندروزہ زندگی آنی فانی ہے۔ یاد رکھو! ایک دن مرنا ہے اور پھر قیامت کے دن اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو منہ دکھانا ہے۔ قبر اور جہنم کے عذابوں کو یاد کرو حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امت کی ماؤں یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی مقدس بیویوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو

سنوارو۔ اور خدا کے لئے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی عورتوں کے طریقوں پر چلنا چھوڑ دو۔

پردہ عزت ہے بے عزتی نہیں:۔ آج کل بعض ملحد قسم کے دشمنانِ اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہیئے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گندا اور گھناؤنا فریب اور دھوکہ ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہوگا۔

اے اللہ عزوجل کی بندیو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ غلاف چڑھا کر اس کو پردے میں رکھا جاتا ہے تو بتاؤ کیا قرآن مجید پر غلاف چڑھانا یہ قرآن کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں ننگی اور بے پردہ رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی؟ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید اور کعبہ معظّمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن ہے۔ اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظّمہ ہے اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردوں میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزتی کی ہے؟

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے؟:۔ ہر غیر محرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتہ دار باہر رہتا ہو یا گھر کے اندر ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہاں ان مردوں سے جو عورت کے محرم ہیں پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں۔ محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہوسکتا۔ مثلاً باپ' دادا' چچا' ماموں' نانا' بھائی' بھتیجا' بھانجا' پوتا' نواسہ' خسر ان لوگوں سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہوسکتا ہے جیسے چچا زاد بھائی' ماموں زاد بھائی' پھوپھی زاد بھائی' خالہ زاد بھائی' جیٹھ اور دیور وغیرہ یہ سب عورت کے غیر محرم ہیں۔ اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہمارے یہاں یہ بہت ہی غلط خلاف شریعت رواج ہے کہ عورتیں اپنے دیوروں سے بالکل پردہ نہیں کرتیں۔ بلکہ دیوروں سے ہنسی مذاق' اور ان کے ساتھ ہاتھا پائی تک کرنے کو برا نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ دیور عورت کا محرم نہیں ہے۔ اس لئے دوسرے تمام غیر محرم مردوں کی طرح عورتوں کو دیوروں سے پردہ کرنا فرض ہے۔ بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیوروں سے پردہ کی تاکید ہے کہ "اَلْحَمُوُ الْمَوْتُ" یعنی دیور عورت کے حق میں ایسا ہی خطرناک ہے جیسے موت۔ اور عورت کو دیور سے اسی طرح دور بھاگنا چاہیئے جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔

(صحیح البخاری ، کتاب النکاح ۔۱۱۲۔باب لایخلون رجل بامرأة الخ،رقم ۵۲۳۲، ج۳، ص۴۷۲)

بہر حال خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ غیر محرم سے پردہ فرض ہے' چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا رشتہ دار' دیور' جیٹھ بھی غیر محرم ہیں اس لئے ان لوگوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے اسی طرح کفار و مشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورتوں کو پردہ کرنا لازم ہے۔ اور ان کو گھروں میں آنے جانے سے روک دینا چاہیئے۔

مسئلہ:۔ عورت کا پیر بھی عورت کا غیر محرم ہے اس لئے مریدہ کو اپنے پیر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔ اور پیر کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ اپنی مریدہ کو بے پردہ دیکھے یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھے۔ بلکہ پیر کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بیعت کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ سے عورتوں کا امتحان فرماتے تھے جو عورت اس آیت کا اقرار کر لیتی تھی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اس سے فرماتے تھے کہ میں نے تجھ سے یہ بیعت لے لی۔ یہ بیعت بذریعہ کلام ہوتی تھی۔ خدا کی قسم کبھی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا۔

(صحیح البخاری ، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ،رقم ۴۱۸۲ ،ج۳،ص۷۵)

بہترین شوہر کی شان:۔ شوہروں کے بارے میں اوپر لکھی ہوئی ہدایات کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین شوہر کون ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ۔

بہترین شوہر وہ ہے!

﴿۱﴾ جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی' خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے!

﴿۲﴾ جو اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے!

﴿۳﴾ جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

﴿۴﴾ جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے۔

﴿۵﴾ جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے۔

﴿۶﴾ جو اپنی بیوی کے تند مزاجی اور بد اخلاقی پر صبر کرے۔

﴿۷﴾ جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔

﴿۸﴾ جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج وغم میں دل جوئی، تیمارداری اور وفاداری کا ثبوت دے۔

﴿۹﴾ جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت وآبرو کی حفاظت کرے۔

﴿۱۰﴾ جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے۔

﴿۱۱﴾ جو اپنی بیوی اور اہل وعیال کو کما کما کر رزق حلال کھلائے۔

﴿۱۲﴾ جو اپنی بیوی کے مَیکا والوں اور اسکی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔

﴿۱۳﴾ جو اپنی بیوی کو ذلت ورسوائی سے بچائے رکھے۔

﴿۱۴﴾ جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔

﴿۱۵﴾ جو اپنی بیوی پر اسطرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف رخ بھی نہ کر سکے۔

﴿۴﴾ عورت ماں بن جانے کے بعد

عورت جب صاحب اولاد اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق بھی عورت کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں جن کو ادا کرنا ہر ماں کا فرض منصبی ہے۔ جو ماں اپنے بچوں کا حق ادا نہ کرے گی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گناہگار، اور سماج کی نظروں میں ذلیل وخوار ٹھہرے گی۔

بچوں کے حقوق

﴿۱﴾ ہر ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں سے پیار ومحبت کرے اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے اور ان کی دلجوئی ودل بستگی میں لگی رہے اور ان کی پرورش اور تربیت میں پوری پوری کوشش کرے۔

﴿۲﴾ اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو ماں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

﴿۳﴾ بچوں کی صفائی ستھرائی۔ ان کی تندرستی وسلامتی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔

﴿٤﴾ بچوں کو ہر قسم کے رنج وغم اور تکلیفوں سے بچاتی رہے۔

﴿۵﴾ بے زبان بچے اپنی ضروریات بتا نہیں سکتے۔ اس لئے ماں کا فرض ہے کہ بچوں کے اشارات کو سمجھ کر ان کی ضروریات کو پوری کرتی رہے۔

﴿٦﴾ بعض مائیں چلا کر یا بلی کی بولی بول کر یا سپاہی کا نام لے کر، یا کوئی دھماکہ کر کے چھوٹے بچوں کو ڈرایا کرتی ہیں۔ یہ بہت ہی بری باتیں ہیں۔ بار بار ایسا کرنے سے بچوں کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بڑے ہونے کے بعد ڈرپوک ہو جایا کرتے ہیں۔

﴿۷﴾ بچے جب کچھ بولنے لگیں تو ماں کو چاہئے کہ انہیں بار بار اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا نام سنائے ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھے۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں۔

﴿۸﴾ جب بچے بچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں۔

﴿۹﴾ بچوں کو اسلامی آداب واخلاق اور دین ومذہب کی باتیں سکھائیں۔

﴿۱۰﴾ اچھی باتوں کی رغبت دلائیں اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔

﴿۱۱﴾ تعلیم وتربیت پر خاص طور پر توجہ کریں اور تربیت کا دھیان رکھیں۔ کیونکہ بچے سادہ ورق کے مانند ہوتے ہیں۔ سادہ کاغذ پر جو نقش ونگار بنائے جائیں وہ بن جاتے ہیں اور بچوں بچیوں کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لئے ماں کی تعلیم وتربیت کا

بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔لہٰذا ہر ماں کا فرض منصبی ہے کہ بچوں کو اسلامی تہذیب وتمدن کے سانچے میں ڈھال کران کی بہترین تربیت کرے اگر ماں اپنے اس حق کو نہ ادا کرے گی تو گناہ گار ہوگی!

﴿۱۲﴾ جب بچہ یا بچی سات برس کے ہو جائیں تو ان کو طہارت اور وضو وغسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کران کو نمازی بنائیں اور پاکی وناپاکی اور حلال وحرام اور فرض وسنت وغیرہ کے مسائل ان کو بتائیں۔

﴿۱۳﴾ خراب لڑکوں اور لڑکیوں کی صحبت' ان کے ساتھ کھیلنے سے بچوں کو روکیں اور کھیل تماشوں کے دیکھنے سے' ناچ گانے' سینما تھیٹر' وغیرہ لغویات سے بچوں اور بچیوں کو خاص طور پر بچائیں۔

﴿۱٤﴾ ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ بچوں اور بچیوں کو ہر برے کاموں سے بچائیں اور ان کو اچھے کاموں کی رغبت دلائیں تاکہ بچے اور بچیاں اسلامی آداب واخلاق کے پابند اور ایمانداری ودینداری کے جوہر سے آراستہ ہو جائیں اور صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اسلامی زندگی بسر کریں۔

﴿۱۵﴾ یہ بھی بچوں کا حق ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ ان کا سر منڈا کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں اور بچے کا کوئی اچھا نام رکھیں۔خبردار خبردار ہرگز ہرگز بچوں بچیوں کا کوئی برا نام نہ رکھیں۔

﴿۱٦﴾ جب بچہ پیدا ہو تو فوراً ہی اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تاکہ بچہ شیطان کے خلل سے محفوظ رہے اور چھوہارہ وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کراس کے منہ میں ڈال دیں تاکہ بچہ شیریں زبان اور بااخلاق ہو۔

﴿۱۷﴾ نیا میوہ' نیا پھل' پہلے بچوں کو کھلائیں پھر خود کھائیں کہ بچے بھی تازہ پھل ہیں۔ نئے پھل کو نیا پھل دینا اچھا ہے۔

﴿۱۸﴾ چند بچے بچیاں ہوں تو جو چیزیں دیں سب کو یکساں اور برابر دیں۔ ہرگز کمی بیشی نہ کریں۔ ورنہ بچوں کی حق تلفی ہوگی۔ بچیوں کو ہر چیز بچوں کے برابر ہی دیں۔ بلکہ بچیوں کی دلجوئی و دلداری کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ کیونکہ بچیوں کا دل بہت نازک ہوتا ہے۔

﴿۱۹﴾ لڑکیوں کو لباس اور زیور سے آراستہ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رکھیں تاکہ لوگ رغبت کے ساتھ نکاح کا پیغام دیں۔ ہاں اس کا خیال رکھیں کہ وہ زیورات پہن کر باہر نہ نکلیں کہ چوروں ڈاکوؤں سے جان کا خطرہ ہے۔ بچیوں کو بالا خانوں پر نہ رہنے دیں کہ اس میں بے حیائی کا خطرہ ہے۔

﴿۲۰﴾ حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بچیوں کی شادی کر دیں مگر خبردار ہرگز ہرگز کسی بددین یا بد مذہب مثلاً رافضی' خارجی' وہابی' غیر مقلد وغیرہ کے یہاں لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی نہ کریں ورنہ اولاد کی بہت بڑی حق تلفی ہوگی اور ماں باپ کے سروں پر بہت بڑے گناہ کا بوجھ ہوگا اور وہ عذاب جہنم کے حقدار ہوں گے۔ اسی طرح فاسقوں' فاجروں' شرابیوں' بدکاروں' حرام کی کمائی کھانے والوں' سود خوروں اور ناجائز کام دھندا کرنے والوں کے یہاں بھی لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں نہ کریں اور رشتہ تلاش کرنے میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مذہب اہل سنت اور دین دار ہونے کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔

اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ:۔ ہر ماں باپ کو یہ جان لینا چاہئے کہ بچپن میں جو اچھی بری عادتیں بچوں میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوٹتی ہیں۔ اس لئے

ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو بچپن ہی میں اچھی عادتیں سکھائیں اور بری عادتوں سے بچائیں بعض لوگ یہ کہہ کر ابھی بچہ ہے۔ بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ بچوں کو شرارتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے۔ وہ لوگ درحقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے برے اخلاق اور گندی عادتوں پر روتے اور ماتم کرتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی میں بچوں کی کوئی شرارت یا بری عادت دیکھیں تو اس پر روک ٹوک کرتے رہیں بلکہ سختی کے ساتھ ڈانٹتے پھٹکارتے رہیں۔ اور طرح طرح سے بری عادتوں کی برائیوں کو بچوں کے سامنے ظاہر کر کے بچوں کو ان خراب عادتوں سے نفرت دلاتے رہیں اور بچوں کی خوبیوں اور اچھی اچھی عادتوں پر خوب خوب شاباش کہہ کر ان کا من بڑھائیں بلکہ کچھ انعام دے کر ان کا حوصلہ بلند کریں۔ اس سے قبل بچوں کے حقوق کے بیان میں بچوں کے لئے بہت سی مفید باتیں ہم لکھ چکے ہیں اب اس سے کچھ زائد باتیں بھی ہم لکھتے ہیں۔ ماں باپ پر لازم ہے کہ ان باتوں کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔ تاکہ بچوں اور بچیوں کا مستقبل روشن اور شاندار بن جائے۔

﴿۱﴾ بچوں کو دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر کرلو۔ جو عورتیں ہر وقت بچوں کو دودھ پلاتی یا جلدی جلدی بچوں کو دن رات میں بار بار کھانا کھلاتی رہتی ہیں ان کے بچوں کا ہاضمہ خراب اور معدہ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور بچے قے دست کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جایا کرتے ہیں۔

﴿۲﴾ بچوں کو صاف ستھرا رکھو مگر بہت زیادہ بناؤ سنگھار مت کرو۔ کہ اس سے اکثر نظر لگ جایا کرتی ہے۔

﴿۳﴾ بچوں کو ہر دم گود میں نہ لئے رہو بلکہ جب تک وہ بیٹھنے کے قابل نہ ہوں پالنے میں

زیادہ تر سلائے رکھو۔اور جب وہ بیٹھنے کے قابل ہوں تو ان کو رفتہ رفتہ مسندوں اور تکیوں کا سہارا دے کر بٹھانے کی کوشش کرو۔ ہر دم گود میں لئے رہنے سے بچے کمزور ہو جایا کرتے ہیں۔اور وہ گود میں رہنے کی عادت پڑ جانے سے بہت دیر میں چلتے اور بیٹھتے ہیں۔

﴿٤﴾ بعض عورتیں اپنے بچوں کو مٹھائی کثرت سے کھلایا کرتی ہیں۔ یہ سخت مضر ہے۔ مٹھائی کھانے سے دانت خراب اور معدہ کمزور، اور بکثرت صفراوی بیماریاں اور پھوڑے پھنسی کا روگ بچوں کو لگ جاتا ہے۔مٹھائیوں کی جگہ گلوکوز کے بسکٹ بچوں کے لئے اچھی غذا ہے۔

﴿٥﴾ بچوں کے سامنے زیادہ کھانے کی برائی بیان کرتے رہو اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنے سے بھی بچوں کو نفرت دلاتے رہو۔ مثلاً یوں کہا کرو کہ جو زیادہ کھاتا ہے وہ جنگلی اور بدو ہوتا ہے اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنا یہ بندروں کی عادت ہے۔

﴿٦﴾ بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کہ اس سے بچوں کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوٹتی۔

﴿٧﴾ بچوں کے ہاتھ سے فقیروں کو کھانا اور پیسہ دلایا کرو۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں بچوں کے ہاتھ سے اس کے بھائی بہنوں کو یا دوسرے بچوں کو دلایا کرو تا کہ سخاوت کی عادت ہو جائے اور خود غرضی اور نفس پروری کی عادت پیدا نہ ہو اور بچہ کنجوس نہ ہو جائے۔

﴿٨﴾ چلا کر بولنے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکو۔خاص کر بچیوں کو تو خوب خوب ڈانٹ پھٹکار کرو۔ ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو میکے اور سسرال دونوں جگہ سب کی نظروں میں ذلیل وخوار بنی رہے گی اور منہ پھٹ اور بدتمیز کہلائے گی۔

﴿۹﴾ غصہ کرنا اور بات بات پر روٹھ کر منہ پھلانا۔ بہت برا ہے اور بہت زور سے ہنسنا خواہ مخواہ بھائی بہنوں سے لڑنا جھگڑنا۔ چغلی کھانا۔ گالی بکنا ان حرکتوں پر لڑکوں اور خاص کر لڑکیوں کو بہت زیادہ تنبیہ کیا کرو۔ ان بری عادتوں کا پڑ جانا عمر بھر کے لئے رسوائی کا سامان ہے۔

﴿۱۰﴾ اگر بچہ کہیں سے کسی کی کوئی چیز اٹھالائے اگرچہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اس پر سب گھر والے خفا ہو جائیں اور سب گھر والے بچے کو چور چور کہہ کر شرم دلائیں اور بچے کو مجبور کریں کہ وہ فوراً اس چیز کو جہاں سے وہ لایا ہے اسی جگہ اس کو رکھ آئے پھر چوری سے نفرت دلانے کے لئے اس کا ہاتھ دھلائیں اور کان پکڑ کر اس سے توبہ کرائیں تاکہ بچوں کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات جم جائے کہ پرائی چیز لینا چوری ہے اور چوری بہت ہی برا کام ہے۔

﴿۱۱﴾ بچے غصہ میں اگر کوئی چیز توڑیں پھوڑیں۔ یا کسی کو مار بیٹھیں تو بہت زیادہ ڈانٹو۔ بلکہ مناسب سزا دو تاکہ بچے پھر ایسا نہ کریں اس موقع پر لاڈ پیار نہ کرو۔

﴿۱۲﴾ کبھی کبھی بچوں کو بزرگوں اور نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔ مگر خبردار خبردار عاشقی معشوقی کے قصے کہانیاں بچوں کے کان میں نہ پڑیں۔ نہ ایسی کتابیں بچوں کے ہاتھوں میں دو جن سے اخلاق خراب ہوں۔

﴿۱۳﴾ لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت کے وقت وہ کچھ کما کر بسر اوقات کر سکیں۔ مثلاً سلائی کا طریقہ' یا موزہ بنیان' سوئیٹر بننا' یا رسی بٹنا یا چرخہ کاتنا' خبردار خبردار ان ہنر کی باتوں کو سکھانے میں شرم و عار محسوس نہ کرو۔

﴿۱۴﴾ بچوں کو بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالو کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں

وہ اپنا بچھونا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں۔ اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں۔ اپنے کپڑوں اور زیوروں کو خود سنبھال کر رکھیں۔

﴿۱۵﴾ لڑکیوں کو برتن دھونے اور کھانے پینے گھروں اور سامان کی صفائی ستھرائی اور سجاوٹ کپڑا دھونے، کپڑا رنگنے، سینے پرونے کا سب کام ماں کو لازم ہے کہ بچپن ہی سے سکھانا شروع کر دے اور لڑکیوں کو محنت مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے اس کی کوشش کرنی چاہیئے۔

﴿۱۶﴾ ماں کو لازم ہے کہ بچوں کے دل میں باپ کا ڈر بٹھاتی رہے تاکہ بچوں کے دلوں میں باپ کا ڈر رہے۔

﴿۱۷﴾ بچے اور بچیاں کوئی کام چھپ چھپا کر کریں تو ان کی روک ٹوک کرو کہ یہ اچھی عادت نہیں۔

﴿۱۸﴾ بچوں سے کوئی محنت کا کام لیا کرو مثلاً لڑکوں کے لئے لازم ہے کہ وہ کچھ دور دوڑ لیا کریں اور لڑکیاں چرخہ چلائیں۔ یا چکی پیس لیں تاکہ ان کی صحت ٹھیک رہے۔

﴿۱۹﴾ بچوں اور بچیوں کو کھانے، پہننے اور لوگوں سے ملنے ملانے اور محفلوں میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھانا ماں باپ کے لئے ضروری ہے۔

﴿۲۰﴾ چلنے میں تاکید کرو کہ بچے جلدی جلدی اور دوڑتے ہوئے نہ چلیں اور نظر اوپر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہ چلیں۔ اور نہ بیچ سڑک پر چلیں۔ بلکہ ہمیشہ سڑک کے کنارے کنارے چلیں۔

ماں باپ کے حقوق :۔ ہر مرد و عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو بھی ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر نیچے لکھے ہوئے چند حقوق کا خیال تو خاص طور پر رکھنا بے حد ضروری

ہے۔

﴿۱﴾ خبردار خبردار ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔

﴿۲﴾ اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔

﴿۳﴾ ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرماں برداری کرے۔

﴿٤﴾ اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے انکی خدمت کرے۔

﴿۵﴾ اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبردار خبردار ہرگز ہرگز برا نہ مانیں۔ نہ اظہار ناراضگی کریں۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْــتَ وَ مَــالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولده، الحدیث ۲۲۹۲، ج۳، ص ۸۱)

﴿٦﴾ ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیر و خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصال ثواب کرتے رہیں۔

﴿۷﴾ ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ

کرتے رہیں۔

﴿۸﴾ ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں۔ ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔

﴿۹﴾ جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے انکی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔

﴿۱۰﴾ کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اس سے ماں باپ کی ارواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔

دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرح ہیں یوں ہی بڑے بھائی کا حق بھی باپ ہی جیسا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ۔

وحق کبیرالاخوۃ حق الوالد علی ولدہٖ۔

(شعب الایمان للبیهقی ٥٥، باب فی برالوالدین، فصل فی صلة الرحم، رقم ٧٩٢٩، ج٦، ص ٢١٠)

یعنی بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر ہے۔

اس زمانے میں لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کے حقوق سے بالکل جاہل اور غافل ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم اور فرماں برداری و خدمت گزاری سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ کچھ تو اتنے بڑے بدبخت اور نالائق ہیں کہ ماں باپ کو اپنے قول و فعل سے اذیت اور تکلیف دیتے ہیں۔ اور اسی طرح گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو کر قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کے حق دار بن رہے ہیں۔

خوب یادرکھو! کہ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا یا برا جو سلوک بھی کروگے ویسا ہی سلوک تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ کرے گی اور یہ بھی جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے رزق میں ترقی اور عمر میں خیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان ہے جو ہرگز ہرگز کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ اس بات پر ایمان رکھو کہ ؎

ہزار فلسفیوں کی چنیں چناں بدلی
نبی کی بات بدلنی نہ تھی، نہیں بدلی

رشتہ داروں کے حقوق : اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حدیث شریف میں بار بار رشتہ داروں کے ساتھ احسان اور اچھے برتاؤ کا حکم فرمایا ہے لہٰذا ان لوگوں کے حقوق کو بھی ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم اور ضروری ہے۔ خاص طور پر ان چند باتوں پر عمل کرنا تو لازمی ہے۔

﴿۱﴾ اگر اپنے عزیز و اقربا مفلس و محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو اپنی طاقت بھر اور اپنی گنجائش کے مطابق ان کی مالی مدد کرتے رہیں۔

﴿۲﴾ کبھی کبھی اپنے رشتہ داروں کے یہاں آتے جاتے بھی رہیں اور ان کی خوشی اور غمی میں ہمیشہ شریک رہیں۔

﴿۳﴾ خبردار خبردار ہرگز ہرگز رشتہ داروں سے قطع تعلق کر کے رشتہ کو نہ کاٹیں۔ رشتہ داری کاٹ ڈالنے کا بہت بڑا گناہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ

لا یدخل الجنة قاطع ۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة الخ، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، رقم ۲۵۵۶، ص ۱۳۸۳)

''یعنی اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں داخل ہوگا۔''

اگر رشتہ داروں کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس پر صبر کرنا اور پھر بھی ان سے میل جول اور تعلق کو برقرار رکھنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے میل ملاپ رکھو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو۔ اور جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے تم اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبہ بن عامر، الحدیث ۱۷۴۵۷، ج۶، ص۱۴۸، کنزالعمال، کتاب الاخلاق، باب صلة الرحم، الحدیث ۶۹۲۶، ج۳، ص۱۴۵)

اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آدمی اپنے اہل و عیال کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور اس کی مالداری بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کی عمر میں درازی اور برکت ہوتی ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، رقم ۱۹۸۶، ج۳، ص۳۹۴)

ان حدیثوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کتنا بڑا اجر و ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے فوائد و منافع کس قدر زیادہ ہیں اور رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی اور ان سے تعلق کاٹ لینے کا گناہ کتنا بھیانک اور خوفناک ہے اور دونوں جہاں میں اس کا نقصان اور وبال کس قدر زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ اور نیک سلوک کرنے کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ یاد رکھو کہ شریعت کے احکام پر عمل کرنا ہی مسلمان کے لئے دونوں جہان میں صلاح و فلاح کا سامان ہے شریعت کو چھوڑ کر کبھی بھی کوئی مسلمان دونوں جہان میں پنپ نہیں سکتا۔

جو لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے یہ کہہ کر قطع تعلق کر لیتے ہیں کہ آج سے میں تیرا رشتہ دار نہیں اور تو بھی میرا رشتہ دار نہیں۔ اور پھر سلام کلام، ملنا جلنا بند کر دیتے ہیں یہاں تک کہ رشتہ داروں کی شادی و غمی کی تقریبات کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ بعض بدنصیب اپنے قریبی رشتہ داروں کے جنازہ اور کفن دفن میں بھی شریک نہیں ہوتے تو ان حدیثوں کی روشنی میں تم خود ہی فیصلہ کرو کہ یہ لوگ کتنے بڑے بدبخت، حرماں نصیب اور گناہ گار ہیں؟ (توبہ توبہ نعوذ باللہ)

پڑوسیوں کے حقوق :۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے احادیث میں ہمسایوں اور پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ جن کو ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم و ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ. (پ ۵، النساء: ۳۶)

''یعنی قریبی اور دور والے پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو۔''

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید عنقریب پڑوسی کو اپنے پڑوسی کا وارث ٹھہرا دیں گے۔

(صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة ، باب الوصیة بالجار والاحسان الیه ، رقم ۲۶۲٤، ص ۱٤۱۳)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک دن حضور علیہ الصلوۃ والسلام وضو فرما رہے تھے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے وضو کے دھووَن کو لوٹ لوٹ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے یہ

منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو؟ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی محبت کے جذبے میں یہ کررہے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے محبت کرے۔ یا اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اس سے محبت کریں اس کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ہر بات میں سچ بولے۔ اور اس کو جب کسی چیز کا امین بنایا جائے تو وہ امانت کو ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

(شعب الایمان ، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ ، رقم ١٥٣٣ ، ج٢، ص ٢٠١)

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ وہ شخص کامل درجے کا مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔

(شعب الایمان،باب فی الزکوٰۃ، فصل فی کراھیۃ امساک الفضل.. الخ ، رقم ٣٣٨٩، ج٣، ص٢٢٥)

بہرحال اپنے پڑوسیوں کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

﴿١﴾ اپنے پڑوسی کے دکھ سکھ میں ہمیشہ شریک رہے اور بوقت ضرورت ان کی ہر قسم کی امداد بھی کرتا رہے۔

﴿٢﴾ اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کی خیر خواہی اور بھلائی میں ہمیشہ لگا رہے۔

﴿٣﴾ کچھ ہدیوں اور تحفوں کا بھی لین دین رکھے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم لوگ شوربا پکاؤ تو اس میں کچھ زیادہ پانی ڈال کر شوربے کو بڑھاؤ تاکہ تم لوگ اس کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کی مدد کر سکو۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب ،باب الوصیۃ بالجاروالاحسان الیہ، رقم ٢٦٢٥ ،ص١٤١٣)

عام مسلمانوں کے حقوق:۔ جاننا چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بھی کچھ حقوق ہیں ۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ادا کرے۔ان حقوق میں سے چند یہ ہیں۔

﴿۱﴾ ملاقات کے وقت ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرے اور مرد مرد سے اور عورت عورت سے مصافحہ کرے تو یہ بہت ہی اچھا اور بہترین عمل ہے۔

مگر اس کا دھیان رہے کہ کافروں، مشرکوں اور مرتدوں، اسی طرح جوا کھیلنے اور شراب پینے اور اس قسم کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو دیکھے تو ہرگز ہرگز ان لوگوں کو سلام نہ کرے۔ کیونکہ کسی کو سلام کرنا یہ اس کی تعظیم ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی فاسق کی تعظیم کرتا ہے تو غضب الٰہی سے عرش کانپ جاتا ہے۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال،سابق بن عبداللہ الرقی،ج٤،ص٥٤٩)

﴿۲﴾ مسلمانوں کے سلام کا جواب دے۔یاد رکھو کہ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

﴿۳﴾ مسلمان چھینک کر ''الحمد للہ'' کہے تو ''یرحمک اللہ'' کہہ کر اس کا جواب دے۔

﴿٤﴾ کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرے۔

﴿۵﴾ اپنی طاقت بھر ہر مسلمان کی خیر خواہی اور اس کی مدد کرے۔

﴿٦﴾ مسلمانوں کی نماز جنازہ اور ان کے دفن میں شریک ہو۔

﴿۷﴾ ہر مسلمان کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے اعزاز و اکرام کرے۔

﴿۸﴾ کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔

﴿۹﴾ مسلمان کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے اور ان کو اخلاص کے ساتھ ان عیبوں سے باز

رہنے کی نصیحت کرے۔

﴿۱۰﴾ اگرکسی بات میں کسی مسلمان سے رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ اس سے سلام وکلام بند نہ رکھے۔

﴿۱۱﴾ مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح کرادے۔

﴿۱۲﴾ کسی مسلمان کو جانی یا مالی نقصان نہ پہنچائے نہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرے۔

﴿۱۳﴾ مسلمانوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے اور بری باتوں سے منع کرتا رہے۔

﴿۱٤﴾ ہر مسلمان کا تحفہ قبول کرے اور خود بھی اس کو کچھ تحفہ میں دیا کرے۔

﴿۱۵﴾ اپنے سے بڑوں کا ادب واحترام' اور چھوٹوں پر رحم وشفقت کرتا رہے۔

﴿۱٦﴾ مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کرے۔

﴿۱۷﴾ جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی ہر مسلمان کے لئے پسند کرے۔

﴿۱۸﴾ مسجدوں یا مجلسوں میں کسی مسلمان کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

﴿۱۹﴾ راستہ بھولے ہوؤں کو سیدھا راستہ بتائے۔

﴿۲۰﴾ کسی مسلمان کو لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔

﴿۲۱﴾ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ نہ اس پر بہتان لگائے۔

انسانی حقوق:۔ بعض ایسے بھی حقوق ہیں جو ہر آدمی کے دوسرے آدمی پر ہیں خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان' نیکوکار ہو یا بدکار۔ ان حقوق میں سے چند یہ ہیں۔

﴿۱﴾ بلا خطا ہرگز ہرگز کسی انسان کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائے۔

﴿۲﴾ بلا کسی شرعی وجہ کے کسی انسان کے ساتھ بدزبانی وسخت کلامی نہ کرے۔

﴿۳﴾ کسی مصیبت زدہ کو دیکھے یا کسی کو بھوک پیاس یا بیماری میں مبتلا پائے تو اس کی مدد

کرے۔کھانا پانی دے دے۔دوا علاج کردے۔

﴿٤﴾جن جن صورتوں میں شریعت نے سزاؤں یالڑائیوں کی اجازت دی ہے ان صورتوں میں خبردار خبردار حد سے زیادہ نہ بڑھے اور ہرگز ہرگز ظلم نہ کرے۔ یہ شریعت اسلام کی مقدس تعلیم کی رو سے ہر انسان کا ہر انسان پر حق ہے جو انسانی حیثیت سے ایک دوسرے پر لازم ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ۔

الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمكم من في السمآء

(جامع الترمذی ، کتاب البر والصلة ، باب ماجاء فی رحمة المسلمین ،رقم ۱۹۳۱،ج۳،ص ۳۷۱)

''یعنی رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے۔تم لوگ زمین والوں پر رحم کروتو آسمان والاتم لوگوں پر رحم فرمائے گا۔''

اورایک دوسری حدیث میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے یہ ارشادفرمایا کہ۔

الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عيالهٖ۔

(کنزالعمال، کتاب الزکوٰة ، الباب الثانی فی السخاء والصدقة ، الفصل الاول ،رقم۱۶۱۶۷، ج۶، ص۱۶۴)

''یعنی تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے جواس کی پرورش کی محتاج ہےاورتمام مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کےنزدیک وہ پیارا ہے جواللہ کی عیال یعنی اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

جانوروں کے حقوق :۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم اورارحم الراحمین ہےاوراس کے پیارے رسول رحمۃ للعالمین ہیں۔اس لئے اسلام جو خدا کا بھیجا ہوااور رسول کا لایا ہوا دین ہے اس لئے اس دین میں جانوروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔جانوروں کے چند حقوق یہ ہیں۔

﴿۱﴾ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے جب تک وہ ایذا نہ پہنچائیں بلاضرورت ان کو قتل کرنا منع ہے۔

﴿۲﴾ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کو بھی جبکہ کھانے کے لئے نہ ہو بلکہ محض تفریح کے لئے بلاضرورت قتل کرنا۔ جیسا کہ بعض شکاری لوگ کھانے یا کوئی فائدہ اٹھانے کے لئے نہیں شکار کرتے بلکہ شکار کھیلتے ہیں یعنی محض کھیل کود کے طور پر جانوروں کا خون کر کے ان کو ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔

﴿۳﴾ جو پالتو جانور کام کرتے ہیں ان کو گھاس چارہ اور پانی دینا فرض ہے۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام لینا یا بھوکا پیاسا رکھنا اور بلاضرورت خصوصاً ان کے چہروں پر مارنا گناہ اور ناجائز ہے۔

﴿٤﴾ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لینا یا پرندوں کو پنجروں میں بند کر دینا اور بلا ضرورت ان پرندوں کے ماں باپ اور جوڑے کو دکھ پہنچانا بہت بڑی بے رحمی اور ظلم ہے جو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

﴿۵﴾ بعض لوگ کسی جاندار کو باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اور اس پر غلیل یا بندوق سے نشانہ بازی کی مشق کرتے ہیں یہ بھی پرلے درجے کی بے رحمی اور ظلم ہے جو ہر مسلمان کے لئے حرام ہے۔

﴿٦﴾ جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا موذی ہونے کی وجہ سے قتل کرنا ہو تو مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اس کو تیز دھار ہتھیار سے بہت جلد ذبح یا قتل کر دے۔ کسی جانور کو تڑپا تڑپا کر یا بھوکا پیاسا رکھ کر مار ڈالنا یہ بھی بڑی بے رحمی ہے جو ہرگز ہرگز اسلام میں جائز نہیں ہے۔

راستوں کے حقوق:۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! راستوں میں بیٹھنے سے تو ہم لوگوں کے لئے کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان راستوں ہی میں تو ہم لوگ بیٹھ کر بات چیت کیا کرتے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ راستوں پر بیٹھو تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو۔ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! راستوں کے حقوق کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ راستوں کے حقوق پانچ ہیں جو یہ ہیں۔

﴿۱﴾ نگاہ نیچی رکھنا۔ مطلب یہ ہے کہ راستہ چونکہ عام گزرگاہ ہوتا ہے اس لئے راستہ پر بیٹھنے والوں کو لازم ہے کہ نگاہیں نیچی رکھیں۔ تاکہ غیر محرم عورتوں اور مسلمانوں کے عیوب مثلاً کوڑھی، سفید داغ والے، یا لنگڑے لولے کو بار بار گھور گھور کر نہ دیکھیں جس سے ان لوگوں کی دل آزاری ہو۔

﴿۲﴾ کسی مسافر یا راہ گیر کو ایذا نہ پہنچائیں۔ مطلب یہ ہے کہ راستوں میں اس طرح نہ بیٹھیں کہ راستہ تنگ ہو جائے۔ یوں ہی راستہ چلنے والوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ نہ ان کی تحقیر اور عیب جوئی کرے۔ نہ دوسری کسی قسم کی تکلیف پہنچائیں۔

﴿۳﴾ ہر گزرنے والے کے سلام کا جواب دیتے رہیں۔

﴿٤﴾ راستہ چلنے والوں کو اچھی باتیں بتاتے رہیں۔

﴿۵﴾ خلاف شریعت اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہیں۔

(صحیح البخاری ۔۷۹۔ کتاب الاستئذان ، باب (۲) رقم ۶۲۲۹، ج ٤، ص ۱۶۵)

حقوق کو ادا کرو' یا معاف کرالو!:۔ اگر کسی کا تمہارے اوپر کوئی حق تھا اور تم اس کو کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکے تو اگر وہ حق ادا کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا تمہارے اوپر قرض رہ گیا تھا تو اس کو ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں یا تو خود حق والے کو اس کا

حق دے دو۔ یعنی جس سے قرض لیا تھا اسی کو قرض ادا کر دو یا اس سے قرض معاف کرا لو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے وارثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کر دو۔ اور اگر وہ حق ادا کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرانے کے قابل ہو مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا کسی پر تہمت لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرا لو۔ اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ ان کے حقوق کو معاف کرا سکا نہ ادا کر سکا۔ مثلاً صاحبان حق مر چکے ہوں تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا رہے تو امید ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ صاحبان حق کو بہت زیادہ اجر وثواب دے کر اس بات کے لئے راضی کر دے گا کہ وہ اپنے حقوق کو معاف کر دیں۔ اور اگر تمہارا کوئی حق دوسروں پر ہو۔ اور اس حق کے ملنے کی امید ہو تو نرمی کے ساتھ تقاضا کرتے رہو۔ اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم اپنے حق کو معاف کر دو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اجر وثواب ملے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم' نہایت ہی سنگین اور بے حد خوفناک ہے۔ بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے وہ اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرما دے گا مگر بندوں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں معاف فرمائے گا۔ جب تک بندے اپنے حقوق کو نہ معاف کر دیں۔ لہٰذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کرا لینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ صحابہ

کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ جس شخص کے پاس درہم اور دوسرے مال وسامان نہ ہوں وہی مفلس ہے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت میں اعلیٰ درجے کا مفلس وہ شخص ہے کہ وہ قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیوں کو لے کر میدان حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھالیا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق کو طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کے حقوق نہ ادا ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہوگئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر پر لاد دو۔ چنانچہ سب حق والوں کے گناہوں کو یہ سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تو یہ شخص سب سے بڑا مفلس ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۸۱، ص ۱۳۹۴)

اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ یا تو حقوق کو ادا کردو۔ یا معاف کرالو۔ ورنہ قیامت کے دن حقوق والے تمہاری سب نیکیوں کو چھین لیں گے اور ان کے گناہوں کا بوجھ تم اپنے سر پر لے کر جہنم میں جاؤ گے۔ خدا کے لئے سوچو کہ تمہاری بے کسی و بے بسی اور مفلسی کا قیامت میں کیا حال ہوگا۔

﴿۲﴾

اخلاقیات

محمد یعنی وہ حرف نخستین کلک فطرت کا
کیاجس نےمکمل نسخۂ ''اخلاق انسانی''

چند بری باتیں

ہر مرد وعورت پر لازم ہے کہ بری خصلتوں اورخراب عادتوں سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بچائے رکھے اور نیک خصلتوں اوراچھی عادتوں کوخود بھی اختیار کرے اور اپنے سب متعلقین کو بھی اس پر کاربند ہونے کی انتہائی تاکید کرے۔ یوں تو اچھی عادتوں اور بری عادتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ہم یہاں ان چند بری خصلتوں اور خراب عادتوں کا ذکر کرتے ہیں۔جن میں اکثر مسلمان خصوصاً عورتیں گرفتار ہیں اوران بری عادتوں کی وجہ سے لوگ اپنے دین ودنیا کو تباہ وبرباد کرکے دونوں جہاں کی سعادتوں سے محروم ہورہے ہیں۔

﴿۱﴾ **غصہ:۔** بےمحل اور بے موقع بات پر بکثرت غصہ کرنا' یہ بہت خراب عادت ہے۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان غصہ میں آکر دنیا کے بہت سے بنے بنائے کاموں کو بگاڑ دیتا ہے اور کبھی کبھی غصہ کی جھلاہٹ میں خداوند کریم کی ناشکری اور کفر کا کلمہ بکنے لگتا ہے۔ اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کرڈالتا ہے۔اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنی امت کو بےمحل اور بات بات پرغصہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوااورعرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم! مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے مگر بہت ہی تھوڑا ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "غصہ مت کر" اس نے کہا کہ کچھ اور ارشاد فرمائیے تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ "غصہ مت کر" غرض کئی بار اس شخص نے دریافت کیا مگر ہر مرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہی فرمایا کہ "غصہ مت کر" یہ بخاری شریف کی حدیث ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب ، باب الحذرمن الغضب،رقم ٦١١٦،ج٤،ص ١٣١)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب ، باب الحذرمن الغضب،رقم ٦١١٤،ج٤،ص ١٣٠)

غصہ کب بُرا' کب اچھا ہے؟:۔ غصہ کے معاملہ میں یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ غصہ بذات خود نہ اچھا ہے نہ برا۔ درحقیقت غصہ کی اچھائی اور برائی کا دارومدار موقع اور محل کی اچھائی اور برائی پر ہے اگر بے محل غصہ کیا اور اس کے اثرات برے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ برا ہے۔ اور اگر برمحل غصہ کیا اور اس کے اثرات اچھے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ اچھا ہے۔ مثلاً کسی بھوکے پیاسے دودھ پیتے بچے کے رونے پر تم کو غصہ آ گیا اور تم نے بچے کا گلا گھونٹ دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بے محل ہے اس لئے یہ غصہ برا ہے اور اگر کسی ڈاکو کو ڈاکہ ڈالتے وقت دیکھ کر تم کو غصہ آ گیا اور تم نے بندوق چلا کر اس ڈاکو کا خاتمہ کر دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل برمحل ہے۔ لہٰذا یہ غصہ برا نہیں بلکہ اچھا ہے۔ حدیث شریف میں جس غصہ کی مذمت اور برائی بیان کی گئی ہے۔ یہ وہی غصہ ہے جو بے محل ہو اور جس کے اثرات برے ہوں۔ بالکل ظاہر بات ہے کہ غصہ میں رحم کی جگہ بے رحمی اور عدل

کی جگہ ظلم، شکر کی جگہ ناشکری، ایمان کی جگہ کفر، ہوتو بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ غصہ اچھا ہے؟ یقیناً یہ غصہ برا ہے اور یہ بہت ہی بری خصلت اور نہایت ہی خراب عادت ہے اس سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے۔

غصہ کا علاج:۔ جب بے محل غصہ کی جھلاہٹ آدمی پر سوار ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اس کو چاہیئے کہ وہ فوراً ہی وضو کرے۔ اس لئے کہ بے محل اور مضر غصہ دلانے والا شیطان ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے اس لئے وضو غصہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(سنن ابی داود ، کتاب الادب ، باب مایقال عند الغضب ، رقم ٤٧٨٤ ، ج٤،ص٣٢٧)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آجائے تو آدمی کو چاہیئے کہ فوراً بیٹھ جائے تو غصہ اتر جائے گا۔ اور اگر بیٹھنے سے بھی غصہ نہ اترے تو لیٹ جائے تاکہ غصہ ختم ہو جائے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل ، مسند ابی ذر ، رقم ٢١٤٠٦ ،ج٨،ص ٨٠)

﴿۲﴾ حسد: کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا آسودہ حال دیکھ کر دل جلانا اور اس کی نعمتوں کے زوال کی تمنا کرنا۔ اس خراب جذبہ کا نام ''حسد'' ہے۔ یہ بہت ہی خبیث عادت اور نہایت ہی بری بلا، اور گناہ عظیم ہے۔ حسد کرنے والے کی ساری زندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو حکم دیا ہے کہ۔ ''حسد کرنے والے کے حسد سے آپ خدا کی پناہ مانگتے رہیئے''۔ (پ ٣٠،الفلق:٥)

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الحسد، رقم ۴۹۰۳،ج۴،ص ۳۶۰)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم التحاسد والتباغض، رقم ۲۵۵۹،ص۱۳۸۴)

حسد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے؟ اب تم خود ہی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔

حسد کا علاج:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد قلب کی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کہ میرے حسد کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت ونعمت برباد نہیں ہوسکتی۔ اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دل کی جلن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔ پھر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کر رہا ہوں۔ اس کو خداوند کریم نے یہ نعمتیں دی ہیں اور اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں تو میں گویا خداوند تعالیٰ کے فعل پر اعتراض کر کے اپنا دین

وایمان خراب کرر ہا ہوں۔ یہ سوچ کر پھر اپنے دل میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے۔ جوشخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو وہی چیز عطا فرماتا ہے۔ میں جس پر حسد کر رہا ہوں۔ اللہ کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور میں چونکہ ان کا اہل نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں دیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسد کو حسد کی جلن سے نجات مل جائے گی۔

(احیاء علوم الدین ، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد ، بیان الدواء الذی ینفی مرض الحسد عن القلب ، ج۳،ص۲٤۲)

سچ ہے۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

﴿۳﴾ **لالچ:۔** یہ بہت ہی بری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رزق ونعمت اور مال ودولت یا جاہ ومرتبہ ملا ہے اس پر راضی ہوکر قناعت کر لینا چاہیے۔ دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط وصحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبہ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرص وطمع درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر کر سونا ہو جائے تو پھر وہ ایک تیسرے میدان کو طلب کرے گا کہ وہ بھی سونے سے بھر جائے اور ابن آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص اس سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس

کی توبہ کو قبول فرمالے گا۔

(صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ ، باب لوان لابن آدم وادیین لابتغی ثالثاً ، رقم ۱۰۴۸،ص ۵۲۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے۔مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں ایک امید دوسری مال کی محبت۔

(صحیح البخاری ، کتاب الرقاق ، باب من بلغ ستّین سنة، رقم ۶۴۲۰،ج ۴،ص ۲۲۴)

لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک' لباس' مکان' سامان' دولت' عزت' شہرت' غرض' ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔اگر لالچ کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے تو وہ انسان طرح طرح کی بداخلاقیوں اور بے مروتی کے کاموں میں پڑجاتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں سے بھی نہیں چوکتا۔ بلکہ سچ پوچھئے تو حرص و طمع اور لالچ درحقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے اس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔

لالچ کا علاج :۔اس قلبی مرض کا علاج صبر وقناعت ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس پر راضی ہو کر خدا کا شکر بجالائے اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔اسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے۔انسان کی عمر' انسان کی روزی' انسان کی نیک نصیبی' انسان کی بدنصیبی' یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے۔لاکھ سر مارو مگر وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ اور یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھا دو کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہ آئندہ ملے گا اور اگر کچھ کمی کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس ادھر ادھر لپکے تو صبر کر کے نفس کی لگام کھینچ لو۔اسی طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا اور حرص ولالچ کا اندھیرا بادل چھٹ جائے گا یاد رکھو!

حرص ذلت بھری فقیری ہے
جو قناعت کرے' تو نگر ہے

﴿۴﴾ کنجوسی بخیلی بہت ہی منحوس خصلت ہے۔ بخیل مال رکھتے ہوئے کھانے پینے' پہننے اوڑھنے' وطن اور سفر ہر جگہ ہر حال میں ہر چیز میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور ہر جگہ ذلیل ہوتا ہے اور کوئی بھی اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے۔ انسانوں سے قریب ہے۔ جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے۔ انسانوں سے دور ہے۔ جہنم سے قریب ہے اور یقیناً سخی جاہل' عبادت گزار بخیل سے زیادہ اللہ عزوجل کو پیارا ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة ، باب ماجاء فی السَخاء ، رقم ۱۹۶۸ ،ج۳،ص۳۸۸)

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

(جامع الترمذی ، کتاب البر والصلة ، باب ماجاء فی البخل، رقم ۱۹۷۰ ،ج۳،ص۳۸۸)

اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں جو دونوں ایک ساتھ مومن میں اکٹھا جمع نہیں ہوں گی۔ ایک کنجوسی دوسری بداخلاقی۔

(جامع الترمذی ، کتاب البر والصلة ، باب ماجاء فی البخل، رقم ۱۹۶۹ ،ج۳، ص۳۸۷)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں خصلتیں بری ہیں اور یہ دونوں بری خصلتیں مومن میں ایک ساتھ نہیں پائی جائیں گی۔ مومن اگر بخیل ہوگا تو بداخلاق نہیں ہوگا۔ اور اگر بداخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا۔ اور اگر تم کسی ایسے منحوس آدمی کو دیکھو کہ وہ بخیل بھی ہے اور بداخلاق بھی

ہے تو سمجھ لو کہ اس کے ایمان میں کچھ فتور ضرور ہے اور یہ کامل درجے کا مسلمان نہیں ہے۔

بخل کا علاج:۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کنجوسی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بے حد دشوار ہے خصوصاً بڈھا آدمی بخیل ہو تو وہ تقریباً لا علاج ہے اور کنجوسی کا سبب مال کی محبت ہے۔ جب تک مال کی محبت دل سے زائل نہیں ہوگی۔ کنجوسی کی بیماری رفع نہیں ہوسکتی۔ پھر بھی اس کے دو علاج بہت ہی کامیاب اور کارآمد ہیں اور وہ یہ ہیں اول یہ کہ آدمی سوچے کہ مال کے مقاصد کیا ہیں؟ اور میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں؟ اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عالم آخرت کے لئے بھی ذخیرہ جمع کرنا چاہیے جب یہ خیال دل میں جم جائے گا تو پھر دل میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم آخرت کا دھیان پیدا ہوگا اور ناگہاں دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو جائے گا کہ دنیا سے اور دنیا کے مال واسباب سے بے رغبتی اور نفرت پیدا ہونے لگے گی پھر بخیلی اور کنجوسی کی بیماری خود بخود دفع ہو جائے گی اور جذبہ سخاوت اس طرح پیدا ہو جائے گا کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کو لذت محسوس ہونے لگے گی۔

اور دوسرا علاج یہ ہے کہ بخیلوں اور سخی لوگوں کی حکایات پڑھے اور عالموں سے بکثرت اس قسم کے واقعات سنتا رہے کہ بخیلوں کا انجام کتنا بُرا ہوا ہے اور سخی لوگوں کا انجام کتنا اچھا ہوا ہے اس قسم کے واقعات و حکایات پڑھتے پڑھتے' سنتے سنتے بخیلی سے نفرت اور سخاوت کی رغبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ کنجوسی کا مرض زائل ہو جاتا ہے۔

(احیاء علوم الدین ، کتاب ذم البخل وذم حب المال ، بیان علاج البخل ، ج۳،ص۳۲۲)

﴿۵﴾ تکبر:۔ یہ شیطانی خصلت اتنی بری اور اس قدر تباہ کن عادت ہے کہ یہ بھوت بن کر جس انسان کے سر پر سوار ہو جائے سمجھ لو کہ اس کی دنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے

شیطان اپنی اس منحوس خصلت کی وجہ سے مردود بارگاہ الٰہی عزوجل ہوا۔ اور خداوند قہار و جبار نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر اس کو جنت سے نکال دیا۔

تکبر کے معنی یہ ہیں کہ آدمی دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھے۔ یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چونکہ تکبر کی نحوست سے پاک تھے سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا لیکن شیطان کے سر میں تکبر کا سودا سمایا ہوا تھا اس نے اکڑ کر کہہ دیا کہ۔

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍO (پ۲۳،صٓ:۷۶)

"یعنی میں حضرت آدم سے اچھا ہوں۔ اے اللہ! تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا"

اس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہیں کیا۔

یاد رکھو کہ جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہان میں خداوند قہار و جبار کی پھٹکار سے مردود اور ذلیل و خوار ہو گیا۔ یاد رکھو کہ تکبر خدا کو بے حد ناپسند ہے اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانه، رقم ۹۱،ص ٦١)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میدان محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں انسانوں کی ہوں گی مگر ان کے قد چیونٹیوں کے برابر ہوں گے اور ذلت و رسوائی میں یہ گھرے ہوئے ہوں گے اور یہ لوگ گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف

لائے جائیں گے اور جہنم کے اس جیل خانہ میں قید کر دیئے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' (ناامیدی) ہے اور وہ ایسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا نام ''نارالانیار'' ہے اور ان لوگوں کو جہنمیوں کا پیپ پلایا جائے گا۔

(جامع الترمذی ، کتاب صفة القیامة ، باب ت، ۱۱۲، رقم ۲۵۰۰ ،ج ٤،ص ۲۲۱)

پیاری بہنو اور عزیز بھائیو! کان کھول کر سن لو کہ تم لوگ جو کھانے، کپڑے، چال چلن، مکان و سامان، تہذیب و تمدن، مال و دولت ہر چیز میں اپنے کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو حقیر سمجھتے رہتے ہو۔ اسی طرح بعض علماء اور بعض عبادت گزار علم و عبادت میں اپنے کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھ کر اکڑتے ہیں۔ یہی تکبر ہے خدا کے لئے اس شیطانی عادت کو چھوڑ دو اور تواضع وانکساری کی عادت ڈالو۔ یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو دوسروں سے کمتر سمجھو۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع و انکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔ وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت والا بنا دے گا اور جو شخص گھمنڈ اور تکبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا وہ خود کو بڑا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں کتے اور خنزیر سے زیادہ ذلیل بنا دے گا۔(المسند للامام احمد بن حنبل ، مسند ابی سعید الخدری ، رقم ۱۱۷۲٤ ،ج ٤،ص ۱۵۲)

گھمنڈ کا علاج:۔ گھمنڈ کا علاج یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں رہنے لگے اور ان لوگوں کی خدمت کرے۔ تواضع وانکساری کا طریقہ اختیار کرے اور اپنے دل میں یہ ٹھان لے کہ میں ہر مسلمان کی تعظیم اور اس کا اعزاز و اکرام کروں گا۔ خواہ اس کے کپڑے کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوں میں اس کو اپنے برابر بٹھاؤں گا اور ہر وقت اس کا

دھیان رکھے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ مجھ کو اس نے دوسروں سے اچھا بنایا ہے لیکن وہ جب چاہے مجھ کو سارے جہان سے بدتر بنا سکتا ہے اپنی کمتری اور کوتاہی کا خیال اگر دل میں جم گیا تو تکبر کا بھوت لاکھوں کوس دور بھاگ جائے گا۔ (واللہ اعلم)

﴿۶﴾ **چغلی** : یعنی کسی کی بات سن کر کسی دوسرے سے اس طور پر کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف اور جھگڑا ہو جائے۔ یہ بہت بڑا گناہ اور بہت خراب عادت ہے۔ تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس گناہ میں مبتلا ہیں۔ حدیث شریف میں چغلخوری کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے گناہ کبیرہ بتایا ہے۔

(کتاب الکبائر للامام الذھبی ، الکبیرۃ الثالثۃ والاربعون ، النمام ، ص ۱۸۲)

یہاں تک کہ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب بیان غلظ تحریم النمیمۃ ، رقم ۱۰۵ ، ص ۶۶)

اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر ادھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل ، حدیث عبد الرحمن بن غنم ، رقم ۱۸۰۲۰ ، ج ۶ ، ص ۲۹۱)

اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ہے کہ چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضو، باب من الکبائر ...إلخ، الحدیث ۲۱۶، ج ۱، ص ۹۵)

اس کے علاوہ چغلی کی برائی کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! کسی کی کوئی بات سنو تو خوب سمجھ لو کہ تم اس بات کے امین ہو گئے اگر دوسروں تک اس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم

ضرور اس بات کا چرچا کرو لیکن اگر اس بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا نہ چرچا کرو نہ کسی دوسرے سے کہو ورنہ تم پر امانت میں خیانت کرنے اور چغلخوری کا گناہ ہوگا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر یہ وبال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں بے وقار اور ذلیل وخوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذاب جہنم کے حق دار ٹھہرو گے۔

﴿۷﴾ **غیبت:۔** کسی کو غائبانہ برا کہنا' یا پیٹھ پیچھے اس کا کوئی عیب بیان کرنا یہی غیبت ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے۔ صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے۔ یہی غیبت ہے تو صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم یہ بتائیے کہ اگر میرے اس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں۔ تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں واقعی ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی طرف سے گھڑ کر کہو گے جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے جس کا کرنے والا جہنم کا ایندھن بنے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ، باب تحریم الغیبة ، رقم ۲۵۸۹،ص۱۳۹۷)

یاد رکھو غیبت اتنا بڑا گناہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے یہاں تک فرمایا کہ

اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت زنا سے بڑا گناہ ہے۔

(الترغیب والترهیب ، کتاب الادب وغیرہ ، باب الترهیب من الغیبة والبهت بیانهما والترغیب فی ردهما ، رقم ۲۴،ج۳،ص ۳۳۱)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو کھرچ کھرچ کر نوچ رہے ہیں میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبرو ریزی کیا کرتے تھے۔

(الترغیب والترھیب ، کتاب الادب وغیرہ ، باب الترھیب من الغیبۃ والبھت، رقم ۲۱،ج۳،ص۳۳۰)

یاد رکھو کہ پیٹھ پیچھے کسی آدمی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ پسند نہیں کرتا یہ غیبت ہے خواہ اس کا کوئی ظاہری عیب ہو یا باطنی' اس کا پیدائشی عیب ہو یا اس کا اپنا پیدا کیا ہوا عیب ہو۔ اس کے بدن' اس کے کپڑوں' اس کے خاندان ونسب' اس کے اقوال وافعال چال ڈھال' اس کی بول چال غرض کسی عیب کو بھی بیان کرنا یا طعنہ مارنا یہ سب غیبت ہی میں داخل ہے لہٰذا اس غیبت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد وعورت کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ. (پ۲۶،الحجرات:۱۲)

''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ غیبت اس قدر گھناؤنا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تو جس طرح تم ہرگز ہرگز کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاؤ۔ اسی طرح ہرگز ہرگز کبھی کسی کی غیبت مت کیا کرو۔

کن کن لوگوں کی غیبت جائز ہے؟:۔ حضرت علامہ ابوزکریا محی الدین

بن شرف نووی (متوفی ٦٧٦ھ) نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ شرعی اغراض و مقاصد کے لئے کسی کی غیبت کرنی جائز اور مباح ہے اور اس کی چھ صورتیں ہیں۔

اول مظلوم کا حاکم کے سامنے کسی ظالم کے ظالمانہ عیوب کو بیان کرنا۔ تا کہ اس کی داد رسی ہو سکے۔

دوم کسی شخص کی برائیوں کو روکنے کے لئے کسی صاحب اقتدار کے سامنے اس کی برائیوں کو بیان کرنا تا کہ وہ اپنے رعب داب سے اس شخص کو برائیوں سے روک دے۔

سوم مفتی کے سامنے فتویٰ طلب کرنے کے لئے کسی کے عیوب کو پیش کرنا۔

چہارم مسلمانوں کو شر و فساد اور نقصان سے بچانے کے لئے کسی کے عیوب کو بیان کر دینا مثلاً جھوٹے راویوں، جھوٹے گواہوں، بدمذہبوں کی گمراہیوں، جھوٹے مصنفوں اور واعظوں کے جھوٹ اور ان لوگوں کے مکر و فریب کو لوگوں سے بیان کر دینا۔ تا کہ لوگ گمراہی کے نقصان سے بچ جائیں اسی طرح شادی بیاہ کے بارے میں مشورہ کرنے والے سے فریق ثانی کے واقعی عیبوں کو بتا دینا یا خریداروں کو نقصان سے بچانے کے لئے سامان یا سودا بیچنے والے کے عیوب سے لوگوں کو آگاہ کر دینا۔

پنجم جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور قسم قسم کے گناہوں کا مرتکب ہو مثلاً چور، ڈاکو، زنا کار، خیانت کرنے والا، ایسے اشخاص کے عیوب کو لوگوں سے بیان کر دینا، تا کہ لوگ نقصان سے محفوظ رہیں اور ان لوگوں کے پھندوں میں نہ پھنسیں۔

ششم کسی شخص کی پہچان کرانے کے لئے اس کے کسی مشہور عیب کو اس کے نام کے ساتھ ذکر کر دینا۔ جیسے حضرات محدثین کا طریقہ ہے کہ ایک ہی نام کے چند راویوں میں امتیاز اور ان کی پہچان کے لئے اعمش (چندھا) اعرج (لنگڑا) اعمٰی (اندھا) احول

(بھینگا) وغیرہ عیبوں کو انکے ناموں کے ساتھ ذکر کر دیتے ہیں۔جس کا مقصد ہرگز ہرگز نہ توہین و تنقیص ہے نہ ایذا رسانی بلکہ اس کا مقصد صرف راویوں کی شناخت اور ان کی پہچان کا نشان بتانا ہے۔

(شرح صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة والادب ، باب تحریم الغیبة ، تحت حدیث الغیبة ذکرك اخاك...الخ، ج ۱،ص ۳۲۲)

اوپر ذکر کی ہوئی صورتوں میں چونکہ کسی کے عیبوں کو بیان کر دینا ہے اسلئے بلا شبہ یہ غیبت تو ہے۔لیکن ان صورتوں میں شریعت نے جائز رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی غیبت کر دے تو نہ کوئی حرج ہے نہ کوئی گناہ بلکہ بعض صورتوں میں اس قسم کی غیبت مسلمانوں پر واجب ہو جاتی ہے۔مثلاً ایسے موقعوں پر کہ اگر تم نے کسی کے عیب کو بیان نہ کر دیا تو کسی مسلمان کے نقصان میں پڑ جانے کا یقین یا غالب گمان ہو۔مثال کے طور پر ایک مسلمان رقم لے کر جا رہا ہو اور ایک سفید پوش ڈاکو تسبیح و مصلّٰی لئے بزرگ بن کر اس مسلمان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہو اور مسلمان بالکل ہی اس ڈاکو کے بارے میں لاعلم ہو اور تم کو یقین ہے کہ یہ ڈاکو ضرور ضرور اس بھولے بھالے مسلمان کو دھوکہ دے کر لوٹ لے گا اور تم اس ڈاکو کے عیب کو جانتے ہو تو اس صورت میں ایک بھولے بھالے مسلمان کو نقصان سے بچانے کے لئے ڈاکو کے عیب کو اس مسلمان سے بیان کر دینا تم پر واجب ہے۔حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسی بات کو اسطرح بیان فرمایا ہے کہ

اگر بینی کہ نابینا وچاہ است
اگر خاموش می مانی گناہ است

یعنی تم اگر دیکھو کہ ایک اندھا جا رہا ہے اور اس کے آگے کنواں ہے تو تم پر لازم ہے کہ اندھے کو بتا دو کہ تیرے آگے کنواں ہے اس سے بچ کر چل۔اور اگر تم اس کو دیکھ

کر چپ رہ گئے اور اندھا کنوئیں میں گر پڑا تو یقیناً تم گنہگار ٹھہرو گے۔

﴿۸﴾ **بہتان:۔** جھوٹ موٹ اپنی طرف سے گڑھ کر کسی پر کوئی الزام یا عیب لگانا اس کو افتراء، تہمت اور بہتان کہتے ہیں۔ یہ بہت خبیث اور ذلیل عادت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ خاص کر کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کاری کی تہمت لگانا یہ تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ شریعت کے قانون میں اس شخص کو اسی (۸۰) کوڑے مارے جائیں گے اور عمر بھر کسی معاملہ میں اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور قیامت کے دن یہ شخص دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔

﴿۹﴾ **جھوٹ:۔** یہ وہ گندی گھناؤنی اور ذلیل عادت ہے کہ دین و دنیا میں جھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے اور یہ بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرما دیا ہے کہ۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ. (پ۳،آل عمران:٦١)

یعنی کان کھول کر سن لو کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور وہ خدا کی رحمتوں سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور بہت سی حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اس لعنتی عادت سے زندگی بھر بچتا رہے۔ بہت سے ماں باپ بچوں کو چپ کرانے کیلئے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ چپ رہو گھر میں ''ماؤں'' بیٹھا ہے یا چپ رہو صندوق میں لڈو رکھے ہوئے ہیں تم رو ؤ گے تو سب لڈو دھول مٹی ہو جائیں گے۔ حالانکہ نہ گھر میں ''ماؤں'' ہوتا ہے نہ صندوق میں لڈو ہوتے ہیں نہ رونے سے لڈو دھول مٹی ہو جاتے ہیں تو خوب سمجھ

لو یہ سب بھی جھوٹ ہی ہے۔اس قسم کی بولیاں بول کر والدین گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہیں اوراس قسم کی باتوں کولوگ جھوٹ نہیں سمجھتے۔حالانکہ یقیناً ہر وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو جھوٹ ہے اور ہر جھوٹ حرام ہے خواہ بچے سے جھوٹی بات کہو یا بڑے سے۔آدمی سے جھوٹی بات کہو یا جانور سے۔جھوٹ بہر حال جھوٹ ہےاور جھوٹ حرام ہے۔

کب اور کونسا جھوٹ جائز ہے :۔ کافر یا ظالم سے اپنی جان بچانے کے لئے یا دو مسلمانوں کو جنگ سے بچانے اور صلح کرانے کے لئے اگر کوئی جھوٹی بات بول دے تو شریعت نے اس کی رخصت دی ہے۔مگر جہاں تک ہو سکے اس موقع پر بھی ایسی بات بولےاور ایسے الفاظ منہ سے نکالے کہ کھلا ہوا جھوٹ نہ ہو بلکہ کسی معنی کے لحاظ سے وہ صحیح بھی ہو اس کو عربی زبان میں ''توریہ'' کہتے ہیں۔مثلاً ڈاکو نے تم سے پوچھا کہ تمھارے پاس مال ہے کہ نہیں؟ اور تم کو یقین ہے کہ اگر میں اقرار کرلوں گا تو ڈاکو مجھے قتل کر کے میرا مال لوٹ لے گا تو اس وقت یہ کہہ دو ''میرے پاس کوئی مال نہیں ہے'' اور نیت یہ کرلو کہ میری جیب یا میرے ہاتھ میں کوئی مال نہیں ہے۔

بکس یا جھولے میں ہے تو اس معنی کے لحاظ سے تمہارا یہ کہنا کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے یہ سچ ہےاوراس معنی کے لحاظ سے میری ملکیت میں کوئی مال نہیں ہے یہ جھوٹ ہے۔اسی قسم کے الفاظ کو عربی میں ''توریہ'' کہا جاتا ہے۔اور جہاں جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں فلاں موقعوں پر مسلمان جھوٹ بول سکتا ہے۔اسی کا یہی مطلب ہے کہ ''توریہ'' کے الفاظ بولے۔اور اگر کھلا ہوا جھوٹ بولنے پر کوئی مسلمان مجبور کر دیا جائے تو اس کو لازم ہے کہ وہ دل سے اس جھوٹ کو برا جانتے ہوئے جان و مال کو بچانے کے لئے صرف زبان سے جھوٹ بول دے اور اس سے توبہ کر لے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۱۰﴾ **عیب جوئی:۔** ادھرادھر کان لگا کرلوگوں کی باتوں کو چھپ چھپ کر سننا یا تاک جھانک کرلوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا۔ یہ بڑی ہی چھچھوری حرکت اورخراب عادت ہے۔ دنیا میں اس کا انجام بدنامی اور ذلت ورسوائی ہے اورآخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے ایسا کرنے والوں کے کانوں اورآنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کرڈالا جائے گا۔قرآن مجید میں اورحدیثوں میں خداوندقدوس اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ

''وَلَا تَجَسَّسُوْا''

(الترغيب والترهيب، كتاب الادب وغيره ، الترهيب من الحسد وفضل السلامة الصدر ، رقم ۱،ج۳،ص۳٤٦)

یعنی کسی کے عیبوں کو تلاش کرنا حرام اور گناہ ہے مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عیب زیادہ پایا جاتا ہے لہٰذا پیاری بہنو! تم اس گناہ سے خود بھی بچو اور دوسری عورتوں کو بھی بچاؤ۔

﴿۱۱﴾ **گالی گلوچ:۔** اس گندی عادت کی برائی ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے۔یقیناً پھوہڑ اورفحش الفاظ اور گندے کلاموں کو بولنا یہ کمینوں اوررذیل وذلیل لوگوں کا طریقہ ہے۔اور شریعت میں حرام وگناہ ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ

سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ ۔

(صحيح مسلم، كتاب الايمان ، باب بيان قول النبى صلى الله عليه وسلم ...الخ، رقم ٦٤،ص ٥٢)

یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا یہ فاسق کا کام ہے۔

آج کل عورت ومرد سبھی اس بلا میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑوں کی فحش کلامیوں اورگالیوں کو سن سن کر بچے بھی گندی اور پھوہڑ گالیاں بکنے لگتے ہیں اور پھر بچپن سے بڑھاپے تک اس گندی عادت میں گرفتار رہتے ہیں لہٰذا ہر مرد وعورت پر لازم ہے کہ

کبھی ہرگز ہرگز گالیاں اور گندے الفاظ منہ سے نہ نکالیں۔ کون نہیں جانتا کہ کبھی کبھی گالی گلوچ کی وجہ سے خوں ریز لڑائیاں ہو جایا کرتی ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال کا عظیم نقصان ہو جایا کرتا ہے اس لئے مسلم معاشرہ کو تباہ کرنے میں بدزبانیوں اور گالیوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ لہٰذا اس عادت کو ترک کر دینا بے حد ضروری ہے خاص کر عورتوں کو اپنی سسرال میں اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ سینکڑوں عورتوں کو طلاق ان کی بدزبانیوں اور گالیوں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے اور پھر میکا اور سسرال والوں میں مستقل جھگڑوں کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور دونوں خاندان تباہی و بربادی کے غار میں گر کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

﴿۱۲﴾ فضول بکواس:۔ مردوں اور عورتوں کی بری عادتوں میں سے ایک بہت بری عادت بہت زیادہ بولنا اور فضول بکواس ہے۔ کم بولنا اور ضرورت کے مطابق بات چیت یہ بہت ہی پسندیدہ عادت ہے۔ ضرورت سے زیادہ بات اور فضول کی بکواس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ایسی باتیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں جس سے بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور شر و فساد کے طوفان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ

وَ کُرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَ قَالَ وَ کَثْرَۃَ السُّوَالِ وَ اِضَاعَۃَ الْمَالِ۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللّٰہ تعالٰی لایسألون الناس إلحافاً، الحدیث ۱۴۷۷، ج ۱، ص ۴۹۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے کہ بلا ضرورت قیل اور قال اور فضول اقوال آدمی کی زبان سے نکلیں۔ اسی طرح کثرت سے لوگوں کے سامنے کسی چیز کا سوال کرتے رہنا اور فضول کاموں میں اپنے مالوں کو برباد کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے یہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان ہے کہ اپنی زبانوں کو فضول باتوں سے ہمیشہ بچائے رکھو۔

(الترغیب والترھیب ، کتاب الادب وغیرہ ، الترغیب فی الصمت الاعن خیر والترھیب من کثرۃ الکلام ، رقم ٥ ، ج٣ ، ص٣٣٦)

کیونکہ بہت سی فضول باتیں ایسی بھی زبانوں سے نکل جاتی ہیں جو بولنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں۔ اسی لئے تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، یہ عادتیں بہت ہی خراب ہیں اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دین و دنیا میں ضرور نقصان اٹھاتا ہے۔

﴿۱۳﴾ ناشکری: خداوند کریم کے انعاموں اور انسانوں کے احسانوں کی ناشکری، اس منحوس اور بری عادت میں نوے فیصد مرد و عورت گرفتار ہیں۔ بلکہ عورتیں تو ننانوے فیصد اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ذرا کسی گھرانے کو یا کسی عورت کے کپڑوں یا زیورات کو اپنے سے خوشحال اور اچھا دیکھ لیا تو خدا کی ناشکری کرنے لگتی ہیں اور کہنے لگتی ہیں کہ خدا نے ہمیں نامعلوم کس جرم کی سزا میں مفلس اور غریب بنا دیا۔ خدا کا ہم پر کوئی فضل ہی نہیں ہوتا۔ میں نگوڑی ایسے پھوٹے کرم لے کر آئی ہوں کہ نہ میکے میں سکھ نصیب ہوا نہ سسرال میں ہی کچھ دیکھا۔ فلانی فلانی گھی دودھ میں نہا رہی ہے۔ اور میں فاقوں سے مر رہی ہوں۔ اسی طرح عورتوں کی عادت ہے کہ اس کا شوہر اپنی طاقت بھر کپڑے، زیورات، ساز و سامان دیتا رہتا ہے لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے عورت کی کوئی فرمائش پوری نہیں کر سکا تو عورتیں کہنے لگتی ہیں کہ تمہارے گھر میں ہائے ہائے کبھی سکھ نصیب نہیں ہوا۔ اس اجڑے گھر میں ہمیشہ ننگی بھوکی ہی رہ گئی کبھی بھی تمہاری طرف سے میں نے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ میری قسمت پھوٹ گئی تمہارے جیسے فتو فقیر سے بیاہی گئی میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ

میں جھونک دیا۔اس قسم کی ناشکری کرتی اور جلی کٹی باتیں سناتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہ علیہم الرضوان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں زیادہ جہنمی ہوگئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت ملامت کرتی رہتی ہیں اور ناشکری کرتی رہتی ہیں۔تو صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! کیا عورتیں خدا کی ناشکری کیا کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم زندگی بھر میں ان کے ساتھ احسان کرتے رہو لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

(صحیح البخاری ، کتاب الایمان ، باب کفران العشیر ۔۔۔الخ، رقم ۲۹،ج۱،ص۲۳)

عزیز بہنو! سن لو خدا کے انعاموں' اور شوہر یا دوسروں کے احسانوں کی ناشکری بہت ہی خراب عادت' اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے سے کمزور اور گری ہوئی حالت والوں کو دیکھا کرے کہ اگر میرے پاس گھٹیا کپڑے اور زیور ہیں تو خدا کا شکر ہے کہ فلاں اور فلانی سے تو ہم بہت ہی اچھی حالت میں ہیں کہ ان لوگوں کو بدن ڈھانپنے کے لئے پھٹے پرانے کپڑے بھی نصیب نہیں ہوتے۔ اسی طرح اگر میرے شوہر نے میرے لئے معمولی غذا کا انتظام کیا ہے تو اس پر بھی شکر ہے کیونکہ فلانی فلانی عورتیں تو فاقہ کیا کرتی ہیں۔ بہرحال اگر تم اپنے سے کمزور اور غریبوں پر نظر رکھو گی تو شکر ادا کرو گی اور اگر تم اپنے سے مالداروں پر نظر کرو گی تو تم ناشکری کی بلا میں

پھنس کر اپنے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر ڈالو گی۔ اس لئے لازم ہے کہ ناشکری کی عادت چھوڑ کر ہمیشہ خدا کے انعاموں اور شوہر وغیرہ کے احسانوں کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ٥

(پ ۱۳،ابراھیم:۷)

''یعنی اگر تم شکر ادا کرتے رہو گے تو میں زیادہ سے زیادہ نعمتیں دیتا رہوں گا۔ اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔''

اس آیت نے اعلان کر دیا کہ شکر ادا کرنے سے خدا کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے سے خدا کا عذاب اتر پڑتا ہے۔

﴿۱۴﴾ جھگڑا تکرار:۔ بات بات پر ساس سسر اور بہو یا شوہر یا عام مسلمان مردوں اور عورتوں سے جھگڑا تکرار کر لینا یہ بھی بہت بری عادت ہے اور گناہ کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جھگڑالو آدمی خدا کو بے حد ناپسند ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ۲۳، الحدیث ۲۹۸۷، ج ٤، ص ٤٥٦)

اس لئے اگر کسی سے کوئی اختلاف ہو جائے یا مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو سہولت اور معقول گفتگو سے معاملات کو طے کر لینا نہایت ہی عمدہ اور بہترین عادت ہے۔ جھگڑے تکرار کی عادت کمینوں اور بد تہذیب لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ عادت انسان کے لئے ایک بہت ہی بڑی مصیبت ہے کیونکہ جھگڑالو آدمی کا کوئی بھی دوست نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر شخص کی نگاہوں میں قابل نفرت ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے جھگڑے کے ڈر سے اس کو منہ نہیں لگاتے اس سے بات نہیں کرتے۔

﴿۱۵﴾ **کاہلی:۔** یہ ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ مکان، سامان، کپڑوں اور بدن کی گندگی، برتنوں سامانوں کی بے ترتیبی، وقت پر کھانے پینے سے محرومی، شوہر اور سسرال والوں سے ناراضگی، بچوں کا پھوہڑ پن، طرح طرح کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ یہ ساری بلائیں اور مصیبتیں اسی کاہلی کے سب انڈے بچے ہیں۔ اسی لئے اس عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہئے بلکہ دینی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت چاق و چوبند ہو کر لگے رہنا چاہئے۔ خوب یاد رکھو! کہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہل آدمی ہر ایک در سے پھٹکارا جاتا ہے اور ہر کام میں مار پڑتی ہے۔ کاہل آدمی نہ دنیا کا کام کر سکتا ہے نہ دین کا اسی لئے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡکَسَلِ ۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعواۃ ، باب ۷۱،رقم ۳۴۹۶،ج۵،ص۲۹۴)

یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

﴿۱۶﴾ **ضد:۔** اپنی کسی بات پر اس طرح اڑ جانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے مگر کسی کی بات اور سفارش قبول نہ کرے۔ اس بری خصلت کا نام ''ضد'' ہے یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر ڈالتی ہے ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ ''ضدی'' اور ''ہٹ دھرم'' کہنے لگتے ہیں۔ اور کوئی بھی اس کو منہ لگانے اور اس سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہی وہ خبیث عادت تھی جس نے ابوجہل کو جہنم میں دھکیل دیا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم اور مومنوں نے اس کو لاکھوں مرتبہ سمجھایا اور اس نے شق القمر اور کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا مگر پھر بھی اپنی ضد پر اڑا رہا۔ اور ایمان نہ

لایا۔قرآن وحدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مردوعورت پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے اور مسلمانوں کی جائز سفارش کو قبول کرکے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد ہرگز ہرگز اپنی رائے اور اپنی بات پر ضد کرکے اڑا نہ رہے بہت سے آدمی خاص طور سے عورتیں اس بری عادت میں مبتلا ہیں۔خدا کے لئے ان سب کو چاہیئے کہ اس بری عادت کو چھوڑ کر دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوں۔

﴿۱۷﴾بد گمانی:۔ بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں انہوں نے دو آدمیوں کو الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو فوراً ان کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ یہ میرے ہی متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور میرے ہی خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہروں کو اچھا لباس پہن کر کہیں جاتے ہوئے دیکھتی ہیں یا شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سن لیتی ہیں تو ان کو فوراً اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کی فلانی عورت سے کچھ ساز باز ہے اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیویاں میکے میں زیادہ ٹھہر گئیں یا میکا کے رشتہ داروں سے بات یا ان کی خاطر ومدارات کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے محبت کرتی ہے کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔بس اس بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور ٹوہ لگانے کی فکر میں مبتلا ہو کر دن رات دماغ میں الم غلم قسم کے خیالات کی کھچڑی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی رائی کا پہاڑ اور پھانس کا بانس بنا ڈالتے ہیں۔

پیاری بہنو اور بھائیو! یاد رکھو کہ بدگمانیوں کی یہ عادت بہت بری بلا اور بہت بڑا گناہ ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۔ (پ ۲۶،الحجرات:۱۲)

یعنی بعض گمان گناہ ہیں۔

لہٰذا جب تک کھلی ہوئی دلیل سے تم کو کسی بات کا یقین نہ ہو جائے ہرگز ہرگز محض بے بنیاد گمانوں سے کوئی رائے قائم نہ کرلیا کرو۔

《۱۸》**کان کا کچا:** بہت سے مردوں اور عورتوں میں یہ خراب عادت ہوا کرتی ہے کہ اچھا برا یا سچا جھوٹا جو آدمی بھی کوئی بات کہہ دے اس پر یقین کر لیتے ہیں اور بلا چھان بین اور تحقیقات کے اس بات کو مان کر اس پر طرح طرح کے خیالات و نظریات کا محل تعمیر کرنے لگتے ہیں یہ وہ عادت بد ہے جو آدمی کو شکوک و شبہات کے دلدل میں پھنسا دیتی ہے اور خواہ مخواہ آدمی اپنے مخلص دوستوں کو دشمن بنا لیتا ہے اور خود غرض و فتنہ پرور لوگ اپنی چالوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا (پ ۲۶،الحجرات:۶)

''یعنی جب کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کرلو۔''

مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کی خبر پر بھروسا کر کے تم یقین مت کرلیا کرو بلکہ خوب اچھی طرح تحقیقات اور چھان بین کر کے خبروں پر اعتماد کرو۔ ورنہ تم سے بڑی بڑی غلطیاں ہوتی رہیں گی۔ لہٰذا خبردار! خبردار! کان کے کچے مت بنو۔ اور ہر آدمی کی بات سن کر بلا تحقیقات کئے نہ مان لیا کرو۔

﴿۱۹﴾ ریا کاری:۔ کچھ مردوں اورعورتوں کی یہ خراب عادت ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو کام بھی کرتے ہیں وہ شہرت و ناموری اور دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ اس خراب عادت کا نام ''ریا کاری'' ہےاور یہ سخت گناہ ہےحدیث شریف میں ہے کہ ریا کاری کرنے والوں کو قیامت کے دن خدا کا منادی اس طرح میدان محشر میں پکارے گا کہ اے بدکار۔اے بدعہد۔اے ریا کار! تیرا عمل غارت ہوگیا اور تیرا ثواب برباد ہوگیا۔تو خدا کے دربار سے نکل جا اوراس شخص سے اپنا ثواب طلب کر جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الزهد ، باب الرياء والسمعة، رقم ۴۲۰۳،ج۴،ص ۴۷۰)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس عمل میں ذرہ بھر بھی ریا کاری کا شائبہ ہو اس عمل کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔

(الترغيب والترهيب ، الترهيب من الرياء...الخ ، رقم ۲۷،ج۱،ص۳۶)

اور یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ریا کاری کرنے والے قاریوں کے لئے تیار فرمایا ہے۔

(جامع الترمذی ، كتاب الزهد ، باب ماجاء فی الرياء، رقم ۲۳۹۰،ج۴،ص ۱۷۰)

﴿۲۰﴾ تعریف پسندی:۔ کچھ مرد اورعورتیں اس خراب عادت میں مبتلا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پران کی تعریف کردے وہ اس سے خوش ہوجاتے ہیں اور جو شخص ان کے عیبوں کی نشاندہی کردے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولا ہوجاتے ہیں۔آدمی کی یہ خصلت بھی نہایت ناقص اور بہت بری عادت ہے۔اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہوجانا یہ بڑی بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہےاس لئے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے تو تم اپنے دل میں سوچو اگر واقعی وہ خوبی تمہارے اندر موجود ہو تو تم اس پر خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز اپنی اس خوبی پر اکڑ کر اترا کر

خوش نہ ہو جاؤ۔اور اگر کوئی شخص تمہارے سامنے تمہاری خامیوں کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو۔ بلکہ اس کو اپنا مخلص دوست سمجھ کر اس کی قدر کرو اور اپنی خامیوں کی اصلاح کرلو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوا کرتا۔اور ہر تنقید کرنے والا دشمن نہیں ہوا کرتا۔قرآن و حدیث کی مقدس تعلیم سے پتا چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو بے حد ناپسند ہے اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے اردگرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اور یہ خود غرض لوگ تعریفوں کا پل باندھ کر آدمی کو بے وقوف بنایا کرتے ہیں۔اور جھوٹی تعریفوں سے آدمی کو الو بنا کر اپنا مطلب نکال لیا کرتے ہیں۔اور پھر لوگوں سے اپنی مطلب برآری اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے لوگوں کو خوش طبعی اور ہنسنے ہنسانے کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر مرد و عورت کو چاپلوسی کرنے والوں اور منہ پر تعریف کرنے والوں کی عیارانہ چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہونا چاہیے۔

چند اچھی عادتیں

《۱》 حلم:۔ غصہ کو برداشت کر لینا اور غصہ دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا اس کو حلم اور بردباری کہتے ہیں یہ مسلمان کی بہت ہی بلند مرتبہ عادت ہے اور اس عادت والے کو خداوند قدوس دنیا و آخرت میں بڑے بڑے مراتب و درجات عطا فرماتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں رب العزۃ جل جلالہ نے فرمایا کہ۔

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ.

(پ ٤،آل عمران : ١٣٤)

''یعنی غصہ پی جانے والوں، اورلوگوں کومعاف کر دینے والوں (اور اس قسم کے اچھے اچھے کام کرنے والوں) کواللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالیتا ہے۔''

اللہ اکبر! غصہ کوضبط اور برداشت کرنے والوں کو خداوند قدوس اپنا محبوب بنالیتا ہے۔سبحان اللہ عزوجل! کوئی بندہ یا بندی اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا بن جائے اس سے بڑھ کر اورکون سی دوسری نعمت ہوسکتی ہے؟

لہٰذا پیاری بہنواور بھائیو! تم اپنی یہ عادت بنالو کہ کوئی کتنی ہی سخت بات تم کو کہہ دے مگر تم اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرلو اور غصہ آ جائے تو غصہ کو پی جاؤ اور ہرگز ہرگز اپنے غصہ کا اظہار نہ کرو۔نہ کوئی انتقام لو۔اگر تم نے یہ عادت ڈالی تو پھر یقین کرلو کہ تم خدا اور اس کی تمام مخلوق کے پیارے بن جاؤ گے اور خداوند کریم بڑے بڑے درجات و مراتب کا تم کو تاج پہنا کر نیک بختی اور خوش نصیبی کا تاجدار بنادے گا۔

﴿۲﴾ **تواضع و انکساری:۔** اپنے کو دوسروں سے چھوٹا اور کمتر سمجھ کر دوسروں کی تعظیم وتکریم کے ساتھ خاطر و مدارت کرنا اس عادت کو تواضع اور انکساری کہتے ہیں۔یہ نیک عادت درحقیقت جو ہر نایاب ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اس عادت کی توفیق عطا فرما دیتا ہے گویا اس کو خیر کثیر کا خزانہ عطا فرما دیتا ہے جو شخص ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو سب سے کمتر سمجھے گا وہ ہمیشہ گھمنڈ اور تکبر کی شیطانی خصلت سے بچا رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو دونوں جہان میں سربلندی اور عظمت کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنادے گا۔حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لیے تواضع اور انکساری کی خصلت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سربلندی عطا فرمائے گا۔

(الترغیب والترهیب ، کتاب الادب وغیره، الترغیب فی التواضع والترهیب من الکبر

والعجب والافتخار، رقم ٦، ج٣، ص ٣٥١)

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

مرا پیر دانائی روشن شہاب
دو اندرز فرمود بر روئی آب
یکی آنکہ برخویش خود بین مباش
دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش

یعنی مجھ کو میرے پیر عارف خدا اور روشن دل شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریائی سفر میں کشتی پر یہ دو نصیحت فرمائی ہیں ایک یہ کہ اپنے کو اچھا اور بڑا نہ سمجھو۔ اور دوسری یہ کہ دوسروں کو برا اور کمتر نہ سمجھو بلکہ سب کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو سب سے کمتر سمجھ کر دوسروں کے سامنے تواضع اور انکساری کا مظاہرہ کرتے رہو اور خبردار ہرگز ہرگز کبھی بھی تکبر اور گھمنڈ کی شیطانی ڈگر پر چل کر دوسروں کو اپنے سے حقیر نہ سمجھو۔

یاد رکھو کہ تواضع اور عاجزی وانکساری کی عادت رکھنے والا آدمی ہر شخص کی نظروں میں عزیز ہو جاتا ہے۔ اور متکبر آدمی سے ہر شخص نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس لئے ہر مرد وعورت کو لازم ہے کہ تواضع کی عادت اختیار کرے اور کبھی بھی تکبر اور گھمنڈ نہ کرے۔

﴿۳﴾ عفو و درگزر:۔ ہرگز اگر کوئی شخص تمھارے ساتھ ظلم و زیادتی کر بیٹھے یا ایذا پہنچائے یا کسی سے خطا یا قصور ہو جائے یا تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچائے تو بدلہ و انتقام لینے کی بجائے اسکو معاف کر دینا۔ یہ بہت ہی بہترین خصلت اور نہایت ہی نفیس عادت ہے۔ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دینا یہ قرآن مجید کا مقدس حکم اور رسولوں کا مبارک طریقہ ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا (پ ۱،البقرۃ:۱۰۹)

''یعنی لوگوں کی خطاؤں کو معاف کردو اور درگزر کی خصلت اختیار کرو۔'' ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مکہ کے ان مجرموں اور خطا کاروں کو جنہوں نے برسوں تک آپ پر طرح طرح کے ظلم کئے تھے۔ فتح مکہ کے دن جب یہ سب مجرمین آپ کے سامنے لرزتے اور کانپتے ہوئے آئے تو آپ نے ان سب مجرموں کی خطاؤں کو معاف فرما دیا اور کسی سے بھی کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ تمام کفار مکہ نے اس اخلاق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے متاثر ہو کر کلمہ پڑھ لیا۔

عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! تم بھی اپنی یہی عادت بنالو کہ گھر میں یا گھر کے باہر ہر جگہ لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرو۔ اس سے لوگوں کی نظروں میں تمہارا وقار بڑھ جائیگا اور خداوند کریم بھی تم پر مہربان ہو کر تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا۔

﴿۴﴾ صبر وشکر:۔ مصیبتوں اور جسمانی و روحانی تکلیفوں پر اپنے نفس کو اسطرح قابو میں رکھنا کہ نہ زبان سے کوئی برا لفظ نکلے نہ گھبرا گھبرا کر اور پریشان حال ہو کر ادھر ادھر بھٹکتا اور بھاگتا پھرے بلکہ بڑی سے بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عزم و استقلال کے ساتھ جم کر ڈٹے رہنا۔ اس کا نام صبر ہے صبر کا کتنا بڑا ثواب اور اجر ہے۔ اس کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (پ ۱،البقرۃ:۱۵۳)

''یعنی صبر کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوا کرتی ہے۔''

اور خداوند کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

فَاصۡبِرۡ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ (پ۲۶،الاحقاف:۳۵)

یعنی اے محبوب! آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح تمام ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ہے۔

اس دنیا میں رنج و راحت اور غم و خوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے ہر شخص کو اس دنیاوی زندگی میں تکلیف اور آرام دونوں سے پالا پڑنا ضروری ہے اس لیے ہر انسان پر لازم ہے کہ کوئی نعمت و راحت ملے تو اس پر خدا کا شکرادا کرے اور کوئی تکلیف و رنج پہنچے تو اس پر صبر کرے۔ غرض صبر کی عادت ایک نہایت ہی بہترین عادت ہے اور مثل مشہور ہے کہ صبر کا پھل میٹھا ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑے۔

﴿۵﴾ **قناعت:۔** انسان کو جو کچھ خدا کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینا۔ اس کو ''قناعت'' کہتے ہیں قناعت کی عادت انسان کے لیے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ قناعت پسند انسان سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال رہتا ہے اور حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے

اے قناعت تونگرم گردان
کہ ورائی تو ہیچ نعمت نیست

یعنی اے قناعت کی عادت تو مجھ کو تونگر اور مالدار بنا دے۔ کیونکہ تجھ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے۔ ہر انسان خصوصاً عورتوں کو چاہئے کہ ان کو بیٹے شوہروں کی طرف سے جو کچھ مل جائے اس پر راضی رہ کر قناعت کریں۔ اور دوسری عورتوں کی دیکھا دیکھی حرص اور لالچ کی عادت سے ہمیشہ دور رہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی زندگی نہایت

ہی سکون و اطمینان کے ساتھ بسر ہوگی اور نہ وہ خود پریشان حال رہیں گی۔ نہ اپنے شوہر کو پریشانی میں ڈالیں گی۔

﴿۶﴾ **رحم وشفقت:۔** خدا کی ہر مخلوق' انسان ہو یا جانور اگر وہ رحم کے قابل ہوں تو ان پر رحم کرنا' اور ان کے ساتھ مہربانی وشفقت کا سلوک اور برتاؤ کرنا یہ انسان کی بہترین خصلت' اور اعلیٰ درجے کی قابل تعریف عادت ہے اور دنیا و آخرت میں اس پر بے حد ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ۔

رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے اے لوگو! تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

(جامع الترمذی ، کتاب البر والصلۃ ، باب ماجاء فی رحمۃ المسلمین ، رقم ۱۹۳۱، ج۳، ص ۳۷۱)

؎ کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

نرم خوئی' مہربانی اور رحم و کرم کی عادت خداوند کریم کی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کو رفق اور نرم دلی کی عادت خداوند کریم کی طرف سے عطا کر دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا بہت بڑا حصہ مل گیا۔ اور جو نرم دلی اور رحم و مہربانی کی خصلت سے محروم کر دیا گیا۔ وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

(شرح السنۃ ، کتاب البر والصلۃ ، باب الرفق ، رقم ۳۳۸۵،ج۶،ص ۴۷۲)

﴿۷﴾ **خوش اخلاقی:۔** ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا یہ وہ پیغمبرانہ خصلت ہے جس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا

ہے کہ یقیناً تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

(صحیح البخاری ، کتاب المناقب ، باب صفة النبی علیہ الصلوۃ والسلام، رقم ۳۵۵۹، ج ۲،ص ۴۸۹)

ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! سب سے بہترین چیز جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اچھے اخلاق''

(شعب الایمان ، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم ۱۵۲۹، ج ۲، ص ۲۰۰)

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے میزان عمل میں سب سے زیادہ وزن دار نیکی اچھے اخلاق ہوں گے

(جامع الترمذی ، کتاب البر والصلة ، باب ماجاء فی حسن الخلق ، رقم ۲۰۱۰، ج ۳، ص ۴۰۴)

ہر مرد وعورت کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں' بلکہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے۔خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی کی عادت اور ثواب کا کام ہے جو لوگ ہر وقت گال پھلائے' منہ لٹکائے' اور پیشانی پر بل ڈالے ہوئے تیوری چڑھائے ہوئے ہر آدمی سے بداخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ بہت ہی منحوس ومغرور ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی سعادتوں اور خوش نصیبیوں سے محروم ہیں۔ نہ ان کو کبھی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ نہ ان سے مل کر دوسروں کا دل خوش ہوتا ہے بلکہ ایسے مردوں اور عورتوں کے چہروں پر ہر وقت ایسی رعونت اور نحوست برستی رہتی ہے کہ ان کا چہرہ دیکھ کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابھی ابھی سو کر اٹھے ہیں اور ابھی منہ بھی نہیں دھویا ہے۔

﴿۸﴾ **حیاء:۔** ہر آدمی خصوصاً عورتوں کے حق میں حیاء کی عادت وہ انمول زیور ہے جو عورت کی عفت و پاک دامنی کا دارومدار اور نسوانیت کے حسن و جمال کی جان ہے جس مرد یا عورت میں حیاء کا جوہر ہوگا وہ تمام عیب لگانے والے اور برے کاموں سے فطری طور پر رک جائے گا اور تمام رذائل سے پاک صاف رہ رہ کر اچھے اچھے کاموں اور فضائل ومحاسن کے زیورات سے آراستہ ہو جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ

الحیاء شعبة من الایمان ۔ یعنی حیاء درخت ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان ، باب امور الایمان، رقم ۹، ج۱، ص۱۵)

﴿۹﴾ **صفائی ستھرائی:۔** یہ مبارک عادت بھی مردوں اور عورتوں کے لیے نہایت ہی بہترین خصلت ہے جو انسانیت کے سر کا ایک بہت ہی قیمتی تاج ہے۔ امیری ہو یا فقیری ہر حال میں صفائی وستھرائی انسان کے وقار و شرف کا آئینہ دار' اور محبوب پروردگار ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا یہ اسلامی نشان ہے کہ وہ اپنے بدن' اپنے مکان وسامان' اپنے دروازے اور صحن وغیرہ ہر ہر چیز کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا ہر وقت دھیان رکھے۔ گندگی اور پھوہڑ پن انسان کی عزت وعظمت کے بدترین دشمن ہیں اس لیے ہر مرد وعورت کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ صفائی ستھرائی سے صحت وتندرستی بڑھتی رہتی ہے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب اللباس ، الفصل الثالث ، رقم ٤٤٨٧، ج۲، ص٤٩٧)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو پھوہڑ اور میلے کچیلے رہنے والے لوگوں سے بے حد نفرت تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کا

حکم دیتے رہتے اوراس کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

پھوہڑ عورتیں جو صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھتی ہیں وہ ہمیشہ شوہروں کی نظروں میں ذلیل وخوار رہتی ہیں بلکہ بہت سی عورتوں کو ان کے پھوہڑ پن کی وجہ سے طلاق مل جاتی ہے اس لیے عورتوں کو صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

﴿۱۰﴾ **سادگی:۔** خوراک، پوشاک، سامان زندگی، رہن سہن ہر چیز میں بے جا تکلفات سے بچنا، اورزندگی کے ہر شعبہ میں سادگی رکھنا یہ بہت ہی پیاری عادت اور نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ سادہ طرز زندگی میں امیری ہو یا فقیری، ہر جگہ ہر حال میں راحت ہی راحت ہے اس عادت والا آدمی نہ کسی پر بوجھ بنتا ہے نہ خود قسم قسم کے بوجھوں سے زیر بار ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کی مقدس بیویوں کا وہ مبارک طریقہ ہے جو تمام دنیا کے مردوں اور عورتوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہئے کہ سادگی کی زندگی بسر کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس سنت کریمہ پر عمل کرے اور دنیا و آخرت کی راحتوں اور سعادتوں سے سرفراز ہو۔

﴿۱۱﴾ **سخاوت:۔** اپنی طاقت اور حیثیت کے لحاظ سے سخاوت کی عادت ایک نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ چنانچہ کنجوسی کے بیان میں سخاوت کی فضیلت اور اس کے بارے میں حدیث شریف ہم تحریر کر چکے ہیں۔

﴿۱۲﴾ **شیریں کلامی:۔** ہر آدمی سے بات چیت کرنے میں نرم لہجہ اور شیریں زبانی کے ساتھ گفتگو کی عادت یہ انسانی خصائل میں سے بہترین عادت ہے۔ اس سے ہر آدمی کا دل جیتا جا سکتا ہے گفتگو میں کڑوا لہجہ، چیخنا چلانا، ڈانٹ پھٹکار منہ بگاڑ کر جواب دینا

یہ اتنی مردود عادتیں ہیں کہ اس سے آدمی ہر ایک کی نظر میں قابل نفرت ہوجاتا ہے۔

گناہوں کا بیان

گناہوں کی دو قسمیں ہیں۔ گناہ صغیرہ (چھوٹے چھوٹے گناہ) گناہ کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) گناہ صغیرہ نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔ لیکن گناہ کبیرہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک کہ آدمی سچی توبہ کر کے اہل حقوق سے ان کے حقوق کو معاف نہ کرالے۔

گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں ؟:۔ گناہ کبیرہ اس گناہ کو کہتے ہیں جس سے بچنے پر خداوند قدوس نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (کتاب الکبائر، ص۷)

اور بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ ہر وہ گناہ جس کے کرنے والے پر اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے وعید سنائی' یا لعنت فرمائی۔ یا عذاب و غضب کا ذکر فرمایا وہ گناہ کبیرہ ہے۔ (کتاب الکبائر، ص۸)

گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں ؟:۔ گناہ کبیرہ کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ان میں سے چند مشہور کبیرہ گناہوں کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

﴿۱﴾ شرک کرنا۔ ﴿۲﴾ جادو کرنا۔ ﴿۳﴾ خون ناحق کرنا۔ ﴿٤﴾ سود کھانا۔ ﴿۵﴾ یتیم کا مال کھانا۔ ﴿٦﴾ جہاد کفار سے بھاگ جانا۔ ﴿۷﴾ پاک دامن مومن مردوں اور عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ ﴿۸﴾ زنا کرنا۔ ﴿۹﴾ اغلام بازی کرنا۔ ﴿۱۰﴾ چوری کرنا۔ ﴿۱۱﴾ شراب پینا۔ ﴿۱۲﴾ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ ﴿۱۳﴾ ظلم کرنا۔ ﴿١٤﴾ ڈاکہ ڈالنا۔ ﴿۱۵﴾ ماں باپ کو تکلیف دینا۔ ﴿١٦﴾ حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا۔ ﴿۱۷﴾ جوا کھیلنا۔ ﴿۱۸﴾ صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا۔

﴿۱۹﴾اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید ہوجانا۔﴿۲۰﴾اللہ عزوجل کے عذاب سے بے خوف ہو جانا۔﴿۲۱﴾ناچ دیکھنا۔ ﴿۲۲﴾عورتوں کا بے پردہ ہو کر پھرنا۔ ﴿۲۳﴾ناپ تول میں کمی کرنا۔﴿۲۴﴾چغلی کھانا۔﴿۲۵﴾غیبت کرنا۔﴿۲۶﴾دو مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا۔﴿۲۷﴾امانت میں خیانت کرنا۔﴿۲۸﴾کسی کا مال یا زمین وسامان وغیرہ غصب کرلینا۔﴿۲۹﴾نماز وروزہ اور حج وزکوۃ وغیرہ فرائض کو چھوڑ دینا۔﴿۳۰﴾مسلمانوں کو گالی دینا۔

(فیوض الباری شرح بخاری ، کتاب الایمان ، ج۱،ص ۱۶۰۔۱۶۱)

ان سے ناحق طور پر مار پیٹ کرنا وغیرہ وغیرہ سینکڑوں گناہ کبیرہ ہیں۔جن سے بچنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی ان گناہوں سے روکنا لازم اور ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گناہ کرتے دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکو گناہ کرنے سے روک دے۔اور اگر ہاتھ سے اس کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کر دے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو کم سے کم اپنے دل سے اس گناہ کو برا سمجھ کر اس سے بیزاری ظاہر کر دے اور یہ ایمان کا نہایت ہی کمزور درجہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان ، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان ۔۔۔الخ، رقم ۴۹،ص۴۴)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کا کام کرے اور وہ قوم قوت رکھتے ہوئے بھی اس آدمی کو گناہ کرنے سے نہ روکے تو اللہ تعالیٰ اس ایک آدمی کے گناہ کے سبب پوری قوم کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الحدود،الترغیب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ، والترھیب من ترکھما والمداھنة فیھما ،رقم ۱۸،ج۳،ص ۱۶۱)

گناھوں سے دنیاوی نقصان

گناہوں سے آخرت کا نقصان، اور عذاب جہنم کی سزاؤں، اور قبر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا۔ اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھو کہ گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

﴿۱﴾ روزی کم ہو جانا۔﴿۲﴾ بلاؤں کا ہجوم۔﴿۳﴾ عمر گھٹ جانا۔﴿۴﴾ دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا۔﴿۵﴾ عبادتوں سے محروم ہو جانا۔﴿۶﴾ عقل میں فتور پیدا ہو جانا۔﴿۷﴾ لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا۔﴿۸﴾ کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا۔﴿۹﴾ نعمتوں کا چھن جانا۔﴿۱۰﴾ ہر وقت دل کا پریشان رہنا۔﴿۱۱﴾ اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا۔﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں، اور اس کے نبیوں، اور اس کے نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا۔﴿۱۳﴾ چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا۔﴿۱۴﴾ شرم و غیرت کا جاتا رہنا۔﴿۱۵﴾ ہر طرف سے ذلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا۔﴿۱۶﴾ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔

عبادتوں کے دنیاوی فوائد

عبادتوں سے آخرت کے فوائد تو ہر شخص کو معلوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبادت گزار بندوں کو آخرت میں جنت کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا۔ لیکن اس سے غافل نہ رہو کہ عبادت سے آخرت کے فائدوں کے علاوہ عبادت کی برکت سے بہت سے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں مثلاً:۔

﴿۱﴾روزی بڑھنا﴿۲﴾مال وسامان واولاد ہر چیز میں برکت ہونا﴿۳﴾بہت سی دنیاوی تکلیفوں اور پریشانیوں کا رفع ہوجانا﴿۴﴾بہت سی بلاؤں کا ٹل جانا﴿۵﴾سب کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہوجانا﴿۶﴾نورایمان کی وجہ سے چہرے کا بارونق ہوجانا ﴿۷﴾عمر کا بڑھ جانا ﴿۸﴾پیداوار میں خیروبرکت ہو جانا ﴿۹﴾بارش ہونا ﴿۱۰﴾ہرجگہ عزت وآبرو ملنا﴿۱۱﴾فاقہ سے بچارہنا﴿۱۲﴾دن بدن نعمتوں میں ترقی ہونا﴿۱۳﴾بہت سی بیماریوں سے شفا پاجانا﴿۱۴﴾آئندہ آنے والی نسلوں کو فائدہ پہنچنا﴿۱۵﴾شادمانی ومسرت اوراطمینان قلب کی زندگی نصیب ہونا۔ان کے علاوہ اوربھی بہت سے دنیاوی فائدے ہیں جوعبادت کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

عبادت کی شان

رحمت کبریا عبادت ہے
راحت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم عبادت ہے
حسن نور خدا عبادت ہے
طلعت جاں فزا عبادت ہے
حاصل زیست معرفت حق کی
خلق کا مدعا عبادت ہے
دونوں عالم کا ہے بھلا اس سے
دولت بے بہا عبادت ہے
یہ خدا سے تجھے ملائے گی
قبلہ حق نما عبادت ہے

روشنی معرفت کی گر چاہو
چشم دل کی ضیاء عبادت ہے
روح کو ملتی ہے توانائی
ہر مرض کی دوا عبادت ہے
اعظمی کر علاج عصیاں کا
معصیت کی شفاء عبادت ہے

﴿۳﴾

رسومات

محبت خصومات میں کھو گئی
یہ امت رسومات میں کھو گئی

مسلمانوں کی رسموں کا بیان

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا۔ اس وقت تک مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرز زندگی بالکل ہی سیدھا سادہ اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات وخرافات سے پاک صاف رہا۔ لیکن جب اسلام عرب سے باہر دوسرے ملکوں میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذہب والوں کے میل جول اوران کے ماحول کا اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کے طریقہ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ کی بہت سی غلط سلط اورمن گھڑت رسموں کا مسلمانوں پر ایسا جارحانہ حملہ ہوا، اور مسلمان ان مشرکانہ رسموں میں اس قدر ملوث ہو گئے کہ اسلامی معاشرہ کا چہرہ مسخ ہو گیا اور مسلمان رسم ورواج کی بلاؤں میں گرفتار ہو کر خیر القرون کی سیدھی سادھی اسلامی طرز زندگی سے بہت دور ہو گئے۔ چنانچہ خوشی غمی، پیدائش وموت، ختنہ، شادی بیاہ، وغیرہ مسلمانوں کی جملہ تقریبات بلکہ مسلمانوں کی زندگی وموت کے ہر مرحلہ اور موڑ پر قسم قسم کی رسموں کی فوجوں کا اس طرح عمل دخل ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنی تقریبات کو باپ داداؤں کی ان روایتی رسموں سے الگ کر ہی نہیں سکتے اور یہ حال ہو گیا ہے کہ ؎

یہ امت روایات میں کھو گئی
حقیقت خرافات میں کھو گئی

ہمارے یہاں مسلمانوں کی تقریبات میں جن رسموں کا رواج پڑ گیا ہے ان کے بارے میں تین قسم کے مکتبِ خیال کے لوگ ہیں جو اپنے اپنے مسلک کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔

اول لال، پیلے، ہرے رنگ کے لباسوں والے گیسو دراز قسم کے رنگین مزاج باباؤں کا گروہ جو تصوف کا لبادہ اوڑھے ہوئے صوفی بنے پھرتے ہیں ان حقیقت و معرفت کے ٹھیکیداروں نے تو تمام خرافات اور خلاف شریعت رسومات کو جائز ٹھہرا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ڈھولک اور طبلہ کی تھاپ، اور ہارمونیم اور سارنگی کے راگ پر ان لوگوں کو معرفت کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی جہالت سے مسلم معاشرہ کو تہس نہس، اور اسلام کے مقدس چہرے کو خرافات و بدعات اور خلاف شریعت رسومات کے داغ دھبوں سے مسخ کر ڈالا ہے۔ یہ لوگ بلاشبہ خطا کار ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں کی صحبت، اور ان لوگوں کی پیروی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔

دوم وہابیوں دیوبندیوں کا فرقہ ہے جنہوں نے اصلاح کے نام سے اسلامی معاشرہ اور دین اسلام کی حجامت بنا ڈالی ہے۔ ان لوگوں نے یہ ظلم کیا ہے کہ مسلم معاشرہ کی جائز و ناجائز تمام رسومات کو حرام و بدعت بلکہ کفر و شرک ٹھہرا دیا ہے۔ اور یہ لوگ یہاں تک حد سے بڑھ گئے کہ دولھا کے سر پر سہرا باندھنے کو کفر و شرک لکھ دیا ہے اور زیب و زینت کے لیے دیواروں پر دیوار گیری اور چھتوں میں چھت گیری لگانے کو بدعت اور حرام لکھ مارا۔ اور دوسری بہت سی جائز چیزوں مثلاً قبروں پر چادر ڈالنے، بزرگوں کی نیاز و فاتحہ دلانے، مردوں کا تیجہ، چالیسواں کرنے کو بدعت و حرام قرار دے دیا۔ میلاد شریف کی مجلسوں کو حرام و بدعت بلکہ کنہیا کے جنم سے بدتر لکھ دیا۔ قیام و سلام کو ناجائز و ممنوع قرار دیا۔ بزرگان دین

کے عرسوں کو ناجائز وحرام لکھا۔محرم میں ذکر شہادت اور سبیلوں سے منع کیا۔اور لطف یہ ہے کہ ان لوگوں سے جب ان رسومات کے کفر وشرک اور بدعت وحرام ہونے پر دلیل طلب کی جاتی ہے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے احتیاطاً ان چیزوں کو کفر وشرک اور حرام و بدعت لکھ دیا ہے تا کہ لوگ ڈر کر ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔خدا کے لئے کوئی ان سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو کفر وشرک' اور حرام وناجائز ٹھہرانا یہ احتیاط ہے یا اعلیٰ درجے کی بے احتیاطی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال بتایا ہے ان کو کفر وشرک اور حرام بتانا۔یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء وتہمت ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ .(پ ۲٤،الزمر:۳۲)

یعنی اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن رسموں کو اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حرام نہیں بتایا۔ان کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر حرام ٹھہرانا یہ خود بہت بڑا گناہ ہے۔لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں سے بھی الگ تھلگ رہیں۔اور ہرگز ہرگز ان لوگوں کی پیروی نہ کریں۔

سوم ہم سب اہلسنّت و جماعت کا مقدس طبقہ ہیں۔جس کے بڑے بڑے علمبرداروں میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ومولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی' ومولانا فضل رسول بدایونی' ومولانا فضل حق خیرآبادی' ومولانا بحرالعلوم لکھنوی واعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ بزرگان دین ہیں۔اہلسنّت و جماعت کے ان مقدس بزرگوں کا مسلمانوں کی رسموں کے بارے میں یہ فتویٰ ہے کہ مسلمانوں کی وہ رسمیں جن کو شریعت نے منع کیا ہے وہ یقیناً حرام وناجائز ہیں۔مثلاً ناچ گانا۔باجا بجانا۔آتش

بازی دولھا کو چاندی سونے کے زیورات پہنانا۔ تقریبات میں عورتوں مردوں کا بے پردگی کے ساتھ جمع ہونا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولھا کو بلانا اور عورتوں کا بے پردہ ان کے سامنے آنا۔ اور سالیوں وغیرہ کا ہنسی مذاق کرنا۔ دولھا کے جوتوں کو چرالینا پھر زبردستی دولھا سے انعام وصول کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن شریعت نے جن رسموں کو جائز بتایا۔ یا وہ رسمیں جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے ان کو ہرگز ہرگز ناجائز اور حرام نہیں کہا جاسکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے نہ ثابت ہو۔ اس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ خواہ مخواہ مسلمانوں کی تمام رسموں کو کھینچ تان کر ممنوع اور حرام قرار دینا، اور بلاوجہ مسلمانوں کو بدعتی اور حرام کا مرتکب کہنا یہ بہت بڑی زیادتی اور دین میں حد سے بڑھ جانا ہے۔ کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مسلمانوں کی رسموں اور رواجوں کی بنیاد عرف پر ہے۔ یہ کوئی مسلمان بھی نہیں سمجھتا کہ یہ سب رسمیں شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں۔ بعض مولویوں کا یہ کہنا کہ چونکہ فلاں رسم کو لوگ فرض سمجھنے لگے ہیں اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے ہیں اس لئے لوگوں کو ہم اس رسم سے روکتے ہیں کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ اور درحقیقت یہ لوگ خود بھی دھوکے میں ہیں۔ اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اسکا کرنے والا اس کو فرض سمجھتا ہے کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنا یہ اور بات ہے۔ اور اسکو فرض سمجھ لینا اور بات ہے۔ دیکھو وضو کرنے والا ہمیشہ وضو میں کانوں اور گردن کا مسح ضرور کرتا ہے کبھی بھی گردن اور کانوں کے مسح کو نہیں چھوڑتا۔ تو کیا کوئی بھی اس پر یہ الزام لگا سکتا ہے؟ کہ وہ سر کے مسح کی طرح گردن اور کانوں کے مسح کو بھی فرض سمجھتا ہے۔ حالانکہ کانوں اور گردن کا مسح سنت و مستحب ہے اور کیا کوئی بھی اسکی

جرات کرسکتا ہے کہ لوگوں کو کانوں اور گردن کے مسح سے منع کردے کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔

بس اسی طرح سمجھ لو کہ لوگ ہمیشہ عید کے دن سویاں اور شب برات کو حلوا پکاتے ہیں اور میلاد شریف میں ہمیشہ شیرینی بانٹتے ہیں اور کبھی بھی اس کو ترک نہیں کرتے مگر اسکو ہمیشہ کرنے سے یہ الزام نہیں آتا کہ لوگ ان کاموں کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ جس طرح گردن اور کانوں پر ہمیشہ مسح کرنے والا ہمیشہ کرنے کے باوجود یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ کانوں اور گردن کا مسح فرض نہیں ہے بلکہ سنت و مستحب ہے۔ اسی طرح ہمیشہ عید کو سویاں اور شب برات کو حلوا پکانے والا یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ فرض نہیں ہیں بلکہ جائز و مباح ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کسی چیز کو فرض سمجھنا یا فرض نہ سمجھنا اس کا تعلق عقیدہ سے ہے نہ کہ عمل سے۔ کہاں عمل؟ اور کہاں عقیدہ؟ عمل اور چیز ہے اور عقیدہ اور چیز۔ دونوں میں بڑا فرق ہے!

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں رواج پا جانے والی تمام رسومات حرام و ناجائز نہیں۔ بلکہ کچھ رسمیں جائز اور کچھ ناجائز ہیں۔ اور جائز رسموں کو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جائز رسموں کی پابندی اسی حد تک کرسکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔

چند بری رسمیں:۔ اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ بچوں کی پیدائش یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی بیاہ کے موقعوں پر محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں۔ یہ ناجائز و حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام۔ پھر عورتوں کا گانا اور زیادہ برا۔ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی۔ اور وہ بھی عشق اور ہجر و وصال کے اشعار اور گیت ظاہر ہے کہ یہ کتنے فتنوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کا رتجگا بھی ہے کہ رات بھر عورتیں

گاتی بجاتی رہتی ہیں اور گلگلے پکتے رہتے ہیں پھر صبح کو گاتی بجاتی ہوئی مسجد میں طاق بھرنے کے لئے جاتی ہیں۔ اس میں بہت سی خرافات پائی جاتی ہیں۔ نیاز گھر میں بھی ہوسکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں۔ عورتوں کو جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ان عورتوں کے ہاتھ میں ایک آٹے کا بنا ہوا چار بتیوں والا چراغ بھی ہوتا ہے جو گھی سے جلایا جاتا ہے غور کیجئے کہ جب صبح ہوگئی تو چراغ کی کیا ضرورت؟ اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا چراغ کافی ہے۔ آٹے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا بالکل ہی اسراف اور فضول خرچی اور مال کو برباد کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے۔ دولہا دلہن کو ابٹن ملوانا۔ مائیوں بٹھانا جائز ہے لیکن دولھا کے ہاتھ پاؤں میں زینت کے لئے مہندی لگانا جائز نہیں ہے۔ یوں ہی دولھا کو ریشمی پوشاک یا زیورات پہننا پہنانا حرام ہے۔ خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے۔ بلاوجہ اس کو ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں سونے چاندی کے تاروں' گوٹوں' لچھوں اور کَلابتُّو وغیرہ کا بنا ہوا ہار یا سہرا دولہا کے لئے حرام اور دلہن کے لئے جائز ہے۔ ناچ باجا' آتش بازی حرام ہیں۔

شادیوں میں دو قسم کے ناچ کرائے جاتے ہیں۔ ایک رنڈیوں کا ناچ جو مردوں کی محفل میں ہوتا ہے۔ دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی یا مراثن ناچتی ہے اور کمر کو لہے مٹکا مٹکا کر اور ہاتھوں سے چمکا چمکا کر تماشا کرتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے ناچ ناجائز و حرام ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں ان کو سب جانتے ہیں۔ کہ ایک نامحرم عورت کو سب مرد بے پردہ دیکھتے ہیں۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے۔ اس کی شہوت انگیز آواز کو سنتے ہیں۔ یہ کانوں کا زنا ہے۔ اس سے باتیں کرتے ہیں۔ یہ زبان کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں یہ ہاتھوں کا زنا ہے۔ بعض اس کی

طرف چل کر داد دیتے ہیں اور انعام کا روپیہ دیتے ہیں۔ یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعض بدکاری بھی کر لیتے ہیں۔ یہ اصل زنا ہے۔

آتش بازی خواہ شب برات میں ہو یا شادی بیاہ میں ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے۔ اور اس میں کئی گناہ ہیں۔ یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے قرآن مجید میں فضول مال خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے اور ان لوگوں سے اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بلاوجہ جان یا مال کو ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔

اسی طرح شادی بیاہ میں دولھا کو مکان کے اندر بلانا اور عورتوں کا سامنے آ کر یا تاک جھانک کر اس کو دیکھنا، اس سے مذاق کرنا، اس کے ساتھ چوتھی کھیلنا یہ سب رسمیں حرام و ناجائز ہیں شادی یا دوسرے موقعوں پر خاصدان، عطر دار، سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کا استعمال کرنا، بہت باریک کپڑے پہننا یا بجتے ہوئے زیور پہننا یہ سب رسمیں ناجائز ہیں۔

عقیقہ بس اسی قدر سنت ہے کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بچے کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کر دینا اور بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔ یہ سب کام تو ثواب کے ہیں باقی اس کے علاوہ جو رسمیں ہوتی ہیں کہ نائی سر مونڈنے کے بعد سب کنبہ و برادری کے سامنے کٹوری ہاتھ میں لے کر اپنا حق مانگتا ہے اور لوگ اس کٹوری میں پیسے ڈالتے ہیں۔ اور برادری کے لوگ جو کچھ نائی کی کٹوری میں ڈالتے ہیں وہ گھر والے کے ذمہ ایک

قرض ہوتا ہے کہ جب ان دینے والوں کے یہاں عقیقہ ہوگا تو یہ لوگ اتنی ہی رقم ان کے نائی کی کٹوری میں ڈالیں گے۔اسی طرح سوپ میں کچا اناج رکھ کر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔اسی طرح عقیقہ میں لوگوں نے یہ رسم مقرر کرلی ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر استرا رکھا جائے فوراً اسی وقت بکرا بھی ذبح کیا جائے۔ یہ سب رسمیں بالکل ہی لغو ہیں۔شریعت میں فقط اتنی بات ہے کہ نائی کو سر مونڈنے کی اجرت دے دی جائے اور بکرا خواہ سر منڈنے سے پہلے ذبح کریں خواہ بعد میں سب جائز و درست ہے۔اسی طرح ختنہ میں بعض جگہ اس رسم کی بے حد پابندی کی جاتی ہے بچے کا لباس' بستر' چادر سب کچھ سرخ رنگ کا تیار کیا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے بچہ کے ہاتھ میں چاقو یا چھری کا رکھنا لازم سمجھا جاتا ہے۔ یہ سب رسمیں من گھڑت خرافات ہیں شریعت سے ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جہیز:۔ ماں باپ کچھ کپڑے' کچھ زیورات' کچھ سامان' برتن' پلنگ' بستر' میز کرسی' تخت' جائے نماز قرآن مجید' دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر اس کو سسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلا شبہ یہ جائز بلکہ سنت ہے کیونکہ ہمارے حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز میں کچھ سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشانی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی داماد کی خواہش پوری کریں۔ یہ خلاف شریعت بات ہے بلکہ آج کل ہندوؤں کے تلک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل

پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جارہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کردیں۔

تہواروں کی رسمیں:۔ مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ عید کے دن سویاں پکاتے ہیں بقرعید کے دن گوشت بھری پوریاں قسم قسم کے کباب تیار کرتے ہیں۔ شب برات میں حلوا پکاتے ہیں۔ محرم میں کھچڑا پکاتے ہیں۔ شربت بناتے ہیں رجب کے مہینے میں تبارک کی روٹیاں پکاتے ہیں۔ اور بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر کھاتے کھلاتے ہیں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے یہاں تحفہ بھیجتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بچوں کو تہواریاں دیتے ہیں ان سب رسموں میں چونکہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں ہے اس لئے یہ سب رسمیں جائز ہیں بعض فرقوں والے ان چیزوں کو ناجائز بتاتے ہیں۔ اور نیاز وفاتحہ کے کھانوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر پر یہ الزام تھوپتے ہیں کہ مسلمان ان رسموں کو فرض و واجب سمجھتے ہیں اور طرح طرح سے کھینچ تان کر ان جائز رسموں کو ممنوع و حرام بتاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا ظلم اور زیادتی ہے کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بلا کسی شرعی دلیل کے حرام ٹھہراتے ہیں۔ ان رسموں کو ہرگز ہرگز کوئی مسلمان فرض وواجب نہیں سمجھتا بلکہ ہر مسلمان ان باتوں کو ایک جائز رسم و رواج ہی سمجھ کر کیا کرتا ہے اور یقیناً یہ سب باتیں جائز ہیں بلکہ اگر اچھی نیت سے ہوں تو مستحب اور کار ثواب بھی ہیں۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

مہینوں اور دنوں کی نحوست:۔ جاہل عورتوں میں یہ رسم ورواج ہے کہ وہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو ''خالی کا چاند'' اور صفر کے مہینہ کو ''تیرہ تیزی'' کہتے ہیں اور ان دونوں مہینوں کو منحوس سمجھتی ہیں اور ان دونوں مہینوں میں شادی بیاہ اور ختنہ وغیرہ کو نامبارک جانتی ہیں۔ اسی طرح ہر مہینے کی ۳، ۱۳، ۲۳، تاریخوں اور ۸، ۱۸، ۲۸، تاریخوں کو منحوس سمجھ کر ان تاریخوں میں شادی بیاہ اور دوسری تمام تقریبات کرنے کو بہت ہی برا اور نحوست والا کام سمجھتی ہیں کچھ جاہل مرد اور عورتیں قمر وعقرب میں شادی بیاہ کرنے کو منحوس اور نامبارک مانتے ہیں۔ اسی طرح بدھ کے دن کو منحوس سمجھ کر کچھ لوگ اس دن سفر نہیں کرتے۔ کچھ عورتیں ان مہینوں اور تاریخوں کی نحوست سے بچنے کے لئے طرح طرح کے ٹوٹکے کرتی کراتی ہیں۔ کہیں کہیں رواج ہے کہ ہر تیرہویں کو کچھ گھونگنیاں پکا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ اس تاریخ کی منحوسیت سے حفاظت رہے۔ کان کھول کر سن لو۔ اور یاد رکھو کہ اس قسم کے اعتقادات سراسر شریعت کے خلاف ہیں۔ اور گناہ کی باتیں ہیں اس لئے ان اعتقادوں سے توبہ کرنا چاہیے اسلام میں ہرگز ہرگز نہ کوئی مہینہ منحوس ہے نہ کوئی تاریخ نہ کوئی دن۔ ہر مہینہ ہر تاریخ ہر دن اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو نہ منحوس بنایا ہے نہ نامبارک۔ یہ سب اعتقاد مشرکوں' نجومیوں اور رافضیوں کے من گھڑت عقیدوں کی پیداوار ہیں جو جاہل عورتوں میں چل پڑے ہیں۔ ان رسموں کو مٹانا بہت ضروری ہے اس لئے عزیز بہنو! تم خود بھی ان اعتقادوں سے بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس جہاد کا تم کو بہت بڑا ثواب دے گا۔

محرم کی رسمیں:۔ محرم کے مہینے میں صرف اتنی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر نقشہ بنا کر رکھنا اور

ان کو دیکھنا یہ تو جائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے لہٰذا جس طرح کعبہ، بیت المقدس، نعلین شریفین وغیرہ کی تصویریں اور ان کے نقشے بنا کر رکھنے کو شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ محرم کے مہینے میں جو بہت سی بدعتیں اور خرافاتی رسمیں چل پڑی ہیں۔ وہ یقیناً ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ مثلاً ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے کے خرچ سے روضہ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا یا زمین میں دفن کر دینا۔ یا جنگلوں میں پھینک دینا یہ یقیناً حرام و ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ مال کو ضائع اور برباد کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اسی طرح کی دوسری بہت سی خرافات و لغویات مثلاً ڈھول تاشہ بجانا، تعزیوں کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا سینے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا چھریوں سے پیٹ پیٹ کر اور مار مار کر اچھلتے کودتے ہوئے ماتم کرنا۔ تعزیوں کے نیچے اپنے بچوں کو لٹانا تعزیوں کی تعظیم کے لیے تعزیوں کے سامنے سجدہ کرنا، تعزیوں کے نیچے کی دھول اٹھا اٹھا کر بطور تبرک چہروں، سروں اور سینوں پر ملنا۔ اپنے بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیاز کے لئے بھیک منگوانا۔ بچوں کو کربلا کا پیک اور قاصد بنا کر اور ایک خاص قسم کا لباس پہنا کر ادھر ادھر دوڑاتے رہنا، سوگ منانے کے لئے خاص قسم کے کالے کپڑے پہن کر ننگے سر ننگے پاؤں گریبان کھولے ہوئے یا گریبان پھاڑ کر گلی گلی بھاگے بھاگے پھرنا وغیرہ وغیرہ قسم کی لغویات و خرافات کی رسمیں جو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ سب ممنوع و ناجائز ہیں اور یہ سب زمانہ جاہلیت اور رافضیوں کی نکالی ہوئی رسمیں ہیں جن سے توبہ کر کے خود بھی ان حرام رسموں سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ہر مسلمان پر لازم ہے اسی طرح تعزیوں کا جلوس دیکھنے کے لیے عورتوں کا بے پردہ گھروں سے نکلنا

اور مردوں کے مجمعوں میں جانا اور تعزیوں کو جھک جھک کر سلام کرنا۔ یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں۔

محرم میں کیا کرنا چاہئے؟

محرم کی دسویں تاریخ جس کا نام ''روز عاشوراء'' ہے۔ دنیا میں یہ بڑا ہی عظمت وفضیلت والا دن ہے۔ یہی وہ دن ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان میں سلامتی کے ساتھ ''جودی پہاڑ'' پر پہنچی۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ کو ''خلیل اللہ'' کا لقب ملا۔ اور اسی دن آپ نے نمرود کی آگ سے نجات پائی یہی وہ دن ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بلائیں ختم ہوئیں۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت ادریس وحضرت عیسیٰ علیہما السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ یہی وہ دن ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا۔ اور فرعون لشکر سمیت دریا میں غرق ہوگیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ وسلامت باہر تشریف لائے۔ اسی دن حضرت امام حسین اور ان کے رفقاء نے میدان کربلا میں جام شہادت نوش فرما کر حق کے پرچم کو سربلند فرمایا۔

(ماثبت من السنة (مترجم)ص۱۷، غنیة الطالبین، ص۸۷)

شب عاشوراء کی نفل نماز:۔ عاشوراء کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ) تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہوکر ایک سو مرتبہ قل ھواللہ کی سورہ پڑھے۔ گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔

عاشوراء کا روزہ:۔ نویں اور دسویں محرم دونوں کا روزہ رکھنا چاہئے اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورا ہی کے دن روزہ رکھے۔اس روزہ کا ثواب بہت بڑا ہے۔

عاشورا کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے بعض عالموں نے ان کو ارشاد نبوی کہا ہے اور بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بتایا ہے۔ بہر حال یہ سب اچھے اعمال ہیں لہٰذا ان کو کرنا چاہئے۔

﴿۱﴾روزہ رکھنا۔﴿۲﴾صدقہ کرنا۔﴿۳﴾نماز نفل پڑھنا۔﴿۴﴾ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا۔﴿۵﴾علماء کی زیارت۔﴿۶﴾یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔﴿۷﴾اپنے اہل و عیال کے رزق میں وسعت کرنا۔﴿۸﴾غسل کرنا۔﴿۹﴾سرمہ لگانا۔﴿۱۰﴾ناخن تراشنا۔

اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ان دس چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔

﴿۱﴾مریضوں کی بیمار پرسی کرنا۔﴿۲﴾دشمنوں سے ملاپ کرنا۔﴿۳﴾دعائے عاشوراء پڑھنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا یعنی زیادہ کھانا تیار کرا کر خوب پیٹ بھر کے کھلائے گا اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کے رزق میں وسعت اور خیر و برکت عطا فرمائے گا۔

(ماثبت من السنة(مترجم)ص۱۷)

مجالس محرم:۔ عشرۂ محرم بالخصوص دسویں محرم عاشوراء کے دن مجلس منعقد کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل و واقعات کربلا کو بیان کرنا جائز اور باعث ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جن مجالس میں صالحین کا ذکر ہو، وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ان واقعات میں صبر و تحمل اور تسلیم و رضا اور پابندی شریعت کا بے مثال عملی نمونہ بھی ہے۔اس لئے کربلا کے واقعات کو بار بار بیان کرنے سے

مسلمانوں کو دین پر استقامت حاصل ہوگی جو اسلام کا عطر اور ایمان کی روح ہے مگر ہاں اس کا خیال رہے کہ ان مجلسوں میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی ذکر خیر ہو جانا چاہئے۔ تا کہ اہلسنّت اور شیعوں کی مجلسوں میں فرق و امتیاز رہے۔ میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی محفلوں کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ یہ سب جائز و درست اور بہت ہی بابرکت محفلیں ہیں اور یقیناً باعث ثواب اور مستحب ہیں۔ اس لئے ان کو نہایت اخلاص و محبت سے کرنا چاہئے اور ان محفلوں اور مجلسوں میں نہایت ہی محبت و عقیدت کے ساتھ حاضری دینا چاہئے ان محفلوں سے لوگوں کو روکنا یہ وہابیوں کا طریقہ ہے۔ ہرگز ان لوگوں کی بات نہیں ماننی چاہئے۔ کیونکہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔

فاتحہ:۔ محرم کے دس دنوں تک خصوصاً عاشوراء کے دن شربت پلا کر' کھانا کھلا کر' شیرینی پر یا کھچڑا پکا کر شہدائے کربلا کی فاتحہ دلانا اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچانا یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں۔ اور ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہدائے کربلا کی روحوں کو پہنچتا ہے اور اس فاتحہ و ایصال ثواب کے مسئلہ میں حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی اہلسنّت کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔ (شرح العقائد النسفية، مبحث دعاء الاحياء للاموات،ص ۱۷۲)

پہلے زمانوں میں فرقہ معتزلہ اور اس زمانے میں فرقہ وہابیہ اس مسئلہ میں اہلسنّت کے خلاف ہیں اور فاتحہ و ایصال ثواب سے منع کرتے رہتے ہیں۔ تم مسلمانان اہلسنّت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز نہ ان کی باتیں سنو، نہ ان لوگوں سے میل جول رکھو ورنہ تم خود بھی گمراہ ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو گے۔

دسویں محرم کو دعائے عاشوراء پڑھنے سے عمر میں خیر و برکت اور زندگی میں فلاح و نعمت حاصل ہوتی ہے۔ ہماری کتاب ''موسم رحمت'' میں پوری اور مکمل دعائے عاشوراء لکھی ہوئی ہے اس کتاب کو ضرور پڑھو۔

محرم کا کھچڑا:۔ عاشوراء کے دن کھچڑا پکانا فرض یا واجب نہیں ہے لیکن اس کے حرام و ناجائز ہونے کی بھی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے بلکہ ایک روایت ہے کہ خاص عاشوراء کے دن کھچڑا پکانا حضرت نوح علیہ السلام کی سنت ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب طوفان سے نجات پا کر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو عاشورا کا دن تھا۔ آپ نے کشتی میں سے تمام اناجوں کو باہر نکالا تو فول (بڑی مٹر) گیہوں' جو' مسور' چنا' چاول' پیاز' سات قسم کے غلے موجود تھے آپ نے ان ساتوں اناجوں کو ایک ہی ہانڈی میں ملا کر پکایا۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین قلیوبی نے فرمایا کہ مصر میں جو کھانا عاشوراء کے دن ''طبیخ الحبوب'' (کھچڑا) کے نام سے پکایا جاتا ہے۔ اس کی اصل دلیل یہی حضرت نوح علیہ السلام کا عمل ہے۔ (کتاب القلیوبی، فائدۃ فی یوم عاشوراء، ص۱۳۶)

شب برات کا حلوا:۔ شب برات کا حلوا پکانا نہ تو فرض و سنت ہے نہ حرام و ناجائز بلکہ حق بات یہ ہے کہ شب برات میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوا پکانا بھی ایک مباح اور جائز کام ہے اور اگر اس نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ اور لذیذ کھانا فقراء و مساکین اور اپنے اہل و عیال کو کھلا کر ثواب حاصل کرے تو یہ ثواب کا کام بھی ہے۔

درحقیقت اس رات میں حلوے کا دستور یوں نکل پڑا کہ یہ مبارک رات صدقہ و خیرات اور ایصال ثواب و صلہ رحمی کی خاص رات ہے۔ لہٰذا انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس رات میں کوئی مرغوب اور لذیذ کھانا پکایا جائے۔ بعض عالموں کی نظر بخاری شریف کی اس حدیث پر پڑی کہ۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل۔

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الحلواء والعسل، رقم ۵۴۳۱، ج۳، ص۵۳۶)

یعنی ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم حلوا (شیرینی) اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔''

لہٰذا ان علمائے کرام نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات میں حلوا پکایا۔ پھر رفتہ رفتہ عوام میں بھی اس کا چرچا اور رواج ہوگیا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات میں ہے کہ ہندوستان میں شب برات کو روٹی اور حلوا پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے۔ اور سمرقند و بخارا میں ''قتلما'' پر جو ایک میٹھا کھانا ہے۔

الغرض شب برات کا حلوا ہو یا عید کی سویاں، محرم کا کھچڑا ہو یا ملیدہ، محض ایک رسم و رواج کے طریقہ پر لوگ پکاتے کھاتے اور کھلاتے ہیں۔ کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ فرض یا سنت ہیں۔ اس لئے اس کو ناجائز کہنا درست نہیں۔ یاد رکھو کسی حلال کو حرام ٹھہرانا اللہ پر جھوٹی تہمت لگانا ہے جو ایک بدترین گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ (پ ۱۱، یونس: ۵۹)

یعنی کہہ دو بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا۔ اس میں تم نے اپنی طرف سے کچھ حرام کچھ حلال ٹھہرالیا۔ (اے پیغمبر) فرمادو کیا اللہ نے اس کا تمہیں حکم دیا ہے، یا اللہ پر تم لوگ تہمت لگاتے ہو؟

﴿٤﴾

ایمانیات

غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

جاننا چاہئے کہ مسائل شریعت چار قسم کے ہیں پہلی قسم وہ مسائل ہیں جن کا تعلق ایمان وعقیدہ سے ہے جیسے توحید' رسالت' قیامت وغیرہ کا بیان۔ دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو بدنی و مالی عبادتوں سے تعلق رکھتی ہیں جیسے نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ وغیرہ۔ تیسری قسم وہ باتیں ہیں جن کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ لین دین اور معاملات سے ہے۔ جیسے خرید وفروخت' نکاح وطلاق' حکومت وسیاست وغیرہ چوتھی قسم ان اوصاف کا بیان جو انسان کے اخلاق و عادات اور نفسانی جذبات سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ جیسے شجاعت' سخاوت' صبر وشکر وغیرہ۔

مسائل شریعت کی یہ چاروں قسمیں انسان کی صلاح وفلاح دارین کے لئے انتہائی ضروری ہیں لیکن واضح رہے کہ جب تک عقیدے صحیح اور درست نہیں ہوں گے اس وقت تک کوئی عمل مقبول نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اسلام کے عقیدوں کو اچھی طرح جان کر اس پر ایمان لائیں اور سچے دل سے ان کو مان کر زبان سے اقرار بھی کریں۔ یوں سمجھو کہ عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں ہیں اگر درخت کی جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کبھی ہری بھری نہیں رہ سکتیں۔ اس لئے پہلے ہم عقائدِ اسلام کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان شاءاللہ تعالیٰ نماز و روزہ اور زکوٰۃ وحج وغیرہ اعمال اسلام کا بیان بھی ہم

لکھیں گے اور ان فرائض کے علاوہ دوسرے اسلامی مسائل کو بھی ہم بیان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے عقیدوں کو درست فرمائے اور علم کی توفیق دے۔(آمین)

چھ کلمے

اول کلمہ طیب: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) اللہ عزوجل کے برگزیدہ رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے اللہ (عزوجل) اور ساری خوبیاں اللہ (عزوجل) ہی کے لئے ہیں۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ (عزوجل) ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَـهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَیٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا۔ وہ عظمت اور بزرگی والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

میں اللہ (عزوجل) سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا، خواہ جان کر یا بے جانے، چھپ کر، خواہ کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا، یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ (عزوجل) ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا، عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردکفر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَ اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اے اللہ (عزوجل) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس

کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک اور جھوٹ اور غیبت سے اور بری نو ایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ (عزوجل) کے کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) اللہ (عزوجل) کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مجمل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌۢ بِالْقَلْبِ

میں ایمان لایا اللہ (عزوجل) پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیئے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین۔

ایمان مفصل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَالْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ (عزوجل) پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

تنبیہ:۔ ان چھ کلموں اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کو زبانی یاد کرلو۔ اور معنوں کو خوب سمجھ کر سچے دل سے یقین کے ساتھ ان پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ یہی وہ کلمے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جب تک ان کلموں پر ایمان نہ لائے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کم نصیبی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ان کلموں سے

ناواقف یا غافل ہیں۔حالانکہ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرادیں۔اور ان کلموں کے معنی بچوں کو بتا کر ذہن نشین کرادیں۔ تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے دلوں میں جم جائیں اور زندگی کی آخری سانس تک ہر مسلمان مرد وعورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کرسکے اور جن بالغ مردوں اور عورتوں کو یہ کلمے نہ یاد ہوں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ جلد سے جلد ان کلموں کو یاد کرلیں اور ان کے معنوں کو سمجھ کر سچے دل سے ان کو جان پہچان کر اور مان کر ان پر ایمان رکھیں اور ہر وقت ان عقیدوں کا دھیان رکھیں۔کیونکہ یہی عقیدے اسلام کی پوری عمارت کی بنیاد ہیں۔جس طرح کسی عمارت کی بنیاد ہل جائے یا کمزور ہوجائے تو وہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ٹھیک اسی طرح اگر اسلام کے ان عقیدوں میں کوئی شک وشبہ پیدا ہوجائے تو اسلام کی عمارت بالکل ہی تہس نہس اور برباد ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ

عقیدہ : ۱ تمام عالم زمین وآسمان وغیرہ سارا جہان پہلے بالکل ناپید تھا۔کوئی چیز بھی نہیں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سب کو پیدا کیا تو یہ سب کچھ موجود ہوا۔

(شرح العقائد النسفية ، مبحث العالم بجميع اجزائه محدث ، ص٤٢/ پ٧،الانعام:١٠١)

عقیدہ: ۲ جس نے تمام عالم اور دوسرے جہان کو پیدا کیا اسی پاک ذات کا نام اللہ عزوجل ہے۔

(پ١،البقرة:٢٩/ پ٧،الانعام:١ /پ٢٤،المؤمنون:٦٢/ المسامرة بشرح المسايرة، الاصل العاشر العلم بانه تعالیٰ واحدلاشريك له،ص٤٤)

عقیدہ:۳ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔کوئی اس کا شریک نہیں۔

(پ٢٦،محمد:١٩/پ١٥،الكهف:٢٦)

وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(المسامرة بشرح المسايرة ، الاصل الثانی : الله قديم ، ص٢٢_٢٥)

وہ بے پرواہے۔کسی کا محتاج نہیں۔سارا عالم اس کا محتاج ہے۔

(شرح الملّا علی القاری علی الفقه الاکبر ، لایشبه اللّٰه شیء من خلقه، ص١٥/ پ٢٦، محمد:٣٨)

کوئی چیز اس کے مثل نہیں وہ سب سے یکتا اور نرالا ہے۔

(پ٢٥،الشورٰی : ١١/پ ٣٠،الاخلاص:١_٤)

اور وہی سب کا خالق و مالک ہے۔

(پ٧،المائدة:١٢٠/پ٧،الانعام:١٠٢)

عقیدہ:٤ وہ زندہ ہے۔(پ٣،البقرة:٢٥٥)

وہ قدرت والا ہے وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔(پ٢٢،فاطر:٤٤)

سب کچھ دیکھتا ہے سب کچھ سنتا ہے۔(پ٢٥،الشورٰی:١١)

سب کی زندگی اور موت کا مالک ہے جس کو جب تک چاہے زندہ رکھے اور جب چاہے موت دے۔وہی سب کو جلاتا اور مارتا ہے۔(پ١١،التوبة:١١٦)

وہی سب کو روزی دیتا ہے وہی جس کو چاہے عزت اور ذلت دیتا ہے۔

(پ٣،ال عمران:٢٦،٣٧)

اور وہ جو کچھ چاہے کرتا ہے۔(پ١٧،الحج:١٨)

وہی عبادت کے لائق ہے۔(پ٣،البقرة:٢٥٥)

کوئی اس کا مثل اور مقابل نہیں۔(پ٢٥،الشورٰی:١١)

نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ (پ ۳۰،الاخلاص:۳)

نہ وہ بیوی بچوں والا ہے۔ (پ ۲۹،الجن:۳)

عقیدہ :۵ وہ کلام فرماتا ہے۔ (پ۳،البقرۃ:۲۵۳)

لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح کا نہیں ہے۔ وہ زبان' آنکھ' کان وغیرہ اعضاء سے اور ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے ہر کمال اس کی ذات میں موجود ہے۔

(المسامرہ بشرح المسایرۃ ،ختم المصنف ، کتاب بیان عقیدۃ اھل السنۃ ، ص۳۹۲۔۳۹۳)

عقیدہ :٦ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔کوئی صفت اس کی کبھی نہ ختم ہوسکتی ہے نہ گھٹ بڑھ سکتی ہے۔

(المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد ، مسئلۃ صفاتہ تعالیٰ غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ ، ص٤٩/شرح العقائد النسفیۃ ، مبحث اثبات الصفات ، ص٤٥۔٤٧)

عقیدہ :۷ وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز پر بڑا مہربان ہے۔ وہی سب کو پالتا ہے۔

(پ ۱،الفاتحۃ:۱۔۲)

وہ بڑائی والا اور بڑی عزت والا ہے۔ (پ ۲۸،الحشر:۲۳)

سب کچھ اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے جس کو چاہے پست کردے۔جس کو چاہے بلند کردے۔ (پ۳،ال عمران:۲٦)

جس کی چاہے روزی کم کردے جس کی چاہے زیادہ کردے۔

(پ ۲۱،العنکبوت:٦۲)

وہ انصاف والا ہے۔

(شعب الایمان ، باب فی الایمان باللہ ، فصل فی معرفۃ اسماء اللہ وصفاتہ ،رقم ۱۰۲،ج۱،ص۱۱٤)

کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ (پ ٥،النساء:٤٠ / پ ١٥، الکھف:٤٩)

وہ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔

(شعب الایمان ، باب فی الایمان باللہ ، فصل فی معرفۃ اسماء اللہ وصفاتہ ،رقم ۱۰۲،ج۱،ص۱۱۴)

وہ گناہوں کا بخشنے والا۔ (پ۲۴،الزمر:۵۳)

اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔

(پ۲۰،النمل:۶۲/پ۲،البقرۃ:۱۸۶)

وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں۔

(پ۷،الانعام:۱۸/ پ۱۲،ھود:۴۵/المستند المعتمد علی المعتقد المنتقد، ص۹۹،حاشیہ ۱۳۱)

نہ اس کو اس کے ارادہ سے کوئی روکنے والا ہے۔ (پ۲۶،ق:۲۹)

وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے بغیر اس کے حکم کے کوئی ذرہ ہل نہیں سکتا۔ اس کے کسی حکم اور اس کے کسی کام میں کسی کو روک ٹوک کی مجال نہیں۔ (بہارشریعت،ج۱،ص۸)

وہ تمام عالم اور سارے جہان کی حفاظت' اور اس کا انتظام فرماتا ہے۔

(پ۱۳،یوسف:۶۴/ پ۲۲،سبا:۲۱)

نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ (پ۳،البقرۃ:۲۵۵)

نہ کبھی غافل ہوتا ہے۔ (پ۲،البقرۃ:۱۴۴)

عقیدہ :۸ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اور لازم نہیں ہے وہ جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔

(المسامرۃ بشرح المسایرۃ ، الاصل الرابع فی بیان انہ لایجب علی اللہ تعالٰی فعل شی ، ص۱۵۴ المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد ، یستحیل وجوب شی علیہ تعالٰی ، ص۷۱)

عقیدہ :۹ وہ مخلوق کی تمام صفتوں سے پاک ہے۔ (شرح الفقہ الاکبر،ص۳۱)

وہ بڑا ہی رحیم وکریم ہے۔ وہ اپنے بندوں کوکسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا۔ جو بندوں سے نہ ہوسکے۔ (پ۳،البقرة:۲۸٦)

وہ اپنے بندوں کی بداعمالیوں اور گناہوں سے ناراض ہوتا ہے اور بندوں کی نیکیوں اور عبادتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے اس نے گناہ گاروں کے لئے دوزخ کا عذاب اور نیکو کاروں کے لئے جنت کا ثواب بنایا ہے۔

عقیدہ : ۱۰ اللہ تعالیٰ جہت اور مکان وزمان اور حرکت وسکون اور شکل وصورت وغیرہ مخلوقات کی تمام صفات وکیفیات سے پاک ہے۔

(شرح العقائد النسفية ، الدليل على كونه تعالىٰ ليس جسما ،ص٣٨ـ٤١، المسامرة بشرح المسايرة، الاصل السابع انه تعالىٰ ليس مختصا بجهة ، ص ٣٠ـ٣١)

عقیدہ : ۱۱ دنیا کی زندگی میں سرکی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو حاصل ہوا۔ ہاں دل کی نگاہ سے یا خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوا۔ اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا مگر یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف ہے۔ یعنی دیکھیں گے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے؟ اور کس طور پر دیکھیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے۔ اس وقت بتادیں گے۔ اس میں بحث کرنا جائز نہیں۔ یہ ایمان رکھو کہ قیامت میں ضرور اس کا دیدار ہوگا' جو آخرت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

(شرح الملا على القارى على الفقه الاكبر ، جواز رؤية البارى جل شانه فى الدنيا ، ص١٢٣ـ١٢٤/المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد،منه (١٦) انه تعالىٰ مرئى بالا بصار فى الآخرة، ص٥٦،٥٨،شرح العقائد النسفية،مبحث رؤية الله تعالى والدليل عليها، ص٧٤ـ٧٥)

عقیدہ : ۱۲ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نا معلوم ہوں۔ (المسامرة بشرح المسايرة ، لله تعالى فى كل فعل حكمة ، ص ٢١٥)

اللہ تعالیٰ کے کسی کام کو برا سمجھنا یا اس پر اعتراض کرنا یا ناراض ہونا یہ کفر کی بات ہے۔

خبردار! خبردار! کبھی ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کے کسی کام پر نہ اعتراض کرو، نہ ناراض رہو بلکہ یہی ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہی اچھا ہے۔ خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم یعنی بہت زیادہ جاننے والا اور بہت زیادہ حکمتوں والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔

نبی و رسول

عقیدہ : ۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا۔ یہ سب پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہیں۔

(المسامرة بشرح المسايرة ، الكلام على العصمة ، ص٢٢٧)

اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی نیک بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب پیغمبروں کا یہی کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اس کے احکام کو بندوں تک پہنچاتے ہیں۔

(شرح العقائد النسفية، كتاب مبحث النبوات، ص ١٤٠)

اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے ان کے ہاتھوں پر ایسی ایسی حیرت اور تعجب میں ڈالنے والی چیزیں ظاہر فرمائیں جو بہت ہی مشکل اور عادت کے خلاف ہیں جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان چیزوں کو ''معجزہ'' کہتے ہیں۔

(شرح العقائد النسفية ، والنوع الثانى خبر الرسول المؤيد بالمعجزة ، ص١٧ ، مبحث النبوات ، ص ١٣٥)

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کہ وہ اژدہا بن کر فرعون کے سامنے جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا۔ (روح البيان، طٰهٰ: ٧٠، ج٥، ص ٤٠٥)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا۔ (پ۳،ال عمران:۴۹)

اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا چاند کو دو ٹکڑے کر دینا۔

(المواهب اللدنية المقصد الرابع فی المعجزات ،الفصل الاول فی معجزاته صلی الله علیه وسلم ،ج۲،ص۵۲۳)

ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹا دینا۔

(المواهب اللدنية المقصد الرابع فی معجزاته صلی الله علیه وسلم ،ج۲،ص۵۲۸۔۵۲۹)

کنکریوں سے اپنا کلمہ پڑھوالینا۔

(الخصائص الکبری،با ب التسبیح الحصی و الطعام،ج۲،ص۱۲۵)

انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کر دینا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب ، باب علامات النبوة فی الاسلام ،رقم ۳۵۷۶،ج۲،ص۴۹۳)

یہ سب معجزات ہیں۔ ان پیغمبروں کو نبی کہتے ہیں۔ اور ان نبیوں میں سے جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے کوئی نئی آسمانی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئے وہ ''رسول'' کہلاتے ہیں۔

(النبراس، تعریف الرسول صلی الله علیه وسلم ،ص۵۴/ المسامرة بشرح المسایرة ، الکلام علی العصمة ، ص۲۳۱)

نبی سب مرد تھے' نہ کوئی جن نبی ہوا' نہ کوئی عورت۔

(پ۱۴،النحل:۴۳/ تفسیر بیضاوی مع حاشیة محی الدین شیخ زاده ، ج۵،ص۲۷۴)

نبی سب انسانوں سے زیادہ عقلمند ہوتے ہیں اور بے عیب بھی۔

(المسامرة بشرح المسایره،شروط النبوة،ص۲۲۶)

عقیدہ : ۲ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہیں۔

(شرح العقائد النسفیة ، اول الانبیاء آدم علیه السلام واخرهم محمد علیه السلام ،ص۱۳۶)

اور باقی تمام نبی و رسول ان دونوں کے درمیان ہوئے۔ ان پیغمبروں میں سے جو بہت مشہور ہیں۔ اور قرآن مجید اور احادیث میں جن کا بار بار ذکر آیا ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

﴿۱﴾ حضرت نوح علیہ السلام (پ۱۷، الانبیآء : ۷۶)

﴿۲﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۶۹)

﴿۳﴾ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۸۵)

﴿۴﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۷۲)

﴿۵﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۷۲)

﴿۶﴾ حضرت یوسف علیہ السلام (پ۱۲، یوسف:۴)

﴿۷﴾ حضرت داوٗد علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۷۹)

﴿۸﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۸۱)

﴿۹﴾ حضرت ایوب علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۸۳)

﴿۱۰﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۴۸)

﴿۱۱﴾ حضرت ہارون علیہ السلام (پ۱۷، الانبیاء:۴۸)

﴿۱۲﴾ حضرت زکریا علیہ السلام (پ۷، الانعام:۸۵)

﴿۱۳﴾ حضرت یحییٰ علیہ السلام (پ۷، الانعام:۸۵)

﴿۱۴﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (پ۷، الانعام:۸۵)

﴿۱۵﴾ حضرت الیاس علیہ السلام (پ۷، الانعام:۸۵)

﴿۱۶﴾ حضرت الیسع علیہ السلام (پ۷، الانعام:۸۶)

﴿۱۷﴾ حضرت یونس علیہ السلام (پ۷، الانعام:۸۶)

﴿۱۸﴾ حضرت لوط علیہ السلام (پ۷،الانعام:۸۶)

﴿۱۹﴾ حضرت ادریس علیہ السلام (پ۱۷،الانبیآء:۸۵)

﴿۲۰﴾ حضرت صالح علیہ السلام (پ۱۹،النمل:۴۵)

﴿۲۱﴾ حضرت ہود علیہ السلام (پ۱۹،الشعرآء:۱۲۴)

﴿۲۲﴾ حضرت شعیب علیہ السلام (پ۱۲،ھود:۸۴)

﴿۲۳﴾ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم (پ۴،اٰل عمران:۱۴۴)

عقیدہ :۳ نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے جو صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں۔

ان میں سے چار بہت مشہور ہیں:

''توریت'' حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔(پ۶،المائدۃ:۴۴)

''زبور'' حضرت داود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔(پ۱۵،بنی اسراءیل:۵۵)

''انجیل'' حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔(پ۶،المائدۃ:۴۶)

''قرآن مجید'' جو سب سے افضل کتاب ہے وہ سب سے افضل رسول حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر۔(پ۲۹،الدھر:۲۳)

(النبراس ، بیان الکتب المنزلۃ، ص ۲۹۰)

عقیدہ :۴ خدا کے نبیوں کی کوئی تعداد معین کرنی جائز نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں آئی ہیں۔اور نبیوں کی کسی معین تعداد پر ایمان لانے میں یہ احتمال ہے کہ کسی نبی کی نبوت کا انکار ہو جائے۔

(شرح العقائد النسفیۃ، مبحث اول الانبیاء آدم علیہ السلام ،ص۱۳۹۔۱۴۰/الفتاوی الرضویۃ الجدیدۃ، کتاب السیر ، ج۱۵،ص۲۴۸/شرح المـلّا علی القاری علی الفقہ الاکبر، الانبیآء منزھون عن الکبائر والصغائر، ص۵۷/الشفاء فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر ، ص۲۴۵)

یا غیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔اس لئے یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ :۵ مسلمان کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانا ضروری ہے۔اسی طرح ہر نبی کی نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

عقیدہ :٦ ہر نبی اور فرشتہ کا معصوم ہونا ضروری ہے۔نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ (النبراس ، مبحث مسئله عصمة الانبیاء علیهم السلام ،ص۲۸۳

النبراس ، مبحث الملائکه علیهم السلام ،ص۲۸۷)

اماموں کو نبیوں کی طرح معصوم سمجھنا بد دینی و گمراہی ہے۔نبیوں اور فرشتوں کے معصوم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔اس سبب سے ان حضرات کا گناہ میں مبتلا ہونا شرعاً محال ہے برخلاف اماموں اور اولیاء کے۔اللہ تعالیٰ انہیں گناہوں سے بچاتا ہے۔لیکن اگر کبھی ان حضرات سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو یہ شرعاً محال نہیں۔

(بہارشریعت،ج۱،ح۱،ص۱۳)

عقیدہ :۷ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر شریعت کے جتنے احکام تبلیغ کے لئے نازل فرمائے ان پیغمبروں نے ان تمام حکموں کو خدا کے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔

(الیواقیت والجواهر ، المبحث الثانی والثلاثون فی ثبوت رسالة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم، ج۲،ص۲۵۲)

جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے کسی حکم کو تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے چھپا لیا اور خدا کے بندوں تک نہیں پہنچایا وہ کافر ہے۔

(المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد، منه تبلیغ جمیع ما امروا بتبلیغه، ص۱۱۳۔۱۱٤)

عقیدہ ۸: حضرات انبیاء علیہم السلام کے جسموں کا برص وجذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے نفرت ہوتی ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

(المسامرة بشرح المسايرة ، شروط النبوة ، ص ٢٢٦)

عقیدہ ۹: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں خاص کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو بہت سی غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔(پ ٤ ،ال عمران: ١٧٩/پ ٥ ،النسآء :١١٣) یہاں تک کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے۔مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ہے۔(پ ٧ ،الانعام: ٥٠/پ ٢٩ ،الجن: ٢٦_٢٧) لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے علم کا عطائی ہونا محال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے۔

(پ ٧ ،الانعام: ٥٩/پ ٢٢ ،سبا: ٣/پ ١١ ،یونس: ٢٠)

اللہ تعالیٰ اور نبیوں کے علم غیب میں ایک بہت بڑا فرق تو یہی ہے کہ نبیوں کا علم غیب عطائی (اللہ کا دیا ہوا) ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے یعنی کسی کا دیا ہوا نہیں ہے۔ کہاں عطائی اور کہاں ذاتی' دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو لوگ انبیاء بلکہ حضرت سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے مطلق علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ وہ قرآن کی بعض آیتوں کو مانتے ہیں اور بعض آیتوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ (پ ١ ،البقرة: ٨٥)

قرآن مجید میں دونوں قسم کی آیتیں ہیں۔ بعض آیتوں میں یہ ہے کہ خدا کے نبیوں کو علم غیب حاصل ہے اور بعض آیتوں میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم غیب نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ دونوں آیتیں حق ہیں اور ان دونوں آیتوں پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان دونوں آیتوں میں سے کسی کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔ جہاں جہاں

قرآن میں یہ ہے کہ نبیوں کو علم غیب حاصل ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ نبیوں کو خدا کے عطا فرمانے سے غیب کا علم حاصل ہے اور جہاں جہاں قرآن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم غیب نہیں ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کسی کو بھی کسی چیز کا علم غیب حاصل نہیں ہے۔ ہرگز ہرگز ان دونوں قسم کی آیتوں میں کوئی تعارض اور ٹکراؤ نہیں ہے۔

عقیدہ : ۱۰ حضرات انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ فرشتوں کے رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ (بہارشریعت، ج ۱، ح ۱، ص ۱۵)

ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو مگر ہرگز ہرگز کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ، فصل فی بیان ماھومن المقالات کفر ، ص ۲۵۱)

عقیدہ : ۱۱ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مختلف درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ (پ ۳، البقرۃ: ۲۵۳)

سب سے افضل واعلیٰ ہمارے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہیں۔

(پ ۲۲، سبا: ۲۸/شرح العقائدالنسفیہ، مبحث افضل الانبیاء علیہم السلام، ص ۱۴۱)

پھر حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا درجہ ہے۔ ان پانچوں حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں۔ اور یہ پانچوں باقی تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔

(حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین، پ ۲۶، الاحقاف: تحت آیت ۳۵، ج ۵، ص ۱۹۴۷ / شرح الملاء علی القاری علی الفقہ الاکبر، تفضیل بعض الانبیاء علی بعض، ص ۱۱۶)

عقیدہ : ۱۲ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں تمام لوازمِ حیات کے ساتھ

زندہ ہیں۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز ،باب ذکروفاته ودفنه صلی الله علیه وسلم،رقم١٦٣٧،ج٢،ص٢٩١)

اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی عطا فرما دی۔ خدا کے نبیوں کی حیات شہیدوں کی حیات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ارفع واعلیٰ ہے۔

(حاشية الصاوی علی تفسیر الجلالین ،پ٣،آل عمران:١٦٩،ج١، ص٣٣٣، وآیت:١٨٥،ج١،ص٣٤٠)

یہی وجہ ہے کہ شہیدوں کا ترکہ تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کا نہ ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجه،کتاب السنة ، باب فضل العلماء والبحث علی طلب العلم ، رقم ٢٢٣،ج١،ص١٤٥/صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم لانورث ، رقم ١٧٥٩،ص٩٦٦)

نہ ان کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔

(پ٢٢،الاحزاب:٥٣/الخصائص الکبری ، باب اختصاصه صلی الله علیه وسلم،بتحریم النکاح ازواجه من بعده ، ج٢،ص١٩٠۔١٩١)

عقیدہ ۱۳: ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ''خاتم النبیین'' ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی ذات پر سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے زمانہ میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔

(پ٢٢، الاحزاب:٤٠،المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد،تکمیل الباب ، ص١٢٠)

عقیدہ :۱۴ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں کے اوپر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات کے ایک مختصر حصہ میں پہنچایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے عرش وکرسی اور لوح وقلم اور خدا کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔ اور خدا کے دربار میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی نبی اور فرشتہ کو نہ کبھی حاصل ہوا نہ کبھی حاصل ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اس آسمانی سفر کو ''معراج'' کہتے ہیں۔

(التفسیرات الاحمدیة ، بنی اسرآء یل تحت آیت :۱،مسئلة المعراج ، ص۵۰۲۔۵۰۵ / النبراس،بیان المعراج، ص۲۹۲۔۲۹۵)

معراج میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے سر کی آنکھوں سے جمال الٰہی عزوجل کا دیدار کیا

(پ۲۸،النجم:۱۳۔۱۷/فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، رقم ۳۸۸۸،ج۸،ص۱۸٦)

اور بغیر کسی واسطہ کے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا۔ اور تمام ملکوت السموات والارض کے ذرہ ذرہ کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا۔ (روح المعانی، پ٦،النسآء:۱٦٤،ج۳،ص۲۸)

عقیدہ :۱۵ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن شفاعت کبریٰ اور مقام محمود کا شرف عطا فرمایا ہے۔ جب تک ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ تمام انبیاء ومرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہی کے دربار میں اپنی اپنی شفاعت پیش کریں گے۔ اللہ عزوجل کے دربار میں درحقیقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہی شفیع اوّل وشافع اعظم ہیں۔

(روح البیان، پ۱۵،الاسراء:۷۹،ج۵،ص۱۹۲ / روح المعانی،پ۱۵، الاسراء:۸۹، ج۸،ص۲۰۲۔۲۰٤)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شفاعت کے بعد تمام انبیاء و اولیاء و صلحا و شہداء وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔(المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد ، تکمیل الباب ، ص۱۲۹)

عقیدہ ۱۶: حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت مدار ایمان بلکہ عین ایمان ہے۔ جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی محبت ماں باپ اولاد بلکہ تمام جہان سے زیادہ نہ ہو۔ کوئی شخص کامل مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(پ۱۰،التوبة:۲۴/ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول صلی الله علیه وسلم من الایمان،رقم ۱۵،ج۱،ص۱۷)

عقیدہ ۱۷: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر فرض اعظم بلکہ جان ایمان ہے۔ (پ۲۶،الفتح:۹/الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللّٰہ علیه وسلم،الجزء الثانی، فصل واعلم ان حرمة النبی صلی الله علیه وسلم، ص۳۲)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام صحابہ و اہل بیت اور تمام متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے۔ اوران سب کی تعظیم وتکریم کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے تمام دشمنوں سے عداوت و دشمنی رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ رسول سے بھی محبت ہو اوران کے دشمنوں سے بھی الفت ہو۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی الله علیه وسلم ،الجزء الثانی ، فصل فی علامات محبته صلی الله علیه وسلم ،ص۲۱/ پ۲۸،المجادلة:۲۲/ پ۱۰،التوبة:۲۳)

عقیدہ ۱۸: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت۔

(پ۵،النسآء:۸۰)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

(المعجم الاوسط ، من اسمه ابراهيم ، رقم ۲۴۰۱ ،ج۲،ص۳۲)

تمام جہان کو اللہ تعالیٰ نے حضور کے زیر تصرف کر دیا ہے۔ اور آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں میں دے کر آپ کو اپنی تمام نعمتوں اور عطاؤں کا قاسم بنا دیا ہے۔

(صحيح مسلم ،كتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته ، رقم ۲۲۹۶،ص۱۲۵۸/ المواهب اللدنية ، الفصل الثانی ، اعطى مفاتيح الخزائن ، ج۲،ص۶۳۹)

چنانچہ ہر قسم کی عطائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔

(صحيح البخاری، كتاب العلم ، باب من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين ، رقم ۷۱،ج۱،ص۴۲)

سبحان اللہ! ؎ رب ہے معطی، یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

عقیدہ : ۱۹ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شان میں کوئی ادنیٰ سی گستاخی یا توہین و بے ادبی کرے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو جھٹلائے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے کلام میں شک کرے۔

(حاشية الصاوی على تفسير الجلالين ، پ ۱۸ النور:۶۳،ج۴،ص۱۴۲۱/الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم ، الجزء الثانی ، فصل فی بيان ماهو من المقالات كفر، ص۲۴۶)

یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں کوئی عیب نکالے۔ یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی کسی سنت کو برا سمجھے یا مذاق اڑائے وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

(البحرالرائق ، كتاب السير ، با ب احكام المرتدين، ج۵،ص۲۰۳۔۲۰۴/ الفتاوی الهنديه ، كتاب السير ، الباب التاسع فی احكام المرتدين مطلب موجبات الكفرانواع ، ج۲،ص۲۶۳۔۲۶۴)

صحابی

ہمارے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔ان بزرگوں کو صحابی کہتے ہیں۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم..الخ، ج۸،ص۳۔۴)

ان حضرات کا درجہ ساری امت میں سب سے زیادہ بلند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان شمع نبوت کے پروانوں کو بڑی بڑی بزرگیاں عطا فرمائی ہیں۔یہاں تک کہ بڑے سے بڑے درجہ کے اولیاء بھی کسی کم سے کم درجے کے صحابی کے مرتبوں تک نہیں پہنچ سکتے۔

(بہار شریعت، ج۱،ح۱،ص۷۴)

ان صحابہ علیہم الرضوان میں درجات و مراتب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے بعد ان کے جانشین ہوئے اور دین اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا۔اسی لئے یہ خلیفۂ اول کہلاتے ہیں نبیوں کے بعد تمام امتوں میں یہ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے پیغمبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے تیسرے خلیفہ ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ ، باب فی التفضیل ، رقم ۴۶۲۸،ج۴،ص۲۷۳)

ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے۔ یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے چوتھے خلیفہ ہیں۔(المواہب اللدنیۃ ، المقصد السابع فی وجوب صحبتہ صلی اللہ علیہ وسلم ، الفصل الثالث، عثمان وعلی ، ج۳،ص۳۸۹)

عقیدہ :۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی نسبت اور تعلق کی وجہ سے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب و احترام اور ان بزرگوں کے ساتھ محبت و عقیدت تمام مسلمانوں پر فرض ہے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آل و اولاد اور بیویاں اور اہل بیت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے خاندان والے اور تمام وہ چیزیں جن کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے نسبت و تعلق ہو سب لائق تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔

(المواهب اللدنية، المقصد السابع في وجوب صحبته صلى الله عليه وسلم، الفصل الثالث، حب الصحابة وعلاماته، ج٣، ص٣٩٣)

فرشتوں کا بیان

عقیدہ : ۱ خدا کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے وجود پر بھی ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ (الفتاوى الرضوية الجديدة، ج٢٩، ص٣٨٤)

عقیدہ : ۲ اللہ تعالیٰ نے اپنی کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اور ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جس شکل میں چاہیں اس شکل میں ظاہر ہو جائیں وہ کبھی انسان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی دوسری شکلوں میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

(اليواقيت والجواهر، المبحث التاسع والثلاثون في بيان صفة الملائكة واجنحتها وحقائقها۔۔۔الخ، الجزء الثاني، ص٢٩٥/النبراس، مبحث الملائكة عليهم السلام، ص٢٨٧)

عقیدہ : ۳ فرشتے اللہ تعالیٰ کی معصوم مخلوق ہیں۔ وہ وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے وہ خدا کے حکم کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتے۔ وہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں۔ (پ٢٨، التحريم:٦/ النبراس، مبحث الملائكه عليهم السلام، ص٢٨٧)

عقیدہ : ٤ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو مختلف کاموں میں لگا دیا ہے اور جن جن کو جو جو کام

سپرد فرمادیئے ہیں۔ وہ ان کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے رسول بھی جانتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ جو سب فرشتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

(پ۳۰،النّٰزعٰت:۱۔۵ / التفسیر الکبیر، المسألۃ فی شرح کثرۃ الملائکۃ، ج۱،ص۳۸۶)

عقیدہ :۵ کسی فرشتہ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔

(مجمع الانھر، کتاب السیر والجھاد، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، ج۲،ص۵۰۷ / البحرالرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج۵،ص۲۰۴۔۲۰۵)

جن کا بیان

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا فرما کران کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جونسی شکل چاہیں بن جائیں۔ اس مخلوق کا نام ''جن'' ہے یہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتے۔ یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے، جیتے مرتے ہیں۔ ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

(پ۱۴،الحجر:۲۷ / التفسیر الکبیر، المسألۃ الثالثۃفی ان ابلیس ھل کان من الملائکۃ ام لا ---ج۱،ص۴۲۹ / النبراس،مبحث الملائکۃ علیھم السلام،ص۲۸۷ / الیواقیت والجواھر، المبحث الثالث والعشرون فی اثبات وجودالجن---الخ، الجزء الاول،ص۱۸۳)

اوران میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔ نیک بھی ہیں اور فاسق بھی۔

(پ۲۹،الجن:۱۴۔۱۵ / تفسیر روح البیان،ج۱۰،ص۱۹۴،الیواقیت والجواھر،المبحث الثالث والعشرون فی اثبات وجود الجن ووجوب الایمان بھم،الجزء الاول،ص۱۸۲)

جن کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(الفتاوٰی الرضویۃ الجدیدۃ،ج۲۹،ص۳۸۴)

کیونکہ جن ایک مخلوق ہیں یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

لہٰذا جن کے وجود کا انکار درحقیقت قرآن مجید کا انکار ہے۔

آسمانی کتابیں

عقیدہ : ۱ اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں سب حق ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔ ان کتابوں میں جو کچھ ارشاد خداوندی ہوا۔ سب پر ایمان لانا اور ان کو سچ ماننا ضروری ہے۔ (النبراس، بیان الکتب المنزلة، ص ۲۹۰)

کسی ایک کتاب کا انکار کرنا کفر ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل واعلم ان من استخف بالقرآن، الجزء الثانی، ص ۲۶۴)

ہاں البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امتوں کے سپرد فرمائی تھی مگر امتوں سے ان کتابوں کی حفاظت نہ ہو سکی۔ بلکہ شریر لوگوں نے ان کتابوں میں اپنی خواہش کے مطابق کمی بیشی کر دی۔ لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو وہ اگر قرآن مجید کے مطابق ہو جب تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر وہ قرآن کے مخالف ہو تو ہم یقین کر لیں گے کہ یہ شریروں کی تحریف ہے اور ہم اس بات کو رد کر دیں گے۔ اور اگر مخالفت یا موافقت کچھ بھی معلوم نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب کریں بلکہ یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ ۱۴، الحجر: ۹، ج ۴، ص ۴۴۳۔۴۴۴ / تفسیر الخازن، پ ۱۴، الحجر: ۹، ج ۳، ص ۹۵)

عقیدہ : ۲ دین اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی حفاظت کی

ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد نہیں فرمائی بلکہ اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی ہے چنانچہ اس نے ارشاد فرمایا کہ۔

اِنَّانَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○ (پ ١٤،الحجر:٩)

''یعنی بے شک ہم نے قرآن اتارا۔اور یقیناً ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔''

اس لئے قرآن مجید میں کوئی کمی بیشی کردے یہ محال ہے۔

(حاشية الجمل على الجلالين،پ ١٤،الحجر:٩،ج٤،ص١٨٣)

اور جو یہ کہے کہ قرآن میں کسی نے کچھ ردوبدل یا کم یا زیادہ کردیا ہے۔وہ کافر ہے۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، فصل واعلم ان من استخف بالقرآن، ص٢٦٤)

عقیدہ :۱۳ اگلی کتابیں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوا کرتی تھیں۔لیکن یہ ہمارے نبی اور قرآن کا معجزہ ہے کہ قرآن مجید کو مسلمان کا بچہ بچہ یاد کرلیتا ہے۔

(تفسير روح البيان، پ٢١،العنكبوت:٤٩،ج٦،ص٤٨١ / تفسير الخازن، پ٢٧،القمر:١٧،ج٤،ص٢٠٤)

تقدیر کا بیان

عالم میں جو کچھ بھلا،برا ہوتا ہے۔سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس نے اپنے اسی علم ازلی کے موافق پر بھلائی برائی مقدر فرمادی ہے''تقدیر''اسی کا نام ہے جیسا ہونے والا ہے اور جو جیسا کرنے والا تھا اس کو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا اور اسی کو لوح محفوظ پر لکھ دیا۔تو یہ نہ سمجھو کہ جیسا اس نے لکھ دیا مجبوراً ہم کو ویسا ہی کرنا پڑتا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا ہی اس نے بہت پہلے لکھ دیا۔زید کے ذمہ برائی لکھی اس لئے کہ زید برائی کرنے والا تھا۔اگر زید

بھلائی کرنے والا ہوتا تو وہ زید کے لئے بھلائی لکھتا۔تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھ کر کسی کو بھلائی یا برائی کرنے پر مجبور نہیں کر دیا ہے۔

(النبراس،مسئلۃالقضاء والقدر،ص۱۷۴۔۱۷۵ / شرح الملاء علی القاری علی الفقه الاکبر، لم یجبرالله احدًا من خلقه،ص۴۸۔۵۳)

عقیدہ : ۱ تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروریات دین میں سے ہے تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اس امت کا ''مجوس'' بتایا ہے۔

(المعتقد المنتقدمع المستند المعتمد،منه (۱۴)الاعتقادبقضائه وقدره، ص۵۱۔۵۲)

عقیدہ : ۲ تقدیر کے مسائل عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔اس لئے تقدیر کے مسائل میں زیادہ غور وفکر اور بحث ومباحثہ کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق وامیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ہیں۔پھر بھلا ہم تم کس گنتی میں ہیں کہ اس مسئلہ میں بحث ومباحثہ کریں۔ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم تقدیر پر ایمان لائیں۔اور اس مشکل اور نازک مسئلہ میں ہرگز ہرگز کبھی بحث ومباحثہ اور حجت وتکرار نہ کریں کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔(جامع الترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء من التشدید فی الخوض فی القدر، رقم ۲۱۴۰،ج۴،ص۵۱/ المعجم الکبیر ،رقم ۱۴۲۳،ج۲،ص۹۵) **واللہ تعالیٰ اعلم۔**

عالم برزخ

مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے دنیا وآخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے۔جس کو''عالم برزخ'' کہتے ہیں۔

(پ۱۸،المؤمنون:۱۰۰/ شرح الصدور،باب مقر الأرواح،ص۲۳۶)

تمام انسانوں اور جنوں کو مرنے کے بعد اسی عالم میں رہنا ہوتا ہے۔اس عالم برزخ میں

اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے کسی کو آرام ملتا ہے اور کسی کو تکلیف۔

(بہارشریعت، ج ۱، ح ۱، ص ۲٤)

عقیدہ : ۱ مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اگرچہ روح بدن سے جدا ہوگئی ہے مگر بندے پر جو آلام یا صدمہ گزرے گا روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور متاثر ہوگی۔ جس طرح دنیاوی زندگی میں بدن پر جو راحت اور تکلیف پڑتی ہے اس کی لذت اور تکلیف روح کو پہنچتی ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں بھی جو انعام یا عذاب بدن پر واقع ہوتا ہے۔ اس کی لذت اور تکلیف روح کو پہنچتی ہے۔

(شرح العقائد النسفية، مبحث عذاب القبر، ص ۱۰۱)

عقیدہ : ۲ مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں ان کے درجات کے اعتبار سے مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر، بعض کی زمزم شریف کے کنویں میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض کی آسمانوں میں، بعض کی عرش کے نیچے قندیلوں میں، بعض کی اعلیٰ علیّین میں مگر روحیں کہیں بھی ہوں اپنے جسموں سے بدستور ان کو تعلق رہتا ہے جو کوئی اِن کی قبر پر آئے اس کو وہ دیکھتے پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔

(شرح الصدور، باب مقر الأرواح، ص ۲۳۵ ـ ۲۳۸/الفتاوی الرضوية الجديدة، ج ۹، ص ٦٥٨)

اسی طرح کافروں کی روحیں بعض ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی یمن کے ایک نالہ برہوت میں، بعض کی ساتوں زمین کے نیچے، بعض کی ''سجین'' میں۔ لیکن روحیں کہیں بھی ہوں ان کے جسموں سے ان روحوں کا تعلق برقرار رہتا ہے چنانچہ جو ان کے مرگھٹ پر گزرے یا ان کی قبر پر آئے اس کو دیکھتے پہچانتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔

(شرح الصدور، باب مقر الارواح، ص ۲۳٦ ـ ۲۳۷/الفتاوی الرضوية الجديدة، ج ۹، ص ٦٥٨)

عقیدہ :۳ یہ خیال کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ کسی آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا جس کو فلاسفر ''تناسخ'' اور ہندو ''آواگون'' کہتے ہیں یہ خیال بالکل ہی باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲،ص۲٦٤ / النبراس،باب والبعث حق،ص۲۱۳)

عقیدہ :٤ جب آدمی مر جاتا ہے تو اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو وہ جہاں بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام ''منکر'' اور دوسرے کا نام ''نکیر'' ہے یہ دونوں فرشتے مردہ سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔

(النبراس،مبحث عذاب القبر وثوابه،ص۲۰٦، ۲۱۰/سنن الترمذی، کتاب الجنائز،باب ماجاء فی عذاب القبر،رقم ۱۰۷۳،ج۲،ص۳۳۷)

پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں قبر میں آتی رہتی ہیں۔ اور مردہ آرام وچین کے مزہ میں پڑ کر اپنی قبر میں سکھ کی نیند سورہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو سب سوالوں کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہے۔ پھر اس کی قبر میں دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور جہنم کی گرم گرم ہوائیں اور بدبو قبر میں آتی رہتی ہیں۔ اور مردہ طرح طرح کے سخت عذابوں میں گرفتار ہو کر تڑپتا اور بے قرار رہتا ہے فرشتے اس کو گرزوں سے مارتے ہیں اور

اس کے برے اعمال سانپ بچھو بن کر اسے عذاب پہنچاتے رہتے ہیں۔

(مشکاۃ المصابیح ، کتاب الجنائز ، باب ما یقال عند من حضرہ الموت ، الفصل الثالث،

رقم ۱۶۳۰،ج ۱،ص ۴۵۸)

عقیدہ : ۵ مردہ بھی کلام کرتا ہے مگر اس کے کلام کو انسان اور جن کے سوا تمام مخلوقات، جانور وغیرہ سنتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی سن لے تو وہ بیہوش ہو جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الجنا زۃ، رقم ۱۳۸۰،ج ۱،ص ۴۶۵)

عقیدہ : ۶ ایمان دار اور نیکوں کی قبریں کسی کی ستر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، رقم ۱۰۷۳،ج ۲،ص ۳۳۷)

اور کسی کسی کی قبریں اتنی چوڑی ہو جاتی ہیں کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح ، کتاب الجنائز ، باب ما یقال عند من حضرہ الموت، الفصل الثالث،

رقم ۱۶۳۰،ج ۱،ص ۴۵۸)

اور کافروں اور بعض گنہگاروں کی قبر اس قدر زور سے دباتی ہے اور اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، رقم ۱۰۷۳،ج ۲،ص ۳۳۷)

عقیدہ : ۷ قبر میں جو کچھ عذاب وثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزرتی ہے وہ سب چیزیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام و تکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے۔ لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اٹھاتا ہے۔ مگر اس کے پاس ہی میں جاگتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

قیامت کا بیان

توحید ورسالت کی طرح قیامت پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے جو شخص قیامت کا انکار کرے وہ کھلا ہوا کافر ہے۔

(المعتقد المنتقدمع المعتمد المستند،من اقر بالجنة والناروالحشرلكن اولها۔۔۔الخ،ص ۱۸۰)

ہر مسلمان کے لئے اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض عین ہے کہ ایک دن یہ زمین آسمان بلکہ کل عالم اور سارا جہان فنا ہو جائے گا۔اسی دن کا نام ''قیامت'' ہے۔

(پ۲۷،الرحمن:۲٦/ پ۲۰،القصص:۸۸)

قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔جن میں سے چند یہ ہیں۔

﴿۱﴾ دنیا میں تین جگہ آدمی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ایک مشرق میں،دوسرا مغرب میں،تیسرا جزیرۂ عرب میں۔

(صحیح البخاری، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة،رقم۲۹۰۱،ص۱۵۵۱)

﴿۲﴾ علم اٹھ جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل،رقم۸۰،ج۱،ص۴۷)

﴿۳﴾ جہالت کی کثرت ہو گی۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل،رقم۸۰،ج۱،ص۴۷)

﴿٤﴾ علانیہ زنا کاری بکثرت ہونے لگے گی۔

(صحیح المسلم، کتاب العلم، بابِ رفع العلم وقبضه وظهورالجهل والفتن فی آخر الزمان، رقم۲٦۷۱،ص۱۴۳۴)

﴿۵﴾ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتیں بہت زیادہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ ایک

مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وظھور الجھل،رقم ۸۱،ج ۱،ص ۴۷)

﴿۶﴾ ملک عرب میں کھیتی باغ اور نہریں ہوجائیں گی۔

(صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان لایوجد من یقبلھا، رقم ۱۵۷،ص ۵۰۵)

﴿۷﴾ دین پر قائم رہنا اتنا ہی دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا۔

(جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۳،رقم ۲۲۶۷،ج ۴،ص ۱۱۵)

یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی ان یکون مکان المیت من البلاء،رقم ۱۵۷،ص ۱۵۵۵)

﴿۸﴾ لوگ علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لئے نہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف،رقم ۲۲۱۷،ج ۴،ص ۹۰)

﴿۹﴾ مرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہوگا اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف،رقم ۲۲۱۸،ج ۴،ص ۹۰)

﴿۱۰﴾ مسجدوں میں لوگ شور مچائیں گے۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف،رقم ۲۲۱۸،ج ۴،ص ۸۹)

﴿۱۱﴾ گانے بجانے کا رواج بہت زیادہ ہوجائے گا۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف،رقم ۲۲۱۸،ج ۴،ص ۹۰)

﴿۱۲﴾ اگلے لوگوں پر لوگ لعنت کریں گے اور برا کہیں گے۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف،رقم ۲۲۱۸،ج۴،ص۹۰)

﴿۱۳﴾ جانور آدمیوں سے کلام کریں گے۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن ، باب ماجاء فی کلام السباع،رقم ۲۱۸۸،ج۴،ص۷۶)

﴿۱۴﴾ ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا' پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان،باب بیان الایمان والاسلام والاحسان ووجوب الایمان باثبات قدر اللہ عزوجل، رقم ۸،ص ۲۱۔۲۲)

﴿۱۵﴾ وقت میں برکت ختم ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ برس مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ایک ہفتہ کے۔اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے گزر جائے گا۔وغیرہ وغیرہ۔

(شرح السنة، کتاب الفتن، باب الدجال لعنه الله ،رقم ۴۱۵۹،ج۷،ص۴۴۲)

الغرض اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب یقیناً ظاہر ہوکر رہیں گی یہاں تک کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ۵۳ ماجاء فی المهدی، رقم ۲۲۳۹،ج۴،ص۹۹)

دجال نکلے گا۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء من این یخرج الدجال، رقم ۲۲۴۴،ج۴،ص۱۰۲)

اور اس کو قتل کرنے کے لئے

(جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی قتل عیسٰی ابن مریم الدجال، رقم ۲۲۵۱،ج۴،ص۱۰۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی نزول عیسٰی ابن مریم علیه السلام، رقم ۲۲٤۰،ج٤،ص ۱۰۰)

یاجوج وماجوج جو بہت ہی زبردست لوگ ہیں وہ نکل کر تمام زمین پر پھیل جائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب ذکر الدجال،رقم۲۱۳۷،ص۱۵٦۹)

اور بڑے بڑے فساد اور بربادی برپا کریں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہو جائینگے۔

(سنن ابن ماجه،کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عیسٰی ابن مریم ---الخ، رقم٤۰۷۹،ج٤،ص٤۰۹ /صحیح مسلم ، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال وصفته وما معه، رقم ۲۱۳۷،ص۱۵٦۸)

پچھم سے آفتاب نکلے گا۔

(جامع الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی طلوع الشمس من مغربها، رقم۲۱۹۳، ج٤،ص۷۸)

قرآن کے حروف اڑ جائیں گے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الفتن،باب ذهاب القرآن والعلم،رقم ٤۰٤۹،ج٤،ص۳۸٤)

یہاں تک کہ روئے زمین کے تمام مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة،باب ذکر الدجال وصفته وما معه،رقم ۲۱۳۷،ص۱۵٦۸)

اس طرح جب قیامت کی تمام نشانیاں ظاہر ہو چکیں گی تو اچانک خدا کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس سے زمین آسمان ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة،باب فی خروج الدجال ومکثه فی الارض...الخ،رقم ۱۱٦،ص۱۵۷۲)

چھوٹے بڑے سب پہاڑ چور چور ہو کر بکھر جائیں گے۔ تمام دریاؤں میں طوفان اٹھ کھڑا

ہوگا۔اور زمین پھٹ جانے سے ایک دریا دوسرے دریاؤں سے مل جائے گا۔تمام مخلوقات مرجائے گی اور سارا عالم نیست و نابود اور پوری دنیا تہس نہس ہوکر برباد ہو جائیگی۔ پھر ایک مدت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ پھر سارا عالم دوبارہ پیدا ہو جائے گا اور تمام مردے زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ جہاں سب کے اعمال میزان عمل میں تولے جائیں گے حساب کتاب ہوگا۔

(شعب الایمان،باب فی حشرالناس بعد مایبعثون من قبورهم ،رقم۳۵۳،ج۱،ص۳۱۲)

حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم شفاعت فرمائیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامة مع الانبیاء وغیرهم، رقم ۷۵۰۹،ج٤،ص٥٧٦)

اور اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔

(شعب الایمان،باب فی حشر الناس بعد مایبعثون من قبورهم،رقم ۳٦۰،ج۱،ص۳۲۱)

نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھوں میں اور بدوں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیا جائیگا۔

(النبراس شرح العقائد النسفية، وقراءة الکتاب حق، ص۲۱٦)

پھر یہ لوگ پل صراط پر چلائے جائیں گے۔جن لوگوں کے اعمال اچھے ہوں گے وہ سلامتی کے ساتھ پل سے پار ہوکر جنت میں پہنچ جائیں گے اور جو بداعمال اور گناہگار ہوں گے وہ اس پل سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان،باب معرفة طریق الرؤیة ، رقم ۱۸۳،ص۱۱۲)

عقیدہ : ۱ جہنم پیدا ہوچکی ہے۔

(شرح العقائدالنسفية،والحوض حق ، والجنة حق والنار حق،ص۱۰٦)

اوراس میں طرح طرح کے عذابوں کے سامان موجود ہیں۔ دوزخی لوگوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا۔ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور دوسرے بزرگوں کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامۃ مع الانبیاء وغیرھم، رقم ۷۵۰۹، ۷۵۱۰، ج ٤، ص ٥٧٦)

مسلمان کتنا ہی بڑا گناہگار کیوں نہ ہومگر وہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ کچھ دنوں تک اپنے گناہوں کی سزا پا کر وہ جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ ہاں البتہ کفار ومشرکین ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہیں گے اوران کو موت بھی نہیں آئے گی۔

(شرح العقائد النسفیۃ ، مبحث اھل الکبائر من المؤمنین لایخلدون فی النار، ص ١١٧۔ ١١٨)

عقیدہ : ۲ جنت بھی بنائی جا چکی ہے۔

(شرح العقائد النسفیۃ، والحوض حق ، والجنۃ حق والنار حق، ص ١٠٦)

اوراس میں طرح طرح کی نعمتوں کا سارا سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما رکھا ہے۔ جنتیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کسی طرح کا کوئی رنج وغم ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی سوق الجنۃ، رقم ٢٥٥٨، ج ٤، ص ٢٤٧)

ان کی ہر خواہش اور تمنا کو خداوند کریم پوری فرمائے گا اور وہ بہشت کے باغوں میں قسم قسم کے میووں اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

(بہار شریعت، ج ١، ح ١، ص ٤٤)

اور ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے نہ کبھی وہ جنت سے نکالے جائیں گے نہ مریں گے!

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ باب ماجاء فی خلود اھل الجنۃ، رقم ٢٥٢٦، ج ٤، ص ٢٥١)

عقیدہ :۳ شرک اور کفر کے گناہ کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ان کے علاوہ دوسرے چھوٹے بڑے گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے گا۔ (پ ٥،النساء:٤٨)

اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ (پ ٤،ال عمران:١٢٩)

عذاب دینا اس کا عدل ہے اور معاف کر دینا اس کا فضل ہے۔اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر اپنا فضل فرمائے۔(آمین)

ضروری ھدایت:۔ پیاری بہنو اور عزیز بھائیو! تم قیامت کی ہولنا کیوں اور جنت و دوزخ کی نعمتوں اور عذابوں کا مختصر حال پڑھ چکے۔یقین کرو اور ایمان رکھو کہ ہم کو تم کو اور سب کو یہ دن دیکھنے ہیں لہٰذا خدا کے لئے دنیا کے عیش و آرام میں پڑ کر آخرت کو مت بھول جاؤ۔صرف خوراک' پوشاک' زیورات' مکانات اور دنیاوی راحت و آرام کے سامان ہی کی فکر میں دن رات مت رہا کرو بلکہ آخرت کی زندگی کا بھی کچھ سامان کرو اور زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال اور عبادتیں کر کے آخرت کا سامان تیار کرو اور جہنم کے عذابوں سے بچنے اور جنت کی نعمتوں کے پانے کی تدبیریں کرو۔دنیا آنی فانی ہے۔یاد رکھو کہ ایک دن بالکل ہی نا گہاں اور اچانک ملک الموت تمہارے پاس آ کر یہ فرمادیں گے کہ اے شخص تیرے گھر میں ہزاروں من اناج رکھے ہوئے ہیں مگر اب تو ان میں سے ایک دانہ بھی نہیں کھا سکتا۔ ٹھنڈے ٹھنڈے میٹھے پانیوں کے مٹکے بھرے ہوئے رکھے ہیں مگر اب تو ان پانیوں کا ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتا۔تیرے گھر میں ہزاروں لاکھوں روپے رکھے ہوئے ہیں مگر اب تو ان میں سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتا۔اب تو کچھ بول بھی نہیں سکتا۔اٹھ کر اب تو چل پھر بھی نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر ایک دم ملک الموت روح قبض کرنے لگیں گے اور اس وقت تم

کچھ بھی نہ کر سکو گے سوچو کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ اور تم اس وقت کس قدر افسوس کرو گے اور پچھتاؤ گے کہ ہائے یہ کیا ہوا؟ کاش میں تندرستی اور سلامتی کی حالت میں کچھ عبادتیں اور خیر خیرات کر لیتا۔ مگر اب اس پچھتانے اور افسوس کرنے سے کیا فائدہ؟ اس لئے میری بہنو! اور میرے بھائیو! ملک الموت کے آنے سے پہلے جو کچھ اعمال صالحہ اور صدقہ و خیرات کر سکتے ہو وہ کر کے قبر اور دوزخ کے عذابوں سے بچنے کا سامان کر لو۔ اور جنت میں جانے' اور بہشت کی نعمتوں کے پانے کے ذریعے بنا لو ورنہ بہت افسوس کرو گے اور اس وقت مجھے یاد کرو گے کہ ہمارا عالم دین بالکل سچ کہتا تھا۔ کاش ہم اس کی نصیحتوں کو مان لیتے تو ہمارا بھلا ہو جاتا۔ اس لئے پھر کہتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ

واسطے حق کے نہ ایسی راہ چل
حشر کے دن جس سے ہو تجھ کو خلل
نیکیوں میں سست ہے بدیوں میں چست
چھوڑ ان باتوں کو طور اپنے بدل
قبر میں رہنے کی بھی کچھ فکر کر
اونچے اونچے یاں تو بنوائے محل
روشنی کا قبر میں سامان کر
ہیں محض بیکار یہ شمع و کنول
عاقبت بن جائے ایسے کام کر
جلد ان دنیا کے پھندوں سے نکل
مال و دولت سب دھرے رہ جائیں گے

کام آئے گا وہاں تیرا عمل
ہائے تو بوتا ہے کانٹے ہر طرف
کس طرح پائے گا تو جنت کے پھل
سو برس جینے کی تجھ کو آس ہے
ہے کھڑی سر پر ترے تیری اجل
عمر گھٹتی ہے گناہوں میں تری
غار میں گرتا ہے تو جلدی سنبھل

کفر کی باتیں

اس زمانے میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں۔ اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے۔ اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لئے ہم یہاں چند کفر کی بولیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہو جائے اور لوگ ان باتوں کو بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں۔ اور اگر خدانخواستہ یہ کفر کے الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

《۱》 خدا کے لئے مکان اور جگہ ثابت کرنا کفر ہے بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے پنچ یا اوپر اللہ نیچے تم یہ کہنا کفر ہے۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطلب موجبات الکفرانواع، ج۲، ص۲۵۹ / الفتاوی القاضی خان ، کتاب السیر، باب مایکون کفرًا من للمسلم، ج۴، ص۴۷۰)

﴿۲﴾ کسی سے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا ''میں جہنم سے نہیں ڈرتا'' یا یہ کہا ''مجھے خدا کے عذاب کی کوئی پروانہیں'' یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ اس نے غصہ میں کہہ دیا کہ ''میں خدا سے نہیں ڈرتا'' یہ کہہ دیا کہ ''خدا کہاں ہے'' یہ سب کفر کی بولیاں ہیں۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب السير ، الباب التاسع فی احكام المرتدين مطلب موجبات الكفر انواع، ج٢،ص ٢٦٠ـ٢٦٢)

﴿۳﴾ کسی سے کہا کہ ان شاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہہ دیا کہ ''اجی میں بغیر ان شاء اللہ کے کروں گا۔'' کافر ہو گیا۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب السير ، الباب التاسع فی احكام المرتدين مطلب موجبات الكفر انواع، ج٢،ص ٢٦١)

﴿٤﴾ کسی مالدار کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ ''آخر یہ کیسا انصاف ہے کہ اس کو مالدار بنا دیا مجھے غریب بنا دیا۔'' یہ کہنا کفر ہے۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب السير ، الباب التاسع فی احكام المرتدين مطلب موجبات الكفر انواع، ج٢،ص ٢٦٢)

﴿۵﴾ اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کے لئے ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اللہ عزوجل نے بہت برا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔ اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

﴿٦﴾ خدا کے کسی کام کو برا کہنا یا خدا کے کاموں میں عیب نکالنا یا خدا کا مذاق اڑانا یا خدا کی بے ادبی کرنا یا خدا کی شان میں کوئی پھوہڑ لفظ بولنا یا خدا کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

﴿۷﴾ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا یا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو عیب لگانا یا ان کا مذاق اڑانا یا ان پر طعنہ مارنا یا ان کے کسی کام کو بے حیائی بتانا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا کفر ہے۔ (البحر الرائق، کتاب السیر،باب احکام المرتدین،ج۵،ص۲۰۳۔۲۰۵)

﴿۸﴾ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو آخر نبی نہ مانے

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر، ص۲۴۶۔۲۴۷)

یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی کسی چیز یا کسی بات کی توہین کرے یا حقیر جانے یا عیب لگائے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے مقدس بال یا ناخن کی بے ادبی کرے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا' مونچھیں کم کرنا'

(البحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج۵،ص۲۰۴ /الفتاوی التاتارخانیة، کتاب احکام المرتدین، فصل فیما یعود الی الانبیاء علیھم السلام، ج۵، ص۴۸۱۔۴۸۲ / الفتاوی الھندیة، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطلب موجبات الکفر انواع،ج۲،ص۲۶۳۔۲۶۵)

عمامہ کا شملہ لٹکانا۔

(مجمع الانھر، کتاب السیروالجھاد،باب ثم ان الفاظ الکفر انواع، ج۲،ص۵۱۰)

کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا یا حضور کی کسی سنت کا مذاق اڑائے یا اس کو برا سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(الفتاوی التاتارخانیة، کتاب احکام المرتدین، فصل فیما یعود الی الانبیاء علیھم السلام، ج۵، ص۴۸۲)

﴿۹﴾ جو شخص کسی قاتل یا خونی ڈاکو کو دیکھ کر توہین کی نیت سے کہہ دے کہ' ملک الموت'

آ گئے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب السير،الباب التاسع فی احكام المرتدين مطلب موجبات الكفر انواع،ج ۲،ص ۲٦٦)

﴿۱۰﴾ قرآن کی کسی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔

(البحرالرائق، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج ۵،ص ۲۰۵)

جیسے بعض داڑھی منڈے کہہ دیا کرتے ہیں کہ قرآن میں **كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ** آیا ہے اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ کلہ صاف کراتے رہو۔ (بهارشریعت،ح ۹،ص ۱۷۱)

یا اکیلے نماز پڑھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ **اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی** اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ نماز تنہا پڑھا کرو۔ ان باتوں کے بول دینے سے آدمی کافر ہو جائے گا کیونکہ یہ قرآن کے ساتھ مسخرہ پن بھی ہے اور قرآن کے معنی کو بدل ڈالنا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

(شرح الملاء علی القاری علی الفقه الاكبر، فصل من ذالك فيما يتعلق بالقرآن والصلاة،ص ۱٦٨/الفتاوی الهندية، كتاب السير،باب احكام المرتدين، ج ۲، ص ۲٦٦ ـ ۲٦٧)

﴿۱۱﴾ اسلام میں شک کرنا اور یہ کہنا کہ معلوم نہیں میں مسلمان ہوں یا کافر یا اپنے اسلام پر افسوس کرنا مثلاً یہ کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا یہ اچھا نہیں ہوا کاش میں ہندو ہوتا یا عیسائی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا تو کفار کے دین کو اچھا بتانا یا کسی کفر کی بات کو اچھا سمجھنا یا کسی کو کفر کی بات سکھانا یا یہ کہنا کہ نہ میں ہندو ہوں نہ مسلمان' میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ مسجد سے تعلق رکھتا ہوں نہ مندر سے یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں ڈھونگ ہیں میں کسی کو نہیں مانتا یا یہ کہنا کہ کعبہ تو معمولی پتھروں کا ایک پرانا گھر ہے اس میں کیا دھرا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا بے کار آدمیوں کا کام ہے۔ ہم کو نماز کی کہاں فرصت ہے؟ یا یہ کہنا کہ روزہ وہ رکھے جس کو کھانا نہ ملے یا یہ کہنا کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو روزہ رکھ

کر بھوکے کیوں مریں؟ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں بہت پڑھ لی کیا فائدہ ہوا؟ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہیں یا یہ کہنا کہ میں تو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہوں۔ باقی دنوں میں نہ کبھی پڑھی نہ پڑھوں گا۔ یا یہ کہنا کہ نماز مجھے موافق نہیں آتی۔ میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور اٹھاتا ہوں یا یہ کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو ملا لوگوں نے مالداروں پر لگا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے۔ یا بلیک مارکیٹ کا دھندا ہے۔ میں ایسا کام کیوں کروں؟ وغیرہ وغیرہ اس قسم کی تمام بکواسیں کھلا ہوا کفر ہیں۔ ان سب بولیوں سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

﴿۱۲﴾ یہ کہنا کہ رام و رحیم دونوں ایک ہی ہیں اور وید و قرآن میں کچھ فرق نہیں یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خدا کے گھر ہیں۔ دونوں جگہ خدا ملتا ہے' کفر ہے۔

﴿۱۳﴾ بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٤٣)

یا زنار (جنیو) باندھنا یا سر پر چٹیا رکھنا یا قشقہ لگانا

(الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب موجبات الكفر انواع، ج٢، ص٢٧٦، ٢٧٧)

یا ہولی دیوالی پوجنا یا رام لیلا، جنم اشٹمی، رام نومی وغیرہ کے جلوسوں اور میلوں میں کفر کی شان و شوکت بڑھانے یا کافروں کو خوش کرنے کے لئے شریک ہونا' یا ان کفری تہواروں کی تعظیم کرنا یا کوئی چیز ان تہواروں کے دن مشرکین کے گھر بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو یہ کفر ہے۔

﴿١٤﴾ جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا

(فتاوی رضویه(جدید)، ج ١٤، ص ٦٩١)

یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہہ دے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چولھے بھاڑ میں ڈال دو یا کہہ دے کہ میں شرع ورع کو نہیں جانتا

(مجمع الانهر، كتاب السيروالجهاد، باب ثم ان الفاظ الكفرانواع، ج ٢، ص ٥١٠)

یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب التاسع فى أحكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٧٢)

یا یہ کہہ دے کہ بسم اللہ اور سبحان اللہ روٹی کی جگہ کام نہ دے گا۔ ہمیں روٹی چاہیے بسم اللہ اور سبحان اللہ نہیں چاہیے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

﴿١٥﴾ شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت "بسم اللہ" کہنا کفر ہے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين مطلب موجبات الكفرانواع، ج ٢، ص ٢٧٣)

﴿١٦﴾ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

﴿١٧﴾ جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے یا کسی مردہ کافر و مرتد کو مرحوم و مغفور کہے یا کسی مردہ ہندو کو "بیکنٹھ باشی" کہے وہ خود کافر ہے۔

﴿١٨﴾ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا یا خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين مطلب موجبات الكفر انواع، ج ٢، ص ٢٧٢)

یا خدا کی فرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفر ہیں۔

﴿۱۹﴾ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ، جنت، دوزخ، آسمانی کتابیں ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

(المسامرة، ص ۳۴۲)

﴿۲۰﴾ قرآن مجید کو ناقص بتانا اور یہ کہنا کہ اس میں سے کچھ آیتیں نکال دی گئی ہیں یا قرآن مجید کی کسی آیت کا انکار کرنا یا قرآن میں کوئی عیب بتانا قرآن مجید کی بے ادبی کرنا، یہ سب کفر ہیں۔

بہنو اور بھائیو! غور کرو یہ سب الفاظ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے الفاظ ہیں جن کے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے لہٰذا بول چال میں خاص طور پر دھیان رکھو۔ زیادہ شیخی مت بگھارو۔ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ اور خبردار بے لگام بن کر قینچی کی طرح زبان چلا چلا کر جو منہ میں آئے اول فول نہ بکتے رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ اور اس کو قابو میں رکھو۔ کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں داخل کر دیتی ہیں۔ توبہ توبہ نعوذ باللہ منہ اللہ تعالیٰ مسلمان کو کفری کلاموں اور کفریات کے کاموں سے بچائے رکھے۔ ''آمین''۔

ولایت کا بیان

ولایت دربار خداوندی میں ایک خاص قرب کا نام ہے جو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

عقیدہ : ۱ تمام امتوں کے اولیاء میں ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امت کے اولیاء سب سے افضل ہیں۔ اور اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرات خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان و حضرت علی

مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان میں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی افضلیت کی بھی ترتیب ہے۔یعنی سب سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں۔ پھر فاروق اعظم۔ پھر عثمان غنی۔ پھر علی مرتضٰی!(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(شرح العقائد النسفی، مبحث افضل البشر بعد نبیناصلی اللہ علیہ وسلم،ص۱۴۹۔۱۵۰)

عقیدہ : ۲ اولیائے کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سچے نائب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو بہت بڑی طاقت اور عالم میں ان کو تصرفات کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔اور بہت سے غیب کے علوم ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ لوح محفوظ کے علوم پر بھی مطلع فرما دیتا ہے۔لیکن اولیاء کو یہ سارے کمالات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے واسطہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

عقیدہ : ۳ اولیاء کی کرامت حق ہے۔اس کا منکر گمراہ ہے۔کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا۔ اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء دینا' لمبی مسافتوں کو منٹ دو منٹ میں طے کرلینا۔ پانی پر چلنا۔ ہواؤں میں اڑنا۔ دور دور کی چیزوں کو دیکھ لینا۔ مفصل بیان کے لئے پڑھو ہماری کتاب ''کرامات صحابہ''علیھم الرضوان

(شرح العقائدالنسفی، مبحث کرامات الاولیاء حق ،ص۱۴۵۔۱۴۷)

عقیدہ : ٤ اولیائے کرام کو دور و نزدیک سے پکارنا جائز اور سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

عقیدہ : ۵ اولیائے کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کا علم اور ان کا دیکھنا ان کا سننا دنیاوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

عقیدہ : ٦ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعث سعادت و برکت ہے اور ان کی نیاز و فاتحہ اور ایصال ثواب مستحب اور خیر و برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔اولیائے کرام کا عرس کرنا یعنی لوگوں کا ان کے مزاروں پر جمع ہو کر قرآن خوانی و فاتحہ

خوانی ونعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب یہ سب اچھے اورثواب کے کام ہیں۔ ہاں البتہ عرسوں میں جوخلاف شریعت کام ہونے لگے ہیں۔مثلاً قبروں کوسجدہ کرنا' عورتوں کا بے پردہ ہوکرمردوں کے مجمع میں گھومتے پھرنا' عورتوں کا ننگے سرمزاروں کے پاس جھومنا' چلانا اورسر پٹک پٹک کرکھیلنا کودنا۔اورمردوں کا تماشا دیکھنا' باجا بجانا' ناچ کرانا یہ سب خرافات ہرحالت میں مذموم وممنوع ہیں۔اور ہرجگہ ممنوع ہیں اور بزرگوں کے مزاروں کے پاس اورزیادہ مذموم ہیں لیکن ان خرافات وممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بزرگوں کا عرس حرام ہے جوحرام اورممنوع کام ہیں ان کوروکنا لازم ہے۔ناک پراگرمکھی بیٹھ گئی ہے تو مکھی کواڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کرنہیں پھینک دینا چاہیے۔اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام کام اورممنوع کاموں کوشامل کردیا ہے تو ان حرام وممنوع کاموں کوروکا جائے عرس ہی کوحرام نہیں کہہ دیا جائے گا۔

پیری مریدی:۔ علماءاورمشائخ سے مرید ہونا اوران کے ہاتھوں پرتوبہ کرکے نیک اعمال کرنے کا عہد کرنا جائز اورثواب کا کام ہے مگر مرید ہونے سے پہلے پیر کے بارے میں خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کرلیں ورنہ اگر پیر بدعقیدہ اور بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھوبیٹھیں گے۔آج کل بہت سے ایمان کے ڈاکو پیروں کے لباس میں پھرتے رہتے ہیں۔لہٰذا مرید بننے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔یوں تو پیر بننے کے لئے بہت سی شرطوں کی ضرورت ہے مگر کم سے کم چار شرطوں کا پیر میں ہونا تو بے حد ضروری ہے۔اول سنی صحیح العقیدہ ہو' دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔سوم فاسق معلن نہ ہو۔چہارم اس کا سلسلہ اورشجرہ طریقت رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تک متصل ہو ورنہ اوپر سے فیض نہ ہوگا۔

لہٰذا خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بد مذہب مثلاً رافضی، خارجی، وہابی وغیرہ سے مرید ہونا حرام اور گناہ ہے اسی طرح بالکل ہی جاہل جو حلال و حرام اور فرض و واجب اور ضروریات دین کا علم نہ رکھتا ہو اس سے مرید ہونا بھی ناجائز ہے۔ یوں ہی نماز و روزہ چھوڑنے والا۔ داڑھی منڈانے والا یا حد شریعت سے کم داڑھی رکھنے والا یا گناہ کبیرہ اور خلاف شریعت اعمال کرنے والا بھی پیر بنانے کے لائق نہیں۔ اور ایسے فاسق سے مرید ہونا بھی درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے ہی وہ شخص جس کا سلسلہ اور شجرہ بیعت درمیان میں کہیں سے بھی کٹا ہوا ہو۔ مثلاً اس کو خود ہی خلافت و اجازت کسی بزرگ سے نہ حاصل ہو یا اس کے شجرہ کے پیروں میں سے کوئی بلا خلافت و اجازت والا ہو یا گمراہ ہو تو ایسے شخص سے بیعت ہونا بھی درست نہیں ہے۔

﴿۵﴾

عبادات

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ اُٹھتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

مسائل کی چند اصطلاحیں

یہ وہ اصطلاحی بولیاں ہیں کہ ان کو جان لینے سے اس کتاب کے سمجھنے میں مدد ملے گی اور مسائل کے سمجھنے میں ہر جگہ بہت ہی سہولت اور آسانی ہو جائے گی۔ اس لئے مسئلوں کو پڑھنے سے پہلے ان اصطلاحوں کو خوب سمجھ کر اچھی طرح یاد کرلو!

فرض:۔ وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز وروزہ اور حج وزکوٰۃ وغیرہ۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں ایک فرض عین' دوسرے فرض کفایہ۔ فرض عین وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ۔ اور فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہگار ہونگے جیسے نماز جنازہ وغیرہ

(بہار شریعت، ج۱، ح ۲، ص۷)

واجب:۔ وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے لیکن اس کا

انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بدمذہب ہے۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۸)

سنت موکدہ:۔ وہ ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ بیان جواز کے لئے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتفاقیہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا۔ جیسے نماز فجر کی دو رکعت سنت' اور نماز ظہر کی چار رکعت فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں۔ اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت' یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں یہ سب سنت موکدہ ہیں۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۸)

سنت غیر موکدہ:۔ وہ ہے جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑ دینے والا عذاب کا مستحق نہیں۔ جیسے عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت اور عشاء سے پہلے کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنت غیر موکدہ ہیں۔ سنت غیر موکدہ کو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۸)

مستحب:۔ ہر وہ کام ہے جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو۔ خواہ اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو۔ یا علماء صالحین نے اسے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا ہو۔ یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی

عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا' نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا' خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر' میلاد شریف' پیران کبار کے وظائف وغیرہ' مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۸)

مباح:۔ وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو۔ جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑ دینے میں نہ کوئی عذاب ہو۔ جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹)

حرام:۔ وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل سے ہو۔ اس کا چھوڑنا ضروری اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹)

خوب سمجھ لو کہ حرام فرض کا مقابل ہے یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مکروہ تحریمی:۔ وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ اس کا چھوڑنا لازم اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے۔ مگر چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹)

اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ یہ واجب کا مقابل ہے یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

اساءت:۔ وہ ہے جس کا کرنا برا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحق عذاب ہے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹)

واضح رہے کہ یہ سنت موکدہ کا مقابل ہے یعنی سنت موکدہ کو کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساءت کو چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

مکروہ تنزیہی:۔ وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا۔ یہ سنت غیر موکدہ کا مقابل ہے۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹)

خلاف اولیٰ:۔ وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹)

نماز

ہر مسلمان مرد اور عورت کو یہ جان لینا چاہیے کہ ایمان اور عقیدوں کو صحیح کر لینے کے بعد سب فرضوں میں سب سے بڑا فرض نماز ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور احادیث میں بہت زیادہ بار بار اس کی تاکید آئی ہے۔ یاد رکھو کہ جو نماز کو فرض نہ مانے یا نماز کی توہین کرے یا نماز کو ایک ہلکی اور بے قدر چیز سمجھ کر اس کی طرف بے توجہی برتے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے اور جو شخص نماز نہ پڑھے وہ بہت بڑا گناہ گار' قہر قہار اور غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کا حقدار ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بادشاہ اسلام پہلے اس کو تنبیہ و سزا دے۔ پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے تو اس کو قید کر دے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ امام مالک و شافعی و احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک بادشاہ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۸)

شریعت کا یہ مسئلہ ہے کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو نماز سکھا کر نماز پڑھنے کا حکم دیں۔ اور جب بچے کی عمر دس برس کی ہو جائے تو مار مار کر اس سے نماز پڑھوائیں۔

(شعب الایمان للبیهقی،باب فی حقوق الاولاد والاھلین،رقم ۸۶۵۰،ج٦،ص۳۹۸)

مسئلہ:۔ نماز خالص بدنی عبادت ہے۔اس میں نیابت جاری نہیں ہوسکتی۔یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔نہ یہ ہوسکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر کے نماز سے چھٹکارا حاصل کرلے۔ ہاں البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو امید ہے کہ ان شاءاللہ یہ قبول ہو۔اور یہ وصیت بھی وارثوں کو اس کی طرف سے پوری کرنی چاہیے کہ قبول وعفو کی امید ہے۔

(درمختارو ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،مطلب فیما یعیر الکافر به مسلمامن الافعال،ج۲،ص۱۲۔۱۳)

شرائط نماز :۔اس سے پہلے کہ ہم نماز کا طریقہ بتائیں ان چھ چیزوں کو بتا دینا ضروری ہے جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہوسکتی۔ان چھ چیزوں کو ''شرائط نماز'' کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

پہلی پاکی۔دوسری شرمگاہ کو چھپانا۔تیسری نماز کا وقت۔چوتھی قبلہ کی طرف منہ کرنا۔پانچویں نیت۔چھٹی تکبیر تحریمہ۔

(الدرالمختارو ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،باب شروط الصلاۃ،مطلب فی استقبال القبلة،ج۲،ص۹۰۔۱۳۳)

پہلی شرط ❁ یعنی ''پاکی'' کا مطلب ہے کہ نمازی کا بدن،اسکے کپڑے،نماز کی جگہ سب پاک ہوں اور کوئی نجاست جیسے پیشاب، پاخانہ،خون،لید، گوبر،مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو۔اور نمازی بے غسل اور بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط یعنی ''شرمگاہ چھپانے'' کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں کم سے کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپا رہنا ضروری ہے اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے۔ صرف چہرہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ ٹخنے کو بھی چھپا رہنا چاہیے۔

تیسری شرط یعنی ''وقت'' کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت میں پڑھی جائے۔

چوتھی شرط یعنی ''قبلہ کو منہ کرنا'' اس کا مطلب ظاہر ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کرے۔

پانچویں شرط یعنی ''نیت'' کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھتا ہو۔ دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر دل میں ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

چھٹی شرط ''تکبیر تحریمہ'' یعنی اللہ اکبر کہنا۔ یہ نماز کی آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی۔ اب اگر نماز کے سوا دوسرا کوئی کام کیا یا کچھ بولا تو نماز ٹوٹ گئی۔ پہلی پانچوں شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور نماز ختم ہونے تک موجود رہنا ضروری ہے اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

پاکی کے مسائل کا بیان

وضو کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے دل میں وضو کا پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے۔ پھر مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو مل کر صاف کرے۔ اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز اٹکی یا چپکی ہو تو اس کو انگلی یا مسواک یا خلال سے نکالے اور چھڑائے۔ پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے لیکن اگر روزہ دار ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے پھر داہنے ہاتھ سے تین دفعہ ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہ جائے اور کہیں ذرا بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ اگر داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور داڑھی میں انگلیوں سے خلال بھی کرے لیکن اگر احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر داہنا ہاتھ دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلہ ہو یا کلائیوں میں تنگ چوڑیاں ہوں تو ان سبھوں کو ہلا کر دھوئے تاکہ سب جگہ پانی بہ جائے پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھئوں انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے۔ اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں۔ پھر سر کے پچھلے حصہ سے ہاتھ ماتھے کی طرف اس طرح لائے کہ دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ

پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ جائیں۔ پھر کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح تین دفعہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کرے کہ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ وضو کر لینے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا سا پی لے کہ یہ بیماریوں سے شفا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو دھوتے ہوئے بِسْمِ اللہ پڑھ لیا کرے اور درود شریف و کلمہ شہادت بھی پڑھتا رہے اور یہ بھی بہت بہتر ہے کہ وضو پورا کر لینے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ)

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی بیان ارتقاء الحدیث الضعیف --- الخ، ج۱، ص۲۷۵)

اور سورۂ انا انزلنا پڑھے مگر ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری نہیں پڑھ لے تو اچھا اور ثواب ہے۔ نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن یاد رکھو کہ وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے چھوٹنے یا ان میں کچھ کمی ہو جانے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کو اگر چھوڑ دیا جائے تو گناہ ہوگا۔ اور کچھ چیزیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے وضو کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نیچے ہم ان چیزوں کا بیان لکھتے ہیں۔ ان کو پڑھ کر خوب یاد کر لو۔

وضو کے فرائض:۔ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں ﴿۱﴾ پورے چہرے کا ایک بار دھونا۔ ﴿۲﴾ ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔ ﴿۳﴾ ایک ایک بار

چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا۔﴿٤﴾ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا۔

(پ٦،المائدة:٦،الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الاول فی فرائض الوضوء،ج١،ص٥٣)

مسئلہ:۔ وضو یا غسل میں کسی عضو کو دھونے کا مطلب یہ ہے کہ جس عضو کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے اگر کوئی حصہ بھیگ تو گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ بہت سے لوگ بدن پر پانی ڈال کر ہاتھ پھرا کر بدن پر پانی چپڑ لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ بدن دھل گیا۔ یہ غلط طریقہ ہے۔ بدن پر ہر جگہ پانی کا کم سے کم دو بوند بہہ جانا ضروری ہے۔

(درمختار،مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب ارکان الوضوء الاربعة،مطلب فی الفرض القطعی والظنی، ج١،ص٢١٧ـ٢١٨)

اور مسح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گیلا ہاتھ پھیر لیا جائے۔ سر کے مسح میں بعض جاہلوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کیلئے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چومتے ہیں۔ پھر مسح کرتے ہیں۔ یہ ایک لغو کام ہے۔ مسح میں گیلا ہاتھ سر پر پھرا لینا چاہیے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة،مطلب فی معنی الاشتقاق وتقسيمه الی ثلثة اقسام..الخ، ج١،ص٢٢٢)

وضو کی سنتیں:۔ وضو میں سولہ چیزیں سنت ہیں۔﴿١﴾وضو کی نیت کرنا ﴿٢﴾بسم اللہ پڑھنا ﴿٣﴾پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا ﴿٤﴾مسواک کرنا ﴿٥﴾داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا ﴿٦﴾داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا ﴿٧﴾بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿٨﴾داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا ﴿٩﴾ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ﴿١٠﴾ہر عضو کو تین تین بار دھونا

﴿۱۱﴾پورے سر کا ایک بار مسح کرنا﴿۱۲﴾ترتیب سے وضو کرنا﴿۱۳﴾داڑھی کے جو بال منہ کے دائرہ کے نیچے ہیں ان پر گیلا ہاتھ پھرالینا﴿۱٤﴾اعضا کو لگاتار دھونا کہ ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے﴿۱۵﴾کانوں کا مسح کرنا﴿۱٦﴾ہر مکروہ بات سے بچنا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الفصل الثانی فی سنن الوضوء، ج۱،ص٦۔۸)

وضو کے مستحبات:۔ وضو میں جو چیزیں مستحب ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں سے کچھ ضمناً وضو کے طریقہ میں ذکر ہوچکیں۔ باقی کو اگر تفصیل کے ساتھ جاننا ہوتو بڑی کتابوں مثلاً ہمارے استاد حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب ''بہارشریعت'' کا مطالعہ کیجئے۔

بہر حال چند مستحبات یہ ہے﴿۱﴾جو اعضا جوڑے ہیں مثلاً دونوں ہاتھ دونوں پاؤں تو ان میں داہنے سے دھونے کی ابتدا کریں مگر دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ایک ہی ساتھ دھونا چاہئے۔ یوں ہی دونوں کانوں کا ایک ہی ساتھ مسح ہونا چاہئے﴿۲﴾انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرنا﴿۳﴾اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا﴿٤﴾وضو کا پانی پاک جگہ گرانا﴿۵﴾اپنے ہاتھ سے وضو کا پانی بھرنا﴿٦﴾دوسرے وقت کے لئے پانی بھر کر رکھ دینا﴿۷﴾بلاضرورت وضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لینا﴿۸﴾ڈھیلی انگوٹھی کو بھی پھرالینا﴿۹﴾صاحب عذر نہ ہوتو وقت سے پہلے وضو کر لینا﴿۱۰﴾اطمینان سے وضو کرنا﴿۱۱﴾کانوں کے مسح کے وقت انگلیاں کان کے سوراخوں میں داخل کرنا﴿۱۲﴾کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے قطرات سے بچانا﴿۱۳﴾وضو کا برتن مٹی کا ہو﴿۱٤﴾اگر تانبے وغیرہ کا ہوتو قلعی کیا ہوا ہو﴿۱۵﴾اگر وضو کا برتن لوٹا ہوتو

بائیں طرف رکھیں ﴿۱۶﴾اگر لوٹے میں دستہ لگا ہوا ہو تو دستہ کو تین بار دھو لیں ﴿۱۷﴾اور ہاتھ دستہ پر رکھیں لوٹے کے منہ پر ہاتھ نہ رکھیں ﴿۱۸﴾ ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا تا کہ قطرے بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں ﴿۱۹﴾ ہر عضو کو دھوتے ہوئے دل میں وضو کی نیت کا حاضر رہنا ﴿۲۰﴾ ہر عضو کو دھوتے وقت بِسْمِ اللہ اور درود شریف و کلمہ شہادت پڑھنا ﴿۲۱﴾ ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ عضو کے دھونے کی دعاؤں کو پڑھتے رہنا ﴿۲۲﴾ اعضائے وضو کو بلا ضرورت پونچھ کر خشک نہ کرے اور اگر پونچھے تو کچھ نمی باقی رہنے دے ﴿۲۳﴾ وضو کر کے ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے ﴿۲۴﴾ وضو کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة،الفصل الثالث فی المستحبات الوضوء، ج۱،ص۸۔۹)

وضو کے مکروہات:۔ وضو میں اکیس باتیں مکروہ ہیں۔یعنی یہ چیزیں وضو میں نہ ہونی چاہئیں۔ ﴿۱﴾عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ﴿۲﴾ وضو کے لئے نجس جگہ پر بیٹھنا ﴿۳﴾ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا ﴿۴﴾ مسجد کے اندر وضو کرنا ﴿۵﴾ وضو کے اعضا سے وضو کے برتن میں قطرے ٹپکانا ﴿۶﴾ پانی میں کھنکار یا تھوک ڈالنا ﴿۷﴾ قبلہ کی طرف تھوکنا یا کھنکار ڈالنا ﴿۸﴾ بلا ضرورت دنیا کی بات کرنا ﴿۹﴾ ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا ﴿۱۰﴾ اس قدر کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو ﴿۱۱﴾ منہ پر پانی مارنا ﴿۱۲﴾ منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا ﴿۱۳﴾ صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا ﴿۱۴﴾ ہونٹ یا آنکھوں کو زور سے بند کر کے منہ دھونا ﴿۱۵﴾ حلق اور گلے کا مسح کرنا ﴿۱۶﴾ دائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا ﴿۱۷﴾ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿۱۸﴾ اپنے لئے کوئی وضو کا برتن مخصوص کر لینا ﴿۱۹﴾ تین نئے

نئے پانیوں سے تین دفعہ سر کا مسح کرنا ﴿۲۰﴾ جس کپڑے پر استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے وضو کے اعضاء پونچھنا ﴿۲۱﴾ دھوپ میں گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا ان کے علاوہ ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ وضو نہ ہو تو نماز و سجدہ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے اور خانہ کعبہ کے طواف کے لئے وضو واجب ہے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة،الفصل الثالث فی المستحبات الوضوء، ج۱،ص۹)

مسئلہ:۔ جنب کو کھانے پینے سونے کے لئے وضو کر لینا سنت ہے اسی طرح اذان و اقامت و خطبۂ جمعہ وعیدین اور روضۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت کے وقت، وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کر لینا سنت ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی اعتبارات المرکب التّام، ج۱،ص۲۰۶)

مسئلہ:۔ سونے کے لئے، سونے کے بعد، میت کو نہلانے یا اٹھانے کے بعد، جماع سے پہلے، غصہ آ جانے کے وقت، زبانی قرآن شریف پڑھنے، علم حدیث اور دوسرے دینی علوم پڑھنے پڑھانے کے لئے یا دینی کتابیں چھونے کے لئے، شرمگاہ چھونے یا کافر کے بدن چھو جانے یا صلیب یا بت چھو جانے کے بعد، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے اور ہر گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے پردہ چھو جانے سے یا کوڑھی اور برص والے کا بدن چھو جانے سے، بغل کھجانے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد، ان سب صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی اعتبارات المرکب التّام، ج۱،ص۲۰۶)

وضو توڑنے والی چیزیں:۔ ﴿۱﴾ پیشاب یا پاخانہ کرنا ﴿۲﴾ پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا ﴿۳﴾ بدن کے کسی

حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے﴿٤﴾کھانا پانی یا خون یا پت کی منہ بھر کر قے ہو جانا﴿٥﴾اسطرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں﴿٦﴾بے ہوش ہو جانا﴿٧﴾غشی طاری ہو جانا﴿٨﴾کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چلنے میں قدم لڑکھڑائیں﴿٩﴾دکھتی ہوئی آنکھ سے پانی کا کیچڑ نکلنا﴿١٠﴾رکوع وسجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الطھارة،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ج١، ص٩۔١٣/ بھارشریعت،ج١،ح ٢،ص٢٤)

مسئلہ:۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا خود بالکل ننگے ہو کر وضو کیا یا نہانے کے وقت ننگے ہی وضو کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ اپنا ستر کھل جانے یا دوسرے کا ستر دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے ہاں البتہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہوا ہو بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کیونکہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسرے کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الطھارة،الباب الاول،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ج١، ص١٣)

مسئلہ:۔ اگر ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہتا ہوا خون نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔

(ردالمحتار،کتاب الطھارة،مطلب نواقض الوضوء،ج١،ص٢٩٢)

مسئلہ:۔ چھالا نوچ ڈالا اگر اس میں کا پانی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر پانی نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الطھارة،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ج١، ص١١)

مسئلہ:۔ کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد وہ تیل کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ:۔ زخم پر گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کچھ تری چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب الطهارة،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۱۰)

مسئلہ:۔ کھٹمل، مچھر، مکھی، پسو نے خون چوسا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب الطهارة،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۱۱)

مسئلہ:۔ قے میں صرف کیچوا گرا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

(درمختار، كتاب الطهارة،باب اركان الوضوء اربعة، ج ۱، ص ۲۸۸)

اور اگر اس کے ساتھ کچھ پانی وغیرہ بھی نکلا تو دیکھیں گے منہ بھر ہے یا نہیں اگر منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر بھر منہ سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة،الباب الاول،الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۱)

مسئلہ:۔ وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہوگئی تو یہ چلو کا پانی بیکار ہوگیا۔ اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے۔ بلکہ دوسرے پانی سے پھر سے وضو کرے۔

(فتاوی رضويه، ج ۱، ص ۲۵۵-۲۵۶)

مسئلہ:۔ دکھتی ہوئی آنکھ، دکھتی ہوئی چھاتی، دکھتے ہوئے کان سے جو پانی نکلے وہ نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(درمختار، كتاب الطهارة،مطلب فی ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبهٖ، ج ۱، ص ۳۰۵)

مسئلہ:۔ کسی کے تھوک میں خون نظر آیا تو اگر تھوک کا رنگ زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اگر تھوک سرخی مائل ہوگیا تو وضو ٹوٹ گیا۔

(درمختار، كتاب الطهارة،مطلب نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۱-۲۹۲)

مسئلہ:۔ وضو کے بعد ناخن یا بال کٹایا تو وضو نہیں ٹوٹا نہ وضو کو دُہرانے کی ضرورت ہے۔ نہ ناخن کو دھونے اور نہ سر کو مسح کرنے کی ضرورت ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ،الباب الاول،الفصل الاول،ج ۱،ص ٤)

مسئلہ:۔ اگر وضو کرنے کی حالت میں کسی عضو کے دھونے میں شک ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس عضو کو دھولے اور اگر اس قسم کا شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے۔ یوں ہی اگر وضو پورا ہو جانے کے بعد شک پڑ جائے تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

(الدرالمختار، کتاب الطھارۃ،مطلب فی ندب مراعاۃ الخلاف...الخ،ج ۱،ص ۳۰۹۔۳۱۰)

مسئلہ:۔ جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں وضو کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ سے ایسا شبہ ہو جایا کرتا ہو تو اس شبہ کو ہرگز نہ مانے۔ اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ وسوسہ کی اطاعت ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی ندب مراعاۃ الخلاف...الخ، ج ۱، ص ۳۰۹۔۳۱۰)

مسئلہ:۔ اگر بے وضو تھا۔ اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ یقیناً بلا وضو ہے۔ اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الطھارۃ،مطلب فی ندب مراعاۃ الخلاف..الخ،،ج ۱،ص ۳۱۰)

مسئلہ:۔ یہ یاد ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ وہ کونسا عضو تھا تو بایاں پاؤں دھولے۔

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ،باب ارکان الوضوء اربعۃ،ج ۱،ص ۳۱۰)

مسئلہ:۔ شیر خوار بچے نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر قے ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کردے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا ہے تو پاک ہے۔

(ردالمحتار مع درمختار، کتاب الطھارۃ،مطلب نواقض الوضوء،ج ۱،ص ۲۹۰)

مسئلہ:۔ سوتے میں جو رال منہ سے گرے اگرچہ پیٹ سے آئے' اگرچہ وہ بدبودار ہو پاک ہے۔ (درمختار، کتاب الطھارۃ،مطلب نواقض الوضوء،ج ۱،ص ۲۹۰)

مسئلہ:۔ مُردے کے منہ سے جو پانی بہے ناپاک ہے۔

(درمختار، کتاب الطھارۃ،مطلب نواقض الوضوء،ج ۱،ص ۲۹۰))

مسئلہ:۔ منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہوگیا۔ اگر لوٹے یا کٹورے کو منہ لگا کر کلی کو پانی لیا۔ تو لوٹا' کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا چلو سے پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لئے پانی لے۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطھارۃ،مطلب نواقض الوضوء،ج ۱،ص ۲۹۱)

غسل کے مسائل

غسل میں تین چیزیں فرض ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہوگا۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطھارۃ،مطلب فی ابحاث الغسل ،ج ۱،ص ۳۱۱)

﴿۱﴾ **کلی:۔** کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو' دانتوں کی جڑ' زبان کے نیچے' زبان کی کروٹیں غرض منہ کے اندر کے پرزے پرزے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی

کر لینے سے غسل نہیں ہوگا بلکہ غسل میں فرض ہیکہ بھر منہ میں پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تا کہ منہ کے اندر ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہوتو غسل کی کلی میں غرغرہ بھی کرے ہاں روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔

(درمختارو ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ج ۱، ص ۳۱۲)

﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا:۔ غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے نتھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھائے کہ نتھنوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

(درمختارو ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ج ۱، ص ۳۱۲)

﴿۳﴾ تمام بدن پر پانی بہانا:۔ یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں، اوپر نیچے، ہر ہر ذرے، ہر ہر رونگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھرا لیتے ہیں۔ اور پانی بدن پر پوت لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا۔ اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور داڑھی مونچھ بھوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر رونگٹے کی جڑ سے نوک تک ڈھل جانے کا خیال رکھیں۔ اسی طرح

کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گراریوں اور سوراخ۔اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ۔ پیٹ کی بلٹیں۔بغلیں ناف کے غار ٔران اور پیڑو کا جوڑ' جنگا سا؛ دونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ' ذکر اور خصیوں کے ملنے کی جگہ' خصیوں کے نیچے کی جگہ' عورت کے ڈھلکے ہوئے پستان کے نیچے کا حصہ' عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطھارۃ،مطلب فی ابحاث الغسل ،ج ۱،ص ۳۱۲/ بھارشریعت،ج ۱،ح ۲،ص ۳۵)

غسل کا طریقه:۔ غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کرکے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے اس کے بعد وضو کرے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے۔ پھر ہاتھ سے پانی لے لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھرا پھرا کر بدن کو ملے خصوصاً جاڑوں میں تاکہ بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے پھر داہنے کندھے پر تین بار پانی بہائے پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائے پھر سر پر اور پورے بدن پر تین بار پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر ہر حصہ کو خوب مل مل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

(فتاوی رضویه،ج ۱،ص ۴۴۸۔ ۴۵۰)

ضروری تنبیه:۔ بہت سے لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں ناپاک تہبند اور بدن سب پاک ہو جائے گا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے تہبند کی نجاست اور زیادہ پھیلتی ہے

اورسارے بدن بلکہ نہانے کے برتن تک کونجس کر دیتی ہے اس لئے نہانے میں لازم ہے کہ پہلے بدن کواوراس کپڑے کوجس کو پہن کرنہاتے ہیں دھوکر پاک کرلیں ورنہ غسل تو کیا ہوگااس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے وہ بھی ناپاک ہوجائیں گی۔اورسارابدن اور تہبند بھی ناپاک ہی رہ جائے گا۔

مسئلہ:۔ غسل میں سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا ضروری ہے اوراگر گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کوکھول کر جڑ سے نوک تک ہر بال پر پانی بہائے اورعورت پر صرف بال کی جڑوں کوتر کر لینا ضروری ہے گندھے ہوئے بالوں کوکھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو چوٹی کوکھولنا ضروری ہے۔

(درمختارو ردالمحتار، کتاب الطهارة،مطلب فی ابحاث الغسل،ج ۱،ص ۳۱۵۔۳۱۶)

مسئلہ:۔ غسل میں کانوں کی بالیوں اورناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اورکیل کو پھرا کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

(فتاوی رضویه،ج ۱،ص۴۴۸)

کن کن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ھے:۔ جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے وہ پانچ ہیں۔ ﴿۱﴾منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا ﴿۲﴾ احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جانا ﴿۳﴾ ذکر کے سر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل فرض کر دیتا ہے ﴿۴﴾حیض کا ختم ہو جانا ﴿۵﴾ نفاس سے فارغ ہونا۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة،الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل وهی ثلاثة،ج ۱،ص ۱۴۔۱۶)

مسئلہ:۔ جمعہ‘ عید‘ بقرعید‘ عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل کر لینا سنت ہے۔

(الفتاوی الھندیة کتاب الطھارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، ج ۱،ص ۱٦)

مسئلہ:۔ میدان عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے حرم کعبہ اور روضہ منورہ کی حاضری‘ طواف کعبہ۔ منیٰ میں داخل ہونے‘ جمروں کو کنکریاں مارنے کے لئے غسل کر لینا مستحب ہے۔ اسی طرح شب قدر‘ شب برات‘ عرفہ کی رات میں‘ مردہ نہلانے کے بعد‘ جنون اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد‘ گناہ سے توبہ کرنے کے لئے‘ نماز استسقاء کے لئے‘ گرہن کے وقت نماز کے لئے‘ خوف‘ تاریکی‘ آندھی کے وقت ان سب صورتوں میں غسل کر لینا مستحب ہے۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الطھارة،مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة، ج ۱،ص ۳٤۱ ـ ۳٤۲)

مسئلہ:۔ جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر نہائے ﴿۱﴾ مسجد میں جانا ﴿۲﴾ طواف کرنا ﴿۳﴾ قرآن مجید کا چھونا ﴿٤﴾ قرآن شریف کا پڑھنا ﴿۵﴾ کسی آیت کو لکھنا حرام ہے اور فقہ و حدیث اور دوسرے دینی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے مگر آیت کی جگہوں پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ لگانا حرام ہے۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الطھارة،مطلب یطلق الدعاء علی مایشمل الثناء ،ج ۱،ص ۳٤٦ ـ ۳۵٦)

مسئلہ:۔ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر بہتر ہے کہ وضو یا کلی کر لے۔ (بہار شریعت، ج ۱ ،ح ۲،ص ٤۳)

مسئلہ:۔ غسل خانہ کے اندر اگر چہ چھت نہ ہو ننگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے مگر ننگے نہائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور اگر تہبند باندھے ہوئے ہو تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(مراقی الفلاح، کتاب الطھارة،فصل آداب الغسل،ص ۲۵)

مسئلہ:۔ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔مرد کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر دونوں میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۳۷)

مسئلہ:۔ غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔دیر تک ننگے بدن نہ رہے۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۳۷)

مسئلہ:۔ جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں کیونکہ دوسروں کے سامنے بلا ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ج ۱، ص ۳۱۸/بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۳۸)

مسئلہ:۔ جس پر غسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے جس گھر میں جنب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے۔اب تاخیر کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۴۲)

مسئلہ:۔ جس شخص پر غسل فرض ہے اگر وہ کھانا کھانا چاہتا ہے یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھو لے اور کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کئے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس شخص کو احتلام ہوا ہو اس کو بے نہائے عورت کے پاس نہیں جانا چاہئے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۱٦)

تیمم کا بیان

اگرکسی وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہوتو وضواور غسل دونوں کے لئے تیمّم کر لینا جائز ہے۔مثلاً ایسی جگہ ہوکہ وہاں چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو۔یا پانی تو قریب ہی میں ہومگر دشمن یا درندہ جانور کے خوف یا کسی دوسری وجہ سے پانی نہ لے سکتا ہو۔ پانی کے استعمال سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ اور گمان غالب ہو۔تو ان صورتوں میں بجائے وضواور غسل کے تیمّم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة،الباب الرابع فی التيمم،الفصل الاول،ج ۱،ص۲۷ـ۲۸)

تیمم کا طریقہ:۔ تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمّم کی نیت کرے اورزبان سے یہ بھی کہہ دے کہ نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّباً اِلَی ا للّٰہِ تَعَالٰی پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح پھرائے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ دھونا فرض ہے پورے چہرہ پر ہر جگہ ہاتھ پھر جائے۔اگر بلاق یا نتھ پہنے ہوتو اس کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھرائے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھرائے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا دھونا فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ پھر جائے اگر ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور پہنے ہوئے ہوتو زیور کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ پھرائے۔اگر چہرہ اور دونوں ہاتھ پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں پھرایا تو تیمّم نہیں ہوگا اس لئے خاص طور پر اس کا دھیان رکھنا چاہئے کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ ہاتھ پھرائے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة الباب الرابع فی التيمم، الفصل الاول فی امورلا بدمنها فی التيمم، ج ۱،ص ۲۵ـ۲۶)

تیمم کے فرائض:۔ تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں۔﴿۱﴾تیمّم کی نیت

﴿۲﴾پورے چہرے پر ہاتھ پھرانا﴿۳﴾کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امور لابدمنھا...الخ،الاستنجاء، ج ۱،ص ۲۵ـ۲۶)

تیمم کی سنتیں:۔ دس چیزیں تیمّم میں سنت ہیں۔﴿۱﴾بسم اللہ پڑھنا﴿۲﴾ہاتھوں کا زمین پر مارنا﴿۳﴾ہاتھوں کو زمین پر مارکر اگر غبار زیادہ لگ گیا ہوتو جھاڑنا﴿۴﴾زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا﴿۵﴾پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا﴿۶﴾پھر ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا﴿۷﴾چہرہ اور ہاتھوں پر لگاتار ہاتھ پھرانا۔ایسا نہ ہوکہ چہرہ پر ہاتھ پھرا کر پھر دیر کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ پھرائے﴿۸﴾پہلے دائیں پھر بائیں ہاتھوں پر ہاتھ پھرانا﴿۹﴾انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرنا﴿۱۰﴾انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ ان میں غبار بھر گیا ہو۔

(درمختارمع ردالمحتار، کتاب الطھارة، باب التیمم، ج ۱،ص۴۳۷ـ۴۳۹)

مسئلہ:۔ مٹی، ریت، پتھر، گیرو وغیرہ ہراس چیز سے تیمّم ہوسکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔لوہا، پیتل، کپڑا، رانگا، تانبا، لکڑی وغیرہ سے تیمّم نہیں ہوسکتا جو زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔یاد رکھو کہ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے وہ زمین کی جنس ہے جیسے مٹی وغیرہ اور جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوجائے یا پگھل جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں۔جیسے لکڑی اور سب دھاتیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امورلابد..الخ، ج ۱،ص۲۶)

مسئلہ:۔ راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امورلابد..الخ، ج ۱،ص۲۷)

مسئلہ:۔ گچ کی دیوار اور پکی اینٹ سے تیمّم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو اسی طرح مٹی پتھر وغیرہ پر بھی غبار ہو یا نہ ہو بہرحال تیمّم جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج ۱،ص۲۶ـ۲۷)

مسئلہ:۔ مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی حاجت ہوگئی تو فوراً ہی تیمّم کر کے جلد مسجد سے نکل جائے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱،ص۴۵۸)

مسئلہ:۔ کسی وجہ سے نماز کا وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ اگر وضو کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہئے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر لازم ہے کہ وضو کر کے اس نماز کو دہرائے۔

(ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱،ص ۴٦۱ـ۴٦۲)

مسئلہ:۔ اگر پانی موجود ہو تو قرآن مجید کو چھونے یا سجدہ تلاوت کے لئے تیمّم کرنا جائز نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الطهارة،باب التیمم، ج ۱،ص۴۵۸)

مسئلہ:۔ جس جگہ سے ایک شخص نے تیمّم کیا اسی جگہ سے دوسرا بھی تیمّم کرسکتا ہے۔

(الفتاوی الهندية،کتاب الطهارة ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ج۱،ص۳۱)

مسئلہ:۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمّم ناجائز یا مکروہ ہے یہ غلط ہے مسجد کی دیوار اور زمین پر بھی تیمّم بلا کراہت جائز ہے۔

(بہار شریعت،ج ۱،ح ۲ ،بیان التیمم،ص ۷۰)

مسئلہ:۔ تیمّم کے لئے ہاتھ زمین پر مارا اور چہرہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھرانے سے پہلے ہی تیمّم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمّم نہیں کرسکتا بلکہ اس کو لازم ہے کہ دوبارہ ہاتھ زمین پر مارے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول،ج ۱،ص۲٦)

مسئلہ:۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا۔اوران کے علاوہ پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی،ج ۱،ص۲۹)

استنجاء کا بیان

جب استنجاءخانہ میں داخل ہونا چاہے تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ۔

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، ۳۲،باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء ،رقم۳۷۵،ص۱۹۹)

پڑھ کر پہلے بایاں قدم رکھے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں نکالے اور غُفۡرَانَكَ پڑھے۔

(سنن الترمذی، کتاب الطھارۃ،مایقول اذا خرج من الخلاء،رقم۷،ج۱،ص۸۷)

پیشاب کے بعد استنجا کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے پاک مٹی یا پتھر یا پھٹے پرانے کپڑے لے کر پیشاب کی جگہ کو سکھالے اور اگر قطرہ آنے کا شبہ ہو تو کچھ ٹہل لے یا کھانس کر یا پاؤں زمین پر مار کر کوشش کرے کہ رکا ہوا قطرہ باہر نکل پڑے پھر پانی سے پیشاب کی جگہ دھوڈالے اور پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے چند ڈھیلوں یا پتھروں سے پاخانہ کی جگہ کو پونچھ کر صاف کرے پھر پانی سے اچھی طرح دھولے۔

مسئلہ:۔ ڈھیلا اور پانی دونوں بائیں ہاتھ سے استعمال کرے۔داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔

(الفتاوی الھندیۃ،کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الثالث فی الاستنجاء،ج۱،ص۴۸۔۴۹)

مسئلہ:۔ ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھولینا یہ استنجا کا مستحب طریقہ ہے ورنہ صرف ڈھیلا اور صرف پانی سے بھی استنجا کرلینا جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ،کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الثالث فی الاستنجاء،ج۱،ص۴۸)

مسئلہ:۔ کھانے کی چیزیں،کاغذ، ہڈی، گوبر،کوئلہ اور جانوروں کے چارا سے استنجاء

کرنا منع ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰)

مسئلہ:۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں اتر یا دکھن کی جانب منہ کرنا چاہیے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰)

مسئلہ:۔ تالاب یا ندی کے گھاٹ پر' کنویں یا حوض کے کنارے' پانی میں اگرچہ بہتا ہوا پانی ہو' پھل والے یا سایہ دار درخت کے نیچے' ایسے کھیت میں جس میں کھیتی موجود ہو' قبرستان میں' بیچ سڑک اور راستوں پر' جانوروں کے باندھنے یا بیٹھنے کی جگہوں پر' اور جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں اور جس جگہ پر لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں۔ ان سب جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسةواحکامها ، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ج ۱، ص ۵۰)

مسئلہ:۔ پیشاب پاخانہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر یا کسی چیز کی آڑ میں بیٹھ کر کرنا چاہیے۔ جہاں لوگوں کی نظر ستر پر پڑے پیشاب' پاخانہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ:۔ وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا نہیں کرنا چاہیے۔

(بہارشریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۱۱۵)

مسئلہ:۔ بچے کو پاخانہ' پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کردے۔ عورتیں اس طرف توجہ نہیں کرتیں۔ انہیں لازم ہے کہ اس کا خیال رکھیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ج ۱، ص ۵۰)

مسئلہ:۔ کھڑے ہوکر یا لیٹ کر یا ننگے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة،کتاب الطھارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامھا، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ج۱،ص ۵۰)

یونہی ننگے سر پیشاب' پاخانہ کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ ورسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے اسی طرح پیشاب پاخانہ کرتے ہوئے بات چیت کرنا بھی مکروہ ہے۔(بھارشریعت، ج۱،ح۲،ص۱۱۲ _الفتاوی الھندیة،کتاب الطھارة،الباب السابع،الفصل الثالث، ج۱،ص ۵۰)

مسئلہ:۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت اذان ہونے لگے تو زبان سے اذان کا جواب نہ دے۔اسی طرح اگر خود چھینکے تو زبان سے الحمدللّٰہ نہ کہے دل میں کہہ لے۔اسی طرح کسی نے چھینک کر الحمدللّٰہ کہا تو زبان سے یرحمك اللّٰہ کہہ کر چھینک کا جواب نہ دے بلکہ دل ہی دل میں یرحمك اللّٰہ کہہ دے۔

(الفتاوی الھندیة،کتاب الطھارة،الباب السابع،الفصل الثالث، ج۱،ص ۵۰)

پانی کا بیان

جن جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے اور جن جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے ان سے غسل بھی ناجائز ہے۔

کن کن پانیوں سے وضو جائز ھے ؟:۔ بارش' ندی' نالے' چشمے' کنویں' تالاب' سمندر' برف' اولے کے پانیوں سے وضو اور غسل جائز ہے۔بشرطیکہ یہ سب پانی پاک ہوں۔ (درمختار، کتاب الطھارة، باب المیاہ، ج۱،ص۳۵۷_۳۵۸)

کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟:۔ پھلوں اور درختوں کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور پانی کا نام بدل گیا جیسے پانی میں شکر مل گئی اور وہ شربت

کھلانے لگا یا پانی میں چند مسالے مل گئے اور وہ شوربا کہلانے لگا۔ یا بڑے حوض اور تالاب میں کوئی ناپاک چیز اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا یا چھوٹے حوض یا بالٹی یا گھڑے میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے۔ اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلہ ہو یا وہ پانی جو وضو یا غسل کا دھوون ہو ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی فی مالایجوز به الوضوء، ج۱، ص۲۱)

مسئلہ:۔ پانی میں اگر کوئی ایسا جانور مر گیا ہو جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، شہد کی مکھی، بچھو، برساتی کیڑے مکوڑے تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب: فی مسألة الوضوء من الفساقی، ج۱، ص۳۶۵ / الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی فی مالایجوز به الوضوء، ج۱، ص۲٤)

مسئلہ:۔ اگر پانی میں تھوڑا سا صابون مل گیا جس سے پانی کا رنگ بدل گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے لیکن اگر اس قدر زیادہ صابون پانی میں گھول دیا گیا کہ پانی ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی، ج۱، ص۲۱)

مسئلہ:۔ جو جانور پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی میں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے مینڈک وغیرہ ان کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی، ج۱، ص۲٤)

مسئلہ:۔ دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دہ در دہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یوں ہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ عرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو۔ اور اگر لمبائی چوڑائی سو ہاتھ نہ ہو تو اس کو چھوٹا حوض کہتے ہیں اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو بڑے حوض میں اگر نجاست پڑ گئی تو اس وقت تک پاک مانا جائے گا جب تک اس نجاست کے اثر سے اس کے پانی کا رنگ و بو یا مزہ نہ بدل جائے اور چھوٹا حوض ایک قطرہ نجاست پڑ جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔

(بہارشریعت، ح ۲، ص ٤٦ ـ ٤٧)

مسئلہ:۔ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دہ در دہ سے کم پانی میں بے دھوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی ،ج ۱،ص ۲۲ ـ ۲۳)

مسئلہ:۔ اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے۔ مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا۔ اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے قابل نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی ،ج ۱، ص ۲۳ ـ ۲۵ / بہارشریعت،ج ۱،ح ۲،ص ٤٧)

اس مسئلہ کا خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے عوام تو عوام بعض خواص بھی اس مسئلہ

سے غافل ہیں۔

مسئلہ:۔ اتنے زور سے بہتا ہوا پانی کہ اگر اس میں تنکا ڈالا جائے تو اس کو بہالے جائے نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا لیکن اتنی زیادہ نجاست پڑ جائے کہ وہ نجاست پانی کے رنگ یا بو یا مزہ بدل دے تو اس صورت میں بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا اور یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ پانی کا بہاؤ ساری نجاست کو بہالے جائے اور پانی کا رنگ اور بوٗ مزہ ٹھیک ہو جائے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث فی المياه، الفصل الثانی ،ج ۱،ص۱۷۔۱۸)

مسئلہ:۔ تالاب اور دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا حوض بھی بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے کہ یہ بھی تھوڑی سی نجاست پڑ جانے سے ناپاک نہیں ہوگا لیکن جب اس میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔(بهار شريعت،ج ۱،ح ۲،ص۴۷)

مسئلہ:۔ ناپاک پانی کو خود بھی استعمال کرنا حرام ہے اور جانوروں کو بھی پلانا ناجائز ہے ہاں گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد میں لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ ناپاک پانی بدن یا کپڑے یا جس چیز میں بھی لگ جائے وہ ناپاک ہو جائے گا۔اس کو جب تک پاک پانی سے دھو کر پاک نہ کرلیں۔ پاک نہیں ہوگا۔

مسئلہ:۔ پانی میں بلا دھلا ہوا ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں نیز اس کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہہ جائے۔سب کام کا ہو جائے گا یوں ہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث فی المياه، الفصل الثانی ،ج ۱،ص۱۷)

مسئلہ:۔ نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے۔ اگر اس سے وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا۔ یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ وہ اکثر نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ نابالغ کا ہبہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بالغ کا بھرا ہوا پانی بھی بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرنا حرام ہے۔

(بہار شریعت، ج۱، ح۲، ص۵۰/فتاوی رضویہ، ج۲، ص۴۹٤)

جانوروں کے جوٹھے کا بیان

آدمی اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، کبوتر، فاختہ وغیرہ۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، ج۱، ص۲۳)

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ، ہاتھی بندر اور تمام شکاری چوپائے ان سبھوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارة، مطلب فی السؤر، ج۱، ص۴۲۵)

گھروں اور بلوں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی، نیولا، چوہا، سانپ، چھپکلی اور شکاری پرندے جیسے چیل، کوا، شکرا، باز وغیرہ اور وہ مرغی جو ادھر ادھر پھرتی اور نجاستوں پر منہ ڈالتی ہو اور گائے بھینس جو غلیظ کھاتی ہو ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، ج۱، ص۲۳۔۲٤)

گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے لہٰذا اس سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر گدھے خچر کے جھوٹے کے سوا کوئی دوسرا پانی

موجود ہی نہ ہو اور نماز کا وقت آ گیا تو چاہیے کہ اسی پانی سے وضو کرے اور پھر تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اگر صرف وضو کیا اور تیمّم نہیں کیا۔ یا صرف تیمّم کیا اور وضو نہیں کیا تو نماز نہ ہوگی

گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔

(الفتاوی الهندية،كتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، الفصل الثانی ،ج ۱،ص۲۳ـ۲۴)

مسئلہ:۔ جس جانور کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس جانور کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی مکروہ ہے اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے۔ (ردالمحتار،كتاب الطهارة، مطلب ست تورث النسیان،ج ۱،ص۴۳۲)

مسئلہ:۔ گدھے اور خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔(ردالمحتار،كتاب الطهارة، مطلب ست تورث النسیان،ج ۱،ص۴۳۳)

مسئلہ:۔ پانی میں رہنے والے تمام جانوروں کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو جیسے مچھلی وغیرہ یا خشکی میں ہو جیسے کچھوا، کیکڑا وغیرہ۔

(بہارشریعت،ج ۱،ح ۲،ص۹۹)

مسئلہ:۔ کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آ گئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو گئے۔ یوں ہی کسی نے شراب پی کر فوراً پانی پیا۔ تو اس کا جھوٹا پانی نجس ہو گیا اور برتن بھی ناپاک ہو گیا۔ (بہارشریعت،ج ۱،ح ۲،ص۵۵)

مسئلہ:۔ شرابی کی مونچھیں اگر بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی ہو تو جب تک وہ مونچھوں کو پاک نہ کرے جو پانی پیئے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة،الباب الثالث فی المیاه،الفصل الثانی،ج ۱،ص۲۳)

کنوئیں کے مسائل

کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پاخانہ، پیشاب یا مرغی یا بطخ کی بیٹ یا خون یا تاڑی شراب وغیرہ کسی نجاست کا ایک قطرہ بھی گر پڑے یا کوئی بھی ناپاک چیز کنوئیں میں پڑ جائے تو کنواں ناپاک ہوجائے گا اس کا کل پانی نکالا جائے گا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، ج ۱،ص ۴۰۷۔۴۰۹)

مسئلہ:۔ اگر کنوئیں میں آدمی، گائے، بھینس، بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر جائے یا چھوٹے سے چھوٹا بہنے والے خون والا جانور کنوئیں میں مر کر پھول پھٹ جائے یا ایسا جانور جس کا جھوٹا ناپاک ہے کنوئیں میں گر پڑے اگرچہ زندہ نکل آئے جیسے سور، کتا تو ان سب صورتوں میں کنواں ناپاک ہوجائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، ج ۱،ص ۴۰۷۔۴۱۰ والفتاوی القاضی خان ، کتاب الطھارۃ ، فصل فی مایقع فی البئر، ج ۱،ص ۵)

مسئلہ:۔ اگر بلی یا مرغی یا اتنا ہی جانور کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو چالیس ڈول پانی نکالنا واجب اور ساٹھ ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے اتنا پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہوجائے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث، الفصل الاول، النوع الثالث ماء الآبار، ج ۱،ص ۱۹)

مسئلہ:۔ اگر چوہا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول پانی نکالنا واجب اور تیس ڈول پانی نکال دینا مستحب ہے اس کے بعد کنواں پاک ہوجائے گا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، ج ۱،ص ۴۱۱)

مسئلہ:۔ جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے جیسے بکری' گائے' بھینس وغیرہ ان میں سے اگر کوئی کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آئے اور ان کے جسم پر کسی نجاست کا لگا ہونا معلوم نہ ہو تو کنواں پاک ہے لیکن احتیاطاً بیس ڈول پانی نکال ڈالیں۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۰)

مسئلہ:۔ حلال پرندے جیسے کبوتر اور گوریا' مینا' مرغابی وغیرہ اونچے اڑنے والے پرندوں کی بیٹ کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا یوں ہی چمگادڑ کے پیشاب سے بھی کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، مطلب مھمٌّ: فی تعریف الاستحسان، ج ۱، ص ۴۲۱/ الفتاوی القاضی خان، کتاب الطھارۃ، فصل فی ما یقع فی البئر، ج ۱، ص ۶)

مسئلہ:۔ یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ فلاں فلاں صورت میں اتنا اتنا پانی نکالا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جو چیز کنوئیں میں گری ہے پہلے اس کو کنوئیں میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں۔ اگر وہ چیز کنوئیں ہی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹)

مسئلہ:۔ جہاں اتنے اتنے ڈول پانی نکالنے کا ذکر آیا ہے وہاں ڈول کی گنتی اس ڈول سے کی جائے گی جو ڈول اس کنوئیں پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اگر اس کنوئیں کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو اتنا بڑا ڈول ہونا چاہئے کہ جس میں سوا پانچ کیلو پانی آ جائے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۶)

مسئلہ:۔ سالن یا پانی شربت میں اگر مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر باہر پھینک دیں اور سالن' پانی' شربت' کو کھا پی لیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کھانے میں مکھی گر پڑے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر مکھی کو پھینک دیں پھر اس کھانے کو کھائیں کیونکہ مکھی

کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں اس کی شفا ہے اور مکھی اس پر کو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے اس لئے غوطہ دے کر دوسرا شفاء والا پر بھی کھانے میں پہنچا دیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب مایحل اکلہ وما یحرم، الفصل الثانی، رقم ۴۱۴۳۔۴۱۴۴، ج۲، ص۴۳۸)

مسئلہ:۔ ناپاک کنوئیں میں جس صورت میں جتنے پانی نکالنے کا حکم ہے جب اتنا پانی نکال لیا گیا تو اب وہ ڈول اور رسی اور کنوئیں کی دیواریں سب خود بخود پاک ہو گئیں۔ کسی کو دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج۱، ص۴۰۹)

نجاستوں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہے ایک غلیظہ (بھاری نجاست) دوسرے خفیفہ (ہلکی نجاست)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ج۱، ص۴۵۔۴۶)

نجاست غلیظہ:۔ جیسے پیشاب پاخانہ، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھر قے، دُکھتی ہوئی آنکھ کی کیچڑ کا پانی، دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب، بچے نے جو منہ بھر کر قے کی، مرد یا عورت کی منی، حرام جانوروں جیسے کتا، شیر، سور وغیرہ کا پیشاب، پاخانہ اور گھوڑے، گدھے، خچر کی لید۔ اور حلال جانوروں کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ کی مینگنی مرغی اور بطخ کی بیٹ، ہاتھی کے سونڈ کا پانی، درندہ جانوروں کا تھوک، شراب، نشہ دلانے والی تاڑی، سانپ کا پاخانہ، مردار کا گوشت، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ج۱، ص۴۶)

نجاست خفیفہ:۔ جیسے گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ حلال جانوروں کا پیشاب

یوں ہی گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في لاعيان النجسة، ج ١،ص ٤٥ـ٤٦)

مسئلہ:۔ نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا۔ اور اگر نماز کو حقیر چیز سمجھتے ہوئے ایسا کیا تو کفر ہوا۔ اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کو دہرالینا واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوا۔ اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی۔ اور اس نماز کو دوہرالینا بہتر ہے۔

(ردالمحتار، كتاب الطهارة ،باب الانجاس، ج ١،ص ٥٧١)

مسئلہ:۔ نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم زیادہ ہونے کے معنی یہ ہے کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے اور اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے درہم کی لمبائی چوڑائی کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے۔ یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ آہستہ اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی رک نہ سکے۔ اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے۔ اتنی بڑی درہم کی لمبائی چوڑائی ہوتی ہے۔ یعنی روپے کی لمبائی چوڑائی کے برابر۔

(الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الطهارة ،باب الانجاس، ج ١،ص ٥٧٣ـ٥٧٤)

مسئلہ:۔ نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی۔ ہاتھ میں ہاتھ کی

چوتھائی سے کم لگی ہے تو معاف ہے (کہ اس سے نماز ہو جائے گی) اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھو کر پاک کئے نماز نہ ہوگی۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب الانجاس، ج ۱، ص۵۷۸)

مسئلہ:۔ جو نجاست کپڑے یا بدن میں لگی ہے اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست دل والی ہو۔ جیسے لید، گوبر، پاخانہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھو لینا بہتر ہے اور اگر نجاست دلدار نہ ہو بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھوئے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب الانجاس، ج ۱، ص۵۹۳۔۵۹۴)

مسئلہ:۔ نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ اسی وقت ہیں کہ بدن اور کپڑے میں نجاست لگی ہو اور اگر کسی پتلی چیز دودھ یا سرکہ یا پانی میں نجاست پڑ جائے تو چاہے نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ بہر حال پتلی چیز ناپاک ہو جائیگی۔ اگر چہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑ گئی۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة ،باب فی الانجاس، مبحث : فی بول الفارة وبعرها...الخ، ج ۱، ص۵۷۹)

مسئلہ:۔ نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ میں مل جائے تو کل نجاست غلیظہ ہو جائے گی۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب الانجاس، ج ۱، ص۵۷۷)

مسئلہ:۔ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص۹۹)

مسئلہ:۔ چوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے ہاں البتہ اگر اس قدر زیادہ مینگنیاں پڑ گئیں کہ آٹا اور تیل کا مزہ بدل گیا تو آٹا تیل ناپاک ہو جائے گا۔اور اس کا کھانا جائز نہیں۔

(بھار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۱۰۰)

مسئلہ:۔ آدمی کا چمڑا ناخن کے برابر اگر تھوڑے پانی (یعنی دہ دردہ سے کم) میں پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر آدمی کا کٹا ہوا ناخن یا بال پانی میں پڑ گیا تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

(بھار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۱۰۱)

مسئلہ:۔ نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب العرقی الذی یستقطر من دردی الخمر...الخ،ج۱،ص۵۸۶)

مسئلہ:۔ اُپلے کی راکھ پاک ہےاور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک ہے۔

(بھار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۱۰۲)

مسئلہ:۔ ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہے پاک ہوگئی خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے تیمّم نہیں کر سکتے کیونکہ تیمّم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نجاست نہ پڑی ہو۔ (الدرالمختار، کتاب الطھارۃ ،باب الانجاس، ج ۱، ص ۵۶۳)

مسئلہ:۔ ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں۔بعد پختہ کر لینے کے پاک ہوگئے۔

(الدرالمختار، کتاب الطھارۃ ،باب الانجاس، ج ۱، ص ۵۷۱)

مسئلہ:۔ جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ

ہوگی۔مثلاً زمین پر پیشاب پڑ گیا پھر زمین سوکھ گئی اور نجاست کا اثر زائل ہو گیا اور وہ زمین پاک ہو گئی۔اب اگر وہ زمین بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہوگی۔ یوں ہی اگر چھری خون لگنے سے ناپاک ہو گئی اور چھری کو زمین پر خوب رگڑ رگڑ کر خون کا اثر زائل کر دیا تو چھری پاک ہو گئی اب اگر وہ چھری بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہوگی۔

(بہارشریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۱۰۷)

مسئلہ:۔ جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں۔ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھایا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگر چہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۱۰۹)

حیض و نفاس و جنابت کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اس کو حیض کہتے ہیں۔اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔اور بچہ ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔

(نورالایضاح، کتاب الطھارت، باب الحیض و النفاس---اِلخ، ص ۴۱)

مسئلہ:۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ہے جو خون اس سے کم مدت میں بند ہو گیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اس کے بعد استحاضہ ہے اور اگر پہلے اس عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنا

زیادہ ہوا وہ استحاضہ ہے مثال کے طور پر یہ سمجھو کہ اس کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ دس دن آیا تو دس دن حیض ہے اور اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن حیض آیا کرتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے مانے جائیں گے۔ اور باقی استحاضہ مانا جائے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب فی الحیض، ج ١، ص ٥٢٣)

مسئلہ:۔ کم سے کم نو برس کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا۔ اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ (حیض و اولاد سے ناامید ہونے والی) کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے یوں ہی پچپن برس کی عمر کے بعد جو آئے گا وہ بھی استحاضہ ہے۔ لیکن اگر کسی عورت کو پچپن برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا تو اس کو حیض مان لیا جائے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب فی الحیض، ج ١، ص ٥٢٤)

مسئلہ:۔ حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب فی الحیض، ج ١، ص ٥٢٤)

مسئلہ:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یوں ہی نفاس اور حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آ گیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الطهارة ،باب فی الحیض، ج ١، ص ٥٢٤)

مسئلہ:۔ حیض کے چھ رنگ ہیں۔ ﴿١﴾ سیاہ ﴿٢﴾ سرخ ﴿٣﴾ سبز ﴿٤﴾ زرد

﴿۵﴾ گدلا ﴿٦﴾ مٹیالا' خالص سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ ،باب فی الحیض،ج١،ص ٥٣٠)

مسئلہ:۔ نفاس کی کم سے کم کوئی مدت مقرر نہیں ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ بعد بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ ،الفصل الثانی فی النفاس ، ج١،ص٣٧ وفتح القدیر، کتاب الطھارۃ، باب فصل فی النفاس، ج١،ص١٨٨۔١٩٠)

مسئلہ:۔ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر عورت کے پہلی ہی بار بچہ پیدا ہوا ہے۔ یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے۔ باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں میں نفاس ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے تیس دن نفاس کا خون آنے کی عادت تھی مگر اب کی مرتبہ پینتالیس دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے مانے جائیں گے اور پندرہ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ ،الفصل الثانی فی النفاس ، ج١،ص٣٧)

حیض و نفاس کے احکام:۔ حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان دونوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے اور حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے۔ یوں ہی قرآن مجید کا چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ج١،ص٣٨)

مسئلہ:۔ قرآن مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام وظائف کلمہ شریف درود شریف

وغیرہ حیض ونفاس کی حالت میں عورت بلا کراہت پڑھ سکتی ہے بلکہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک درود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تا کہ عادت باقی رہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ج۱،ص۳۸)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں ہمبستری یعنی جماع حرام ہے۔ بلکہ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی حرام ہے ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنا کے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو بوسہ دینا جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ج۱،ص۳۹)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ ہاں اگر چور یا درندے سے ڈر کر یا کسی بھی شدید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجد میں چلی جائے تو جائز ہے مگر اس کو چاہیے کہ تیمّم کر کے مسجد میں جائے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ج۱،ص۳۸)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عورت اگر عیدگاہ میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ج۱،ص۳۸)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں اگر مسجد کے باہر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھا لے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔

(بہارشریعت، ج۱،ح۲،ص۸۹)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی کو خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ج۱،ص۳۸)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سلانے میں غلبہ شہوت یا اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلائے بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلانا حرام اور گناہ ہے۔ (بہارشریعت، ج ۱، ح ۲، ص ۹۱)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کو حلال سمجھنا کفر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گناہگار ہوا۔ اس پر توبہ کرنا فرض ہے۔ اور اگر شروع حیض و نفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے تاکہ خدا کے غضب سے امان پائے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة ، باب فی الحيض ، مطلب :لو افتی مفت بشئ من هذه الاقوال فی مواضع الضرورة، ج ۱، ص ۵۴۲۔۵۴۳)

مسئلہ:۔ روزے کی حالت میں اگر حیض ونفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة ،الفصل الرابع فی احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ج ۱، ص ۳۸)

مسئلہ:۔ نفاس کی حالت میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے یوں ہی حیض ونفاس والی عورت کو ساتھ کھلانے اور اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ پاکستان میں بعض جگہ جاہل عورتیں حیض ونفاس والی عورتوں کے برتن الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں اور حیض ونفاس والی عورتوں کو نجس جانتی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بیہودہ رسموں سے مسلمان عورتوں مردوں کو بچنا لازم ہے۔ اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو جائے اگرچہ نفاس کا خون بند ہو چکا ہو وہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ اپنے کو نماز کے قابل سمجھتی ہیں۔ یہ بھی محض جہالت ہے شریعت کا حکم یہ ہے کہ جیسے ہی نفاس کا

خون بند ہوا اس وقت سے نہا کر نماز شروع کردیں اگر نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھیں۔ نماز ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔

(ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب :لو افتی مفت ۔۔۔الخ، ج ۱،ص ۵۳۴)

مسئلہ:۔ حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع کرنا جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔

(الفتاوی الھندیۃ،کتاب الطہارۃ ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ج ۱،ص ۳۹)

مسئلہ:۔ اگر دس دن سے کم میں حیض بند ہو گیا تو تاوقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی نہ گزر جائے صحبت کرنا جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ،کتاب الطہارۃ ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ، ج ۱،ص ۳۹)

مسئلہ:۔ حیض و نفاس کی حالت میں سجدۂ تلاوت بھی حرام ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

(ردالمحتارمع الدرالمختار، کتاب الطہارۃ، باب فی الحیض،مطلب:لوافتی...الخ،ج ۱،ص ۵۳۲)

مسئلہ:۔ رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ رات سے حائضہ نہیں مانی جائے گی۔

(الدرالمختار، کتاب الطہارۃ ،باب فی الحیض، ج ۱،ص ۵۳۳)

مسئلہ:۔ حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطہارۃ ،باب فی الحیض، ج ۱،ص ۵۳۳)

استحاضہ کے احکام:۔ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ۔ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے گی۔ روزہ بھی رکھے گی۔ کعبہ میں بھی داخل ہو گی۔ طواف کعبہ بھی کرے گی۔ قرآن شریف کی تلاوت بھی کر سکے گی وضو کر کے

قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگا سکے گی اور اسی حالت میں شوہر اس سے ہمبستری بھی کر سکے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الطھارۃ ،باب فی الحیض، ج ۱ ،ص ۵۴۴)

جنُب کے احکام:۔ ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا ''جُنُب'' کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو ''جنابت'' کہتے ہیں۔ جنب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرے وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔ نہ زبانی پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ،مطلب یوم عرفۃ افضل، ج ۱ ،ص ۳۴۵۔۳۴۶)

مسئلہ:۔ جنب کو ساتھ کھلانے اس کا جھوٹا کھانے اس کے ساتھ سلام و مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ جنب کو چاہئے کہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب ہو۔

(کنزالعمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب فرع فی محظورات البیت والبناء، رقم ۴۱۵۵۷،ج ۱۵،ص ۱۷۱)

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے۔ ایک کافر کا مردہ دوسرے خلوق (عورتوں کی رنگین خوشبو) استعمال کرنے والا تیسرے جنب آدمی مگر یہ کہ وضو کرے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل ،باب فی الخلوق للرجال،رقم ۴۱۸۰،ج ۴،ص ۱۰۹)

مسئلہ:۔ حیض و نفاس والی عورت یا ایسے مرد و عورت جن پر غسل فرض ہے اگر یہ لوگ

قرآن شریف کی تعلیم دیں۔تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ توڑ کر پڑھائیں۔مثلاً اس طرح پڑھائیں کہ الحمد پڑھ کر سانس توڑیں پھرللہ پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر رب العالمین پڑھیں۔ایک سانس میں پوری آیت لگا تار نہ پڑھیں۔اور قرآن شریف کے الفاظ کو ہجے کرانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ج۱،ص۳۸)

مسئلہ:۔ قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وظیفے کلمہ شریف' درود شریف وغیرہ کو پڑھنا جنب کے لئے بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے جیسے کہ حیض و نفاس والی عورت کے لئے قرآن شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار و وظائف پڑھنا جائز و درست بلکہ مستحب ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، ج۱،ص۳۸)

معذور کا بیان:۔ جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا دست آنے۔یا استحاضہ کا خون آنے کے امراض کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا۔اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا۔تو ایسے شخص کو شریعت میں معذور کہتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آ جائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہیں پڑھتے رہیں۔اس درمیان میں اگرچہ بار بار قطرہ وغیرہ آتا ہے۔مگر ان لوگوں کا وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے۔اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہو گیا ان لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة، الباب السادس،ومما یتصل بذلک احکام المعذور، ج۱،ص۴۰۔۴۱)

مسئلہ:۔ جب کوئی شخص شریعت میں معذور مان لیا گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت ایک بار بھی اس کا عذر پایا جاتا رہے گا وہ معذور ہی رہے گا جب اس کو اتنی شفا حاصل ہو جائے کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر جائے اور اس کو ایک مرتبہ بھی قطرہ وغیرہ نہ آئے تو اب یہ شخص معذور نہیں مانا جائے گا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس،ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ج١،ص ٤١)

مسئلہ:۔ معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے لیکن اگر کوئی وضو توڑنے والی دوسری چیز پائی گئی تو اس کا وضو جاتا رہے گا۔ جیسے کسی کو قطرے کا مرض ہے اور وہ معذور مان لیا گیا۔ تو نماز کے پورے وقت میں قطرہ آنے سے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن ہوا نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

(بہار شریعت، ج ١، ح ٢، ص ٩٤)

مسئلہ:۔ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں قطرہ آ جاتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں قطرہ نہیں آتا تو اس پر فرض ہے کہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرے اور وہ معذور نہیں شمار کیا جائے گا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس،ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ج١،ص ٤١)

نماز کے وقتوں کا بیان

دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر' ظہر' عصر' مغرب' عشاء ان پانچوں نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے۔ اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اس نماز کو وقت میں پڑھنا فرض ہے۔ وقت نکل جانے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔

اب ہم نمازوں کے وقتوں کا بیان کرتے ہیں کہ کس نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہو جاتا ہے۔

فجر کا وقت:۔ صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک ہے اس درمیان جب

چاہیں فجر کی نماز پڑھ لیں۔لیکن مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اتنا اجالا ہو جانے کے بعد پڑھیں کہ مسجد کے نمازی ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیں۔صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے آسمان کے پوربی کناروں میں ظاہر ہوتی ہیں۔یہاں تک کہ رفتہ رفتہ یہ روشنی پورے آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔صبح صادق جاڑوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمیوں میں لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوة، الباب الاول،الفصل الاول فی اوقات الصلوٰة، ج۱،ص ۵۱)

ظہر کا وقت:۔ سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کیوقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس سایہ کے علاوہ اس چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ظہر کے وقت میں مستحب یہ ہے کہ جاڑوں میں اول وقت اور گرمیوں میں دیر کر کے نماز ظہر پڑھیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوة، الباب الاول،الفصل الاول فی اوقات الصلوٰة، ج۱،ص ۵۱)

فائدہ:۔ سورج ڈھلنے اور دوپہر کے سایہ کے علاوہ سایہ دوگنا ہونے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک ہموار لکڑی بالکل سیدھی گاڑ دیں کہ پورب پچھّم یا اتر دکھن کو ذرا بھی جھکی نہ ہو۔اب خیال رکھو کہ جتنا سورج اونچا ہوتا جائے اس لکڑی کا سایہ کم اور چھوٹا ہوتا جائے گا۔جب سایہ کم ہونا رک جائے تو سمجھ لو کہ ٹھیک دوپہر ہوگئی اور اس وقت میں اس لکڑی کا جتنا بڑا سایہ ہو اس کو ناپ کر دھیان میں رکھو۔اس کے بعد جوں ہی سایہ بڑھنے لگے تو سمجھ لو کہ سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت شروع ہو گیا اور جب سایہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو جائے کہ دوپہر والے سایہ کو نکال کر اس لکڑی کا سایہ اس لکڑی سے دوگنا بڑا ہو جائے تو سمجھ لو کہ

ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت شروع ہو گیا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلوۃ، الباب الاول،الفصل الاول فی اوقات الصلوٰۃ، ج١،ص ٥١)

جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

(البحر الرائق،کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ الجمعۃ،ج ٢،ص ٢٥٦)

عصر کا وقت:۔ ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلوۃ، الباب الاول،الفصل الاول فی اوقات الصلوٰۃ، ج١،ص ٥١)

جاڑوں میں عصر کا وقت تقریباً ڈیڑھ گھنٹے لمبا رہتا ہے اور گرمیوں میں قریب قریب دو گھنٹے (کچھ کم زیادہ مختلف تاریخوں میں) رہتا ہے' عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے۔لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی ٹکیا میں زردی آ جائے۔

(الفتاوی الھندیة،کتاب الصلوۃ،الباب الاول،الفصل الثانی،ج ١،ص ٥٢)

مغرب کا وقت:۔ سورج ڈوبنے کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلوۃ، الباب الاول،الفصل الاول فی اوقات الصلوٰۃ، ج١،ص ٥١)

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سورج ڈوبنے کی سرخی کے بعد پچھّم میں صبح صادق کی سپیدی کی طرح اتر دکھن میں پھیلی رہتی ہے مغرب کے وقت کی لمبائی ہمارے دیار میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تقریباً ہوا کرتی ہے۔اور ہر روز جتنا لمبا فجر کا وقت ہوتا ہے اتنا ہی لمبا مغرب کا وقت بھی ہوتا ہے۔

(شرح وقایہ،کتاب الصلوۃ،باب اوقات الصلوات الخمس،ج ١،ص ١٤٧)

عشاء کا وقت:۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی سپیدی ظاہر ہونے تک ہے لیکن عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور آدھی رات تک مباح ہے۔ اور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

(البحرالرائق، کتاب الصلوۃ، ج۱،ص ۴۳۰)

نماز وتر کا وقت:۔ وہی ہے جو نماز عشاء کا وقت ہے لیکن عشاء پڑھنے سے پہلے وتر نہیں پڑھے جاسکتے کیونکہ عشاء اور وتر میں ترتیب فرض ہے یعنی ضروری ہے کہ پہلے عشاء پڑھ لی جائے اس کے بعد وتر پڑھی جائیں۔ اگر کسی نے قصداً عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لئے تو وتر ادا نہیں ہوں گے۔ بلکہ عشاء پڑھنے کے بعد پھر وتر پڑھنے پڑیں گے۔ ہاں اگر بھول کر وتر عشاء سے پہلے پڑھ لئے۔ یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ پڑھے تو وہ وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھے۔ لیکن وتر جو پہلے پڑھ لئے ہیں وہ ادا ہو گئے اس کو دہرانا ضروری نہیں۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الصلوۃ، الباب الاول،الفصل الاول فی اوقات الصلوٰۃ، ج۱،ص ۵۱۔۵۳)

مکروہ وقتوں کا بیان

مسئلہ:۔ سورج نکلتے وقت، سورج ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں۔ لیکن اس دن کی عصر اگر نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے۔ مگر عصر میں اتنی دیر کر کے نماز پڑھنی سخت گناہ ہے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الصلوۃ، الباب الاول،الفصل الثالث فی بیان الاوقات لاتجوز فیھا الصلاۃ وتکرہ فیھا، ج۱،ص ۵۲)

مسئلہ:۔ ان تینوں وقتوں میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ان تینوں وقتوں میں کلمہ یا تسبیح یا درود شریف وغیرہ پڑھنے میں مشغول رہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت، ج۲،ص ۴۴)

مسئلہ:۔ اگران تینوں وقتوں میں جنازہ لایا گیاتو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ جنازہ ان وقتوں سے پہلے لایا گیا مگر نماز جنازہ پڑھنے میں اتنی دیر کردی کہ مکروہ وقت آ گیا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة، الباب الاول،الفصل الثالث فی بيان الاوقات لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ج۱،ص۵۲)

مسئلہ:۔ جب سورج کا کنارا ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک کوئی نماز جائز نہیں۔ سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد جب سورج ایک لاٹھی کے برابر اونچا ہو جائے اس کے بعد ہر نماز چاہے نفل ہو یا قضا یا کوئی دوسری پڑھنی چاہیے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة، الباب الاول،الفصل الثالث فی بيان الاوقات التی لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ج۱،ص۵۲)

مسئلہ:۔ جب سورج ڈوبنے سے پہلے پیلا پڑ جائے تو اس وقت سے سورج ڈوبنے تک کوئی نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر اس دن کی عصر ابھی تک نہیں پڑھی تو اس کو پڑھ لے۔ نماز عصر ادا ہو جائے گی اگرچہ مکروہ ہوگی۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة، الباب الاول،الفصل الثالث فی بيان الاوقات التی لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ج۱،ص۵۲)

مسئلہ:۔ ٹھیک دوپہر میں کوئی نماز جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة، الباب الاول،الفصل الثالث،ج۱،ص۵۲)

مسئلہ:۔ بارہ وقتوں میں نفل اور سنت نمازیں پڑھنے کی ممانعت ہے وہ بارہ وقت یہ ہیں۔

﴿۱﴾ صبح صادق سے سورج نکلنے تک فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا دوسری کوئی نماز پڑھنی منع ہے۔

(بهار شريعت،ج۱،ح۳،ص۲۲، والفتاوی الهندية ، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲)

﴿۲﴾ اقامت شروع ہونے سے جماعت ختم ہونے تک کوئی سنت و نفل پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں البتہ اگر نماز فجر کی اقامت ہونے لگی اور اس کو معلوم ہے کہ سنت پڑھے گا۔ جب بھی جماعت مل جائے گی۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳)

اگر چہ قعدہ ہی سہی تو اس کو چاہئے کہ صفوں سے کچھ دور ہٹ کر فجر کی سنت پڑھ لے۔ اور پھر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر وہ یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا تو جماعت نہیں ملے گی تو اس کو سنت پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ اس کو چاہیئے کہ بغیر سنت پڑھے جماعت میں شامل ہو جائے۔ فجر کی نماز کے علاوہ دوسری نمازوں میں اقامت ہو جانے کے بعد اگر چہ یہ جان لے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی جماعت مل جائے گی پھر بھی سنت پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ سنت پڑھے بغیر فوراً ہی جماعت میں شامل ہو جانا ضروری ہے۔

(بہار شریعت، ج ۱، ح ٤، ص ۱۳)

﴿۳﴾ نماز عصر پڑھ لینے کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ قضا نمازیں سورج ڈوبنے سے بیس منٹ پہلے تک پڑھ سکتا ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳)

﴿٤﴾ سورج ڈوبنے کے بعد اور مغرب کے فرض پڑھنے سے پہلے کوئی نفل جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳)

﴿۵﴾ جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک کوئی نماز سنت و نفل وغیرہ جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳)

﴿٦﴾ عین خطبہ کے درمیان کوئی نماز سنت ونفل وغیرہ جائز نہیں۔ چاہے جمعہ کا خطبہ ہو یا عیدین کا یا گرہن کی نماز کا یا نماز استسقاء کا یا نکاح کا۔ لیکن ہاں صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے دوران بھی قضا نماز پڑھ لینا لازم ہے۔

﴿٧﴾ عید کی نماز سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے، یا مسجد میں یا عیدگاہ میں۔

﴿٨﴾ عیدین کی نماز کے بعد بھی عیدگاہ یا مسجد میں نماز نفل پڑھنی مکروہ ہے۔ ہاں اگر گھر میں نفل پڑھے تو یہ مکروہ نہیں۔

﴿٩﴾ میدان عرفات میں ظہر وعصر ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور بعد میں نفل وسنت مکروہ ہے۔

﴿١٠﴾ مزدلفہ میں جو مغرب وعشاء ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے بیچ میں نفل وسنت پڑھنی مکروہ ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج ١، ص ٥٣)

دونوں نمازوں کے بعد اگر نفل وسنت پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔

﴿١١﴾ نماز فرض کا وقت اگر تنگ ہو گیا ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر وظہر کی سنتیں پڑھنی بھی مکروہ ہیں۔ جلدی جلدی فرض پڑھ لے تاکہ نماز قضا نہ ہونے پائے۔

﴿١٢﴾ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو۔ تو اسے دور کئے بغیر ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ، پیشاب یا ریح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے یوں ہی کھانا سامنے آ گیا اور بھوک لگی ہو۔ یا دوسری کوئی بات ایسی ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت جا رہا ہو تو ایسی حالت میں بھی نماز پڑھ لے تاکہ قضا نہ ہو جائے لیکن پھر اس نماز کو دہرا لے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الاول، الفصل الثالث، ج ١، ص ٥٣)

اذان کا بیان

اذان کے فضائل اوراس کے ثواب کے بیان میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ترمذی و ابوداؤدوابن ماجہ کی حدیث ہے کہ جوشخص سات برس تک ثواب کی نیت سے اذان پڑھے گا۔اس کیلئے جہنم سے نجات لکھ دی جائے گی۔

(جامع الترمذی، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی فضل الاذان، رقم ٢٠٦،ج١،ص٢٤٨)

اذان اسلام کا نشان ہے اگر کسی شہر یا گاؤں کے لوگ اذان پڑھنا چھوڑ دیں۔تو بادشاہ اسلام ان کو مجبور کرکے اذان پڑھوائے اوراس پر بھی لوگ نہ مانیں تو ان سے جہاد کرے۔ (الفتاوی القاضی خان، کتاب الصلوة، باب الاذان، ج١،ص٣٤)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کومسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لئے اذان پڑھنا سنت موکدہ ہے اوراس کا حکم مثل واجب کے ہے۔یعنی اگر اذان نہ پڑھی گئی ہوتو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن،ج١،ص٥٣)

مسئلہ:۔ مسجد میں بلا اذان واقامت کے جماعت سے نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن،ج١،ص٥٤)

مسئلہ:۔ کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اوراذان نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن،ج١،ص٥٤)

مسئلہ:۔ وقت ہونے کے بعد اذان پڑھی جائے۔اگر وقت سے پہلے اذان ہوگئی تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان پڑھی جائے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن،ج١،ص٥٣)

مسئلہ:۔ اذان کے درمیان بات چیت منع ہے۔اگر موذن نے اذان کے بیچ میں کوئی بات کرلی تو پھر سے اذان کہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن،ج۱،ص۵۵)

مسئلہ:۔ ہر اذان یہاں تک کہ خطبہ جمعہ کی اذان بھی مسجد کے باہر کہی جائے۔مسجد کے اندر اذان نہ پڑھی جائے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني، الفصل الثاني فی كلمات الاذان والاقامة وكيفيتهما، ج۱،ص۵۵)

مسئلہ:۔ جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام' کلام اور سلام کا جواب اور ہر کام موقوف کردے۔یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب الصلاة ، الباب الثاني ، الفصل الثاني،ومما يتصل بذالك اجابة المؤذن ،ج۱،ص۵۷)

مسئلہ:۔ جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے۔اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارشریعت، ح۳،ج۱،ص۳٦)

مسئلہ:۔ فرض نمازوں اور جمعہ کی جماعتوں کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی اذان کہی جاسکتی ہے۔جیسے پیدا ہونے والے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت۔اسی طرح مغموم کے کان میں' مرگی والے اور غضبناک اور بدمزاج آدمی اور جانور کے کان میں' جنگ اور آگ لگنے کے وقت' جنوں اور شیطانوں کی سرکشی کے وقت' جنگل میں راستہ نہ ملنے کے وقت' میت کے دفن کرنے کے بعد ان صورتوں میں اذان پڑھنا مستحب ہے۔

(الردالمحتارمع الدرالمختار، كتاب الصلوٰة ، مطلب: فی مواضع الشئی یندب لها الاذان، ص٦٢۔٦٣)

اذان کا طریقہ:۔ مسجد سے خارج حصہ میں کسی اونچی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔اور کانوں کے سوراخوں میں کلمہ کی انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔پھر ذرا ٹھہر کر دومرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے پھر دومرتبہ ٹھہر ٹھہر کر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کہے پھر داہنی طرف منہ پھیر کر دومرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے دومرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کہے۔پھر قبلہ کی طرف کو منہ کرے اور اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر کہے پھر ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الصلاة،الباب الثانی، الفصل الثانی فی کلمات الاذان والاقامة وکیفیتها، ج ۱، ص ۵۵۔۵۶)

مسئلہ:۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہنے کے بعد دومرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہنا مستحب ہے۔

(الفتاوی الھندیة ، کتاب الصلاة،الباب الثانی، الفصل الثانی فی کلمات الاذان والاقامة وکیفیتها، ج ۱، ص ۵۵)

اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھے۔ پھر اذان پڑھنے والا اور اذان سننے والے سب دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ O

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاة، باب مایقول اذا فرغ من ذالك،رقم ۱۹۳۳،ج ۱،ص ۶۰۳)

اذان کا جواب:۔ جب اذان سنے تو اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔اور اذان کے

جواب کا طریقہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہےاور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب الصلاة،الباب الثانی، الفصل الثانی ومما يتصل بذالك اجابة المؤذن،ج١،ص٥٧)

مسئلہ:۔ جب موذن کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو سننے والا درود شریف بھی پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے۔

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

(ردالمحتارمع الدرالمختار، كتاب الصلوٰة،مطلب فی كراهية تكرارالجماعة فی المسجد، ج٢،ص٨٤)

مسئلہ:۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوٰة، باب الاذان، ج٢،ص٨١)

مسئلہ:۔ جنب بھی اذان کا جواب دے۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوٰة، باب الاذان، ج٢،ص٨١)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عورت اور جماع میں مشغول ہونے والے پر اور پیشاب پاخانہ کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوٰة، باب الاذان، ج٢،ص٨١)

صلاۃ پڑھنا:۔ اذان و اقامت کے درمیان اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یا اس قسم کے دوسرے کلمات نماز کے اعلان ثانی کے طور پر بلند آواز سے پکارنا مستحب ہے۔اس کو شریعت کی اصطلاح میں تثویب کہتے ہیں اور تثویب مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں مستحب ہے تثویب کے لئے کوئی خاص کلمات شریعت میں مقرر نہیں ہیں۔ بلکہ

اس شہر میں جن لفظوں کے ساتھ تثو یب کہتے ہوں ان لفظوں سے تثو یب کہنا مستحب ہے۔

(الفتاوی الهندية ،كتاب الصلوة، الباب الثانی، الفصل الثانی فی كلمات الاذان والاقامة وكيفيتها، ج ١ ،ص ٥٦)

اقامت:۔ اقامت اذان ہی کے مثل ہے۔مگر چند باتوں میں فرق ہے۔اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے جاتے ہیں۔اور اقامت کے کلمات کو جلد جلد کہیں۔درمیان میں سکتہ نہ کریں۔اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ بھی کہیں۔ اذان میں آواز بلند کرنے کا حکم ہے۔مگر اقامت میں آواز بس اتنی ہی اونچی ہو کہ سب حاضرین مسجد تک آواز پہنچ جائے۔اقامت میں کانوں کے اندر انگلیاں نہیں ڈالی جائیں گی۔اذان مسجد کے باہر پڑھنے کا حکم ہے اور اقامت مسجد کے اندر پڑھی جائے گی۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوٰة، مطلب فی اول من بنی المنائر، ج ٢ ،ص ٦٨)

مسئلہ:۔ اگر امام نے اقامت کہی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة،باب الثانی،الفصل الثانی،ج ١ ،ص ٥٧)

مسئلہ:۔ اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ط اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے۔ (الدرالمختار، كتاب الصلوٰة، باب الاذان، ج ٢ ،ص ٦٦)

مسئلہ:۔ اقامت ہوتے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا جائے تو اس وقت کھڑا ہو۔یوں ہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی اقامت کے وقت بیٹھے رہیں۔جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مکبر کہے اس وقت سب لوگ کھڑے ہوں۔یہی امام کے لئے بھی ہے۔

(الفتاوی الهندية ،كتاب الصلوة، الباب الثانی، الفصل الثانی فی كلمات الاذان والاقامة وكيفيتها، ج ١ ،ص ٥٧)

آج کل اکثر جگہ یہ غلط رواج ہے کہ۔ اقامت کے وقت بلکہ اقامت سے پہلے ہی لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو یہ ہے کہ جب تک امام کھڑا نہ ہوجائے اس وقت تک اقامت نہیں کہی جاتی۔ یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔اس بارے میں بہت سے رسالے اور فتاویٰ بھی چھاپے گئے مگر ضد اور ہٹ دھرمی کا کیا علاج؟ خداوند کریم مسلمانوں کو سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

مسئلہ:۔ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔اقامت کا جواب بھی اذان ہی کے جواب کی طرح ہے۔اتنا فرق ہے کہ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔

(الفتاوی الھندیة ،کتاب الصلوة، الباب الثانی، الفصل الثانی ،ج ١،ص٥٧)

استقبال قبلہ کے چند مسائل

پوری نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا نماز کی شرط اور ضروری حکم ہے۔لیکن چند صورتوں میں اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کرے پھر بھی نماز جائز ہے۔مثلاً

مسئلہ:۔ جو شخص دریا میں کسی تختہ پر بہا جارہا ہو اور اسے صحیح اندیشہ ہو کہ منہ پھیرنے سے ڈوب جائے گا اس طرح کی مجبوری سے وہ قبلہ کی طرف منہ نہیں کرسکتا۔تو اس کو چاہیے کہ وہ جس رخ بھی نماز پڑھ سکتا ہے پڑھ لے۔اس کی نماز ہوجائے گی۔اور بعد میں اس نماز کو دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔

(الفتاوی الھندیة ، الباب الثالث، الفصل الثالث فی استقبال القبلة،ج ١،ص٦٣)

مسئلہ:۔ بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کرسکے اور وہاں دوسرا ایسا کوئی آدمی بھی نہیں ہے جو کعبہ کی طرف اس کا منہ کردے تو اس مجبوری کی حالت میں جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہوجائے گی اور اس نماز کو بعد میں دہرانے کی بھی

ضرورت نہیں۔

(الفتاوی الهندیة ، الباب الثالث، الفصل الثالث فی استقبال القبلة،ج ۱،ص ۶۳)

مسئلہ:۔ چلتی ہوئی کشتی میں اگر نماز پڑھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کر دے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کی طرف منہ پھیرتا رہے اگرچہ فرض نماز ہو یا نفل۔

(غنیة المستملی،فروع فی شرح الطحاوی،ص ۲۲۵)

مسئلہ:۔ اگر یہ نہ معلوم ہو کہ قبلہ کدھر ہے اور وہاں کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو نمازی کو چاہئے کہ اپنے دل میں سوچے اور جدھر قبلہ ہونے پر دل جم جائے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

(الفتاوی الهندیة ، الباب الثالث، الفصل الثالث فی استقبال القبلة،ج ۱،ص ۶۴)

مسئلہ:۔ جس طرف دل جم گیا تھا ادھر منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا پھر نماز کے درمیان ہی میں اس کی یہ رائے بدل گئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے یا اس کو اپنی غلطی معلوم ہوگئی تو اس پر فرض ہے کہ فوراً ہی اس طرف گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اسی طرح اگر نماز میں اس کو چاروں طرف بھی گھومنا پڑا پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔اور اگر رائے بدلتے ہی یا غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھوما۔ اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاة، مطلب مسائل التحری فی القبلة،ج ۲،ص ۱۴۴)

مسئلہ:۔ نمازی نے اگر بلا عذر قصداً جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ پھرا لیا پھر بھی اس کی نماز ٹوٹ گئی اور وہ پھر سے نماز پڑھے۔

(صغیری شرح منیة المصلی،شرائط الصلاة، الشرط الرابع،ص ۱۲۵)

اور اگر نماز میں بلا قصد و ارادہ قبلہ سے سینہ پھر گیا اور فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ کر لیا تو اس کی نماز ہو گئی۔ (البحرالرائق، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ج ۱، ص ۴۹۷)

مسئلہ:۔ اگر صرف منہ قبلہ سے پھیر لیا اور سینہ قبلہ سے نہیں پھرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ہی وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اس کی نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایک سیکنڈ کیلئے بھی قبلہ سے چہرہ پھیر لینا مکروہ ہے۔

(صغیری شرح منیۃ المصلی، شرائط الصلاۃ، الشرط الرابع، ص ۱۲۶)

مسئلہ:۔ اگر نمازی نے قبلہ سے سینہ پھیرا نہ چہرہ پھیرا بلکہ صرف آنکھوں کو پھرا پھرا کر ادھر ادھر دیکھ لیا تو اس کی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بہارشریعت، ح ۳، ص ۵۲)

رکعتوں کی تعداد اور نیت کرنے کا طریقہ

نیت سے مراد دل میں پکا ارادہ کرنا ہے خالی خیال کافی نہیں جب تک کہ ارادہ نہ ہو۔

مسئلہ:۔ اگر زبان سے بھی کہہ دے تو اچھا ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی' واسطے اللہ تعالیٰ کے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

(الفتاوی الهندیة، الباب الثالث، الفصل الرابع فی النیة، ج ۱، ص ۶۵)

مسئلہ:۔ مقتدی ہو تو نیت میں اس کو اتنا اور کہنا چاہئے کہ پیچھے اس امام کے۔

(الفتاوی الهندیة، الباب الثالث، الفصل الرابع فی النیة، ج ۱، ص ۶۶)

مسئلہ:۔ امام نے امام ہونے کی نیت نہیں کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی لیکن جماعت کا ثواب نہ پائے گا۔

(الفتاوی الهندیة، الباب الثالث، الفصل الرابع فی النیة، ج ۱، ص ۶۶)

اب تمام نمازوں کی رکعتوں اور ان کی نیتوں کے طریقوں کا الگ الگ سوال و جواب کی صورت میں بیان کرتے ہیں ان کو خوب اچھی طرح یاد کر لو۔

سوال فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب کل چار رکعت پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت فرض۔

سوال دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال ظہر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔؟

جواب بارہ رکعت، پہلے چار رکعت سنت موکدہ، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت موکدہ پھر دو رکعت نفل۔

سوال چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔

سوال چار رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال اور دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے' اللہ اکبر۔

سوال پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

فائدہ:۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر نفل پڑھنے میں دوگنا ثواب ملتا ہے۔اور بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

سوال عصر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب آٹھ رکعت پہلے چار رکعت سنت غیر موکدہ پھر چار رکعت فرض۔

سوال چار رکعت سنت غیر موکدہ کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی' اللہ تعالیٰ کے لئے' سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے' اللہ اکبر۔

سوال پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال مغرب کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب سات رکعت پہلے تین رکعت فرض' پھر دو رکعت سنت موکدہ' پھر دو رکعت نفل۔

سوال تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال اور دو رکعت سنت موکدہ کی نیت کیسے کرے؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب، اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔

سوال عشاء کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب سترہ رکعت پہلے چار رکعت سنت غیر موکدہ، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت موکدہ، پھر دو رکعت نفل پھر تین وتر واجب پھر دو رکعت نفل۔

سوال چار رکعت سنت غیر موکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشاء کی، اللہ تعالیٰ کے لئے، سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔

سوال پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال پھر دو رکعت سنت موکدہ کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے؟

جــــواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

جــــواب نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی، اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کرے؟

جــــواب نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال اگر نیت کے الفاظ بھول کر کچھ کے کچھ زبان سے نکل گئے تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جــواب نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں یعنی نیت میں زبان کا اعتبار نہیں تو اگر دل میں مثلاً ظہر کا پکا ارادہ کیا اور زبان سے ظہر کی جگہ عصر کا لفظ نکل گیا۔ تو ظہر کی نماز ہو جائے گی۔

سوال قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جــــواب جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے روز کی فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو نیت کیسے کرے؟

جواب ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے کہ

نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہے ان میں سے پہلے فرض ظہر کی' اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

اسی طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کر لینا چاہئے۔

سوال پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

جواب بیس رکعت' دو رکعت فجر' چار رکعت ظہر' چار رکعت عصر' تین رکعت مغرب' چار رکعت عشاء' تین رکعت وتر' خلاصہ یہ ہے کہ فرض اور وتر کی قضا ہے' سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کو دونوں کانوں تک اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں۔ نہ بالکل ملی ہوئی نہ بہت پھیلی ہوئی۔ اس حال میں کہ کانوں کی لو چھوتے ہوئے دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔ پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے اس طرح باندھ لے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر پہنچوں کے پاس رہے اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل حلقہ کی صورت میں رہیں۔ پھر ثناء پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط پڑھے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پڑھے پھر الحمد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے اس کے بعد کوئی سورہ یا تین آیتیں پڑھے۔ یا ایک لمبی

آیت جوتین آیتوں کے برابر ہو پڑھے پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے اس طرح پکڑے کہ ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پیروں کی پشت پر ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی کہے اور دونوں ہاتھ لٹکائے رہے ہاتھوں کو باندھے نہیں پھر اللّٰہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھے۔ اس طرح پر کہ پہلے ناک زمین پر رکھے پھر ماتھا اور ناک کی ہڈی کو دبا کر زمین پر جمائے۔ اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے۔ اس طرح کہ انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔ اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے۔ اس طور پر کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کہ اللّٰہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔ پھر سر اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہوگئی اب پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد پوری پڑھے اور کوئی سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔ پھر جب سجدہ سے سر اٹھائے تو

داہنا قدم کھڑا کرکے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور یہ پڑھے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اس کو تشہد کہتے ہیں جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے۔ اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھر نہ ہلائے۔ اور اِلَّا پر گرادے اسی طرح سب انگلیاں فوراً سیدھی کرے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط پڑھے پھر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط یا اور کوئی دعائے ماثورہ پڑھے مثلاً یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط پھر داہنے شانے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ کہے پھر بائیں شانے کی طرف اسی طرح اب نماز ختم ہوگئی اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعا مثلاً اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

وَادۡخِلۡنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَکۡتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیۡتَ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِكَ یَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ ط اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیر لے۔

نماز کا یہ طریقہ جو لکھا گیا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔ لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو الحمد اور سورہ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قراءت کرتا ہو یا آہستہ۔ امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت جائز نہیں۔

نماز میں عورتوں کے چند خاص مسائل

عورتوں کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ کندھوں تک ہی ہاتھ اٹھا کر بائیں ہتھیلی سینہ پر رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں۔ رکوع میں زیادہ نہ جھکیں بلکہ تھوڑا جھکیں یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے اسی طرح عورتیں رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھ کی انگلیاں لپٹی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہوا رکھیں۔ مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔ عورتوں کو بالکل سمٹ کر سجدہ کرنا چاہیے یعنی بازوؤں کو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ کو ران سے اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دیں اور قعدہ میں التحیات پڑھتے وقت عورتیں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں دونوں پاؤں داہنی جانب سے نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں مردوں کی طرح نہ بیٹھیں۔

عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں بہت سی جاہل عورتیں فرض اور واجب اور سنت و نفل ساری نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ نفل کے سوا کوئی نماز بھی

بلا عذر بیٹھ کر پڑھنی جائز نہیں۔ یہ جاہل عورتیں فرض و واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہوں ان سب کی قضا کریں اور توبہ کریں۔

مسئلہ:۔ عورت مردوں کی امامت کرے یہ ناجائز ہے۔

(الفتاوی القاضی خان،کتاب الصلوة،فصل فیمن یصح الاقتداء،ج ۱،ص ۴۳)

ہرگز عورتیں مردوں کی امام نہیں بن سکتیں۔ اور صرف عورتوں کی جماعت کہ عورت ہی امام ہو اور عورتیں ہی مقتدی ہوں۔ یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، ج ۳،ص ۱۱۱)

مسئلہ:۔ عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں۔ (بہار شریعت، ج ۱،ص ۱۳۱)

پنج وقتہ نمازوں کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے۔

(البحرالرائق،کتاب الصلوة،باب الامامة،ج ۱،ص ۶۲۷)

افعال نماز کی قسمیں

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس میں جن جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اگر قصداً ان کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ بھی ہوگا اور نماز کو بھی دہرانا پڑے گا۔ اور اگر بھول کر ان کو چھوڑا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا اور بعض باتیں سنت مؤکدہ ہیں کہ ان کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ ان کو کریں تو ثواب اور اگر نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔

اب ہم ان باتوں کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔ ان کو غور سے پڑھ کر اچھی طرح یاد کرلو۔

فرائض نماز:۔ سات چیزیں نماز میں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں ﴿۱﴾ تکبیر تحریمہ ﴿۲﴾ قیام ﴿۳﴾ قراءت ﴿۴﴾ رکوع

﴿۵﴾ سجدہ ﴿٦﴾ قعدہ اخیرہ ﴿٧﴾ کوئی کام کرکے مثلاً سلام یا کلام کرکے نماز سے نکلنا۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة ،الباب الرابع، الفصل الاول، ج ۱ ،ص٦٨ ـ ٧٠)

تکبیر تحریمہ کا یہ مطلب ہے کہ اللّٰہ اکبر کہہ کر نماز کو شروع کرنا۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوة،الباب الرابع،الفصل الاول،ج ۱ ،ص٦٨)

نماز میں بہت مرتبہ اللّٰہ اکبر کہا جاتا ہے۔مگر شروع نماز میں پہلی مرتبہ جو اللّٰہ اکبر کہتے ہیں اس کا نام تکبیر تحریمہ ہے یہ فرض ہے۔اس کو اگر چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

(الفتاوی القاضی خان، کتاب الصلوة،باب افتتاح الصلوة،ج ۱ ،ص٣٨ ـ ردالمحتار، کتاب الصلوة،مطلب قد یطلق الفرض علی ما یقابل...إلخ، ج ٢، ص١٥٨)

مسئلہ:۔ قیام فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے۔تو اگر کسی مرد یا عورت نے بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کی نماز ادا نہیں ہوئی۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوة،الباب الرابع،الفصل الاول،ج ۱ ،ص٦٨)

ہاں نفل نماز کو بلا عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھے تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ:۔ قرأت فرض ہونے کا یہ مطلب ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل اور سنتوں کی ہر ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے۔

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی ،ص٢٢٦)

تو اگر کسی نے ان رکعتوں میں قرآن نہیں پڑھا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوة،الباب الرابع،الفصل الاول،ج ۱ ،ص٦٩)

مسئلہ:۔ رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکیں کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔اور پورا رکوع یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوة، باب بحث الرکوع والسجود ، ج ٢،ص١٦٦)

مسئلہ:۔ سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ ماتھا زمین پر جما ہوا ور کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو تو اگر کسی نے اس طرح کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی رہے تو نماز نہ ہوگی۔ایک انگلی کے پیٹ کا سجدہ میں زمین سے لگنا تو فرض ہے مگر دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین سے لگنا واجب ہے اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ سجدہ میں زمین سے لگا ہونا سنت ہے۔

مسئلہ:۔ نمازوں کی رکعتوں کو پوری کر لینے کے بعد پوری التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے اور اس کا نام قعدہ اخیرہ ہے۔

مسئلہ:۔ قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد وارادہ اور کسی عمل سے نماز کو ختم کر دینا سلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے یہ بھی نماز کے فرائض میں سے ہے۔لیکن سلام کے علاوہ اگر کوئی دوسرا کام کر کے نماز کو ختم کیا تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہو گیا لیکن نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات:۔ نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں تکبیر تحریمہ میں لفظ اللّٰہ اکبر ہونا' الحمد پڑھنا' فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت ونفل اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی سورہ یا تین چھوٹی آیتوں کو ملانا۔فرض نمازوں میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔ الحمد کا سورہ سے پہلے ہونا' ہر رکعت میں سورہ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔الحمد اور سورہ کے درمیان آمین اور بسم اللّٰہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔قرأت کے فوراً بعد ہی رکوع کرنا' سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا' دونوں سجدوں کے درمیان کسی رکن کا فاصل نہ ہونا' تعدیل یعنی رکوع وسجود اور قومہ جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللّٰہ کہنے کے برابر ٹھہرنا' جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔قومہ یعنی

رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا' قعدہ اولی اگر چہ نفل نماز ہو' ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا' لفظ السلام دوبار کہنا' وتر میں دعائے قنوت پڑھنا' وتر میں قنوت کی تکبیر' عیدین کی چھ زائد تکبیریں' عیدین میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر اور اس تکبیر کے لئے اللہ اکبر کہنا' ہر جہری نماز میں امام کو بلند آواز سے قرأت کرنا اور غیر جہری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا' ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ پر ادا ہونا' ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہونا اور ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا' دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی نمازوں میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا' آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا' سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا' دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللّٰہ کہنے کے برابر وقفہ نہ ہونا۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا' قرأت کے سوا تمام واجبات میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ ،الباب الرابع، الفصل الثانی فی واجبات الصلوٰۃ، ج۱،ص۷۱)

نماز کی سنتیں:۔ نماز میں جو چیزیں سنت ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی۔ لیکن اگر دہرا لے تو اچھا ہے۔ کیونکہ نماز کی کسی سنت کو چھوڑ دینے سے نماز کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا' ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا' یعنی بالکل ملائے' نہ کھلی رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے' بوقت تکبیر سر نہ جھکانا' ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا' تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا اسی طرح قنوت اور عیدین کی تکبیروں میں بھی' کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا' عورت کو صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا' امام کا اللہ اکبر ۔ سمع اللہ لمن حمدہ اور سلام بلند

آواز سے کہنا، تکبیر کے بعد ہاتھ لٹکائے بغیر باندھ لینا، ثناوتعوذ و بسم اللہ پڑھنا اور آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا، پہلے ثناء پھر تعوذ پھر بسم اللہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا، رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیوں کو خوب کھلی رکھنا، عورت کو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو کشادہ نہ رکھنا، حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا، رکوع میں پیٹھ کو خوب بچھی رکھنا، رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا، رکوع سے اٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا، مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کو دونوں کہنا سجدہ کے لئے اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا، سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا، سجدہ کرنے کے لئے پہلے گھٹنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر ماتھا زمین پر رکھنا اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے پہلے ماتھا پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنا زمین سے اٹھانا، سجدہ میں بازو کا کروٹوں سے اور پیٹ کا رانوں سے الگ رہنا، سجدہ کی حالت میں کلائیوں کو زمین پر نہ بچھانا، عورت کو سجدہ میں اپنے بازوؤں کو کروٹوں سے پیٹ کو ران سے ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا دینا، دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ملی ہوئی ہونا اور پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا، دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا، قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، داہنا قدم کھڑا رکھنا اور داہنے قدم کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا، عورت کو دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا، دایاں ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا، کلمہ شہادت پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا، قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابھا وکیفیتھا، ج۱،ص۷۲۔۷۶)

نماز کے مستحبات:۔ ﴿۱﴾ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنا ﴿۲﴾ رکوع میں قدم کی پشت پر دیکھنا ﴿۳﴾ سجدہ میں ناک پر نظر رکھنا ﴿٤﴾ قعدہ میں سینے پر نظر جمانا ﴿۵﴾ پہلے سلام میں داہنے شانے کو دیکھنا ﴿٦﴾ دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر کرنا ﴿۷﴾ جمائی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور اس سے جمائی نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام کے علاوہ دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی دل میں یہ خیال آتے ہی جمائی کا آنا بند ہوجائے گا ﴿۸﴾ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا ﴿۹﴾ عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے ﴿۱۰﴾ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو دفع کرنا ﴿۱۱﴾ جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کہے تو امام ومقتدی سب کو کھڑا ہوجانا ﴿۱۲﴾ مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو نماز شروع کرسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہوجانے پر نماز شروع کرے ﴿۱۳﴾ دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا ﴿۱٤﴾ مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا ﴿۱۵﴾ سجدہ زمین پر بلا کچھ بچھائے ہوئے کرنا۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابھا وکیفیتھا، ج۱،ص۷۲)

نماز کے بعد ذکر و دعا

نماز کے بعد بہت سے اذکار اور دعاؤں کے پڑھنے کا حدیثوں میں ذکر ہے ان میں سے جس قدر پڑھ سکے پڑھے لیکن ظہر ومغرب وعشاء میں تمام وظائف سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھیں سنت سے پہلے مختصر دعا پر قناعت کرنا چاہیے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہوجائے گا اس کا خیال رہے۔

فائدہ:۔ حدیثوں میں جن دعاؤں کے بارے میں جو تعداد مقرر ہے ان سے کم یا زیادہ نہ

کرے کیونکہ جوفضائل ان دعاؤں کے ہیں وہ انہیں عددوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کمی بیشی کی مثال یہ ہے کہ کوئی تالا کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے تو اگر اس کنجی کے دندانے کچھ کم یا زائد کردیں تو اس سے وہ تالا نہ کھلے گا البتہ اگر گنتی شمار کرنے میں شک ہو تو زیادہ کرسکتا ہے اور یہ زیادہ کرنا گنتی بڑھانے کے لئے نہیں ہے بلکہ گنتی کو یقینی طور پر پوری کرنے کے لئے ہے۔

ایک مسنون وظیفہ:۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ اور قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور سبحان اللّٰہ ۳۳ مرتبہ الحمدللّٰہ ۳۳ مرتبہ اللّٰہ اکبر ۳۴ مرتبہ اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَـہٗ لَـہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط ایک بار پڑھ لے تو اسکے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور وہ نامراد نہیں رہے گا۔

جماعت و امامت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنھا، رقم ۶۵۰، ص ۳۲۶)

مسئلہ:۔ مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا فاسق ہے جس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور بادشاہ اسلام اس کو سخت سزا دے گا اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب شروط الامامۃ الکبری، ج ۲، ص ۳۴۰۔۳۴۱)

مسئلہ :۔ جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے یعنی محلّہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑی تو سب نے برا کیا رمضان شریف میں وتر کو جماعت سے پڑھنا یہ مستحب ہے سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲،ص ۳۴۱ـ۳۴۲)

مسئلہ :۔ جن عذروں کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینے میں گناہ نہیں وہ یہ ہیں۔ ﴿۱﴾ ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت اور دشواری ہو ﴿۲﴾ سخت بارش ﴿۳﴾ بہت زیادہ کیچڑ ﴿۴﴾ سخت سردی ﴿۵﴾ سخت اندھیری رات ﴿۶﴾ آندھی ﴿۷﴾ پاخانہ پیشاب کی حاجت ﴿۸﴾ ریاح کا بہت زور ہونا ﴿۹﴾ ظالم کا خوف ﴿۱۰﴾ قافلہ چھوٹ جانے کا خوف ﴿۱۱﴾ اندھا ہونا ﴿۱۲﴾ اپاہج ہونا ﴿۱۳﴾ اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو ﴿۱۴﴾ مال وسامان یا کھانا ہلاک ہوجانے کا ڈر ﴿۱۵﴾ مفلس کو قرض خواہ کا ڈر ﴿۱۶﴾ بیمار کی دیکھ بھال کہ اگر یہ چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا وہ گھبرائے گا یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲،ص ۳۴۷ـ۳۴۹)

مسئلہ :۔ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین کی عورت چاہے جوان ہو یا بڑھیا یوں بھی عورتوں کو ایسے مجمعوں میں جانا بھی ناجائز ہے جہاں عورتوں اور مردوں کا اجتماع ہو۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲،ص ۳۶۷)

مسئلہ :۔ اکیلا مقتدی چاہے لڑکا ہو امام کے برابر دہنی طرف کھڑا ہو بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی

ہے دو سے زیادہ کا امام کے بغل میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲،ص ۳٦۸۔۳۷۰)

مسئلہ:۔ پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے۔ لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ج ۲،ص ۳۷۲۔۳۷٤)

مسئلہ:۔ امام ہونے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز وطہارت وغیرہ کے احکام سب سے زیادہ جاننے والا ہے، پھر وہ شخص جو قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو زیادہ متقی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا۔ پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ پھر زیادہ تہجد گزار۔ غرض کہ چند آدمی برابر درجے کے ہوں تو ان میں جو شرعی حیثیت سے فوقیت رکھتا ہو وہی زیادہ حق دار ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج ۲،ص ۳۵۰۔۳۵۲)

مسئلہ:۔ فاسق معلن جیسے شرابی، زناکار، جواری، سود خور، داڑھی منڈانے والا یا کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا ان لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور نماز کو دہرانا واجب ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ،مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد، ج ۲،ص ۳۵۵۔۳٦۰)

مسئلہ:۔ رافضی، خارجی، وہابی اور دوسرے تمام بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے اگر غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گناہگار ہوگا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب البدعۃ خمسۃ اقسام، ج ۲،ص ۳۵۷۔۳۵۸)

مسئلہ:۔ گنوار‘ اندھے‘ حرامی‘ کوڑھی‘ فالج کی بیماری والے‘ برص کی بیماری والا‘ امردان لوگوں کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جب کہ جماعت میں اور کوئی ان لوگوں سے بہتر ہو اور اگر یہی امامت کے حقدار ہوں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو خفیف کراہت ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج۲،ص۳۵۵۔۳۶۰)

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے اگر کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی تو وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر،ج۱،ص۱۱۰۔۱۱۱)

نماز وتر تین رکعتیں ایک سلام سے ہیں دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی الحمد اور سورہ پڑھے پھر دونوں ہاتھ کان کی لو تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے دعائے قنوت یہ ہے۔

دعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَ نَرْ جُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

مسئلہ:۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ

اِغْفِرْلِیْ پڑھ لے اس کی وتر ادا ہو جائے گی۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

مسئلہ:۔ دعائے قنوت وتر میں پڑھنا واجب ہے اگر بھول کر دعائے قنوت چھوڑ دے تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے اور اگر قصداً چھوڑ دیا تو وتر کو دہرانا پڑے گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

مسئلہ:۔ دعائے قنوت ہر شخص چاہے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا ہمیشہ پڑھے ادا ہو یا قضا رمضان ہو یا دوسرے دنوں میں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ج۱، ص۱۱۱)

مسئلہ:۔ وتر کے سوا کسی اور نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے ہاں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کو قنوت نازلہ کہتے ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتروالنوافل، ج۲، ص۵۴۱)

سجدۂ سہو کا بیان

جو نماز میں چیزیں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سجدۂ سہو واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ کرے اور پھر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ج۲، ص۶۵۱۔۶۵۳)

مسئلہ:۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز کو دہرانا واجب ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ج۲،ص۶۵۵)

مسئلہ:۔ جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی بات چھوٹ گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور سجدۂ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہوسکتی بلکہ پھر سے اس نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ ایک نماز میں اگر بھول سے کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک مرتبہ وہی دو سجدے سہو کے سب کے لئے کافی ہیں چند بار سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ج۲،ص۶۵۵)

مسئلہ:۔ پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اتنی دیر لگادی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکے تو سجدۂ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اس لئے دھیان رکھو کہ پہلے قعدہ میں التحیات ختم ہوتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ج۲،ص۶۵۷)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھول کر بولے' زیادہ بولے یا ایک ہی بات بولے' اپنی خوشی سے بولے یا کسی کے مجبور کرنے سے بولے بہرصورت نماز ٹوٹ جائے گی اسی طرح زبان سے کسی کو سلام کرے' عمداً ہو یا سہواً' نماز جاتی رہے گی یوں ہی سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ کسی کو چھینک کے جواب میں یرحمك الله کہا یا خوشی کی خبر سن کر الحمد لِلّٰه کہا یا بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ O کہا تو ان صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی لیکن اگر خود نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ وہ چپ رہے لیکن اس نے الحمدللہ کہہ دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں

ہوگی نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے غیر کو لقمہ دے دیا تو اس کی نماز فاسد ہوئی اور اگر اس نے لقمہ لے لیا تو اس کی بھی نماز جاتی رہے گی اور غلط لقمہ دینے سے لقمہ لینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے اَللّٰہُ اَکبَرُ کے الف کو کھینچ کر آللّٰہُ اَکبَرُ کہنا یا آکبَرُ کہنا یا اَکبَار کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے اسی طرح نَستَعِینُ کو الف کے ساتھ نَستَاعِینُ پڑھے اور اَنعَمتَ کے ت کو پیش یا زیر یعنی اَنعَمتِ یا اَنعَمتُ پڑھنے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے آہ' اوہ' اف' تف' درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور کچھ حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی اگر مریض کی زبان سے حالت نماز میں بے اختیار آہ یا اوہ یا ہائے نکل گیا تو نماز نہیں ہوگی اسی طرح چھینک کھانسی یا جمائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً زبان سے نکل جاتے ہیں معاف ہیں اور ان سے نماز نہیں ٹوٹتی دانتوں کے اندر کوئی کھانے کی چیز اٹکی ہوئی تھی نماز پڑھتے ہوئے زبان چلا کر اس کو نکال لیا اور نگل گیا اگر وہ چیز چنے کی مقدار سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوگئی اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی نماز پڑھتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس دیا تو نماز بھی ٹوٹ گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا پھر سے وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی نماز میں کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا یا دونوں ہاتھ سے کمر بند باندھا تو نماز ٹوٹ گئی ایک رکن میں تین بار بدن کھجلانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تین مرتبہ کھجلانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک مرتبہ کھجلایا پھر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجلایا پھر ہٹا لیا، پھر کھجلایا، یہ تین مرتبہ ہو گیا اور اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ ہاتھ کو ہلا کر کھجلایا مگر ہاتھ نہیں ہٹایا اور بار بار کھجلاتا رہا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما کرہ فیھا، ج۱، ص۹۸،۱۰۴)

نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت لیکن نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے حدیث میں ہے کہ نمازی کے

آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔

(الموطا لامام مالك، كتاب قصر الصلاة فى السفر، باب التشديد فى ان يمر احد۔۔۔الخ، رقم ۳۷۱، ج ۱، ص ۱۵٤)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس میں کتنا بڑا گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینہ یا چالیس برس۔

(ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھیة المرور، رقم ۳۳٦، ج ۱، ص ۳٥٦)

نماز کے مکروہات

نماز میں جو باتیں مکروہ ہیں وہ یہ ہیں کپڑے یا بدن یا داڑھی مونچھ سے کھیلنا' کپڑا اسمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا تہبند اٹھا لینا' کپڑا لٹکانا یعنی سر یا کندھے پر کپڑا یا چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکے رہیں' کسی ایک آستین کو آدھی کلائی سے چڑھانا' دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا' پیشاب پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا' مرد کا سر کے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا' انگلیاں چٹخانا ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا' آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا' مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو زمین پر بچھانا' التحیات میں یا دونوں سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھنے کی بجائے زمین پر رکھ کر بیٹھنا' کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا' چادر میں اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ بدن کا کوئی حصہ یہاں تک کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں' پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر پگڑی کا کوئی حصہ نہ ہو' ناک اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا' بے ضرورت کھنکھارنا' قصداً جماہی لینا اگر خود ہی جماہی آ جائے تو حرج نہیں' جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا' تصویر کا نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہونا یا اوپر لٹکی ہوئی ہونا یا دائیں بائیں دیوار میں بنی یا لگی ہونا یا آگے پیچھے تصویر کا ہونا' جیب یا ہتھیلی میں تصویر

چھپی ہوئی ہوتو نماز میں کراہت نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة،الباب السابع، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لايكره، ج١،ص١٠٥، ١٠٨ /الدرالمختار، كتا ب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ويكره فيها ، ج٢،ص٤٨٨ـ٥٠٣، ٥١١)

سجدہ گاہ سے کنکریاں اٹھانا مگر جب کہ پورے طور پر سجدہ نہ ہوسکتا ہوتو ایک بار ہٹا دینے کی اجازت ہے' نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا' نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہئے' کرتا چادر موجود ہوتے ہوئے صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھنا' الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا' نماز میں بلا عذر پالتی مار کر بیٹھنا' کپڑے کو حد سے زیادہ دراز کر کے نماز پڑھنا' مثلاً عمامہ کا شملہ اتنا لمبا رکھے کہ بیٹھنے میں دب جائے یا آستین اتنی لمبی رکھے کہ انگلیاں چھپ جائیں' پاجامہ اور تہبند ٹخنے سے نیچے ہونا' نماز میں دائیں بائیں جھومنا' الٹا قرآن مجید پڑھنا' امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجدہ میں جانا یا امام سے پہلے سر اٹھانا یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں اگر نماز میں یہ مکروہات ہوجائیں تو اس نماز کو دہرا لینا چاہئے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة،الباب السابع، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لايكره، ج١،ص١٠٦ /الدرالمختار، كتا ب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ثمايكره فيها ، ج٢،ص٤٩٣، ٤٩٦)

مسئلہ:۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو ایک ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا بہتر ہے اور بار بار گر پڑتی ہو تو نہ اٹھانا اچھا ہے۔

مسئلہ:۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی لگتی ہے اس وجہ سے ننگے سر نماز پڑھتا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے جیسے یہ خیال کرے کہ نماز کوئی ایسی شاندار چیز نہیں ہے جس کے لئے ٹوپی یا پگڑی کا اہتمام کیا جائے تو یہ کفر ہے اور اگر خدا کے دربار میں اپنی عاجزی اور انکساری ظاہر کرنے کے لئے ننگے سر نماز پڑھے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہوگا خلاصہ کلام یہ ہے

کہ نیت پر دارومدار ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتا ب الصلاۃ، باب مایفسدالصلاۃ ویکرہ فیھا ، مطلب فی الخشوع، ج۲،ص ۴۹۱)

مسئلہ:۔ جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن چراغ یا لالٹین کے سامنے نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتا ب الصلاۃ، باب مایفسدالصلاۃ ویکرہ فیھا ، مطلب الکلام علی اتخاذالمسبحۃ ، ج۲،ص ۵۱۰)

مسئلہ:۔ بغیر عذر ہاتھ سے مکھی مچھر اڑانا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع ، الفصل الثانی فیمایکرہ فی الصلاۃوما لایکرہ، ج۱،ص۱۰۹)

مسئلہ:۔ دوڑتے ہوئے نماز کو جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ نماز میں اٹھتے بیٹھتے آگے پیچھے پاؤں ہٹانا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ،الباب السابع،الفصل الثانی، ج۱،ص۱۰۸)

نماز توڑدینے کے اعذار:۔ یعنی کن کن صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا کنوئیں میں گر پڑے گا۔ تو ان صورتوں میں نمازی پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر ان لوگوں کو بچائے یوں ہی اگر کوئی کسی کو قتل کر رہا ہو اور وہ فریاد کر رہا ہو اور یہ اس کو بچانے کی قدرت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ ، باب ادراک الفریضۃ، ج۲،ص۶۰۹/ الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ،الباب السابع،الفصل الثانی ومما یتصل بذالک مسائل، ج۱،ص۱۰۹)

مسئلہ:۔ پیشاب پاخانہ قابو سے باہر معلوم ہوا یا اپنے کپڑے پر اتنی کم نجاست دیکھی جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز ہوسکتی ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو ان

تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جب کہ کاٹ لینے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ادراك الفريضة، ج ٢،ص ٦٠٨/

الفتاوى الهندية، کتاب الصلاۃ،الباب السابع،الفصل الثانی ومما يتصل بذالك مسائل،ج ١،ص ١٠٩)

مسئلہ:۔ اپنے یا کسی اور کے درہم کے نقصان کا ڈر ہو۔ جیسے دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری کے جل جانے کا ڈر ہو تو ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے اسی طرح ایک درہم کی کوئی چیز چور لے بھاگا تو نماز توڑ کر اس کے پکڑنے کی اجازت ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ادراك الفريضة، ج ٢،ص ٦٠٩/ الفتاوى الهندية، کتاب الصلاۃ،الباب السابع،الفصل الثانی ومما يتصل بذالك مسائل،ج ١،ص ١٠٩)

مسئلہ:۔ نماز پڑھ رہا تھا کہ ریل گاڑی چھوٹ گئی اور سامان ریل گاڑی میں ہے یا ریل گاڑی چھوٹ جانے سے نقصان ہو جائے گا تو نماز توڑ کر ریل گاڑی پر سوار ہو جانا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ نفل نماز میں ہو اور ماں باپ پکاریں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے بعد میں اس کی نماز قضاء پڑھ لے۔

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ:۔ اگر بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا نا قابل برداشت درد ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ٢،ص ٦٨١-٦٨٢)

مسئلہ:۔ اگر لاٹھی یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ تو اس پر فرض ہے کہ کھڑے ہو

کر نماز پڑھے۔اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲،ص ۶۸۳)

مسئلہ:۔ اگر کچھ دیر کے لئے بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کھڑا ہو کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲،ص ۶۸۳)

مسئلہ:۔ اگر رکوع و سجود نہ کر سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے مگر رکوع کے اشارہ میں سجدہ کے اشارہ سے سر کو زیادہ نہ جھکائے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲،ص ۶۸۴۔۶۸۵)

مسئلہ:۔ اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ کر ذرا سا سر کو اونچا کرے اور رکوع و سجود سر کے اشارہ سے کرے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲،ص ۶۸۶۔۶۸۷)

مسئلہ:۔ اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج ۲،ص ۶۸۷)

مسافر کی نماز کا بیان

جو شخص تقریباً ۹۲ کلومیٹر کی دوری کا سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا اور اپنی بستی سے باہر چلا گیا۔تو شریعت میں یہ شخص مسافر ہو گیا۔اب اس پر واجب ہو گیا کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشاء چار رکعت والی فرض نمازوں کو دو ہی رکعت پڑھے۔کیونکہ اس کے حق

میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

(الدرالمختار ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲۲،۷۲۶)

مسئلہ:۔ اگر مسافر نے قصداً چار رکعت پڑھی اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار رہوا اگر دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔

(الدرالمختار ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۳۔۷۳٤)

مسئلہ:۔ مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے گا۔

مسئلہ:۔ مسافر اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

(الدرالمختار ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳٦)

مسئلہ:۔ مقیم اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام مسافر ہونے کی وجہ سے دو ہی رکعت پر سلام پھیر دے گا اب مقیم مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھیں اور ان دونوں رکعتوں میں قراءت نہ کریں بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار تک چپ چاپ کھڑے رہیں۔

(الدرالمختار ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۵)

مسئلہ:۔ فجر و مغرب اور وتر میں قصر نہیں۔

مسئلہ:۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔

(ردالمحتار و درالمختار ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۳۷)

مسئلہ:۔ مسافر اپنی بستی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع کر دے گا اور جب تک اپنی بستی میں داخل نہ ہو جائے یا کسی بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے برابر قصر ہی کرتا رہے گا۔

(الدرالمختار ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ج ۲، ص ۷۲٦۔۷۲۸)

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲،ص۶۹۴،۶۹۵)

مسئلہ:۔ سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے بس، نہ اس میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲،ص۶۹۹،۷۰۰)

مسئلہ:۔ اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے ہاں بہتر یہی ہے کہ فوراً ہی کر لے اور وضو ہو تو دیر کرنی مکروہ تنزیہی ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲،ص۷۰۳)

مسئلہ:۔ اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کرنا واجب ہے اگر تین آیت پڑھنے کی مقدار میں دیر لگا دی تو گنہگار ہوگا اور اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھتے ہی فوراً رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے بعد نماز کے دونوں سجدوں کو کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی ہو مگر سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو گیا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲،ص۷۰۵)

مسئلہ:۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر یہ سجدہ ادا نہیں ہو سکتا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲،ص۷۰۵ /الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ،الباب الثالث فی سجود التلاوۃ، ج۱،ص۱۳۴)

اردو زبان میں اگر آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھ دیا تب بھی پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو گیا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ،الباب الثالث عشرفی سجود التلاوۃ،ج۱،ص۱۳۳)

مسئلہ:۔ ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرلیا پھر اسی مجلس میں دوبارہ اسی آیت کی تلاوت کی تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر بار بار آیت سجدہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور اگر مجلس بدل کر وہی آیت سجدہ پڑھی تو جتنی مجلسوں میں اس آیت کو پڑھے گا اتنے ہی سجدے اس پر واجب ہو جائیں گے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،باب سجود التلاوۃ،ج۲،ص۷۱۲)

مسئلہ:۔ مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً کبھی تو جگہ بدلنے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے مدرسہ ایک مجلس ہے اور مسجد ایک مجلس ہے اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سبق پڑھایا تو یہ مجلس درس ہوئی پھر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو یہ مجلس بدل گئی کہ پہلے مجلس درس تھی اب مجلس طعام ہوگئی کسی گھر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے' کمرے سے صحن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے کسی بڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ مجلس کے بدل جانے کی بہت سی صورتیں ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،باب سجود التلاوۃ،ج۲،ص۷۱۲،۷۱۶/
الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ،الباب الثالث عشرفی سجود التلاوۃ،ج۱،ص۱۳۴)

قرأت کا بیان

قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے میں اتنی آواز ہونی چاہئے کہ اگر بہرا نہ ہو اور شور و غل نہ ہو تو خود اپنی آواز سن سکے اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو قرأت نہیں ہوئی اور نماز نہ ہوگی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،فصل فی القرأۃ،ج ۲،ص۳۰۸، ۳۰۹)

مسئلہ:۔ فجر میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان کی وتر میں امام پر جہر کے ساتھ قرأت کرنا واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،فصل فی القرأۃ،ج ۲،ص ۳۰۴، ۳۰۶)

مسئلہ:۔ جہر کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم سے کم صف میں قریب کے لوگ سن سکیں اور آہستہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ کم سے کم خود سن سکے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،فصل فی القرأۃ،ج ۲،ص۳۰۸)

مسئلہ:۔ جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ مگر زور سے پڑھنا افضل ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،فصل فی القرأۃ،ج ۲،ص۳۰۶)

مسئلہ:۔ قرآن شریف الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہ اور دوسری رکعت میں تَبَّتْ یَدَا پڑھنا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،فصل فی القرأۃ،ج ۲،ص ۳۳۰)

مسئلہ:۔ درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے جیسے پہلی رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھی اور دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور درمیان میں

صرف ایک سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ چھوڑ دی لیکن ہاں اگر درمیان کی سورہ پہلے سے بڑی ہوتو درمیان میں ایک سورہ چھوڑ کر پڑھ سکتا ہے جیسے وَالتِّيْنِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد قُلْ ھُوَاللّٰه پڑھنا نہیں چاہئے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،فصل فی القرأۃ،ج۲،ص۳۲۹، ۳۳۰)

مسئلہ:۔ جمعہ وعیدین میں پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون یا پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی اور دوسری رکعت میں ھل اتاك حديث الغاشية پڑھنا سنت ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،مطلب السنة تکون سنة عين و سنة کفاية،ج۲،ص۳۲۴)

نماز کے باہر تلاوت کا بیان:۔ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر صحیح صحیح حروف ادا کر کے اچھی آواز سے قرآن شریف پڑھے لیکن گانے کے لہجہ میں نہیں کہ گا کر قرآن پڑھنا جائز نہیں تلاوت کے شروع میں اعوذ باللّٰه پڑھنا مستحب ہے اور سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے درمیان تلاوت میں کوئی دنیاوی کلام یا کام کرے تو اعوذ باللّٰه و بسم اللّٰه پھر پڑھ لے۔

(غنیة المستملی،فصل فی سجودالسھو،القرأۃ خارج الصلاۃ،ص۴۹۵)

مسئلہ:۔ غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔

(غنیة المستملی،فصل فی سجودالسھو،القرأۃ خارج الصلاۃ،ص۴۹۶)

مسئلہ:۔ جب قرآن شریف بلند آواز سے پڑھا جائے تو حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور لوگ اپنے اپنے کام میں ہوں۔

(غنیة المستملی،فصل فی سجودالقرأۃ خارج الصلاۃ،ص۴۹۷/فتاوی رضویة،ج۲۳،ص۳۵۲)

مسئلہ:۔ سب لوگ مجمع میں زور سے قرآن شریف پڑھیں یہ ناجائز ہے اکثر عرس و فاتحہ کے موقعوں پر سب لوگ زور زور سے تلاوت کرتے ہیں یہ ناجائز ہے اگر چند آدمی

پڑھنے والے ہوں تو سب لوگ آہستہ پڑھیں۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الكراهية،الباب الرابع فى الصلوة والتسبيح وقرأة القرآن۔۔۔إلخ،ج٥،ص٣١٧)

مسئلہ:۔ بازاروں اور کارخانوں میں جہاں لوگ کام میں لگے ہوں زور سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ لوگ اگر نہ سنیں تو گناہ پڑھنے والے پر ہوگا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوة،فصل فى القرأة،ص٣٢٩)

مسئلہ:۔ قرآن شریف بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔(غنية المتملي،فصل فى سجود السهو، القرأة خارج الصلوة،ص٤٩٧)

مسئلہ:۔ قرآن شریف کو پیٹھ نہ کی جائے نہ اس کی طرف پاؤں پھیلائیں نہ اس سے اونچی جگہ بیٹھیں نہ اس پر کوئی کتاب رکھیں اگرچہ حدیث وفقہ کی کتاب ہو۔

مسئلہ:۔ قرآن شریف اگر بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہیں رہا تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کردیں اور اس کے لئے لحد بنائی جائے تاکہ مٹی اس کے اوپر نہ پڑے قرآن شریف کو جلانا نہیں چاہیے بلکہ دفن ہی کرنا چاہیے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الكراهية،الباب الخامس،ج٥،ص٣٢٣)

احکام مسجد کا بیان

جب مسجد میں داخل ہو تو درود شریف پڑھ کر اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلے تو درود شریف کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ پڑھے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات،باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم٧٧٢،ج١،ص٤٢٥)

مسئلہ:۔ مسجد کی چھت کا بھی مسجد ہی کی طرح ادب و احترام لازم ہے بلاضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔

(ردالمختار، کتاب الصلاۃ،مطلب فی احکام المسجد،ج۲،ص۵۱۶)

مسئلہ:۔ بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا ،ج۲،ص۵۱۸)

مسئلہ:۔ مسجد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ ڈالے جہاں بے ادبی نہ ہو

(بہارشریعت، ج۱، حصہ ۳ ،ص۱۸۴)

مسئلہ:۔ ناپاک کپڑا پہن کر یا کوئی بھی ناپاک چیز لے کر مسجد میں جانا منع ہے یوں ہی ناپاک تیل مسجد میں جلانا یا ناپاک گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا ،ج۲،ص۵۱۷)

مسئلہ:۔ وضو کے بعد بدن کا پانی مسجد میں جھاڑنا' مسجد میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا ناجائز ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ،فصل کرہ غلق باب المسجد،ج۱،ص۱۱۰)

مسئلہ:۔ مسجد میں ان آداب کا خیال رکھے ﴿۱﴾ جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہوں ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں اور اگر نماز میں ہوں یا مسجد میں کوئی نہ ہو تو یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ﴿۲﴾ وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے ﴿۳﴾ خرید و فروخت نہ کرے ﴿۴﴾ ننگی تلوار مسجد میں نہ لے جائے ﴿۵﴾ گری ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈھے ﴿۶﴾ ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے ﴿۷﴾ دنیا کی باتیں نہ کرے ﴿۸﴾ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے ﴿۹﴾ جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرے بلکہ جہاں خالی جگہ پائے وہاں نماز پڑھ لے اور اس طرح نہ

بیٹھے کہ جگہ میں دوسروں کے لئے تنگی ہو﴿۱۰﴾کسی نمازی کے آگے سے نہ گزرے﴿۱۱﴾مسجد میں تھوک کھنکار یا کوئی گندی یا گھناؤنی چیز نہ ڈالے﴿۱۲﴾انگلیاں نہ چٹخائے﴿۱۳﴾نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے﴿۱٤﴾ذکر الٰہی کی کثرت کرے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الکراهية،الباب الخامس فی آداب المسجد...إلخ،ج۵،ص۳۲۱)

مسئلہ:۔ کچا لہسن پیاز یا مولی کھا کر جب تک منہ میں بدبو باقی رہے مسجد میں جانا جائز نہیں یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہے کہ اس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کو بغیر دور کئے ہوئے مسجد میں نہ جایا جائے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة،مطلب فی الغرس فی المسجد،ج۲،ص۵۲۵)

مسئلہ:۔ مسجد کی صفائی کے لئے چمگادڑوں اور کبوتروں اور چڑیوں کے گھونسلوں کو نوچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة،باب مایفسد الصلاۃوما یکرہ فیھا،ج۲،ص۵۲۸)

مسئلہ:۔ اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگر چہ جماعت کم ہو جامع مسجد سے افضل ہے بلکہ اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوئی تو تنہا جائے اور اذان واقامت کہہ کر اکیلے نماز پڑھے یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔

(صغیری ،فصل فی احکام المسجد ، ص۳۰۲)

سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنت کی دو قسمیں ہیں ایک سنت مؤکدہ اور دوسری سنت غیر مؤکدہ۔

مسئلہ:۔ سنت مؤکدہ یہ ہیں دو رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے' چار رکعت ظہر کی سنت فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت بعد میں' مغرب کے بعد دو رکعت سنت' عشاء کے بعد دو رکعت سنت' جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت اور جمعہ کے بعد چار رکعت سنت۔ یہ سب سنتیں مؤکدہ ہیں یعنی ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے بلا عذر ایک مرتبہ بھی ترک کرے تو ملامت کے قابل ہے اور اس کی عادت ڈالے تو فاسق جہنم کے لائق ہے اور اس کے لئے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے ان مؤکدہ سنتوں کو "سُنَنُ الْھُدیٰ" بھی کہتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،مطلب فی السنن والنوافل، ج۲،ص۵٤٥)

مسئلہ:۔ سنت غیر موکدہ یہ ہیں چار رکعت عصر سے پہلے' چار رکعت عشاء سے پہلے' اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت اور جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد بجائے چار رکعت سنت کے چھ رکعت۔ سنت مغرب کے بعد چھ رکعت "صلوۃ الاوابین" اور دو رکعت تحیۃ المسجد دو رکعت تحیۃ الوضوء اگر مکروہ وقت نہ ہو' دو رکعت نماز اشراق' کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت' کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نماز تہجد' صلوۃ التسبیح' نماز استخارہ' نماز حاجت وغیرہ ان سنتوں کو اگر پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور اگر نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں ہے ان سنتوں کو "سنن الزوائد"

اور کبھی ''سنت مستحبہ'' کہتے ہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ج۱، ص۱۱۲ / الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتروالنوافل مطلب فی السنن والنوافل، ج۲، ص ۵۴۶، ۵۴۷)

مسئلہ:۔ قیام کی قدرت ہونے کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن جب قدرت ہوتو نفل کو بھی کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے اور دوگنا ثواب ملتا ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتروالنوافل، مطلب مبحث المسائل الستة عشرية، ج۲، ۵۸۴)

نماز تحية الوضوء

مسئلہ:۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہوکر دو رکعت (نماز تحية الوضوء) پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم ۲۳۴، ص۱۴۴)

نماز اشراق

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے تو اسے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(جامع الترمذي، كتاب السفر، باب ذكر ما يستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ج۲، رقم ۵۸۶، ص۱۰۰)

نماز چاشت

چاشت کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتا رہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الضحی، رقم ۴۷۵، ج ۲، ص ۱۹/ الدرالمختار، کتاب الصلاہ، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۵۶۳)

نماز تہجد

نماز تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھے اس کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے کے وقت تک ہے تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے آٹھ رکعت تک ثابت ہے حدیثوں میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی صلاۃ اللیل، ج ۲، ص ۵۶۷)

صلوۃ التسبیح

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا اگر ہو سکے تو صلوۃ التسبیح ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ ط پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰه اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے پھر رکوع

کرے اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد اوپر والی تسبیح دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے باقی سب جگہ دس دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے ہر رکعت میں پچھتّر مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہوگی اپنے خیال سے گنتا رہے یا انگلیوں کے اشاروں سے تسبیح کا شمار کرتا رہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح، رقم ۴۸۱ ـ ۴۸۲، ج ۲، ص ۲۴، ۲۵)

نماز حاجت

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ اس کے لئے دو یا چار رکعت نماز پڑھتے۔

(سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب وقت قیام النبی...الخ، رقم ۱۳۱۹، ج ۲، ص ۵۲)

حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللّٰہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آجائے تو اچھا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ج عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پھر تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب صلاۃ الحاجة، رقم۴۷۸، ج۲، ص ۲۱)

ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی اسی طرح حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب جو نابینا تھے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے حق میں بہتر ہے انہوں نے عرض کی کہ حضور دعا کردیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کو یہ حکم دیا کہ تم خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِیُقْضٰی لِیْٓ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر اس شان سے آئے کہ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب احادیث شتی، باب ۱۲۷، رقم۳۵۸۹، ج۵، ص۳۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج۹، رقم ۸۳۱۱، ص ۳۰)

"صلوۃ الاسرار"

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پوری ہونے کے لئے ایک مجرب نماز صلوۃ الاسرار بھی ہے جس کو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی نے بہجۃ الاسرار میں اور ملاعلی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قل ھواللہ پڑھے اور گیارہ مرتبہ یہ پڑھے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ پڑھے یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔

(بھجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۷ ۔ بہارشریعت، ج ۱، حصہ ٤، ص ۳۱)

نماز استخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ ھُوَاللّٰہُ پڑھے پھر یہ دعا پڑھ کر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے سورہے دعا کے اول و آخر سورۂ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ **دونوں جگہ الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلی جگہ** هٰذَا السَّفَرَ خَيْرٌ لِّيْ **اور دوسری جگہ میں** هٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّيْ۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،مطلب فی رکعتی الاستخارۃ، ج۲،ص۵۶۹/صحیح بخاری، کتاب التہجد،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، رقم۱۱۶۲، ج۱،ص۳۹۳ بتغیرقلیل)

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے میں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ ،مطلب فی رکعتی الاستخارۃ، ج۲،ص۵۷۰/ کنزالعمال، کتاب الصلاۃ،صلاۃ الاستخارۃ من الاکمال، ج۸،رقم ۲۱۵۳۵،ص۳۳۶)

تراویح کا بیان

مسئلہ:۔ مرد و عورت سب کے لئے تراویح سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں عورتیں گھروں میں اکیلے اکیلے تراویح پڑھیں مسجدوں میں نہ جائیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ،باب الوتر والنوافل، ج۲،ص۵۹۷)

مسئلہ:۔ تراویح بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اختیار ہے کہ اتنی دیر چاہے چپکا بیٹھا رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھتا رہے یا کوئی اور

بھی دعا پڑھتا رہے عام طور سے یہ دعا پڑھی جاتی ہے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب مبحث صلاۃ التراویح، ج۲، ص۵۹۹، ۶۰۰)

مسئلہ:۔ مردوں کے لئے تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلّہ کے سب لوگ گنہگار رہوں گے اور اگر کچھ لوگوں نے مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھ لی تو سب لوگ بری الذمہ ہو گئے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۵۹۸، ۵۹۹)

مسئلہ:۔ پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے بشرط یہ کہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲، ص۶۰۱)

مسئلہ:۔ جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے نہ وتر جب تک فرض نہ ادا کرے۔

مسئلہ:۔ جس نے عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھی تراویح جماعت سے تو وہ وتر کو تنہا پڑھے

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج۲، ص۶۰۳)

وتر کو جماعت سے وہی پڑھے گا جس نے عشاء کے فرض کو جماعت کے ساتھ پڑھا ہو۔

مسئلہ:۔ جس کی تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہیں اور امام وتر پڑھانے کے لئے کھڑا

ہو جائے تو امام کے ساتھ وتر کی نماز جماعت سے پڑھ لے پھر اس کے بعد تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے بشرط یہ کہ عشاء کے فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو اور اگر چھوٹی ہوئی تراویح کی رکعتوں کو ادا کرکے وتر تنہا پڑھے تو یہ بھی جائز ہے مگر پہلی صورت افضل ہے۔ (درالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲،ص۵۹۸)

مسئلہ:۔ اگر کسی وجہ سے تراویح میں ختم قرآن نہ ہوسکے تو سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم تر کیف سے آخر تک دوبار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مبحث صلاۃ التراویح، ج۲،ص۶۰۲)

مسئلہ:۔ بلا کسی عذر کے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہا کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں (درمختار ج۱ص۴۷۵) ہاں اگر بیمار یا بہت زیادہ بوڑھا اور کمزور ہو تو بیٹھ کر تراویح پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ یہ بیٹھنا عذر کی وجہ سے ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج۲،ص۶۰۳)

مسئلہ:۔ نابالغ کسی نماز میں امام نہیں بن سکتا

(الهداية و فتح القدير، كتاب الصلاة، باب الامامة، ج۱،ص۳۶۷،۳۶۸)

اسی طرح نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہیں ہوگی صاحب ہدایہ و صاحب فتح القدیر نے اسی قول کو مختار بتایا ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراويح، ج۱،ص۱۱۶،۱۱۷)

نمازوں کی قضا کا بیان

مسئلہ:۔ کسی عبادت کو اس کے مقرر وقت پر ادا کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گزر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی ان الامر یکون ۔۔۔الخ، ج۲،ص۶۲۹)

مسئلہ:۔ فرض نمازوں کی قضا فرض ہے وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضا ہوا اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں جمعہ اور ظہر کی سنتیں قضا ہوگئیں اور فرض پڑھ لیا اگر وقت ختم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو ان سنتوں کو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پہلے فرض کے بعد والی سنتوں کو پڑھے پھر ان چھٹی ہوئی سنتوں کو پڑھے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۳۳)

مسئلہ:۔ جس شخص کی پانچ نمازیں یا اس سے کم قضا ہوں اس کو صاحب ترتیب کہتے ہیں اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازوں کو پڑھ لے اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے اور قضا نماز کو یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز کو پڑھ لے تو یہ نماز نہیں ہوگی۔(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۳۳۔۶۳۴) مزید تفصیل "بہار شریعت" میں دیکھنی چاہیے۔

مسئلہ:۔ چھ نمازیں یا اس سے زیادہ نمازیں جس کی قضا ہوگئی ہوں وہ صاحب ترتیب نہیں اب یہ شخص وقت کی گنجائش اور یاد ہونے کے باوجود اگر وقتی نماز پڑھ لے گا تو اس کی نماز ہو جائے گی اور چھوٹی ہوئی نمازوں کو پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے عمر بھر میں جب بھی پڑھ لے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۶۳۷)

مسئلہ:۔ جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو جب اس نماز کی قضا پڑھے تو ضروری ہے کہ اس روز اور اس وقت کی قضا کی نیت کرے مثلاً جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت جمعہ کے دن کی نماز فجر کی، اللہ تعالیٰ کے لئے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اللہ اکبر۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسناته ام لا، ج ۲، ص ۶۵۰)

مسئلہ:۔ اگر چند مہینے یا چند برسوں کی قضا نمازوں کو پڑھے تو نیت کرنے میں جو نماز پڑھنی ہے اس کا نام لے اور اس طرح نیت کرے مثلاً نیت کی میں نے' دو رکعت نماز فجر کی' جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی' اللہ تعالیٰ کے لئے' منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر اس طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو سمجھ لینا چاہیے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسناته ام لا، ج۲، ص٦٥٠)

مسئلہ:۔ جو رکعتیں ادا میں سورہ ملا کر پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی سورہ ملا کر پڑھی جائیں گی اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورہ ملائے پڑھی جاتی ہیں قضا میں بھی بغیر سورہ ملائے پڑھی جائیں گی۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر، ج۱، ص۱۲۱)

مسئلہ:۔ مسافرت کی حالت میں جب کہ قصر کرتا تھا اس وقت کی چھٹی ہوئی نمازوں کو اگر وطن میں بھی قضا کرے گا جب بھی دو ہی رکعت پڑھے گا اور جو نمازیں مسافر نہ ہونے کے زمانے میں قضا ہوئی ہیں اگر سفر میں بھی ان کی قضا پڑھے گا تو چار ہی رکعت پڑھے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسناته ام لا، ج۲، ص٦٥٠)

جمعہ کا بیان

جمعہ فرض ہے اور اس کا فرض ہونا ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اس کا منکر کافر ہے

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ج۳، ص٥)

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین جمعے برابر چھوڑ دیے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ منافق ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فیمن ترك الجمعة، رقم ٣١٧٧-٣١٧٨، ج۲، ص٤٢٢)

اور اللہ سے بے تعلق ہے۔

مسئلہ:۔ جمعہ فرض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں:۔

《۱》شہر میں مقیم ہونا لہٰذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں《۲》آزاد ہونا لہٰذا غلام پر جمعہ فرض نہیں《۳》تندرستی یعنی ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جاسکتا《٤》مرد ہونا یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں《۵》عاقل ہونا یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں《٦》بالغ ہونا یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں《۷》انکھیارا ہونا لہٰذا اندھے پر جمعہ فرض نہیں《۸》چلنے کی قدرت رکھنے والا ہو یعنی اپاہج اور لنجے پر جمعہ فرض نہیں《۹》قید میں نہ ہونا لہٰذا جیل خانہ کے قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں《۱۰》حاکم یا ظالم وغیرہ کا خوف نہ ہونا《۱۱》بارش کا آندھی کا اس قدر زیادہ نہ ہونا جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ،باب الجمعۃ، مطلب فی شروط وجوب الجمعۃ،ج۳،ص ۳۰،۳۳)

مسئلہ:۔ جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں مثلاً مسافر اور اندھے وغیرہ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز جمعہ صحیح ہوگی یعنی ظہر کی نماز ان لوگوں کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

《۱》جمعہ جائز ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں یعنی ان میں سے ایک بھی اگر نہیں پائی گئی تو جمعہ ادا ہوگا ہی نہیں۔

پہلی شرط》جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط شہر یا شہری ضروریات سے تعلق رکھنے والی جگہ ہونا ہے شریعت میں شہر سے مراد وہ آبادی ہے کہ جس میں متعدد سڑکیں گلیاں اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل کا شہر یا قصبہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہیں اور اگر ضلع یا تحصیل نہ ہو تو ضلع یا تحصیل جیسی بستی ہو۔ جمعہ جائز ہونے کے لئے ایسی بستی کا ہونا شرط ہے لہٰذا چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ ان لوگوں کو روزانہ کی طرح ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے لیکن جن گاؤں میں پہلے سے جمعہ قائم ہے جمعہ

کو بند نہیں کرنا چاہیے کہ عوام جس طرح بھی اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نام لیں غنیمت ہے لیکن ان لوگوں کو چار رکعت ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہے۔

دوسری شرط دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ اسلام یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے اور اگر وہاں اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم دین اس شہر کا جمعہ قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ قائم نہیں ہوسکتا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ جمعہ قائم کرے ہر شخص کو یہ حق نہیں کہ جب چاہے جمعہ قائم کرے۔

تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا ہے لہٰذا وقت سے پہلے یا بعد میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی اور اگر جمعہ کی نماز پڑھتے پڑھتے عصر کا وقت شروع ہوگیا تو جمعہ باطل ہوگیا۔

چوتھی شرط یہ ہے نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو جائے خطبہ عربی زبان میں ہونا چاہیے عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

پانچویں شرط جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت ہے جس کے لئے امام کے سوا کم سے کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔

چھٹی شرط اذنِ عام ہونا ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو لہٰذا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج٣، ص٢٩٦)

نماز عیدین کا بیان

عید و بقرعید کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ صرف انہیں لوگوں پر جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے بلاوجہ عیدین کی نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے۔

(الفتاوی الهندية ، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين ،ج١، ص ١٥٠ / الجوهرة،النيرة، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين،ص١١٩)

مسئلہ:۔ عیدین کی نماز واجب ہونے اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں فرق اتنا ہے کہ جمعہ کا خطبہ شرط ہے اور عیدین کا خطبہ سنت ہے دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز جمعہ سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز عیدین کے بعد ہے اور ایک تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کے لئے اذان و اقامت ہے اور عیدین کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبار اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر نماز عیدین کے اعلان کی اجازت ہے۔

(ردالمحتار، كتاب الصلاة ، باب العيدين، مطلب فی الفأل والطيرة،ج٣،ص ٥٠۔٥١)

مسئلہ:۔ عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے۔ (الدرالمختار، كتاب الصلاة ، باب العيدين، ج٣،ص ٦٠۔٦١)

مسئلہ:۔ عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں:۔

﴿١﴾ حجامت بنوانا ﴿٢﴾ ناخن کٹوانا ﴿٣﴾ غسل کرنا ﴿٤﴾ مسواک کرنا ﴿٥﴾ اچھے کپڑے پہننا نئے ہوں یا پرانے ﴿٦﴾ انگوٹھی پہننا ﴿٧﴾ خوشبو لگانا ﴿٨﴾ صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا ﴿٩﴾ عیدگاہ جلد چلے جانا ﴿١٠﴾ نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا ﴿١١﴾ عیدگاہ کو پیدل جانا ﴿١٢﴾ دوسرے راستہ سے واپس آنا ﴿١٣﴾ عیدگاہ کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا تین پانچ سات یا کم زیادہ مگر طاق ہوں کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لے ﴿١٤﴾ خوشی ظاہر کرنا ﴿١٥﴾ صدقہ و خیرات کرنا

﴿۱۶﴾ عیدگاہ کو اطمینان اور وقار کے ساتھ جانا ﴿۱۷﴾ آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینا۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ ، باب العیدین، ج۳،ص۵۴)

نماز عیدین کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے خلاصہ یہ ہے کہ آغاز نماز کی پہلی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ باندھ لے اور دوسری اور تیسری کے بعد ہاتھ چھوڑ دے چوتھی تکبیر کے بعد امام آہستہ سے اعوذ باللہ و بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد اور کوئی سورہ پڑھے اور رکوع و سجدہ سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی بار بلا ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے پہلے خطبے کو شروع کرنے سے پہلے امام نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر آہستہ سے کہے کہ یہ سنت ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ ، باب العیدین، ج۳،ص ۶۱ـ۶۶،۶۸)

مسئلہ:۔ اگر کسی عذر مثلاً سخت بارش ہو رہی ہے یا ابر کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا اور

زوال کے بعد چاند ہونے کی شہادت ملی اور عید کی نماز نہ ہوسکی تو دوسرے دن عید کی نماز پڑھی جائے اور اگر دوسرے دن بھی نہ ہوسکی تو تیسرے دن عید الفطر کی نماز نہیں ہوسکتی۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة،مطلب:امر الخليفة لايبقى بعد موته،ج٣،ص ٦٢)

مسئلہ:۔ عیدالاضحیٰ (بقرعید) تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے صرف چند باتوں میں فرق ہے عیدالفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھالینا مستحب ہے اور عیدالاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اور یہ فرق بھی ہے کہ عیدالفطر کی نماز عذر کی وجہ سے دوسرے دن پڑھی جاسکتی ہے اور تیسرے دن نہیں پڑھی جاسکتی ہے مگر عیدالاضحیٰ کی عذر کی وجہ سے بارھویں تک یعنی تیسرے دن بھی بلاکراہت پڑھی جاسکتی ہے۔

(الدرالمختار، كتاب الصلاة ، باب العيدين، ج٣،ص ٦٠ـ٦٨)

مسئلہ:۔ نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(الدرالمختار، كتاب الصلاة ، باب العيدين، ج٣،ص ٧١ـ٧٤)

مسئلہ:۔ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی ذوالحجہ سے دسویں ذوالحجہ تک بال یا ناخن نہ کٹائے۔ (الدرالمختار، كتاب الصلاة ، باب العيدين، ج٣،ص ٧١ـ٧٥)

قربانی کا بیان

مسئلہ:۔ ہر مالک نصاب مرد و عورت پر ہر سال قربانی واجب ہے یہ ایک مالی عبادت ہے خاص جانور کو خاص دن میں اللہ کے لئے ثواب کی نیت سے ذبح کرنا اس کا نام قربانی ہے۔ (ردالمحتار، كتاب الاضحية ، ج٩،ص ٥١٩، ٥٢٢، ٥٢٣)

مسئلہ:۔ مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ

سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامان تجارت یا کسی سامان یا روپیوں نوٹوں پیسوں کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الاضحیة، الباب الاول فی تفسیر ها ورکنها، ج۵، ص۲۹۲)

مسئله:۔ مالک نصاب پر ہر سال اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الاضحیة، الباب الاول، ج۵، ص۲۹۲)

اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

مسئله:۔ قربانی کا جانور موٹا تازہ اچھا اور بے عیب ہونا ضروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی مکروہ ہوگی اور اگر زیادہ عیب ہے تو قربانی ہوگی ہی نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الاضحیة، ج۹، ص۵۳۶)

مسئله:۔ اندھا، لنگڑا، کانا، بیحد دبلا، تہائی سے زیادہ کان، دم، سینگ، تھن وغیرہ کٹا ہوا، پیدائشی بے کان کا، بیمار، ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الاضحیة، الباب الخامس، ج۵، ص۲۹۷۔۲۹۸)

قربانی کا طریقه

قربانی کا یہ طریقہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو پھر یہ دعا پڑھیں۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ه اِنَّ صَلَا تِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ O

اور جانور کے پہلو پر اپنا داہنا پاؤں رکھ کر

اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیں اور ذبح کے بعد پھر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کرے تو مِنِّیْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اس کا نام لے۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۵، ص۱۵)

مسئلہ:۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ صدقہ کر دے ایک حصہ احباب میں تقسیم کر دے اور ایک حصہ اپنے خرچ کے لیے رکھ لے۔

(ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ج۹، ص۵۴۲)

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت کافر کو ہرگز نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۵، ص۱۴۴)

مسئلہ:۔ چمڑا، جھول، رسی وغیرہ سب کو صدقہ کر دے چمڑے کو خود اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے مثلاً ڈول مصلی جانماز بچھونا بنا سکتا ہے۔(درمختار، کتاب الاضحیۃ، ج۹، ص۵۴۳)

مسئلہ:۔ آج کل لوگ عموماً قربانی کی کھال دینی مدارس میں دیا کرتے ہیں یہ جائز ہے اگر مدرسہ میں دینے کی نیت سے کھال بیچ کر قیمت مدرسہ میں دے دیں تو یہ بھی جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب السادس، ج۵، ص۳۰۱)

عقیقہ کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے ''عقیقہ'' کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۵، ص۱۵۳)

مسئلہ:۔ جن جانوروں کو قربانی میں ذبح کیا جاتا ہے انہی جانوروں کو عقیقہ میں بھی ذبح کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج۳، ح۱۵، ص۱۵۵)

مسئلہ:۔ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنا بہتر ہے اگر گائے بھینس عقیقہ میں ذبح کرے تو دو حصہ لڑکے کی طرف سے اور ایک حصہ لڑکی کی طرف سے ذبح کرنے کی نیت کرے اور اگر چاہے تو پوری گائے یا بھینس لڑکے یا لڑکی کے عقیقہ میں ذبح کردے۔ (بہار شریعت، ج۳، ح۱۵، ص۱۵٤)

مسئلہ:۔ گائے بھینس میں قربانی کے وقت کچھ حصہ قربانی کی نیت سے اور کچھ حصہ عقیقہ کی نیت سے رکھ کر ذبح کرے تو ایک ہی جانور میں قربانی اور عقیقہ دونوں ہو جائیں گے اور ایسا کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، ج۳، ح۱۵، ص۱۵۵)

مسئلہ:۔ عقیقہ کے لئے بچے کی پیدائش کا ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کریں سنت ادا ہو جائے گی۔(الفتاوی الرضویۃ، ج ۲۰، ص ٥٨٦)

مسئلہ:۔ عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ' دادا دادی' نانا نانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں اور جاہلوں میں جو یہ مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت یہ لوگ نہیں کھا سکتے یہ بات بالکل غلط ہے۔

(الفتاوی الرضویۃ، ج ۲۰، ص ٥٩٠)

مسئلہ:۔ عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لَّہٗ مِنَ النَّا رِ۔بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

دعا میں فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ بچے اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر لڑکی ہو تو یہ دعا اس طرح پڑھے

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانَۃِ بِنْتِ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَ عَظْمُھَا بِعَظْمِھَا وَجِلْدُھَا بِجِلْدِھَا وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لَھَا مِنَ النَّارِ ط

دعا میں فُلَانة بِنْتِ فُلَانٍ کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر دعا یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے دل میں یہ خیال کر کے فلاں لڑکے یا فلانی لڑکی کا عقیقہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کر دے عقیقہ ہو جائے گا عقیقہ کے لئے دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔

(الفتاوی الرضوية(الجديدة)، ج ۲۰، ص ۵۸۵)

گہن کی نماز

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے سورج گہن کی نماز جماعت سے مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی جماعت قائم کر سکتا ہو اگر وہ نہ ہو تو لوگ تنہا تنہا پڑھیں چاہے گھر میں پڑھیں یا مسجد میں۔

(ردالمحتار، كتاب الصلوة، باب الكسوف، ج ۳، ص ۷۷۔۷۸)

مسئلہ:۔ گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں پھر اس وقت تک دعا مانگتے رہیں کہ گہن ختم ہو جائے۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوة، باب الكسوف، ج ۳، ص ۷۸)

مسئلہ:۔ گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرأت۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوة، باب الكسوف، ج ۳، ص ۷۸)

میت کے متعلقات

جب موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کر دیں مگر اس صورت میں سر کو کچھ اونچا کر دیں تا کہ قبلہ کی طرف منہ ہو جائے اور اگر قبلہ کو منہ کرنے میں اس کو

تکلیف ہوتی ہوتو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

(الدرالمختارمع رد المحتار، کتاب الصلوۃ،باب صلوٰۃ الجنازۃ،ج۳،ص ۹۱)

مسئلہ:۔ جاں کنی کی حالت میں اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ دیں اور جب وہ پڑھ لے تو تلقین بند کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کر لی تو پھر تلقین کریں تا کہ اس کا آخری کلام: **لَآ اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ہو۔(صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وبارک وسلم)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ،الباب الحادی والعشرون،الفصل الاول، ج ۱،ص ۱۵۷)

مسئلہ:۔ جاں کنی کے وقت حاضرین اپنے لئے اور اس کے لئے دعاء خیر کریں اور سورۂ یٰسٓ و سورۂ رعد پڑھیں جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو مثلاً باپ یا بیٹا وہ کرے۔

(الفتاوی الھندیۃ،الباب الحادی والعشرون،الفصل الاول فی المختصر،ج ۱،ص ۱۵۷)

مسئلہ:۔ کفن دفن میں جلدی کریں کہ حدیثوں میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔

(الجوھرۃ النیّرۃ، کتاب الصلوٰۃ،باب الجنائز،ص ۱۳۹)

میت کے نہلانے کا طریقہ

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے نہلا دیا تو سب اس ذمہ داری سے بری ہو گئے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل، ج ۱،ص ۱۵۸)

مسئلہ:۔ نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں پھر اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی پاک کپڑے سے چھپا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز جیسا وضو کرائے مگر میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور نتھنوں پر پھرا دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا پاک صابون سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تخت تک پانی پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی بہائیں اگر بیری کے پتوں کا ابالا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی سے پیٹ سہلائیں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں اور غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ کر سکھائیں۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل،ج ۱،ص ۱۵۸)

مسئلہ:۔ مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت اور چھوٹا لڑکا ہو تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی ہو تو مرد بھی اس کو غسل دے سکتا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل،ج ۱،ص ۱۶۰)

مسئلہ:۔ عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے ہاں دیکھنے کی ممانعت نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،مطلب القرأۃ عذر المیت ،ج ۳،ص ۱۰۵)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر

میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ بالکل غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا کپڑا حائل ہونے کے ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ:۔ ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں نہلانے کے لئے پانی نہیں ملتا تو میت کو تیمّم کرائیں اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں ہاں اگر دفن سے پہلے پانی مل جائے تو غسل دے کر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ج ١، ص ١٦٠)

کفن کا بیان

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے کفن کے تین درجے ہیں:۔

﴿۱﴾ کفن ضرورت ﴿۲﴾ کفن کفایت ﴿۳﴾ کفن سنت۔ مرد کے لئے کفن سنت تین کپڑے ہیں چادر تہبند کرتا مگر تہبند سر سے پاؤں تک لمبا ہونا چاہئے اور عورت کے لئے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں چادر، تہبند، کرتا، اوڑھنی، سینہ بند اور کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں چادر، تہبند اور عورت کے لئے تین کپڑے چادر، تہبند، اوڑھنی یا چادر، کرتا، اوڑھنی اور کفن ضرورت عورت مرد دونوں کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آ جائے اور کم سے کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

(الدرالمختار، كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، ج ٣، ص ١١٣-١١٦)

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھونی دے کر پہلے چادر کو بچھائیں پھر اس کے اوپر تہبند پھر کرتا پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کرتا پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں اور سجدہ کی جگہوں یعنی ماتھے، ناک، دونوں ہاتھ، گھٹنوں، قدموں پر کافور لگائیں پھر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے پھر چادر لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ

دیں تاکہ اڑنے اور بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو عورت کو کفنی یعنی کرتا پہنا کے اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب کے ڈال دیں کہ اس کی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک رہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک رہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین،ج۱،ص ۱۶۱)

جنازہ لے چلنے کا بیان

سنت یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس گناہ کبیرہ مٹا دیے جائیں گے اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرمادے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوة،باب فی صلوٰة الجنازة،ج۳،ص۱۵۸،۱۵۹)

مسئلہ:۔ جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہئے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ممنوع و ناجائز ہے۔

(الفتاوی الھندیة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ج۱،ص۱۶۲)

مسئلہ:۔ میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا نیک آدمی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

مسئلہ:۔ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور ساتھ چلنے والوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہئے داہنے بائیں نہ چلیں اور جنازہ کے آگے چلنا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ج۱،ص۱۶۲)

مسئلہ:۔ جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے کر چلیں مگر اس طرح کہ میت کو جھٹکا نہ لگے۔

(الفتاوی الھندیة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ج۱،ص۱۶۲)

مسئلہ:۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اگر چہ وہ کیسا ہی گنہ گار ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی مثلاً:۔﴿۱﴾باغی جو امام برحق پر خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے﴿۲﴾ڈاکو جو ڈاکہ زنی میں مارا گیا﴿۳﴾ماں باپ کا قاتل﴿٤﴾جس نے کئی شخصوں کا گلا گھونٹ کر مار دیا ہو۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوٰة،باب صلوٰة الجنازة،ج۳،ص۱۲۵۔۱۲۸)

مسئلہ:۔ جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جو زنا کاری کی سزا میں سنگسار کیا گیا یا خون کے قصاص میں پھانسی دیا گیا اسے غسل دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوٰة،با ب صلوٰة الجنازة،ج۳،ص۱۲۷ / والفتاوی الھندیة، کتاب الصلوٰة،الباب الحادی والعشرون ، الفصل الخامس، ج۱،ص۱۶۳)

مسئلہ:۔ جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

(الفتاوی الھندیة، ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلوٰة علی المیت، ج۱،ص۱۶۳)

نماز جنازہ کی ترکیب

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگوں نے نماز جنازہ پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوئے جو نماز جنازہ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

(الفتاوی الھندیة، ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلوٰة علی المیت، ج۱،ص۱۶۲)

مسئلہ:۔ نماز جنازہ کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوگیا۔(الفتاوی الھندیۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلوٰۃ علی المیت، ج۱،ص۱۶۲)

مسئلہ:۔ نماز جنازہ اس طرح پڑھیں کہ پہلے یوں نیت کرے نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کے لئے اور دعا اس میت کے لئے' منہ میرا کعبہ شریف کی طرف' (مقتدی اتنا اور کہے) پیچھے اس امام کے۔ پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لے پھر یہ ثنا پڑھے۔

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِ کَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیۡرُکَ

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جو پنج وقتہ نمازوں میں پڑھے جاتے ہیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیۡرِ نَاوَ کَبِیۡرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنۡثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنۡ اَحۡیَیۡتَهٗ مِنَّا فَاَحۡیِهٖ عَلَی الۡاِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّیۡتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الۡاِیۡمَانِ۔

اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے پھر بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیر دے اور اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡهُ لَنَافَرَطًا وَّاجۡعَلۡهُ لَنَا اَجۡرًا وَّ ذُخۡرًا وَّ اجۡعَلۡهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعاً

اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجۡعَلۡهَا لَنَا اَجۡرًا وَّ ذُخۡرًا وَّ اجۡعَلۡهَا لَنَاشَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۲۸۔۱۳۴)

مسئلہ:۔ میت کو ایسے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں نیک لوگوں کی قبریں ہوں۔

(الفتاوی الھندیۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن

والنقل من مکان الی آخر، ج۱،ص۱٦٦)

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں سرہانے الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ،مطلب فی زیارۃ القبور،ج۳،ص۱۷۹)

قبر پر تلقین

مسئلہ:۔ دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔

(الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ،باب الجنائز،ص ۱۳۰)

یہ جو بعض کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا ہے (شامی) حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر میت اور اس کی ماں کا نام لے کر یوں کہے یا فلان بن فلانہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلان بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلان بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے:

اُذْكُرْمَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) نَبِيًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا ط

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے عرض کی کہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ،مطلب فی التلقین بعد الموت،ج۳،ص۹٤ / والمعجم الکبیر،

رقم۹۷۹۷۹،ج۸،ص۲۴۹)

مسئلہ:۔ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔(الفتاوی القاضی خان،کتاب الصلوۃ، باب بیان ان النقل من بلد الی بلد مکروہ،ج اولین،ص۹۴)

مسئلہ:۔ قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہئے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔

(الفتاوی القاضی خان،کتاب الصلوۃ، باب بیان ان النقل من بلد الی بلد مکروہ،ج اولین،ص۹۴)

مسئلہ:۔ قبر پر سونا چلنا بیٹھنا حرام ہے قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہے اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔

(الفتاوی الهندية،الباب الحادی والعشرون،الفصل السادس فی القبر ---الخ،ج۱، ص۱۶۶/ وردالمحتار مع درمختار، کتاب الصلوۃ،مطلب فی اھواء ثواب القرأة ،ج۳،ص۱۸۳)

مسئلہ:۔ میت کو دفن کرنے کے بعد سوئم' دسواں' چہلم کرنا یعنی نماز وروزہ اور تلاوت و کلمہ اور صدقہ و خیرات اور لوگوں کو کھانا کھلانے کا ثواب میت کی روح کو پہنچانا جائز ہے جتنے لوگوں کی روحوں کو ثواب پہنچائے گا سب کی روحوں کو ثواب پہنچے گا اور اس پہنچانے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید ہے کہ اس کو پورا پورا ثواب ملے گا یہ نہیں کہ تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے گا بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کو ان سب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملے گا۔

(بہار شریعت،ج۱،ح۴،ص۱۶۶)

زیارت قبور:۔ قبروں کی زیارت کے لئے جانا سنت ہے ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے اور اس کے لئے سب سے افضل جمعہ کا دن صبح کا وقت ہے اولیاء کے مزارات پر

دور دراز سے سفر کر کے جانا یقیناً جائز ہے اولیاء اپنے زیارت کرنے والوں کو اپنے رب کی دی ہوئی طاقتوں سے نفع پہنچاتے ہیں اور اگر مزاروں پر کوئی خلاف شرع بات ہو جیسے عورتوں کا سامنا یا گانا بجانا وغیرہ تو اس کی وجہ سے زیارت نہ چھوڑی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام چھوڑا نہیں جاتا بلکہ خلاف شرع باتوں کو برا جانے اور ہو سکے تو بری باتوں سے لوگوں کو منع کرے اور بری باتوں کو اپنی طاقت بھر روکے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ج۳، ص۱۷۷)

مسئلہ:۔ قبروں کی زیارت کا یہ طریقہ ہے کہ قبر کی پائنتی کی طرف سے جا کر قبلہ کو پشت کر کے میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ پر بیٹھے کہ جتنی دور زندگی میں اس کے پاس بیٹھتا تھا۔

(الدرالمختار مع رد المحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۷۹)

مسئلہ:۔ حدیث میں ہے کہ جو گیارہ مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کی روح کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔

مسئلہ:۔ وہابی لوگ قبروں کی توہین کرتے ہیں قبروں کی زیارت اور فاتحہ سے منع کرتے ہیں ان لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے اور ہرگز ان لوگوں سے نہ میل جول رکھنا چاہیے نہ ان کی باتوں کو ماننا چاہیے یہ لوگ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں۔

مسئلہ:۔ علماء اور اولیاء کی قبروں پر قبہ بنانا جائز ہے مگر قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، مطلب فی دفن المیت، ج۳، ص۱۶۹۔۱۷۰)

یعنی اندر سے پختہ نہ بنائی جائے اور اگر اندر قبر کچی ہو اور اوپر سے پختہ بنائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت، ج۱، ح۴، ص۱۶۲)

مسئلہ:۔ اگرضرورت ہوتو قبر پرنشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں مگرایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ،مطلب فی دفن المیت،ج۳،ص ۱۷۰)

مسئلہ:۔ قبر پر بیٹھنا سونا چلنا پھرنا پیشاب پاخانہ کرنا قبر پرتھوکنا حرام ہے کہ اس سے قبر والے کوتکلیف پہنچے گی اسی طرح قبرستان میں جوتا پہن کرنہ چلے۔ایک آدمی کورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جوتیاں پہن کرقبرستان میں چلتے دیکھا تو فرمایا کہ اے شخص جوتیاں اتارلے نہ تو قبر والے کوتکلیف دے اورنہ قبر والا تجھ کوتکلیف دے۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ،مطلب فی اھداء ثواب القرأۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ،ج۳،ص۱۸۳)

مسئلہ:۔ بزرگان دین کی قبروں پرصفائی ستھرائی کرتے رہنا' وہاں اگربتی جلا کرعطر لگا کرخوشبو کرنا' مزاروں پر پھول پتیاں ڈالنا' عوام کی نظروں میں صاحب مزار کی عزت و عظمت پیدا کرنے کے لئے مزاروں پرغلاف وچادر چڑھانا' مزاروں کے آس پاس روشنی کرنا تاکہ راستہ چلنے والوں کوروشنی ملے اورلوگوں کومعلوم ہوجائے کہ یہ کسی بزرگ کا مزار ہے تاکہ یہ لوگ وہاں آکر فاتحہ پڑھیں یہ سب کام جائز ہیں اوراچھی نیت سے کریں تو مستحب بھی۔

مسئلہ:۔ جہاز پرکسی کا انتقال ہوااورکنارہ بہت دورہے توچاہئے کہ میت کوغسل دے کر اورکفن پہنا کر پورے اعزاز کے ساتھ سمندر میں ڈال دیں۔

(الفتاوی القاضی خان، کتاب الصلوۃ،باب فی غسل المیت وما یتعلق۔۔۔إلخ،ج۱،ص۹۴)

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا فاسق وجہنمی اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار ومردود الشہادۃ ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها، ج۱، ص۱۷۰)

نماز کی طرح اس کے بارے میں بھی بہت سی آیتیں وحدیثیں آئی ہیں جن میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید ہے اور نہ ادا کرنے والے پر طرح طرح کے دنیا اور آخرت کے عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔

مسئلہ:۔ اللہ کے لئے مال کا ایک حصہ جو شریعت نے مقرر کیا ہے کسی فقیر کو مالک بنا دینا شریعت میں اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها، ج۱، ص۱۷۰)

مسئلہ:۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں:۔

﴿۱﴾ مسلمان ہونا یعنی کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں ﴿۲﴾ بالغ ہونا یعنی نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں ﴿۳﴾ عاقل ہونا یعنی دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں ﴿۴﴾ آزاد ہونا یعنی لونڈی غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں ﴿۵﴾ مالک نصاب ہونا یعنی جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ﴿۶﴾ پورے طور پر مالک ہو یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں مثلاً کسی نے اپنا مال زمین میں دفن کر دیا اور جگہ بھول گیا پھر برسوں کے بعد جگہ یاد آئی اور مال مل گیا تو جب تک مال نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ نصاب کا مالک تو تھا مگر اس پر قبضہ نہیں تھا ﴿۷﴾ نصاب کا قرض سے فارغ ہونا اگر کسی کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے مگر وہ ایک ہزار کا قرض دار بھی ہے تو اس کا مال قرض سے فارغ نہیں لہٰذا اس پر زکوٰۃ نہیں۔ ﴿۸﴾ نصاب کا حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہونا حاجت اصلیہ یعنی آدمی کو زندگی بسر

کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے مثلاً اپنے رہنے کا مکان' جاڑے گرمیوں کے کپڑے' گھریلو سامان یعنی کھانے پینے کے برتن' چارپائیاں' کرسیاں' میزیں' چولہے' پنکھے وغیرہ ان مالوں میں زکوٰۃ نہیں کیونکہ یہ سب مال و سامان حاجت اصلیہ سے فارغ نہیں ہے ﴿۹﴾ مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا مال ہونا خواہ حقیقۃً بڑھنے والا مال جیسے مال تجارت اور چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور یا حکماً بڑھنے والا مال ہو جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں اور بیچی جائیں تاکہ نفع ہونے سے یہ بڑھتے رہیں لہٰذا سونا چاندی جس حال میں بھی ہو زیور کی شکل میں ہوں یا دفن ہوں ہر حال میں یہ مال نامی ہیں اور ان کی زکوٰۃ نکالنی ضروری ہے ﴿۱۰﴾ مال نصاب پر ایک سال گزر جانا یعنی نصاب پورا ہوتے ہی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی بلکہ ایک سال تک وہ نصاب ملک میں باقی رہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس کی زکوٰۃ نکالی جائے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاۃ، البا ب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها، ج۱،ص۱۷۱۔۱۷۴)

مسئلہ:۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا ہی اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دی جائے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازاری بھاؤ سے سونے چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاۃ، البا ب الثالث،الفصل الاول فی زکاۃ الذهب والفضة،ج۱،ص۱۷۸)

زیورات کی زکوٰۃ:۔ حدیث شریف میں ہے کہ دو عورتیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عورتوں نے عرض کیا کہ جی نہیں! تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ

کے کنگن پہنائے عورتوں نے کہا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ،باب ماجاء فی زکاۃ الحلی،رقم۶۳۷، ج۲،ص۱۳۲)

مسئلہ:۔ سونا چاندی جب کہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ نکالنی فرض ہے خواہ سونے چاندی کے ٹکڑے ہوں یا سکے یا زیورات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں مثلاً برتن' گھڑی' سرمہ دانی' سلائی وغیرہ غرض جو کچھ ہو سب کی زکوٰۃ نکالنی فرض ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، البا ب الثالث،الفصل الاول فی زکاۃ الذھب والفضۃ،ج۱،ص۱۷۸)

مسئلہ:۔ جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ مَیکا سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر ان کا مالک بنادیا ہو تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے اور جب زیورات کا مالک مرد ہو یعنی عورت کو صرف پہننے کے لئے دیا ہے مالک نہیں بنایا ہے تو ان زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے عورت پر نہیں۔

(الفتاوی الرضویۃ،(الجدیدۃ) ج۱۰،ص۱۳۲)

مسئلہ:۔ اگر کسی کے پاس سونا چاندی یا ان دونوں کے زیورات ہوں اور سونا چاندی میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں تو چاہئے کہ سونے کی قیمت کے چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرکے دونوں کو ملائیں پھر اگر ملانے پر بھی بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو بقدر نصاب ہو جاتا ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو بقدر نصاب نہیں تو واجب ہے کہ جس صورت میں نصاب پورا ہو جاتا ہے وہ کریں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، البا ب الثالث،الفصل الاول فی زکاۃ الذھب والفضۃ،ج۱،ص۱۷۹)

مسئلہ:۔ تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے اگر سونے یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، البا ب الثالث،الفصل الاول فی زکاۃ الذھب والفضۃ،ج۱،ص۱۷۹)

مسئلہ:۔ اگر سونا چاندی نہ ہو نہ مال تجارت ہو بلکہ صرف نوٹ اور روپے پیسے ہوں کہ کم سے کم اتنے روپے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہے تو وہ شخص صاحب نصاب ہے اس کو نوٹ اور روپے پیسوں کی زکوٰۃ' چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الزکاة، البا ب الثالث،الفصل الاول فی زکاة الذھب والفضة،ج۱،ص۱۷۹)

مسئلہ:۔ اگر شروع سال میں پورا نصاب تھا اور آخر سال میں بھی نصاب پورا رہا درمیان میں کچھ دنوں مال گھٹ کر نصاب سے کم رہ گیا تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی بلکہ اس کو پورے مال کی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الزکاة، البا ب الاول فی تفسیرھاوصفتھاوشرائطھا،ج۱،ص۱۷۵)

عُشر کا بیان

زمین سے جو بھی پیداوار ہو گیہوں' جو' چنا' باجرا' دھان وغیرہ ہر قسم کے اناج' گنا' روئی ہر قسم کی ترکاریاں پھول پھل میوے سب میں عشر واجب ہے تھوڑی پیدا ہو یا زیادہ۔

(الفتاوی الخانیة(اولین)، کتاب الزکاة،فصل فی العشر،ج ۱،ص۱۳۲)

مسئلہ:۔ جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور جو پیداوار چرسے' ڈول' پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے یا خریدے ہوئے پانی سے پیدا ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاة،باب العشر،ج۳،ص۳۱۲،۳۱۶)

مسئلہ:۔ کھیتی کے اخراجات نکال کر عشر نہیں نکالا جائے گا بلکہ جو کچھ پیداوار ہوئی ہو ان سب کا عشر یا نصف عشر دینا واجب ہے گورنمنٹ کو مال گزاری دی جاتی ہے وہ بھی عشر کی رقم سے مجرا نہیں کی جائے گی پوری پیداوار کا عشر یا نصف عشر خدا کی راہ میں نکالنا پڑے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاۃ،باب فی العشر،ج۳،ص۳۱۶۔۳۱۷)

مسئلہ:۔ زمین اگر بٹائی پر دے کر کھیتی کرائی ہے تو زمین والے اور کھیتی کرنے والے دونوں کو جتنی جتنی پیداوار ملی ہے دونوں کو اپنے اپنے حصہ کی پیداوار کا دسواں یا بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔

(الفتاوی الخانیۃ(اولین)، کتاب الزکاۃ،فصل فی العشر،ج ۱،ص۱۳۲)

زکوٰۃ کا مال کن کن لوگوں کو دیا جائے

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے وہ یہ لوگ ہیں:۔

《۱》فقیر یعنی وہ شخص کہ اس کے پاس کچھ مال ہے مگر نصاب کی مقدار سے کم ہے 《۲》مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کھانے کے لئے غلہ اور پہننے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو《۳》قرض دار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو《٤》مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا ہو اس کو بقدر ضرورت زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے《۵》عامل یعنی جس کو بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو《٦》مکاتب غلام تا کہ وہ مال دے کر آزاد ہو جائے《۷》غریب مجاہد تا کہ وہ جہاد کا سامان کرے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاۃ،الباب السابع فی المصارف،ج۱،ص۱۸۷۔۱۸۸)

کن کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے

جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں:۔

《۱》مالدار یعنی صاحب نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے اس کو زکوٰۃ کا مال جائز نہیں 《۲》بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس، حارث بن

عبدالمطلب کی اولاد کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة،الباب السابع فی المصارف،ج١،ص١٨٩)

﴿٣﴾ اپنی اصل وفروع یعنی ماں باپ، دادادادی، نانانانی وغیرہم اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں ﴿٤﴾ شوہر اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو اپنی زکوٰۃ نہیں دے سکتے یوں ہی صدقہ فطر اور کفارہ بھی ان لوگوں کو نہیں دے سکتا ﴿٥﴾ مالدار کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اور مالدار کی بالغ اولاد جب کہ وہ نصاب کے مالک نہ ہوں ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں ﴿٦﴾ کسی کافر و مرتد یا بدمذہب کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں۔(الجوهرة النيرة، كتاب الزكاة، باب من يجوز دفع الصدقة---الخ،ص١٦٦-١٦٧)

مسئلہ:۔ بہو داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوں یا شوہر کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہوں اور دوسرے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

(ردالمحتار، كتاب الزكوة،باب المصرف،ج٣،ص٣٤٤)

مسئلہ:۔ مالدار کی بیوی اگر وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة،الباب السابع فی المصارف،ج١،ص١٨٩)

مسئلہ:۔ تندرست اور طاقت ور آدمی اگر وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مگر اس کو سوال کرنا اور بھیک مانگنا جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة،الباب السابع فی المصارف،ج١،ص١٨٩)

مسئلہ:۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں اس کو مالک بنا دیں اس لئے اگر زکوٰۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریبوں کو بطور دعوت کے کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کیونکہ یہ اباحت ہوئی تملیک نہیں ہوئی ہاں اگر کھانا پکا کر فقیروں کو کھانا دے دے اور ان کو اس کھانے کا مالک بنا دے کہ وہ چاہیں اس کو کھائیں یا کسی کو دے دیں یا بیچ ڈالیں تو زکوٰۃ ادا

ہوگئی۔ (الدرالمختارو ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف ،ج۳،ص ۳۴۱)

مسئلہ:۔ زکوٰۃ کا مال مسجد یا مدرسہ یا مہمان خانہ کی عمارت میں لگانا یا میت کے کفن و دفن میں لگانا یا کنواں بنوا دینا یا کتابیں خرید کر کسی مدرسہ میں وقف کر دینا اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب تک کسی ایسے آدمی کو مالِ زکوٰۃ کا مالک نہ بنادیں جو زکوٰۃ لینے کا اہل ہے اس وقت تک زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی۔

(الدرالمختارو ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف ،ج۳،ص ۳۴۱۔۳۴۲)

مسئلہ:۔ فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہوجانے کے بعد خود اپنی طرف سے اگر مسجد و مدرسہ کی عمارت میں لگادے یا میت کے کفن و دفن میں صرف کردے تو جائز ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف،ج۳،ص۳۴۳)

قابل توجہ تنبیہ:۔ آج کل عام طور پر دینی مدارس میں یہ چلن ہے کہ عطیات اور صدقات و خیرات و چرم قربانی اور زکوٰۃ کی سب رقمیں متولی یا ناظم کے پاس جمع کی جاتی ہیں اور ناظم و متولی ان سب رقموں کو ملا کر رکھتے ہیں اور اسی رقم میں سے طلبہ کا مطبخ بھی چلاتے ہیں اور مدرسین و ملازمین کی تنخواہیں بھی دیتے ہیں اور واعظین و ممتحنین کا نذرانہ بھی دیتے ہیں اور مسجد و مدرسہ کی عمارت بھی بنواتے ہیں اور اپنے مصارف میں بھی لاتے ہیں یاد رکھو کہ اس طرح نہ تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے نہ ان کاموں میں زکوٰۃ کی رقموں کو لگانا جائز ہے اور یہ متولیوں اور ناظموں کی بہت بڑی خیانت ہے کہ وہ لوگوں کی زکوٰۃ کے مالوں کو صحیح مصرف میں صرف نہیں کرتے اور گنہ گار ہوتے ہیں لہٰذا علماء کرام پر شرعاً واجب ہے کہ متولیوں اور ناظموں کو یہ مسئلہ بتادیں کہ مدارس میں جتنی رقمیں زکوٰۃ کی آتی ہیں پہلے ان رقموں کا حیلہ شرعیہ کر لینا ضروری ہے تا کہ زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا

ہوجائے اور پھران رقموں کو مدرسہ کی جس مد میں چاہیں خرچ کرسکیں۔

مسئلہ:۔ حیلہ شرعیہ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقموں کو الگ کر کے کسی طالب علم کو جو غریب ہو دے دیں اور ان رقموں کا اس طالب علم کو مالک بنا دیا جائے اور پھر وہ طالب علم اپنی طرف سے وہ رقم مدرسہ میں اپنی خوشی سے دے دے اس طرح کر لینے سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اور پھر وہ رقم مدرسہ کی ہر مد میں خرچ کی جاسکے گی۔

(الفتاوی الرضویة(الجدیدة)، ج ۱۰، ص ۲۶۹)

مسئلہ:۔ زکوٰۃ وصدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں' بہنوں' چچاؤں' پھوپھیوں کو پھران کی اولاد کو پھر اپنے ماموؤں اور خالاؤں کو پھران کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر اور گاؤں والوں کو دیں اور علم دین حاصل کرنے والے طالب علموں کو بھی دینا افضل ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۹۰)

صدقہ فطر کا بیان

مسئلہ:۔ ہر مالکِ نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صاع صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ج ۳، ص ۳۶۷)

مسئلہ:۔ صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں اور گیہوں کا آٹا آدھا صاع اور جو یا جو کا آٹا یا کھجور ایک صاع دیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکاة، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ج ۱، ص ۱۹۱)

مسئلہ:۔ اعلیٰ درجے کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پرانے روپے سے تین سو اکیاون روپے بھر اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتّر روپے اٹھنی بھر اوپر

ہے۔ (الفتاوی الرضویة(الجدیدة)، ج۱،ص۵۹۵)

اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً چورانوے گرام ہوتا ہے اور آدھے صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔ صدقہ فطر دینے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں لہٰذا اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر اپنی شرارت سے روزہ نہ رکھا جب بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ج۳،ص۳٦۷)

سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟

آج کل یہ ایک عام بلا پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے۔ محنت مشقت سے جان چراتے ہیں اور ناجائز طور پر بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے تو سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے۔ گھر میں ہزاروں روپے ہیں کھیتی باڑی بھی ہے مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے۔ ان سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارا پیشہ ہے واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں حالانکہ ایسے لوگوں کو سوال کرنا اور بھیک مانگنا بالکل حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرتا ہے گویا وہ آگ کا انگارا کھاتا ہے۔

(مجمع الزاوائد، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی السوال، رقم ٤٥٢٦،ج۳،ص۲۵۸)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کو نہ فاقہ ہوا ہے نہ اس کے اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا جس پر فاقہ نہیں گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔

(کنزالعمال، کتاب الزکاۃ، الفصل الثانی فی ذم السؤال،الاکمال ،رقم۱۶۷۳۹ ،ج۶،ص۲۱۵)

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ گویا آگ کا انگارا طلب کرتا ہے۔

(مسلم ، کتاب الزکاۃ،باب کراھۃ المسألۃ للناس،رقم۱۰۴۱،ص۵۱۸)

خلاصہ یہ ہے کہ بغیر شدید ضرورت کے بھیک مانگنا اور لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

صدقہ کرنے کی فضیلت

زکوٰۃ وعشر وصدقہ فطر یہ تینوں تو واجب ہیں

(جامع الترمذی، کتاب التفسیر،باب (ت:۹۵)رقم۳۳۸۰،ج۵،ص۲۴۲)

جو ان تینوں کو نہ ادا کرے گا سخت گنہ گار رہو گا ان تینوں کے علاوہ صدقہ دینے اور خدا کی راہ میں خیرات کرنے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور دنیا وآخرت میں اس کے بڑے بڑے فوائد ومنافع ہیں۔ چنانچہ اس کے بارے میں ہم یہاں چند حدیثیں لکھتے ہیں ان کو غور سے پڑھو اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ان مقدس فرمانوں پر عمل کرکے اپنی دنیا وآخرت کو سنوار لو۔

حدیث (۱): حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو

پیدا کیا اور زمین کو پہاڑوں کے سہارے پر ٹھہرا دیا یہ دیکھ کر فرشتوں کو پہاڑوں کی طاقت پر بڑا تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لوہا تو فرشتوں نے کہا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو فرمایا ہاں آگ تو فرشتوں نے پوچھا کہ آگ سے بھی بڑھ کر کوئی طاقت والی چیز تیری مخلوق میں ہے؟ تو خدا نے فرمایا ہاں پانی۔ پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے تو ارشاد ہوا ہاں ہوا۔ یہ سن کر فرشتوں نے دریافت کیا کہ کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی بڑھ کر طاقت رکھنے والی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں ابن آدمؑ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ سے چھپائے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثانی، رقم ۱۹۲۳، ج ۱، ص ۵۳۰)

مطلب یہ ہے کہ اس قدر چھپا کر صدقہ دے کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ یہ صدقہ پہاڑ، لوہا، آگ، ہوا پانی تمام چیزوں سے بڑھ کر طاقتور ہے۔

حدیث (۲): صدقہ اس طرح گناہوں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم، رقم ۵۰۸۲، ج ۳، ص ۴۱۹)

حدیث (۳): ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہیے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! جو شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے تو کیا کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کر کے کچھ کمائے پھر خود بھی اس سے نفع اٹھائے اور صدقہ بھی دے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ وہ کسی حاجت مند کی کسی طرح مدد کر دے اس پر لوگوں نے کہا

کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ وہ خود برائی کرنے سے رک جائے یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقة، رقم ۶۰۲۲، ج٤، ص ۱۰۵)

حدیث (۴):. حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو رفع کر دیتا ہے۔

(مشکاة المصابیح، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، رقم ۱۹۰۹، ج ۱، ص ۵۲۷)

حدیث (۵):. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک زنا کار عورت ایک کتے کے پاس سے گزری جو ایک کنوئیں کے پاس پیاس سے زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کتے کو مار ڈالے تو اس عورت نے اپنے چمڑے کا موزہ نکالا اور اسکو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر اس کنوئیں سے پانی بھرا اور اس کتے کو پلا دیا (تو اتنا ہی صدقہ کرنے سے) اس کی مغفرت ہوگئی۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه، رقم ۳۳۲۱، ج ۲، ص ۴۰۹)

حدیث (۶):. حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! میری ماں کی وفات ہوگئی تو اس کی طرف سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ''پانی'' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنواں کھدوا دیا اور یہ کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔

(مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة،باب فضل الصدقة،الفصل الثاني، رقم ١٩١٢،ج١،ص٥٢٧)

حدیث (۷):. حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان ننگے بدن والے کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ہرا لباس پہنائے گا اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا شربت خاص پلائے گا جس پر مہر لگی ہوگی۔

(سنن الترمذی، كتاب صفة القيامة ، باب ١٨ (ت٨٣) رقم ٢٤٥٧،ج٤،ص٢٠٤)

حدیث (۸):. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے گا تو جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے گا اس وقت تک کپڑا پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہیگا۔

(سنن الترمذی، كتاب صفة القيامة ، باب ٤١ (ت١٠٦) رقم ٢٤٩٢،ج٤،ص٢١٨)

حدیث (۹):. حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مردہ زمین کو زندہ کرے (یعنی کھیت بوئے اور درخت لگائے) تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور چرند و پرند اس کا دانہ یا پھل کھالیں گے وہ سب اس کے لئے صدقہ ہوگا

(مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة،باب فضل الصدقة،الفصل الثاني، رقم ١٩١٦،ج١،ص٥٢٨)

یعنی اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

حدیث (۱۰):. حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے سامنے (خوشی سے) تمہارا مسکرا دینا یہ

بھی صدقہ ہے اور کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھا دینا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی اندھے کی مدد کر دینا یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر اور کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا یہ بھی صدقہ ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، رقم ۱۹۶۳، ج ۳، ص ۳۸۴)

مطلب یہ ہے کہ ان سب کاموں پر صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے۔

روزہ کا بیان

نماز کی طرح روزہ بھی فرض عین ہے اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گناہگار اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔

مسئلہ:۔ شریعت میں روزہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور جماع سے اپنے کو روکے رکھنا۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الصوم، الباب الاول فی تعریفه---الخ، ج ۱، ص ۱۹۴)

مسئلہ:۔ رمضان کے ادا روزے اور نذر معین اور نفل و سنت و مستحب روزے اور مکروہ روزے ان روزوں کی نیت کا وقت سورج ڈوبنے سے لے کر ضحوہ کبریٰ (دوپہر سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے) تک ہے اس درمیان میں جب بھی روزہ کی نیت کرے یہ روزے ہو جائیں گے لیکن رات ہی میں نیت کر لینا بہتر ہے۔ ان چھ روزوں کے علاوہ جتنے روزے ہیں مثلاً رمضان کی قضا کا روزہ، نذر معین کی قضا کا روزہ، کفارہ کا روزہ، حج میں کسی جرم کرنے کا روزہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیت کا وقت غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کے بعد نہیں۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الصوم، الباب الاول فی تعریفه---الخ، ج ۱، ص ۱۹۵)

مسئلہ:۔ جس طرح اور عبادتوں میں بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنا کچھ ضروری نہیں اسی طرح روزہ میں بھی نیت سے مراد دل کا پختہ ارادہ ہے لیکن

زبان سے بھی کہہ لینا اچھا ہے اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے کہ

نَوَیۡتُ اَنۡ اَصُوۡ مَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنۡ فَرۡضِ رَمَضَانَ

اور اگر دن میں نیت کرے تو یوں کہے کہ

نَوَیۡتُ اَنۡ اَصُوۡمَ ھٰذَاالۡیَوۡمَ مِنۡ فَرۡضِ رَمَضَانَ ط

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب الاول فی تعریفه...الخ،ج۱،ص۱۹۵)

مسئلہ:۔ قضائے رمضان وغیرہ جن روزوں میں رات سے نیت کر لینی ضروری ہے ان روزوں میں خاص اس روزہ کی نیت بھی ضروری ہے جو روزہ رکھا جائے مثلاً یوں نیت کرے کہ کل میں اپنے پہلے رمضان کے روزے کی قضا رکھوں گا یا میں نے جو ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی تھی کل میں وہ روزہ رکھوں گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب الاول فی تعریفه...الخ،ج۱،ص۱۹۶)

مسئلہ:۔ عید و بقر عید اور ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم،ج۱،ص۲۰۱)

مسئلہ:۔ کسی کام کی منت مانی تو کام پورا ہو جانے پر اس روزہ کو رکھنا واجب ہو گیا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب السادس فی النذر،ج۱،ص۲۰۹)

مسئلہ:۔ اگر نفل کا روزہ رکھ کر اس کو توڑ دیا تو اب اس کی قضا واجب ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم،ج۳،ص۴۷۸)

مسئلہ:۔ عورت کو نفل کا روزہ بلا شوہر کی اجازت کے رکھنا منع ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصیام وما لایکرہ،ج۱،ص۲۰۱)

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ:۔ پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ (الفتاوی الرضویۃ(الجدیدۃ)، ج۱۰،ص ۴۵۰۔۴۵۱)

مسئلہ:۔ شعبان کی انتیس تاریخ کو شام کے وقت چاند دیکھیں دکھائی دے تو روزہ اگلے دن رکھیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزہ رکھیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤیۃ الھلال، ج۱،ص۱۹۷)

مطلع صاف نہ ہونے میں یعنی آسمان میں ابر و غبار ہونے کی حالت میں صرف رمضان کے چاند کا ثبوت ایک مسلمان عاقل و بالغ مستور یا عادل کی گواہی یا خبر سے ہو جاتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت اور رمضان کے سوا تمام مہینوں کا چاند اس وقت ثابت ہوگا جب دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب پابند شرع ہوں اور یہ کہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس مہینے کا چاند فلاں دن خود دیکھا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، ج۳،ص۴۰۶)

عادل:۔ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو تہذیب و مروت کے خلاف ہو جیسے بازاروں میں سڑکوں پر چلتے پھرتے کھانا پینا۔

مستور:۔ سے یہ مراد ہے کہ جس کا ظاہر حال شرع کے مطابق ہو مگر باطن کا حال معلوم نہیں۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصوم،مبحث فی یوم شك ، ج۳،ص۴۰۶)

مسئلہ:۔ جس عادل شخص نے چاند دیکھا ہے اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت دے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤیۃ الھلال،ج۱،ص۱۹۷)

مسئلہ:۔ گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی حاکم یا قاضی نہیں جس کے سامنے گواہی دے تو گاؤں والوں کو جمع کر کے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دے اگر یہ گواہی دینے والا عادل ہے لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱،ص۱۹۷)

مطلع اگر صاف ہو:۔ تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہ ہوگا (چاہے رمضان کا چاند ہو یا عید کا یا کسی اور مہینے کا) رہا یہ کہ کتنے لوگوں کی گواہی اس صورت میں چاہئے تو یہ قاضی کی رائے پر ہے جتنے گواہوں سے اسے غالب گمان ہو جائے اتنے گواہوں کی شہادت سے چاند ہونے کا حکم دیگا لیکن اگر شہر کے باہر کسی اونچی جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرے تو ایک مستور کا بھی قول صرف رمضان کے چاند میں مان لیا جائیگا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱،ص۱۹۸)

مسئلہ:۔ اگر کچھ لوگ آ کر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لئے لوگوں سے کہا یہ سب طریقے چاند کے ثبوت کے لئے ناکافی ہیں اور اس قسم کی شہادتوں سے چاند کا ثبوت نہ ہو سکے گا۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، كتاب الصوم، مطلب ماقاله السبكي من الاعتماد، ج۳،ص۴۱۳)

مسئلہ:۔ کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے چند جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے چاند نظر آنے کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کر دیئے ہیں تو یہاں والوں کے لئے بھی ثبوت ہو گیا۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، كتاب الصوم، مطلب ماقاله السبكي من الاعتماد۔۔۔الخ، ج۳،ص۴۱۳)

مسئلہ:۔ کسی نے اکیلے رمضان یا عید کا چاند دیکھا اور گواہی دی مگر قاضی نے اس کی گواہی قبول نہیں کی تو خود اس شخص پر روزہ رکھنا لازم ہے اگر نہ رکھا یا توڑ ڈالا تو قضا لازم۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤية الهلال، ج۱،ص۱۹۸)

مسئلہ:۔ اگر دن میں چاند دکھائی دیا دوپہر سے پہلے چاہے دوپہر کے بعد بہر حال وہ آنے والی رات کا چاند مانا جائے گا یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا مثلاً تیس رمضان کو دن میں چاند نظر آیا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کو دن میں چاند نظر آگیا تو یہ دن شعبان ہی کا ہے رمضان کا نہیں لہٰذا آج کا روزہ فرض نہیں۔

(ردالمحتار، كتاب الصوم،مطلب فی رؤية الهلال نهاراً، ج۳،ص۴۱۶)

مسئلہ:۔ تار' ٹیلیفون' ریڈیو سے چاند دیکھنا ثابت نہیں ہوسکتا اس لئے اگر ان خبروں کو ہر طرح سے صحیح مان لیا جائے جب بھی یہ محض ایک خبر ہے یہ شہادت نہیں ہے اور محض ایک خبر سے چاند کا ثبوت نہیں ہوتا اور اسی طرح بازاری افواہوں سے اور جنتریوں اور اخباروں میں چھپنے سے بھی چاند نہیں ہوسکتا۔

(بہارشریعت، ج۱،ح۵،ص۱۱۲)

مسئلہ:۔ چاند دیکھ کر اس کی جانب انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسروں کو بتانے کیلئے ہو۔(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤية الهلال،ج۱،ص۱۹۷)

روزہ توڑنے والی چیزیں

کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہ رہا اور بھول کر کھا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ ، النوع الاول،ج۱،ص۲۰۲)

مسئلہ:۔ حقہ، بیڑی، سگریٹ، چرٹ، سگار پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(بهار شريعت، ج ١، ح ٥، ص ١١٧)

مسئلہ:۔ دانتوں میں کوئی چیز رکی ہوئی تھی چنے برابر یا اس سے زیادہ تھی اسے کھالیا یا چنے سے کم ہی تھی مگر اس کو منہ سے نکال کر پھر کھا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ، ج ١، ص ٢٠٢)

مسئلہ:۔ نتھنوں میں دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ جدید تحقیق کے مطابق کان میں منفذ نہ ہونے کا بناء پر روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ، ج ١، ص ٢٠٤)

مسئلہ:۔ کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے نیچے چلا گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا بلا قصد پانی دماغ میں چڑھ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ، ج ١، ص ٢٠٢)

مسئلہ:۔ دوسرے کا تھوک نگل گیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر رکھ کر نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ، ج ١، ص ٢٠٣)

مسئلہ:۔ قصداً منہ بھر کر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر سے کم کی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ، ج ١، ص ٢٠٤)

مسئلہ:۔ بلا قصد اور بے اختیار قے ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا تھوڑی قے ہو یا زیادہ روزہ دار ہونا یاد ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد۔۔۔الخ، ج ١، ص ٢٠٤)

مسئلہ:۔ منہ میں رنگین دھاگہ یا کوئی رنگین چیز رکھی جس سے تھوک رنگین ہوگیا پھر اس

رنگین تھوک کونگل لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد۔۔۔الخ ،ج ۱،ص۲۰۳)

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کرلیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد۔۔۔الخ ،ج ۱،ص۲۰۲)

مسئلہ:۔ مکھی یا دھواں غبار بے اختیار حلق کے اندر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح سرمہ یا تیل لگایا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں معلوم ہوتا ہو پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹا یوں ہی دوا یا مرچ کوٹا یا آٹا چھانا اور حلق میں اس کا اثر اور مزہ معلوم ہوا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد۔۔۔الخ ،ج ۱،ص۲۰۳)

مسئلہ:۔ کلی کی اور پانی بالکل اگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھوک کے ساتھ اس کونگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا احتلام ہوگیا یا غیبت کی یا جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگر سارے دن جنابت کی حالت میں رہ گیا اور غسل نہیں کیا تو روزہ نہیں گیا لیکن اتنی دیر تک بلا عذر قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے حدیث میں آیا ہے کہ جنبی (جس پر غسل فرض ہے) جس گھر میں رہتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد۔۔۔الخ ،ج ۱،ص۲۰۳)

روزہ کے مکروھات:۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ کرنے، کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

(بہارشریعت،ح۵،ج۱،ص۱۲۷)

مسئلہ:۔ روزہ دار کو بلا وجہ کوئی چیز زبان پر رکھ کر چکھنا یا چبا کر اگل دینا مکروہ ہے اسی طرح عورت کو بوسہ دینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا بھی مکروہ ہے جب کہ یہ ڈر ہو کہ انزال ہو جائے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم۔۔۔الخ ،ج۱،ص۱۹۹۔۲۰۰)

مسئلہ:۔ روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ۔۔۔الخ ،ج۱،ص۱۹۹)

مسئلہ:۔ روزہ دار کو غسل کرنا یا ٹھنڈا پانی ٹھنڈک کے لئے سر پر ڈالنا یا گیلا کپڑا اوڑھنا یا بار بار کلی کرنا یا مسواک کرنا یا سر اور بدن میں تیل کی مالش کرنا یا سرمہ لگانا یا خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ۔۔۔الخ ،ج۱،ص۱۹۹)

روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ:۔ اگر کسی وجہ سے رمضان کا یا کوئی دوسرا روزہ ٹوٹ گیا تو اس روزہ کی قضا لازم ہے لیکن بلا عذر رمضان کا روزہ قصداً کھا پی کر یا جماع کر کے توڑ ڈالنے سے قضا کے ساتھ کفارہ ادا کرنا بھی واجب ہے روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی خرید کر آزاد کرے اور نہ ہو سکے تو لگاتار ساٹھ روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے کفارہ میں روزہ رکھنے کی صورت میں لگاتار ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہیں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصوم، مطلب فی الکفارۃ ،ج۳،ص۴۴۷)

کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے:۔ شرعی سفر، حاملہ عورت کو نقصان پہنچنے

کا اندیشہ' دودھ پلانیوالی عورت کے دودھ سوکھ جانے کا ڈر' بیماری' بڑھاپا' کمزوری کی وجہ سے ہلاک ہوجانے کا خوف یا کسی نے گردن پر تلوار رکھ کر مجبور کردیا کہ روزہ نہ رکھے ورنہ جان سے مار ڈالے گا یا کوئی عضو کاٹ لے گا یا پاگل ہوجانا یا جہاد کرنا یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں ان باتوں کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں لیکن بعد میں جب عذر جاتا رہے تو ان چھوڑے ہوئے روزوں کو رکھنا فرض ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصیام، فصل فی العوارض، ج۳، ص ٤٦٢-٤٦٣)

مسئلہ:۔ شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور اس کو لازم ہے کہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیا کرے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصیام، فصل فی العوارض، ج۳، ص ٤٧١-٤٧٢)

مسئلہ:۔ جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کو اعلانیہ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے وہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر کھا پی سکتے ہیں۔

چند نفلی روزوں کی فضیلت

عاشوراء:۔ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں محرم کو بھی روزہ رکھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، رقم ١١٦٣، ص ٥٩١)

اور ارشاد فرمایا کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام۔۔۔الخ، رقم ١١٦٢، ص ٥٨٩)

عرفہ:۔ یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا

روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

(مسلم ، کتاب الصیام،باب استحباب صیام ثلاثة ایام۔۔۔الخ،رقم۱۱۶۲،ص۵۸۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم عرفہ کے روزہ کو ہزاروں روزوں کے برابر بتاتے تھے مگر حج کرنے والوں کو جو میدان عرفات میں ہوں ان کو اس روزہ سے منع فرمایا۔

(المعجم الأوسط،رقم ۶۸۰۲،ج۵،ص۱۲۷)

شوال کے چھ روزے:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ ایسا ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور فرمایا جس نے عید کے بعد چھ روزے رکھے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔(مسلم ، کتاب الصیام،باب استحباب صوم ستة...الخ،رقم۱۱۶۴،ص۵۹۲)

شعبان کا روزہ اور شب برأت:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات (شب برأت) آئے تو اس رات میں قیام کرو یعنی نفل نمازیں پڑھو اور اس دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش کا طلب گار! کہ میں اس کو بخش دوں؟ کیا ہے کوئی روزی طلب کرنے والا! کہ میں اسے روزی دوں؟ کیا ہے کوئی گرفتار ہونے والا! کہ میں اس کو رہائی دوں؟ کیا ہے کوئی ایسا! کیا ہے کوئی ایسا! اس قسم کی ندائیں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(مشکاۃالمصابیح ، کتاب الصلوۃ،باب قیام شهر رمضان،رقم۱۳۰۸،ج۱،ص۳۷۵)

ایام بیض کے روزے:۔ یعنی ہر مہینے کی تیرہ‘ چودہ‘ پندرہ تاریخوں کے روزے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ۔

(سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم ثلاثة ۔۔۔ الخ، رقم ٧٦٢، ج٢، ص١٩٤)

اور فرمایا کہ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے ہر روزہ اس دن کے گناہ مٹاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

(المعجم الکبیر، رقم ٦٠، ج٢٥، ص٣٥)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔

(نسائی، کتاب الصوم، باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ الخ، ج٤، ص١٩٨)

دو شنبہ اور جمعرات کا روزہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال (دربار خداوندی) میں پیش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(جامع الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس، ج٢، ص١٨٧)

اور فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ایسے دو آدمیوں کی جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیا ہو ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہیں ابھی چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔

(ابن ماجه، کتاب الصیام، باب صیام یوم الاثنین والخمیس، رقم ١٧٤٠، ج٢، ص٣٤٤)

بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بدھ و جمعرات و جمعہ کو روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا حصہ باہر سے۔

(المعجم الاوسط، رقم ٢٥٣، ج١، ص٨٧)

اعتکاف

عبادت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے اعتکاف کی تین قسمیں ہیں اول اعتکاف واجب' دوسرے اعتکاف سنت' تیسرے اعتکاف مستحب۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصوم ،باب الاعتکاف، ج۳،ص ۴۹۲۔۴۹۵)

اعتکاف واجب:۔ جیسے کسی نے یہ منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں ایک دن یا دو دن کا اعتکاف کروں گا اور اس کا کام ہو گیا تو یہ اعتکاف واجب ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے یاد رکھو کہ اعتکاف واجب کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ کے اعتکاف واجب صحیح نہیں۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصوم ،باب الاعتکاف، ج۳،ص ۴۹۵۔۴۹۶)

اعتکاف سنت موکدہ:۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں کیا جائے گا یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اور تیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے کے بعد انتیسویں رمضان کو چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے یاد رکھو کہ اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے یعنی اگر محلّہ کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب آخرت کے مواخذہ میں گرفتار ہوں گے اور کسی ایک نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہو جائیں گے اس اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے مگر وہی رمضان کے روزے کافی ہیں۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصوم ،باب الاعتکاف، ج۳،ص ۴۹۵۔۴۹۶)

اعتکاف مستحب:۔ اعتکاف مستحب یہ ہے کہ جب کبھی بھی دن یا رات میں مسجد کے اندر داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرے جتنی دیر تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب

پائے گا نیت میں صرف اتنا دل میں خیال کر لینا اور منہ سے کہہ لینا کافی ہے کہ میں نے خدا کے لئے اعتکاف مستحب کی نیت کی۔

مسئلہ:۔ مرد کے لئے ضروری ہے کہ مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے گی جو جگہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی ہو۔

(الد رالمختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳،ص۴۹۳۔۴۹۴)

مسئلہ:۔ اعتکاف کرنے والے کے لئے بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے قصداً نکلا ہو یا بھول کر اسی طرح عورت نے جس مکان میں اعتکاف کیا ہے اس کو اس گھر سے باہر نکلنا حرام ہے اگر عورت اس مکان سے باہر نکل گئی تو خواہ وہ قصداً نکلی ہو یا بھول کر اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(الد رالمختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج۳،ص۵۰۰۔۵۰۳)

مسئلہ:۔ اعتکاف کرنے والا صرف دو عذروں کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے ایک عذر طبعی جیسے پیشاب پاخانہ اور غسل فرض و وضو کے لئے دوسرے عذر شرعی جیسے نماز جمعہ کے لئے جانا ان عذروں کے سوا کسی اور وجہ سے اگر چہ ایک ہی منٹ کے لئے ہو مسجد سے اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگر چہ بھول کر ہی نکلے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصیام، باب الاعتکاف،ج۳،ص۵۰۱،۵۰۳)

مسئلہ:۔ اعتکاف کرنے والا دن رات مسجد ہی میں رہے گا وہیں کھائے پیئے سوئے مگر یہ احتیاط رکھے کہ کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے معتکف کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے اس لئے اگر کوئی آدمی مسجد میں کھانا پینا اور

سونا چاہے تو اس کو چاہئے کہ اعتکاف مستحب کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے پھر اس کے لئے کھانے پینے اور سونے کی بھی اجازت ہے۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الصیام، باب الاعتکاف، ج۳،ص۵۰۶)

مسئلہ:۔ اعتکاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ بہت زیادہ لوگوں سے بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ نفل نمازیں پڑھے' تلاوت کرے' علم دین کا درس دے' اولیاء وصالحین کے حالات سنے اور دوسروں کو سنائے' کثرت سے درود شریف پڑھے اور ذکر الٰہی کرے اور اکثر باوضو رہے اور دنیاداری کے خیالات سے دل کو پاک صاف رکھے اور بکثرت رو رو کر اور گڑ گڑا کر خدا سے دعائیں مانگے۔

حج کا بیان

حج ۹ھ میں فرض ہوا نماز وزکوٰۃ اور روزہ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے اس کا فرض ہونا قطعی اور یقینی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور اس کا ترک کرنے والا فاسق اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ. (پ۲،البقرة:۱۹۶)

یعنی حج وعمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

احادیث میں حج وعمرہ کے فضائل اور اجر وثواب کے بارے میں بڑی بڑی بشارتیں آئی ہیں مگر حج عمر میں صرف ایک بار ہی فرض ہے۔

حدیث:۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور حج کے درمیان رفث (فحش کلام) اور فسق نہ کیا تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک

صاف ہوکر لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم ۱۵۲۱، ج ۱، ص ۵۱۲)

حدیث:۔ حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، رقم ۸۱۰، ج ۲، ص ۲۱۸)

حج واجب ہونے کی شرطیں:۔ حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں جب تک یہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں۔

﴿۱﴾ مسلمان ہونا کافر پر حج فرض نہیں ﴿۲﴾ دارالحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ حج اسلام کے ارکان میں سے ہے ﴿۳﴾ بالغ ہونا یعنی نابالغ پر حج فرض نہیں ﴿٤﴾ عاقل ہونا لہٰذا مجنون پر حج فرض نہیں ﴿۵﴾ آزاد ہونا یعنی لونڈی غلام پر حج فرض نہیں ﴿٦﴾ تندرست ہونا کہ حج کو جاسکے اس کے اعضاء سلامت ہوں انکھیارا ہو لہٰذا اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور اس بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں یوں ہی اندھے پر بھی حج فرض نہیں اگرچہ پکڑ کر لے چلنے والا اسے ملے ان سب پر بھی یہ ضروری نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں ﴿۷﴾ سفر خرچ کا مالک ہونا اور سواری کی قدرت ہونا چاہئے سواری کا مالک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ سواری کرایہ پر لے سکے ﴿۸﴾ حج کا وقت یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۱)

وجوب ادا کے شرائط:۔ یہاں تک تو وجوب کے شرائط کا بیان ہے اب شرائط ادا کا بیان ہوتا ہے کہ یہ شرطیں اگر پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور اگر یہ سب

شرطیں نہ پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی حج کرنا ضروری ہوگا وہ شرطیں یہ ہیں ﴿۱﴾ راستہ میں امن وامان ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی کا ہو تو حج کے لئے جانا ضروری ہے اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکہ یا لڑائی کی وجہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو حج کے لئے جانا ضروری نہیں ﴿۲﴾ عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم کا ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور اگر تین دن سے کم کا راستہ ہو تو عورت بغیر شوہر اور محرم کے بھی جا سکتی ہے مگر محرم سے مراد وہ مرد ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہو چاہے نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے بیٹا باپ بھائی وغیرہ یا سسرال کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے خسر یا شوہر کا بیٹا۔ عورت شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے ﴿۳﴾ حج کو جانے کے زمانہ میں عورت عدت میں نہ ہو چاہے وفات کی عدت ہو یا طلاق کی ﴿۴﴾ قید میں نہ ہو

(الفتاوی الهندية، كتاب المناسك، الباب الاول، ج۱، ص۲۱۸-۲۱۹)

صحت ادا کی شرطیں:۔ صحت ادا کی نو شرطیں ہیں کہ اگر یہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں ہوگا وہ شرائط یہ ہیں ﴿۱﴾ مسلمان ہونا ﴿۲﴾ احرام، بغیر احرام کے حج نہیں ہو سکتا ﴿۳﴾ حج کا وقت یعنی حج کے لئے جو وقت شریعت کی طرف سے معین ہے اس سے قبل حج کے افعال نہیں ہو سکتے ﴿۴﴾ افعال حج کی جگہوں پر افعال حج کرنا مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام ہے وقوف کی جگہ میدان عرفات ومزدلفہ ہے کنکری مارنے کی جگہ منیٰ ہے اگر یہ کام دوسری جگہ کرے گا تو حج صحیح نہیں ہوگا ﴿۵﴾ تمیز کرنا اتنا چھوٹا بچہ کہ جس میں کسی چیز

کی تمیز ہی نہ ہو اس کا حج صحیح نہیں ﴿۶﴾ عقل والا ہونا کہ مجنون اور دیوانے کا حج صحیح نہیں ﴿۷﴾ حج کے فرائض کو ادا کرنا جس نے حج کا کوئی فرض چھوڑ دیا اس کا حج صحیح نہیں ہوا ﴿۸﴾ احرام کے بعد اور عرفات میں وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا اگر ہو گا تو حج باطل ہو جائے گا ﴿۹﴾ جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور چاہے اسی احرام سے آئندہ سال حج کرے تو یہ حج صحیح نہیں ہو گا۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحج،مطلب فیمن حج بمال حرام،ج۳،ص۵۲۲)

حج کے فرائض: ۔حج میں یہ چیزیں فرض ہیں ﴿۱﴾ احرام کہ یہ شرط ہے ﴿۲﴾ وقوف عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت ''عرفات'' میں ٹھہرنا ﴿۳﴾ طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے یہ دونوں چیزیں یعنی عرفہ کا وقوف اور طواف زیارت حج کا رکن ہیں ﴿۴﴾ نیت ﴿۵﴾ ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر عرفہ میں ٹھہرنا پھر طواف زیارت ﴿۶﴾ ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا ﴿۷﴾ مکان یعنی وقوف عرفہ میدان عرفات کی زمین میں ہونا سوا '' بطن عرنہ '' کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الحج،مطلب فی فروض الحج وواجباته،ج۳،ص۵۳۶۔۵۳۷)

حج کے واجبات:۔ حج کے واجبات یہ ہیں ﴿۱﴾ میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے تو جائز ہے ﴿۲﴾ صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اس کو ''سعی'' کہتے ہیں ﴿۳﴾ سعی کو ''صفا'' سے شروع کرنا ﴿۴﴾ اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا ﴿۵﴾ دن میں میدان عرفات کے اندر وقوف کیا ہے تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب غروب ہو جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا تھا یا بعد میں غرض غروب آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر

رات میں میدان عرفات کے اندر وقوف کیا ہے تو اس کے لئے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب آفتاب تک وقوف کرتا ﴿٦﴾ وقوف میں رات کا کچھ حصہ آ جانا ﴿٧﴾ عرفات سے واپسی میں امام کی پیروی کرنا یعنی جب تک امام میدان عرفات سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام سے پہلے میدان عرفات سے روانہ ہو جانا جائز ہے اور اگر زبردست بھیڑ کی وجہ سے یا کسی دوسری ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد میدان عرفات میں ٹھہرا رہا امام کے ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے ﴿٨﴾ ''مزدلفہ'' میں ٹھہرنا ﴿٩﴾ مغرب و عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں مزدلفہ پہنچ کر پڑھنا ﴿١٠﴾ تینوں جمروں پر دسویں' گیارہویں' بارھویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں ذوالحجہ کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں و بارھویں تینوں جمروں پر کنکریاں مارنا ﴿١١﴾) جمرۃ العقبہ کی رمی پہلے دن سرمنڈانے سے پہلے ہونا ﴿١٢﴾ ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا ﴿١٣﴾ احرام کھولنے کے لئے سرمنڈانا یا بال کتروانا ﴿١٤﴾ یہ سرمنڈانا یا بال کتروانا، ایام نحر یعنی دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذوالحجہ کی تاریخوں کے اندر ہوجانا اور سرمنڈانا یا بال کتروانا منٰی یعنی حرم کی حدود کے اندر ہونا ﴿١٥﴾ قران یا تمتع کرنے والے کو قربانی کرنا ﴿١٦﴾ اور اس قربانی کا حدود حرم اور ایام نحر میں ہونا ﴿١٧﴾ طواف زیارت کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہو جانا عرفات سے واپسی میں جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام ''طواف زیارت'' ہے اور اس طواف کو ''طواف افاضہ'' بھی کہتے ہیں ﴿١٨﴾ طواف ''حطیم'' کے باہر ہونا ﴿١٩﴾ داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظّمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو ﴿٢٠﴾ عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا ہاں عذر ہو تو سواری پر بھی طواف کرنا جائز ہے ﴿٢١﴾ طواف کرنے میں باوضو اور باغسل رہنا اگر بے وضو یا جنابت کی حالت میں طواف کر لیا تو اس طواف کو دہرائے ﴿٢٢﴾ طواف کرتے وقت ستر چھپانا

﴿۲۳﴾ طواف کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الطّواف پڑھنا لیکن اگر نہ پڑھی تو دَم واجب نہیں ﴿۲۴﴾ کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے اور طواف زیارت میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں مارے پھر غیرِ مفرد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف زیارت کرے ﴿۲۵﴾ طواف صدر یعنی میقات کے باہر کے رہنے والوں کے لئے رخصت کا طواف کرنا ﴿۲۶﴾ وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا ﴿۲۷﴾ احرام کے ممنوعات مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

(بہار شریعت، ح٦، ص١٦۔١٧)

حج کی سنتیں:۔ حج کی سنتیں یہ ہیں ﴿۱﴾ طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا کہ مکہ معظّمہ پہنچ کر سب میں پہلا جو طواف کرے اس کو طواف قدوم کہتے ہیں طواف قدوم مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں ﴿۲﴾ طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا ﴿۳﴾ طواف قدوم یا طواف زیارت میں رمل کرنا یعنی شانہ ہلا ہلا کر اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے اکڑ کر چلنا ﴿٤﴾ صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز رنگ کے نشانوں کے درمیان دوڑنا ﴿۵﴾ امام کا مکہ میں ساتویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا ﴿٦﴾ اسی طرح میدانِ عرفات میں نویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا ﴿۷﴾ اسی طرح منیٰ میں گیارہویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا ﴿۸﴾ آٹھویں ذوالحجہ کو فجر کے بعد مکہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں ظہر عصر مغرب عشاء فجر کی پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں ﴿۹﴾ ذوالحجہ کی نویں رات منیٰ میں گزارنا ﴿۱۰﴾ آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا ﴿۱۱﴾ عرفات میں ٹھہرنے کے لئے غسل کرلینا ﴿۱۲﴾ عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے اندر رات کو رہنا ﴿۱۳﴾ اور آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا ﴿۱٤﴾ دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو

بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات بھی منیٰ میں رہے﴿۱۵﴾ ''ابطح''، یعنی وادی محصّب میں اترنا اگرچہ تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو۔

(بہار شریعت، ح۶، ص۱۸)

ضروری تنبیہ:۔ حج کے فرائض میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ہوگا ہی نہیں اور حج کے واجبات میں سے اگر کسی واجب کو چھوڑ دیا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا سہواً تو اس پر ایک دَم واجب ہے اور اس کا حج باطل نہیں ہوا ہاں البتہ بعض واجب ایسے بھی ہیں کہ ان کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں ہوتی مثلاً طواف کے بعد کی دو رکعتیں تحیۃ الطّواف واجب ہیں۔ لیکن اگر کوئی چھوڑ دے تو اس پر قربانی لازم نہیں اور حج کی سنتوں میں سے اگر کوئی سنت چھوڑ دے تو اس سے نہ تو حج باطل ہوگا نہ قربانی لازم ہوگی ہاں البتہ حج کے ثواب میں کچھ کمی آ جائے گی۔

(ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج، ج۳، ص۵۴۲)

سفر حج و زیارت کے آداب:۔ ہر حاجی کو چاہیے کہ روانگی سے پہلے ضروریات سفر پرانے حاجیوں سے معلوم کر کے مہیا کرے اور مندرجہ ذیل آداب و ہدایات کا خاص طور سے خیال رکھے۔

﴿۱﴾ سب سے پہلے نیت کو درست کرے کہ اس سفر سے مقصود صرف اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہوں اس کے سوا ناموری یا شہرت یا سیر و تفریح یا تجارت وغیرہ کا ہرگز ہرگز دل میں خیال نہ لائے۔

﴿۲﴾ نماز روزہ زکوٰۃ جتنی عبادات اس کے ذمہ واجب ہوں سب کو ادا کرے اور توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے اسی طرح اس کے اوپر جن جن لوگوں کا

قرض ہو سب کا قرض ادا کرے جن جن لوگوں کی امانتیں ہوں ان کی امانتوں کو ادا کرے جن جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمے ہوں سب سے حقوق معاف کرائے یا ادا کرے جن جن لوگوں پر کوئی زیادتی کی ہو ان سے معاف کرائے جن جن لوگوں کی اجازت کے بغیر سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر، ان کو رضامند کرکے اجازت حاصل کرے ان تمام چیزوں سے فارغ اور سبکدوش ہوکر سفر حج و زیارت کے لئے روانہ ہو۔

﴿۳﴾ عورت کے ساتھ جب تک کہ اس کا شوہر یا بالغ محرم قابل اطمینان نہ ہو جن سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو اس وقت تک عورت کے لئے سفر حرام ہے عورت اگر بلا شوہر یا بغیر محرم کے حج کرے گی تو اس کا حج ہو جائے گا مگر ہر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(کتاب المناسك ملا علی قاری، کتاب الادعیة الحج والعمرة، فصل فی الوداع وفصل فی الرکوب، ص٥٤٥)

﴿٤﴾ رقم یا توشہ جو کچھ ساتھ لے چلے مال حلال سے لے ورنہ حج مقبول ہونے کی امید نہیں اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو تو چاہیے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے رقم اور توشہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں کو صدقہ دیتا چلے کہ یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

﴿٥﴾ چونکہ سفر کرنے والے مختلف حیثیتوں کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مطابق سفر کا سامان اپنے ساتھ لے جائے تاکہ سفر میں تکلیفوں کا سامنا نہ کرنا پڑے سب حاجیوں کے لئے سامانوں کی یکساں مقدار معین نہیں کی جاسکتی پھر بھی ایک اوسط درجہ کے حاجی کے لئے سفر حج و زیارت میں مندرجہ ذیل سامان کا ساتھ لے لینا آرام و راحت کا باعث ہوگا۔

گرمی اور سردی کے موسموں کے لحاظ سے ایک ہلکا بستر جس میں ایک دری دو چادریں ایک اونی شال ایک تکیہ ہوایک بکس جس میں کپڑے اور دوسرے سامان رکھے جا سکیں۔ایک ٹین یا لکڑی کا صندوق جس میں متفرق سامان کو رکھا جا سکے۔ایک بوری کا تھیلا جس میں سب برتنوں کو رکھا جا سکے۔برتنوں میں ایک بڑی بالٹی' ایک لوٹا' ایک گلاس' چھوٹی بڑی چار پلیٹیں' دو پیالے تام چینی کے' اگالدان' چھوٹی بڑی دو دیگچیاں' ایک بڑا اور دو تین چھوٹے بڑے چمچے اگر چند قسم کے کھانوں کا عادی ہو تو اسی انداز سے کھانے پکانے کے برتن ساتھ لے جائے ایک برتن مٹی کا بھی ضرور رکھ لے یا مٹی اور پتھر کی کوئی چیز رکھ لے تا کہ اگر جہاز میں بیمار ہو گیا اور تیمّم کی ضرورت پڑی اس پر تیمّم کر سکے پانی رکھنے کیلئے ٹین کے پیپے بھی لانے چاہئیں کہ جہاز پر کام دیں گے اور جس منزل یا مکان میں ٹھہرو گے وہاں بھی اس کی ضرورت پڑے گی اسٹو و اور کوئلہ والا چولہا بھی سفر میں ساتھ ہونا بہت ضروری ہے پہننے کے کپڑوں میں پانچ کرتے' پانچ پاجامے' پانچ بنڈیاں' دو تہبند' دو صدریاں' ایک عمامہ' چار ٹوپیاں' ہاتھ منہ پونچھنے کے دو رومال' دو تولئے' احرام کی چادریں' کفن کا کپڑا ساتھ میں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے دو جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہوا تو بدل سکیں ایک بھیڑ کے بالوں کا دیسی کمبل یا موٹے پلاسٹک کا دو گز لمبا اور ڈیڑھ گز چوڑا ٹکڑا ساتھ ہونا بہت ہی آرام دہ ہے کہ جہاں چاہو بچھا کر لیٹ بیٹھ جاؤ پھر اٹھا لو مختلف سامان میں نزلہ زکام اور قبض و پیچش اور قے دست و بدہضمی کی مجرب دوائیں ضرور ساتھ میں رکھ لو کیونکہ کم ہی حجاج ان امراض سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر تم کو خود ضرورت نہ پڑی تو کسی ضرورت مند کو تم نے دے دی تو وہ اس کسمپرسی کی حالت میں تمہارے لئے کتنی دعائیں دے گا آئینہ' سرمہ' کنگھا' مسواک ساتھ رکھو کہ یہ سنت ہے ان کے علاوہ ایک چھری' ایک چاقو' دو ایک

بوریاں، ستلی، سوا، سوئی، دھاگہ، حج وزیارت وغیرہ کے مسائل کی کچھ کتابیں، چند قلم، پنسل، دوات، سادی کاپیاں، قرآن مجید، چھڑی، چھتری، ٹارچ، کچھ موم بتیاں، کچھ دیا سلائیاں بھی ضرور لے لو کچھ پھٹے پرانے کپڑے بھی ضرور ساتھ رکھو کہ ان کو پھاڑ پھاڑ کر صافی بنا سکو اور جہاز پر تے وغیرہ صاف کرنے اور استنجا وغیرہ سکھانے میں کام دیں گے کھانے پینے کی چیزوں کو بیان کرنیکی حاجت نہیں کیونکہ اس معاملہ میں لوگوں کی حالتیں اور ان کے کھانے پینے کی عادتیں اور ذوق مختلف ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ ہمیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہوگی اور ہم کس طرح گزر بسر کر سکتے ہیں اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ گیہوں، چاول، دال، گھی، تیل، مسالے وغیرہ اپنے ذوق اور ضرورت کے مطابق لے لے اچار چٹنی اگر ساتھ ہو یا کاغذی لیموں کچھ لے لے تو جہاز پر ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے چائے اور شکر بھی ضرور لے لے کہ سمندر کی مرطوب ہوا میں چائے کی ضرورت بہت زیادہ پڑتی ہے سمندری سفر میں منہ کا ذائقہ بہت خراب رہتا ہے اور اکثر سوندھی چیزیں کھانے کو دل چاہتا ہے اس لئے کچھ پاپڑ یا نمکین دال، سویاں، بھنے ہوئے چنے رکھ لو مگر بند ڈبوں میں رکھو ورنہ سمندری ہوا سے بدمزہ ہو جائیں گے۔ عرب میں سگریٹ بہت ملتا ہے۔ مگر بیڑی اور پان بہت کم اور بے حد گراں ملتا ہے اس لئے ہندوستان ہی سے اس کا انتظام کر لینا چاہئے ضرورت کی تمام چیزیں ساتھ ہوں یہ بہت اچھا ہے لیکن یاد رکھو کہ سفر میں جس قدر کم سے کم سامان ہوگا اتنا ہی زیادہ آرام ملے گا سامان کی کثرت بعض جگہوں پر بہت بڑی مصیبت بن جاتی ہے اس کا خیال رکھو اپنے ہر سامان کے بنڈل پر اپنا اور اپنے معلم کا نام ضرور لکھ دو اس سے جدہ میں سامان تلاش کرتے وقت بڑی آسانی ہوتی ہے۔

حاجی گھر سے نکلتے وقت:۔ ﴿۱﴾ چلتے وقت سب عزیزوں اور دوستوں

سے ملاقات کرے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اپنے لئے سب سے دعائیں کرائے کیونکہ دوسروں کی دعائیں قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کس کی دعا مقبول ہوگی اس لئے سب سے دعا کرائے اور لوگ حاجی یا کسی مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَ سْتَوْدِ عُ اللّٰـهُ دِيْنَكَ وَ اَمَا نَتَكَ وَ خَوَا تِيَم عَمَلِكَ

اور حاجی سب لوگوں کے دین اور جان مال اولاد اور سلامتی و تندرستی کو خدا کے سپرد کرے۔

﴿۲﴾ سفر کا لباس پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد اور چاروں قل سے پڑھ کر باہر نکلے یہ چاروں رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعثَآءِ السَّفْرِ وَ كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْـكَوْرِ وَ سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ ۔

پھر کچھ صدقہ کرے اور گھر میں سے نکلے اور دروازہ سے باہر نکلتے ہی کچھ صدقہ کرے اور گھر میں سے نکلے تو یہ پڑھے

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

ان شاء اللّٰہ تعالٰی خیر و عافیت کے ساتھ مکان پر واپس آئے گا۔

(بہارشریعت، حصہ ٦، ص ٢٤)

گھر سے نکلتے وقت خوشی خوشی باہر نکلے۔

﴿۳﴾ سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو

دورکعت نفل پڑھے پھر ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو بِسۡمِ اللّٰہ تین بار پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکۡبَر اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور سُبۡحَانَ اللّٰہ ہر ایک تین تین بار اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار پڑھے پھر یہ پڑھے:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِیۡنَ وَ اِنَّـآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ

سواری کے شر وفساد سے محفوظ رہے گا۔

حاجی بمبئی میں:۔ ٹکٹ وغیرہ لینے اور جہاز کے انتظار میں ہر حاجی کو کم از کم چار پانچ دن بمبئی میں مسافر خانہ حاجی صابو صدیق یا مسافر خانہ واڑی بندر میں ٹھہرنا پڑتا ہے یہاں خاص طور پر یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ۔

﴿۱﴾ مسافر خانہ میں مختلف صوبوں اور مختلف مزاجوں کے حاجی اور ان کو رخصت کرنے والوں کا مجمع ہوتا ہے اور چوریاں بہت ہوتی ہیں اس لئے اپنے سامان خصوصاً رقموں کی حفاظت کا خاص طور پر دھیان رکھے بکسوں میں ہر وقت تالا بند رکھے اور جب باہر نکلے تو اپنے ساتھیوں کو سامان کی حفاظت سونپ کر نکلے۔

﴿۲﴾ ٹکٹ وغیرہ خریدنے کے لئے ہرگز ہرگز کسی کے ہاتھ میں رقم نہ دے بلکہ خود لائن میں کھڑے ہو کر رقم جمع کرائے اور ٹکٹ خریدے۔

﴿۳﴾ بمبئی شہر میں بہت زیادہ ادھر ادھر نہ پھرے کہ جیب کٹنے کے علاوہ سواریوں کی بھیڑ بھاڑ سے ایکسیڈنٹ کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے اس لئے سب کو اور خاص کر دیہات والوں کو تو مسافر خانہ سے باہر بہت کم نکلنا چاہئے اور اپنے سامان کے پاس ہی رہنا چاہئے۔

﴿٤﴾ اپنے قلی کا نمبر ہر وقت یاد رکھنا چاہئے اور جہاز پر سوار ہونے کے لئے بندرگاہ کو جاتے ہوئے اپنے قلی کے سوا کسی کو اپنا سامان سپرد نہیں کرنا چاہئے اور رقم اور پاسپورٹ

ٹکٹ وغیرہ کو بہرحال اپنے پاس رکھنا چاہئے۔

حاجی جہاز پر:۔ ہوائی جہاز کے مسافروں کو چاہئے کہ بمبئی ہی میں احرام باندھ لیں اور جہاز پر سواری کی دعا پڑھ کر سوار ہوں اور راستہ بھر لبیک کی دعا پڑھتے رہیں چند گھنٹوں میں یہ لوگ جدہ میں زمین پر اتر جائیں گے مگر سمندری جہاز والوں کو ایک ہفتہ سمندر ہی میں رہنا ہے اس لئے ان لوگوں کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

﴿۱﴾ جہاز میں مختلف صوبوں کے رہنے والوں اور مختلف زبان بولنے والوں کا مجمع ہوتا ہے ایک دوسرے کے مزاج دان نہ ہونے سے اکثر جھگڑے تکرار کی نوبت آ جاتی ہے خصوصاً میٹھا پانی لینے کے وقت لائن لگانے میں اکثر گالی گلوچ بلکہ مار پیٹ ہو جایا کرتی ہے اس لئے جہاز پر بہت صبر و برداشت کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے حج کے سفر میں جھگڑا اور گالی گلوچ کرنا سخت حرام اور بڑا گناہ ہے۔

﴿۲﴾ جہاز پر سوار ہونے کے بعد اپنا سب سامان اپنی سیٹ کے نیچے ترتیب سے رکھ کر جب مطمئن ہو جائیں تو وقت ضائع نہ کریں بلکہ حج میں مختلف جگہ پڑھنے کی دعائیں زبانی یاد کرنے میں مشغول ہو جائیں اور انتہائی کوشش کریں کہ ایک ختم قرآن مجید کی تلاوت سمندر میں پوری کرلیں اور نماز باجماعت کی ہر جگہ خاص طور پر پابندی رکھیں اور فضول باتیں خاص کر جھگڑے تکرار سے انتہائی پرہیز رکھیں۔

حاجی جدہ میں:۔ جدہ میں جہاز سے اترتے وقت یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے تمام سامان کو اچھی طرح باندھ کر ایک جگہ اپنی سیٹ کے اوپر رکھ دیں بکسوں کو رسیوں سے جکڑ دیں اور سامان کی بوری کو سی دیں تاکہ جہاز سے اتارتے وقت سامان کے ٹوٹنے پھوٹنے اور بکھر جانے کا خطرہ نہ رہے پھر صرف پاسپورٹ اور رقم ساتھ لے کر جہاز سے اتر

جائیں یا سپورٹ کی چیکنگ اور معائنہ کے بعد سب سے بڑا اور مشکل کام سامان کے ڈھیر میں سے اپنے سامان کو تلاش کرنا ہے اس سلسلے میں حاجیوں کو بے حد پریشانی ہوتی ہے اور لوگ اپنے اپنے سامان کی تلاش میں دیوانہ وار دوڑتے اور بھاگتے پھرتے ہیں اس موقع پر نہایت ہی صبر و سکون چاہیئے اور سامان کی تلاش میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ تھوڑی دیر سکون کے ساتھ بیٹھ جانا چاہیئے جب لوگ اپنے اپنے سامان کو اٹھالیں گے اور سامان تھوڑے رہ جائیں تو اپنے سامان کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا اطمینان رکھیں کہ کوئی دوسرا آپ کے سامان کو نہیں اٹھائے گا آخر تک آپ کا سامان وہیں پڑا رہے گا اور اگر خدانخواستہ آپ کا سامان وہاں نہ ملے تو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے معلم کے وکیل کو ہمراہ لے کر مدینۃ الحجاج کی مسجد کے سامنے والے میدان میں اپنے سامان کو تلاش کیجیے وہاں ملے گا وہاں کا دستور ہے کہ حاجیوں کا جو سامان چھوٹ جاتا ہے ٹرک والے اس کو لاد کر مسجد کے میدان میں ڈال دیتے ہیں ہاں اس کا خیال رکھئے کہ آپ کے ہر سامان پر آپ کا اور آپ کے معلم کا نام ضرور لکھا ہونا چاہیئے یہ سعودی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہر حاجی کا چھوٹا ہوا سامان اس کے معلم کے مکان پر پہنچائے۔

احرام:۔ جب جدہ دو تین منزل رہ جاتا ہے تو جہاز والے سیٹی بجا کر احرام باندھنے کی اطلاع دیتے ہیں جب وہ جگہ آجائے تو غسل کریں اور مسواک کے ساتھ وضو کریں اور ایک نئی یا دھلی چادر کا احرام باندھ لیں اور ایسے ہی ایک چادر اوڑھ لیں اور احرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایھا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر احرام باندھنے کی دعا پڑھیں۔

(بہار شریعت، ح ٦، ص ٣٨)

ضروری ہدایت:۔ یادرکھو کہ حج کا احرام تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ خالی حج کرے اس حاجی کو ''مفرد'' کہتے ہیں اور دوسرا یہ کہ یہاں سے فقط عمرہ کی نیت کرے اور عمرہ ادا کر کے مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھے ایسے حاجی کو ''متمتع'' کہتے ہیں تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کے لئے یہیں سے نیت کرے یہ سب سے افضل ہے اس کو قِران کہتے ہیں اور ایسے حاجی کو قارن کہا جاتا ہے (بہار شریعت، حصہ ٦، ص ٣٨) مگر ان تینوں قسموں میں تمتع زیادہ آسان ہے اور اکثر ہندوستانی لوگ یہی احرام باندھتے ہیں اس لئے ہم یہی آسان طریقہ لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ۔

دو رکعت نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی۔

اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان کر دے اور میری طرف سے قبول فرمالے میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا خالص اللہ تعالیٰ کے لئے۔

اس نیت کی دعا کے بعد بلند آواز سے لبیک پڑھے لبیک یہ ہے:

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوا میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف اور نعمت اور بادشاہی تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جہاں جہاں دعا میں وقف کی علامت (ط) بنی ہے وہاں وقف کرلے اور لبیک کی دعا تین مرتبہ پڑھے پھر درود شریف پڑھے پھر دل لگا کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔

اے اللہ میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

لبیک پڑھ لینے کے بعد احرام بندھ گیا اب جتنی چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننا' سر چھپانا' شکار کرنا' خوشبو لگانا' حجامت بنوانا' جوں مارنا وغیرہ ان سب چیزوں سے بچے اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خاص کر سحر کے وقت لبیک برابر بلند آواز سے پڑھتا رہے۔

طواف کعبہ مکرمہ:۔ جب مکہ مکرمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد حرام میں جائے اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اپنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور چادر کے دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر نکال دے اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجر اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ پورا حجر اسود اپنے داہنے ہاتھ کے سامنے رہے پھر طواف کی نیت کرے اور نیت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

یعنی اے اللہ! میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں لہٰذا تو اس کو میرے لئے آسان کر دے اور اس کو میری طرف سے قبول فرمالے۔

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کیۓ اپنی داہنی طرف چلو جب حجر اسود بالکل تمہارے منہ کے سامنے ہو (اور یہ بات ایک ذرا حرکت کرنے میں حاصل ہو جائے گی کیونکہ پہلے حجر اسود داہنے ہاتھ کے سامنے تھا اب ذرا سا ہٹ جانے سے منہ کے سامنے ہو جائے گا)

اب کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اگر آسانی سے ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دے کہ آواز نہ پیدا ہو تین بار ایسا ہی کرو اور اگر بھیڑ کی وجہ سے اس طرح بوسہ لینا نصیب نہ ہو تو ہاتھ رکھ کر ہاتھ کو چوم لو یا اس پر چھڑی رکھ کر چھڑی کو چوم لو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنا ہاتھ چوم لو اب طواف کے لئے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھو جب حجر اسود کے سامنے سے گزر جاؤ سیدھے ہو لو خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر کر کے اس طرح چلو کہ کسی کو ایذا مت دو پہلے تین پھیروں میں مرد کو رمل کرنا چاہئے یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا شانے ہلاتا ہوا بہادروں کی طرح چلے نہ کودتے ہوئے نہ دوڑتے ہوئے اور جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم لے دعائیں پڑھتے ہوئے طواف کرے معلم دعائیں پڑھاتے ہوئے طواف کراتے ہیں لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو درود شریف پڑھتے ہوئے طواف کے ساتوں چکر پورے کرے جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر چوم لے حجر اسود کو پہلی بار جب چوما اس وقت سے لبیک پڑھنا بند کر دے طواف کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت پڑھو وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى.

(پ۲،البقرۃ:۱۲۵)

پھر دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں قل یا یھا الکفرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللّٰہ پڑھو یہ نماز واجب ہے اور اس کا نام "تحیۃ الطواف" ہے نماز کے بعد یہ دعا نہایت روتے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر پڑھے۔

مقام ابراھیم کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَا نِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْناً صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضاً مِّنْکَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یٰااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ! میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

نماز اور اس دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور رخساروں کو دیوار کعبہ سے ملے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں ہاتھ حجر اسود کی طرف پھیلائے اور یہ دعا خوب رو رو کر اور گڑگڑا کر مانگے۔

دعاء ملتزم

یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَاتَزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ۔

اے قدرت والے اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔

اس کے علاوہ اور دوسری دعائیں بھی یہاں مانگو کہ یہ مقبولیت کی جگہ ہے اور مقبولیت کا وقت بھی ہے اس کے بعد زمزم شریف کے نلوں کے پاس آؤ اور کھڑے ہو کر ادب کے ساتھ کعبہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے تین سانس میں خوب بھر پیٹ پیو ہر بار بسم اللہ سے شروع کرو اور الحمد للہ پر ختم کرو اور ہر بار نگاہ اٹھا کر کعبہ مکرمہ کو دیکھو بچا ہوا پانی اپنے سر اور بدن پر ڈال لو زمزم شریف پینے کی دعا یہ ہے۔

دعائے زمزم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّ عَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔

اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ روزی اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

پھر حجر اسود کے پاس آ کر اس کو چومو اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود شریف پڑھتے رہو۔

صفا و مروہ کی سعی:۔ پھر باب الصفا سے نکل کر صفا پہاڑی کی جانب چلو اور اس پر چڑھتے ہوئے یہ پڑھو۔

اَبْدَءُ بِمَابَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ o

میں اس سے شروع کرتا ہوں جن کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بیشک صفا و مروہ اللہ کی

نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے۔

پھر کعبہ معظّمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ کندھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور تھوڑی دیر تسبیح و تہلیل و تکبیر اور درود شریف پڑھ کر اپنے لئے اور دوستوں کے لئے دعا مانگو کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر اس طرح سعی کی نیت کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

یعنی اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان فرمادے اور اس کو تو میرے طرف سے قبول فرمالے۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلو اور درود شریف اور دعاؤں کا پڑھنا برابر جاری رکھو جب سبز رنگ کا نشان آئے تو یہاں سے دوڑنا شروع کرو یہاں تک کہ دوسرے سبز نشان سے آگے نکل جاؤ اور مروہ تک پہنچو یہاں بھی تکبیر، تسبیح اور حمد و ثنا اور درود شریف پڑھو اور یہ دعا مانگو، یہ ایک پھیرا ہوا پھر یہاں سے صفا کو چلو اور سبز نشان کے پاس پہنچو تو دوڑ و اور دوسرے نشان سے آگے نکل جاؤ یہاں تک کہ صفا پر پہنچ کر بدستور سابق دعائیں مانگو اسی طرح سے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک اور صفا سے مروہ تک آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو ہر پھیرے میں اسی طرح کرو اور دونوں سبز رنگ کے نشانوں کے درمیان ہر پھیرے میں دوڑ کر چلتے رہو طواف کعبہ اور سعی کر لینے سے تمہارا عمرہ جس کا احرام باندھ کر آئے ادا ہو گیا اب سر منڈا کر یا بال کٹوا کر احرام اتار لو اور غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن لو اور بلا احرام کے مکہ مکرمہ میں مقیم رہو اور روزانہ جس قدر زیادہ سے

زیادہ ہو سکے نفلی طواف کرتے رہو۔

منیٰ کو روانگی:۔ پھر آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھو اور ایک نفلی طواف میں رمل اور صفا مروہ کی سعی کر لو اور مسجد حرام میں دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھو اس کے بعد حج کی نیت کرو اور لبیک پڑھو اور جب آفتاب نکل آئے تو منیٰ کو چلو اگر ہو سکے تو پیدل جاؤ کہ جب تک مکہ مکرمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی یہ نیکیاں تقریباً اٹھتر کھرب چالیس ارب بنتی ہیں راستہ بھر لبیک اور حمد و ثنا و درود شریف پڑھتے رہو جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنیً فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَاءِ کَ۔

الٰہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے اولیاء پر تو نے کیا ہے۔

منیٰ میں رات بھر ٹھہرو اور ظہر سے نویں ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں یہاں کی ''مسجد خیف'' میں پڑھو اور بار بار لبیک بلند آواز سے پڑھتے رہو اور جس قدر ہو سکے رو رو کر دعائیں مانگو۔

میدان عرفات میں:۔ نویں ذوالحجہ کو آفتاب طلوع ہو جانے کے بعد اب میدان عرفات کو چلو دل کو خیال غیر سے پاک صاف کر کے اور یہ سوچتے ہوئے نکلو کہ آج وہ دن ہے کہ بہت سے خوش بختوں کا حج مقبول ہوگا اور بہت سے لوگ ان کے صدقے میں بخشے جائیں گے جو آج کے دن محروم رہا وہ واقعی محروم ہے راستہ بھر لبیک بے شمار بار پڑھتے چلو جب ''جبل رحمت'' پر نظر پڑے اور زیادہ گڑ گڑا کر بلند آواز سے لبیک پڑھو اور اپنی دنیاوی و دینی مرادوں اور اپنے حج کی مقبولیت کے لئے دعائیں مانگتے میدان عرفات میں پہنچ کر اپنے معلم کے خیمہ میں اتر کر ٹھہرو دوپہر تک زیادہ وقت رونے گڑ گڑانے میں اور صدقہ و

خیرات کرنے میں گزارو اور لبیک و درود شریف وکلمہ توحید اور استغفار پڑھتے رہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ آج کے دن سب سے بہتر وظیفہ میرا اور دوسرے نبیوں کا یہی ہے۔

لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے وہ نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں سب بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

دوپہر ڈھلتے ہی ظہر کی نماز جماعت سے پڑھو ظہر کے فرض پڑھ کر فوراً تکبیر ہوگی اور عصر کی نماز پڑھو یاد رکھو کہ یہ ظہر و عصر ملا کر ظہر کے وقت پڑھنا جبھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان اسلام پڑھائے یا اس کا نائب میدان عرفات میں جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اس کو وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھے۔ (بہارشریعت، ح٦، ص ٨٢)

نماز کے بعد فوراً موقف کو روانہ ہو جائیں موقف وہ جگہ ہے کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر الٰہی اور دعا مانگنے کا حکم ہے اگر ہجوم اور اپنی کمزوری کی وجہ سے ''موقف'' میں نہ جا سکو تو اپنے خیمہ ہی میں لبیک پڑھنے اور ذکر و دعا میں آفتاب غروب ہونے تک مشغول رہو اور خبردار اس انمول اور قیمتی وقت کو چائے' بیڑی اڑانے اور گپ لڑانے میں برباد نہ کرو بلکہ آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف سر سے اونچا اٹھا کر پھیلائے تکبیر و تہلیل اور لبیک و دعا اور توبہ و استغفار میں

ڈوب جائے اور خوب روئے اور اگر رونا نہ آئے تو کم سے کم رونے جیسی صورت بنائے اور انتہائی کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسو ٹپک جائے کہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے۔

رات بھر مزدلفہ میں:۔ سورج غروب ہو جانے کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جاؤ اور پورے راستہ میں لبیک اور ذکر و دعا اور تکبیر کثرت سے بلند آواز سے پڑھتے چلو مزدلفہ پہنچ کر مغرب کو عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھو پھر مغرب کے بعد فوراً ہی عشاء پڑھو اس کے بعد ''مشعر الحرام'' کی مقدس پہاڑی یا اس کے قرب میں یا پورے میدان میں ''وادی محسر'' کے سوا جہاں چاہو ٹھہر و اور لبیک اور تکبیر و تہلیل میں خوب رو رو کر مشغول رہو اور صبح صادق کے طلوع ہونے سے اجالا ہونے تک کا وقت بہت ہی خاص وقت ہے اس میں ذکر و دعا سے غافل نہ رہو۔

مزدلفہ ہی سے تینوں دن جمروں پر مارنے کے لئے ۴۹ کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر چن لو اور ان کو تین مرتبہ دھولو اور طلوع آفتاب میں جب دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو مزدلفہ سے منٰی کو روانہ ہو جاؤ اور منٰی پہنچ کر ''جمرۃ العقبہ'' کو سب سے پہلے جاؤ اور اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ منٰی داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو اب پانچ ہاتھ کی دوری سے سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر داہنا ہاتھ خوب اونچا اٹھا کر جمرہ کو مارو اور ہر کنکری کو یہ دعا پڑھ کر پھینکو۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْماً لِّلشَّیْطٰنِ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

اللہ کے نام سے' اللہ بہت بڑا ہے' شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے' اللہ کی رضا کے لئے' اے اللہ! اس حج کو مبرور بنا دے اور سعی مشکور کر دے اور گناہوں کو بخش دے۔

کنکری مار کر قربانی کرے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ قربانی وہ قربانی نہیں ہے جو بقرعید میں ہوا کرتی ہے بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے جو قران کرنے والے اور تمتع کرنے والوں پر واجب اور مفرد پر مستحب ہے قربانی کے بعد مرد سر منڈائیں یا بال کتروائیں عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے وہ صرف ایک پورے کے برابر سر کے بال کٹا دیں اور احرام اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیں اور افضل یہ ہے کہ آج دسویں ذوالحجہ ہی کو مکہ جا کر طواف زیارت جو فرض ہے کر لیں اگر دسویں کو یہ طواف نہ کر سکیں تو ۱۱ یا ۱۲ کو سورج غروب ہونے سے پہلے یہ طواف کر لیں اور مکہ سے منیٰ جا کر ٹھہریں اور ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو منیٰ میں رہیں اور سورج ڈھلنے کے بعد دونوں روز تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارتے رہیں بارہویں ذوالحجہ کو کنکری مار کر غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ کو روانہ ہو جاؤ جب وادی محصب میں، جو جنت المعلی کے قریب ہے پہنچو تو سواری سے اتر لو یا سواری ہی پر کچھ دیر ٹھہر کر دعا کر لو اب مکہ میں جب تک قیام رہے اپنی اور اپنے ماں باپ کی اپنے استادوں اپنے پیروں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی طرف سے روزانہ عمرے ادا کرتے رہو کچھ عمرے ''تنعیم'' سے (چھوٹا عمرہ) کرو کچھ عمرے جعرانہ سے (بڑا عمرہ) کرو۔

مکہ کی چند زیارت گاہیں:۔ قبرستان جنت المعلی میں خاص طور پر بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و دیگر مزارات کی زیارت اسی طرح مکان ولادت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور مکان خدیجۃ الکبریٰ و مکان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد الرایہ و مسجد الفتح و مسجد جبل ابوقبیس و مزارات شہداء شبکیہ و جبل ثور و غار حرا وغیرہ مقامات متبرکہ کی زیارتوں سے بھی مشرف ہو کعبہ معظّمہ میں داخلہ اور دو رکعت نماز اندر ادا کرنا بھی بڑی سعادت ہے کمال ادب سے آنکھیں جھکائے لرزتے کانپتے بسم اللہ پڑھ کر دایاں قدم

پہلے رکھے اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے وہاں دو رکعت نفل پڑھے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر حمد الٰہی اور درود شریف پڑھے اور دعا مانگے اور ستونوں اور دیواروں سے چمٹے اور روتے گڑگڑاتے آنکھیں نیچی کیئے واپس چلا آئے۔

مکہ مکرمہ سے روانگی:۔ جب رخصت کا ارادہ ہوتو طواف وداع کرے کہ باہر والوں پر یہ طواف واجب ہے مگر اس طواف میں نہ رمل کرے نہ اضطباع کرے اور اس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی بھی نہ کرے طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھ کر دعا مانگے پھر زمزم شریف کے پاس آ کر خوب سیراب ہو کر پیئے اور کچھ بدن پر ڈالے پھر دروازہ کعبہ کے پاس آ کر چوکھٹ چومے اور قبول حج و زیارت کی اور بار بار حاضری کی دعائیں مانگے اور یہ دعا پڑھے کہ۔

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

(یا اللہ) تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔

پھر ''ملتزم'' پر آ کر غلاف کعبہ سے چمٹے اور خوب روئے پھر حجر اسود کو بوسہ دے پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے کعبہ مقدسہ کو حسرت سے دیکھتے ہوئے مسجد حرام کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلے اور کلمہ شہادت و حمد الٰہی اور درود شریف و دعا کرتے ہوئے روانہ ہو اور فقرائے مکہ مکرمہ کو حسب توفیق صدقہ و خیرات دیتے ہوئے سرکار اعظم دربار مدینہ طیبہ کے مقدس سفر کے لئے روانہ ہو جائے۔

حاضری دربار مدینہ منورہ:۔ مدینہ طیبہ کی حاضری اور اس مقدس سفر میں

مندرجہ ذیل ہدایات پر خاص طور سے دھیان رکھو۔

﴿۱﴾ مزار اقدس کی زیارت قریب بواجب ہے محدث ابن عدی نے کامل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(الکامل فی الضعفاء،النعمان بن شبلی باھلی بصری،ج۸،ص۲۳۸)

﴿۲﴾ حاضری میں خاص قبر انور کی زیارت کی نیت کرے یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں کہ اس مرتبہ مسجد نبوی کی نیت بھی شریک نہ کرے۔

﴿۳﴾ راستہ میں اس قدر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہو کہ ذکر و درود شریف میں غرق ہو جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے اور زیادہ ذوق و شوق بلکہ وجد میں جھوم جھوم کر درود شریف پڑھو اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مستی میں ڈوب جاؤ۔

﴿٤﴾ جب حرم مدینہ منورہ آئے تو اگر سواری سے اتر سکو تو پیادہ سر جھکائے روتے ہوئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے چلو اور جب گنبد خضراء پر نگاہ پڑے تو درود و سلام والہانہ جوش و خروش کے ساتھ پڑھو جب شہر اقدس مدینہ منورہ میں پہنچو تو جلال و جمال محبوب کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازہ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھو اور یہ دعا پڑھو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ وَارۡزُقۡنِیۡ مِنۡ زِیَارَۃِ رَسُوۡلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَارَزَقۡتَ اَوۡلِیَا ئَكَ وَ اَھۡلَ طَاعَتِكَ وَاَنۡقِذۡنِیۡ مِنَ النَّا رِ وَاغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ یَا خَیۡرَ مَسۡئُوۡلٍ۔

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہا، نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ

سے ۔ اے اللہ! سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ مجھ کو باہر لے جا۔ الٰہی تو اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو تو نے اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کے لئے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کیئے گئے۔

﴿۵﴾ پھر غسل و وضو اور تمام ضروریات سے فارغ ہو کر مسواک کر کے خوشبو لگا کر اور سفید و صاف کپڑے پہن کر آستانہ مقدسہ کی طرف انتہائی عاجزی و خاکساری اور ادب و احترام کے ساتھ متوجہ ہو اور روتے ہوئے مسجد نبوی کے دروازے پر صلوۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو گویا تم سرکار سے حاضری کی اجازت طلب کر رہے ہو پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر سراپا ادب بن کر داخل ہو اور محبوب کے خیال و تصور میں ڈوب جاؤ۔

﴿٦﴾ یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سچی حقیقی جسمانی حیات کے ساتھ ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی موت صرف وعدہ الٰہی کی تصدیق کے لئے ایک آن کے واسطے تھی ان کا انتقال صرف عوام کی نظروں سے چھپ جانا ہے چنانچہ امام محمد ابن حاج مکی مدخل میں اور امام احمد قسطلانی نے مواہب لدّنیہ میں اور دوسرے ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ۔

''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی حیات و وفات میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور نیتوں کو اور ان کے دلوں کے خیالات کو خوب جانتے پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم پر اس طرح روشن ہے کہ قطعاً اس میں کوئی پوشیدگی نہیں''

(شرح العلامۃ الزرقانی،المقصدالعاشر،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف..إلخ،ج۱۲،ص۱۸۳)

﴿۷﴾ مسجد نبوی میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مصلی پر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد قل یاایھاالکفرون اور قل ھو اللہ سے مختصر پڑھے پھر سجدہ میں گر کر دربار حبیب میں مقبولیت کی دعا مانگے پھر کمال ادب میں غرق ہوکر گردن جھکائے لرزتے کانپتے ندامت سے پسینہ پسینہ ہوکر آنسو بہاتے ہوئے مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام مزار انور میں جلوہ افروز ہیں اس طرف سے تم حاضر ہوگے تو حضور کی نگاہ بے کس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ سعادت تمہارے لئے دونوں جہاں میں کافی ہے۔

﴿۸﴾ اب انتہائی ادب واحترام کے ساتھ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار پرانوار کو منہ کرکے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑا ہو۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الحج، الباب السابع، ج ۱، ص ۲۶۵)

اور نہایت ہی ادب و وقار کے ساتھ درد انگیز آواز سے اس طرح صلاۃ و سلام عرض کرو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ۔

اے نبی! آپ پر درود وسلام اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں، اے اللہ عزوجل کے رسول آپ پر سلام، اے اللہ عزوجل کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام، اے گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

ان سلاموں کو بار بار جب تک دل جمے بکثرت پڑھتے رہو اور اپنے ماں باپ اور

استادوں اور دوستوں اور اپنے تمام عزیزوں کی طرف سے بھی سلام عرض کرو اور سب کے لئے بار بار شفاعت کی بھیک مانگو اور بار بار یہ عرض کرو کہ "اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یا رسول اللّٰہ"

(بہارشریعت،ح٦،ص١٦٩ ومناسك علی القاری ،باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم ،ص٥٠٩ـ٥١٠)

اور جو میری اس کتاب کو پڑھے اس کو میں وصیت کرتا ہوں کہ مجھ گنہ گار کی طرف سے بھی سلام عرض کر کے شفاعت کی بھیک مانگیں پھر اپنے داہنے ہاتھ کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی چہرہ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! آپ پر سلام، اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے وزیر آپ پر سلام، اے غار ثور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر اتنی ہی دور ہٹ کر حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر جلال چہرہ کے سامنے عرض کرو کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اے امیر المومنین! آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے مسلمان آپ پر سلام، اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت آپ پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں۔

پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہوکر عرض کرو کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمَا یَا خَلِیۡفَتَیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمَا یَا وَزِیۡرَیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمَا یَا ضَجِیۡعَیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسۡئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنۡدَرَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلَیۡکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دونوں خلیفہ آپ دونوں پر سلام' اے رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم کے دونوں وزراء آپ دونوں پر سلام' اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والو! آپ دونوں پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ دونوں سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے حضور ہماری شفاعت کیجئے اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر درود اور برکت وسلام نازل فرمائے۔

(مناسك علی القاری،باب زيارة سيد المرسلين،صلی الله عليه وسلم،ص ٥١٠۔٥١١ و بهارشريعت،ح٦،ص ١٧٠)

﴿۹﴾ یہ سب حاضریاں مقبولیت دعا کے مقامات ہیں لہٰذا خوب دعائیں مانگو پھر منبر شریف کے پاس دعا کرو اور ستون ابولبابہ وستون حنانہ کے پاس دو رکعت پڑھ کر دعاؤں میں مشغول رہو۔ یہاں کی حاضری میں ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو تلاوت' درود شریف و سلام اور نوافل میں ہمہ تن مصروف رہو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں کم از کم ایک ایک روزہ بھی رکھ لو تو تمہاری خوش نصیبی کا کیا کہنا پنجگانہ نمازوں کے بعد سلام کے لئے حاضر ہو ہر نماز مسجد نبوی میں ادا کرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے اس کے لئے دوزخ اور نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں گی۔

(المسند لإمام احمد بن حنبل، رقم١٢٥٨٤،ج٤،ص ٣١١)

﴿۱۰﴾ قبرِ منور کو کبھی پیٹھ نہ کرو نہ روضہ انور کا طواف کرو نہ سجدہ کرو نہ اتنا جھکو کہ رکوع کے برابر ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی حقیقی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

﴿۱۱﴾ قبرستان جنت البقیع کی زیارت سنت ہے روضہ منورہ کی زیارت کرکے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن اس قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آرام فرما رہے ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علماء و صلحا کی گنتی کا کوئی شمار ہی نہیں کرسکتا جب حاضر ہو تو پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرو اور اس طرح سلام پڑھو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ دَارَقَوۡمٍ مُّؤۡمِنِیۡنَ اَنۡتُمۡ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّآ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ ط اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِاَھۡلِ الۡبَقِیۡعِ الۡغَرۡقَدِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَلَھُمۡ ۔

تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ عزوجل! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما اے اللہ عزوجل! ہم کو اور انہیں بخش دے۔

﴿۱۲﴾ تمام اہل بقیع میں افضل حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے مزار انور پر حاضر ہو کر کمال ادب و احترام کے ساتھ اس طرح سلام عرض کرے کہ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا اَمِیۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا ثَالِثَ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا صَاحِبَ الۡھِجۡرَتَیۡنِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا مُجَھِّزَ جَیۡشِ الۡعُسۡرَةِ بِالنَّقۡدِ وَ الۡعَیۡنِ جَزَاكَ اللّٰہُ عَنۡ رَّسُوۡلِہٖ وَعَنۡ سَآئِرِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡكَ وَ عَنِ الصَّحَابَةِ اَجۡمَعِیۡنَ ۔

اے امیر المومنین! آپ پر سلام، اے خلفاء راشدین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام، اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام، اے غزوہ تبوک کی نقد و جنس سے تیاری

کرنے والے آپ پر سلام اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلہ دے اور آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

《۱۳》 ظالم نجدیوں نے تمام قبوں اور قبروں کو توڑ پھوڑ کر میدان کر ڈالا ہے بہت کم قبروں کے نشان باقی ہیں بہر حال جو مقابر ظاہر ہیں سب جگہ سلام پڑھو اور فاتحہ خوانی کرو اور دعائیں مانگو کہ یہ سب بارش انوار و برکات کی جگہیں اور مقبولیت دعا کے مقامات ہیں۔

(بھار شریعت، ح٦، ص ١٧٢)

《۱٤》 قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھے حدیث شریف میں ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز عمرہ کے مثل ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء، رقم ٣٢٤، ج١، ص٣٤٨)

اور دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہر سنیچر کو قبا تشریف لے جاتے کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی کے بارے میں دوسری احادیث بھی ہیں۔

《۱۵》 شہداء احد کی بھی زیارت کرو حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہر سال کے شروع میں شہداء احد کی مقدس قبروں پر تشریف لے جاتے اور یہ فرماتے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ''

(تفسیر الدرالمنثور، الرعد: ٢٤، ج٤، ص ٦٤٠)

اور احد پہاڑ کی بھی زیارت کرو کہ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ کوہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(مناسك ملاعلی قاری، باب زیارۃ سیدالمرسلین، ص ٥٢٥)

بہتر یہ ہے کہ جمعرات کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے سید الشھداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر سلام عرض کرے اور حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں ہے یہ دونوں یہیں مدفون ہیں۔

(مناسك ملاعلی قاری،باب زيارة سيدالمرسلين،ص ٥٢٥)

مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں

﴿16﴾ مدینہ طیبہ کے وہ کنوئیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا کسی کا پانی نوش فرمایا کسی میں اپنا لعاب دہن ڈالا اگر کوئی جاننے والا اور بتانے والا ملے تو ان مبارک کنوؤں کی بھی زیارت کرو خاص کر مندرجہ ذیل کنوؤں کا خیال رکھو۔

بیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ یہ کنواں وادیٔ عقیق کے کنارے پر مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک باغ میں ہے اس کنوئیں کو ''بیر رومہ'' بھی کہتے ہیں یہ وہی کنواں ہے جس کا مالک ایک یہودی تھا اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس ہزار درہم پر اس کنوئیں کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

بیر اریس:۔ یہ کنواں مسجد قبا سے متصل پچھّم کی جانب ہے اس کو ''بیرٔ خاتم'' بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے مہر نبوت کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی اور بڑی تلاش و جستجو کے باوجود نہیں ملی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے اس کنوئیں کا پانی پیا اور اس سے وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن بھی ڈالا تھا۔

بیر غرس:۔ یہ کنواں مسجد قبا سے تقریبا چار فرلانگ پورب اتر کونے پر واقع ہے اس کے

پانی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے وضو فرمایا اور اس کا پانی پیا بھی ہے اور اس میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا ہے۔

بیر بُصّہ:۔ یہ کنواں قبا کے راستہ میں جنت البقیع کے متصل ہے اس کنوئیں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنا سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا اس جگہ دو کنوئیں ہیں صحیح یہ ہے کہ بڑا کنواں بیر بُصّہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے۔

بیر بضاعہ:۔ یہ کنواں شامی دروازہ سے باہر جمل اللیل باغ کے پاس ہے اس میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی ہے۔

بیر حاء:۔ یہ کنواں باب مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے یہ کنواں حضرت ابوطلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے جب آیت مبارکہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (پ ۴، آل عمران: ۹۲) نازل ہوئی تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ محبوب تھا اس لئے انہوں نے اس کو خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

بیر عہن:۔ یہ کنواں مسجد شمس کے قریب ہے اس کنوئیں کے پانی سے بھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وضو فرمایا ہے اس کا پانی قدرے کھاری ہے اس کو "بیر الیسیرہ" بھی کہا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کی چند مسجدیں

﴿۱۷﴾ مدینہ منورہ کی چند مشہور مسجدوں کی بھی زیارت کرے اور ہر مسجد میں کم سے کم دو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دعائیں مانگے خصوصیت کے ساتھ ان مسجدوں کی۔

مسجد جمعہ:۔ یہ مسجد قبا کے نئے راستے سے جانب مشرق ہے پہلا جمعہ حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔

مسجد غمامہ:۔اس جگہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام عیدین کی نماز پڑھتے تھے اسی لئے اس کو مسجد مصلّٰی بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔یہ مسجد بالکل مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔یہ مسجد بھی غمامہ کے پاس ہی ہے۔

مسجد بغلہ:۔یہ مسجد جنّۃ البقیع کے مشرق میں ہے مسجد کے قریب ایک پتھر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے خچر کے کھر کا نشان ہے اس لئے اس کو مسجد بغلہ کہتے ہیں بغلہ کے معنی خچر ہے۔

مسجد اجابہ:۔یہ مسجد جنۃ البقیع کے شمالی جانب ہے ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اس قبیلہ والوں کے لئے اس جگہ دعائیں مانگیں جو مقبول ہوئیں۔

مسجد اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔یہ مسجد جنت البقیع کے بالکل قریب ہی ہے اسی جگہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کبھی کبھی یہاں رونق افروز ہوتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مسجد سقیا:۔باب عنبریہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے جس کو قبۃ الرؤس کہتے ہیں اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ''بیر السقیا'' ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جنگ بدر میں جاتے ہوئے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب:۔یہ مسجد سلع پہاڑی کے مغربی کنارے پر ہے جنگ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی دعا مقبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اسی لئے بعض لوگ اسے مسجد الفتح بھی کہتے ہیں اس کے قریب میں چار دوسری مسجدیں بھی ہیں

ایک کا نام مسجد ابوبکر، دوسری کا نام مسجد عمر، تیسری کا نام مسجد عثمان اور چوتھی کا نام مسجد سلمان ہے ان پانچوں مسجدوں کو مساجد خمسہ کہا جاتا ہے یہ چاروں مقامات درحقیقت جنگ کے مورچے تھے اور یہ چاروں صحابہ کرام ایک ایک مورچہ پر متعین تھے ان حضرات نے ان مورچوں میں نمازیں بھی پڑھیں اس لئے یہ مورچے مسجد بن گئے۔

مسجد بنی حرام:۔ سلع پہاڑی کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی طرف یہ مسجد واقع ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے اسکے قریب ایک غار ہے جس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر ایک مرتبہ وحی اتری تھی اور جنگ خندق کے موقع پر رات کو اس غار میں آرام فرمایا تھا اس کی بھی زیارت کرنی چاہیے۔

مسجد ذباب:۔ یہ مسجد ذباب کی پہاڑی پر ہے جو جبل احد کے راستہ کے بائیں جانب ہے جنگ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیمہ گاڑا گیا تھا۔

مسجد قبلتین:۔ یہ مسجد وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلا پر ہے اسی جگہ بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف قبلہ مقرر ہوا اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد فضیخ:۔ عوالی کے مشرقی حصہ میں یہ مسجد ہے اس جگہ بنونضیر کے یہودیوں کا محاصرہ کرنے کی حالت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے نماز پڑھی تھی اس کا دوسرا نام ''مسجد شمس'' بھی ہے اس مسجد کو نجدی حکومت نے شہید کر ڈالا ہے۔

مسجد بنو قریظہ:۔ محاصرہ بنی نضیر کے وقت یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے قیام فرمایا تھا یہ مسجد فضیخ سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے۔

مسجد ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ یہ مسجد بنی قریظہ سے جانب شمال واقع ہے اس جگہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھےاوراس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے نماز بھی پڑھی ہے۔

دربار اقدس سے واپسی

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جوآتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہوتو مسجد نبوی شریف میں جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مصلی پر یااس کے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد سنہری جالی کے سامنے مواجہہ اقدس میں حاضر ہوکر گریہ وزاری میں ڈوب کر درد وغم کے ساتھ صلوۃ وسلام عرض کریں پھر دونوں جہاں کی بھلائی حج وزیارت کی مقبولیت اور حصول شفاعت کی سعادت اور خاتمہ بالخیر کے لئے خوب گڑگڑا کر اور روتے ہوئے دعائیں مانگیں اور خاص کر یہ بھی دعا کریں کہ حاضری کا یہ آخری موقع نہ ہو بلکہ خداوند قدوس اس مقدس دربار کی حاضری بار بار نصیب فرمائے اپنے ساتھ اپنے والدین اور رشتہ داروں عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں اور بچوں کے لئے بھی دعا مانگیں اس کے بعد روضہ منور کی طرف دیکھتے ہوئے اور جدائی کے رنج وغم میں آنسو بہاتے ہوئے مسجد نبوی شریف سے پہلے بایاں پاؤں نکالیں اور جہاں تک گنبد خضرا نظر آئے بار بار حسرت بھری نگاہوں سے اس کا دیدار کرتے رہیں اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہوجائیں کہ۔

مدینہ جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
اسی میں عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

﴿٦﴾

اسلامیات

ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمت پروردگار اپنی

کھانے کا طریقہ

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں ہی نہ دھوئے کہ اس سے سنت ادا نہ ہوگی لیکن اس کا دھیان رہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھنا نہ چاہئے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر تولیا یا رومال سے پونچھ لینا چاہیے تا کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الحادی عشر فی الکراھیة---الخ،ج٥،ص٣٣٧)

بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں اور بلند آواز سے بسم اللہ پڑھیں تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی یاد آ جائے اور سب بسم اللہ پڑھ لیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الحادی عشر فی الکراھیةفی الاکل وما یتصل بہ---الخ،ج٥،ص٣٣٧)

اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو جب یاد آ جائے یہ دعا پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ

(جامع الترمذی، کتاب الاطعمة،باب ماجاء فی التسمیة---الخ،رقم١٨٦٥،ج٣،ص٣٣٩)

روٹی کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے اور ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،ج٩،ص٥٦٢)

کھانا ہمیشہ داہنے ہاتھ سے کھائیں بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاطعمة،باب ماجاء فی النھی ---الخ،رقم١٨٠٦،ج٣،ص٣١٣)

مسئلہ:۔ کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دہنا پاؤں کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے۔ (اشعة اللمعات، کتاب الاطعمة،فصل ۱، ج۳،ص۵۱۸)

اور اگر بھاری بدن یا کمزور ہونے کی وجہ سے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو پالتی مار کر کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

کھانا کھانے کے درمیان میں کچھ باتیں بھی کرتا رہے بالکل چپ رہنا یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر کوئی بے ہودہ یا پھوہڑ بات ہرگز نہ بکے بلکہ اچھی اچھی باتیں کرتا رہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الثانی عشر فی الھدایا و الضیافات، ج۵،ص۳۴۵)

کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الحادی عشر فی الکراھیة فی الاکل وما یتصل بہ، ج۵،ص۳۳۷)

کھانے کی ابتداء نمک سے کریں اور نمک ہی پر ختم کریں کہ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفاء ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحة، ج۹،ص۵۶۲)

کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

کھانے کے بعد صابن لگا کر ہاتھ دھونے میں کوئی حرج نہیں کھانے سے قبل عوام اور جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد علماء و مشائخ اور بوڑھوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں کھانا کھالینے کے بعد دسترخوان پر صاحب خانہ اور حاضرین کے لئے خیر و برکت کی دعا مانگنی بھی سنت ہے۔

(بہار شریعت، ج۳،ح۱۶،ص۱۸)

مسئلہ:۔ پاؤں پھیلا کر اور لیٹ کر اور چلتے پھرتے' کچھ کھانا پینا خلاف ادب اور طریقہ سنت کے خلاف ہے مسلمانوں کو ہر بات اور ہر کام میں اسلامی طریقوں کی پابندی اور

آداب سنت کی تابعداری کرنی چاہیے۔

مسئلہ:۔ چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ ان چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہیں جیسے سونے چاندی کا چمچہ استعمال کرنا یا اس کے بنے ہوئے خلال سے دانت صاف کرنا اسی طرح چاندی سونے کے بنے ہوئے گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا یا خاصدان میں پان رکھنا یا چاندی کی سلائی سے سرمہ لگانا یا چاندی کی پیالی میں تیل رکھ کر تیل لگانا یہ سب حرام ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحة، ج۹، ص٥٦٤)

آداب:۔ کسی کے یہاں دعوت میں جاؤ تو کھانے کے لئے بہت بے صبری نہ ظاہر کرو کہ ایسا کرنے میں تم لوگوں کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے کھانا سامنے آئے تو اطمینان کے ساتھ کھاؤ بہت جلدی جلدی مت کھاؤ دوسروں کی طرف مت دیکھو اور دوسرے کے برتنوں کی جانب نگاہ مت ڈالو خبردار کسی کھانے میں عیب نہ نکالو کہ اس سے گھر والوں کی دل شکنی ہوگی اور سنت کی مخالفت بھی ہوگی کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس طریقہ یہی تھا کہ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مرغوب ہوتا اس کو تناول فرماتے اور جو ناپسند ہوتا اس کو نہ کھاتے بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارا کرتے ہیں کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں کبھی منتظمین کو کوسنے دیتے ہیں میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں لہٰذا ان بری باتوں کو چھوڑ دو بلکہ یہ طریقہ اختیار کرو کہ اگر دعوتوں میں تمہارے مزاج کے خلاف بھی کوئی بات ہو تو اس کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرو اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لئے چند تعریف کے

کلمات کہہ کراس کا حوصلہ بڑھادوایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں تمہاراوقار بڑھ جائے گا۔

مسئلہ:۔ ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے تو اس کو اٹھا کر کھالو شیخی مت بگھارو کہ اس کو ضائع کردینا اسراف ہے جو گناہ ہے بہت زیادہ گرم کھانا مت کھاؤ نہ کھانے کو سونگھو نہ کھانے پر پھونک مار مار کراس کو ٹھنڈا کرو کہ یہ سب باتیں خلاف ادب بھی ہیں اور مضر بھی۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، ج۹، ص٥٦٢)

پینے کا طریقہ

جو کچھ بھی پیو بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے پیو بائیں ہاتھ سے پینا شیطان کا طریقہ ہے جو چیز بھی پیو تین سانس میں پیو اور ہر مرتبہ برتن سے منہ ہٹا کر سانس لو چاہئے کہ پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی لے کھڑے ہو کر ہرگز کوئی چیز نہ پیئے۔

حدیث شریف میں اس کی ممانعت ہے پانی چوس چوس کر پینا چاہئے غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے جب پی چکے تو الحمدللہ کہے پینے کے بعد گلاس یا کٹورے کا بچا ہوا پانی پھینکنا اسراف و گناہ ہے صراحی اور مشک کے منہ میں منہ لگا کر پانی پینا منع ہے۔

(بہارشریعت، ح١٦، ص٢٦)

اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینے کی ممانعت ہے لیکن اگر پانی انڈیلنے کے لئے کوئی برتن نہ ہو تو ٹونٹی وغیرہ میں دیکھ بھال کر پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ وضو کا بچا ہوا پانی اور زمزم شریف کا پانی کھڑے ہو کر پیا جائے ان دو کے سوا ہر پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔ (بہارشریعت، ج۳، ح١٦، ص٢٧) حدیث شریف میں ہے کہ ہرگز

تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر کچھ نہ پیئے اور اگر بھول کر کھڑے کھڑے پی لے اس کو چاہیے کہ قے کر دے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة،باب کراھیة الشرب قائمًا، رقم۲۰۲۶،ص۱۱۹)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا کہ جب بھول کر پی لینے میں یہ حکم ہے کہ قے کر دے تو قصداً پینے میں تو بدرجہ اولیٰ یہ حکم ہوگا۔(اشعة اللمعات، کتاب الاطعمة،باب الاشربة، ج۳،ص۵۵۷)

مسئلہ:۔ سبیل کا پانی مالدار بھی پی سکتا ہے ہاں البتہ وہاں سے پانی کوئی اپنے گھر نہیں لے جاسکتا کیونکہ وہاں پینے کے لئے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لئے لیکن اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو گھر میں لے جاسکتا ہے۔

(الفتاوی الھندیة،کتاب الکراھیة،الباب الحادی عشر فی الکراھیة فی الاکل وما یتصل به،ج۵،ص۳۴۱)

مسئلہ:۔ جاڑوں میں اکثر جگہ مسجد کے سقایہ میں پانی گرم کیا جاتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں اس سے وضو و غسل کریں وہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جاسکتا ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں اسی طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں گھر نہیں لے جاسکتے بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لوٹوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ جائز نہیں۔

(بہارشریعت،ح۶،ص۲۷)

سونے کے آداب

مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور بسم اللہ پڑھ کر کچھ دیر داہنی کروٹ پر

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات،باب منه (۲۸) رقم۳۴۲۸،ج۵،ص۲۶۳)

پڑھ کر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر

سوئے پیٹ کے بل نہ لیٹے حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب الثلا ثون فی المتفرقات،ج٥،ص٣٧٦)

اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا منع ہے جب کہ تہبند پہنے ہوئے ہو کیونکہ اس صورت میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے۔

(جامع الترمذی، كتاب الادب،باب ماجاء فی فصاحة والبيان ،رقم٢٨٦٣،ج٤،ص٣٨٨)

ایسی چھت پر سونا منع ہے جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو لڑکا جب دس برس کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے بلکہ اتنی عمر کا لڑکا لڑکوں اور مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (بہارشریعت،ح١٦،ص ٧١)

مسئلہ:۔ دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب وعشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب الثلا ثون،ج٥،ص٣٧٦)

مسئلہ:۔ شمال کی طرف پاؤں پھیلا کر بلاشبہ سونا جائز ہے اس کو ناجائز سمجھنا غلطی ہے ہاں البتہ مغرب کی طرف پاؤں کر کے سونا یقیناً ناجائز ہے کہ اس میں قبلہ کی بے ادبی ہے۔

مسئلہ:۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے تو بچوں کو گھر میں سمیٹ لو کہ اس وقت میں شیاطین ادھر ادھر نکل پڑتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرلو اور بسم اللہ پڑھ کر مشکوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو اور سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔

(صحيح البخاری، كتاب بدء الخلق،باب صفة ابليس وجنوده،رقم ٣٢٨٠،ج٢،ص٣٩٩)

رات میں جب کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے بولنے کی آوازیں سنو تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھو۔

مسئلہ:۔ رات میں کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھوکنا چاہئے اور تین بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ کر اور کروٹ بدل کر سونا چاہئے اور کسی سے بھی اس خواب کا ذکر نہ کرنا چاہئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، رقم ۲۲۶۲، ص ۱۲٤۱)

مسئلہ:۔ اپنی طرف سے جھوٹا خواب گھڑ کر لوگوں سے بیان کرنا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:۔ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا سنت ہے۔ جب سو کر اٹھے تب یہ دعا پڑھے اور بستر سے اٹھ جائے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، رقم ۶۳۱۲، ج ٤، ص ۱۹۲)

لباس کا پہننا

اتنا لباس پہننا ضروری ہے کہ جس سے ستر عورت ہو جائے عورتیں بہت باریک اور اتنا چست لباس ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضاء ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے مرد بھی پاجامہ اور تہبند ایسے باریک اور ہلکے کپڑے کا نہ پہنیں کہ جس سے بدن کی رنگت جھلکے اور ستر پوشی نہ ہو کہ مردوں کو بھی ایسا تہبند اور پاجامہ پہننا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ مردوں کو دھوتی نہیں پہننی چاہئے کہ دھوتی پہننا ہندوؤں کا لباس ہے اور اس سے ستر پوشی بھی نہیں ہوتی کہ چلنے اور اٹھنے بیٹھنے میں اکثر ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے اسی طرح ہر وہ لباس جو یہود و نصاریٰ یا دوسرے کفار کا قومی یا مذہبی لباس ہو مسلمانوں کو ہرگز نہیں پہننا چاہئے۔

اور ایسا تنگ لباس بھی ناجائز ہے کہ جس سے رکوع و سجود نہ ہو سکے نیکر اور جانگیا

بھی ہرگز نہ پہنیں کہ گھٹنوں اور ران کا کھولنا حرام ہے ہاں تہبند کے نیچے اگر نیکر یا جانگیا پہنیں تو کوئی حرج نہیں۔ (بہارشریعت، ج۳،ح۱٦،ص٥٤)

مسئلہ:۔ مردوں کو ریشمی لباس پہننا یا لڑکوں کو پہنانا حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے لیکن اگر ریشمی کپڑے کا بانا سوت کا ہو اور تانا ریشم کا ہو تو یہ کپڑا مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب التاسع فی اللبس ما یکرہ من ذالك وما یکرہ،ج٥،ص ۳۳۰)

مسئلہ:۔ عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الثامن فیما یحل للرجل النظرالیہ وما لا یحل لہٗ،ج٥،ص۳۲۹)

مسئلہ:۔ بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹا ہٹا دینا جائز نہیں اسی سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آ کر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دلہن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر۔۔۔الخ، ج٥،ص۳۲۹)

مسئلہ:۔ مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا بھی منع ہے

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس،باب فی لباس النساء،رقم ٤٠٩٨،ج٤،ص۸۳)

مسئلہ:۔ سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے اور سیاہ رنگ کے کپڑے بھی بہتر ہی ہیں حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فتح مکہ کے دن جب فاتحانہ حیثیت سے مکہ معظّمہ تشریف لائے تو سر اقدس پر کالے رنگ کا عمامہ تھا کسم و زعفران میں رنگا ہوا اور سرخ رنگ کا کپڑا عورتوں کے لئے جائز اور مردوں کے لئے منع

ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی اللبس،ج۹،ص ۵۸۰)

مسئلہ:۔ علماء اورفقہاء کوایسالباس پہننا چاہئے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کوان سے علمی فائدہ حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم کی عزت ووقعت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ (بہارشریعت، ج۳،حصہ ۱۶،ص ۵۲)

مسئلہ:۔ عورتوں کوچوڑی دارتنگ پاجامہ نہیں پہننا چاہئے کہ اس سے ان کی پنڈلیوں اور رانوں کی بناوٹ اور شکل ظاہر ہوتی ہے عورتوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ ان کے پاجامے غرارے یا ڈھیلے ڈھالے اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں ان کے لئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ سے زیادہ حصہ چھپ جائے یہ بہت ہی اچھا ہے۔

(بہارشریعت، ج۳،حصہ ۱۶،ص ۵۴)

مسئلہ:۔ مردوں کا پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچا ہونا سخت منع ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ ناپسند ہے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب التاسع فی اللبس،ج۵،ص۳۳۳)

مسئلہ:۔اون اور بالوں کے کپڑے حضرات انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں اور بہت سے اولیائے کاملین اور بزرگان دین نے اپنی زندگی بھران کپڑوں کو پہنا ہے حدیث میں ہے کہ اون کے کپڑے پہن کر اپنے دلوں کومنور کرو کہ یہ دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں نور ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب التاسع فی اللبس،ج۵،ص۳۳۳)

مسئلہ:۔ کپڑا داہنی طرف سے پہننا مثلاً پہلے داہنی آستین داہنا پائینچہ پہننا یہ سنت ہے۔

(بہارشریعت، ج۳،حصہ ۱۶،ص ۴۴)

نیا لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِحَوْلٍ وَّلَا قُوَّۃٍ O

(سنن ابی داود، کتاب اللباس،باب مایقول اذا لبس ثوبًاجدیدًا،رقم۴۰۲۳،ج۴،ص۵۹)

یعنی اس اللہ عزوجل کے لئے حمد ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور مجھے رزق دیا بغیر میری طاقت وقوت کے۔

زینت کا بیان

مردوں کوسونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جووزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہوپہن سکتے ہیں مرد چندانگوٹھیاں یاایک انگوٹھی کئی نگ والی یاچھلےنہیں پہن سکتے کہ یہ سب مردوں کے لئے ناجائز ہیں عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں لیکن سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہا' تانبا' پیتل' رولڈ گولڈ وغیرہ کے زیورات یا انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے پہنانے والے گنہ گار رہوں گے

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب العاشرفی استعمال الذهب والفضة،ج٥،ص٣٣٥)

مسئلہ:۔ شریعت میں اجازت ہے کہ اگراللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھالباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرط یہ کہ فخر اور گھمنڈ کے لئے نہ ہوں بلکہ نعمت خداوندی کے اظہار کے لئے ہو۔

(ردالمحتار، كتاب الحظر والاباحة،فصل فی اللبس،ج٩،ص٥٧٩)

مسئلہ:۔ انسان کے بالوں کوعورت چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھے تاکہ اس کے بال زیادہ اورخوبصورت معلوم ہوں یہ حرام ہے اور اگر اون یا کالے دھاگوں کی چوٹی بنا کر بالوں میں گوندھے تو یہ جائز ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب التاسع عشر فی الختان،ج٥،ص٣٥٨)

مسئلہ:۔ دانتوں کوریتی سے ریت کرخوب صورت بنانے والی یا موچنے سے بھوؤں

کے بالوں کو نوچ کر بھوؤں کو باریک اور خوب صورت بنانے والی ان سب عورتوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة،باب تحریم فعل الواصل---الخ،رقم ۲۱۲۵،ص۱۱۷۵)

مسئلہ:۔ لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے بعض جاہل مرد اور عورتیں لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دریا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی لڑکوں کے کان بھی چھدوانا ناجائز اور ان کے کان میں زیور پہنانا بھی حرام ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۹۳)

مسئلہ:۔ عورتیں اپنی چوٹیوں میں سونے چاندی کے دانے' پھول کلپ لگا سکتی ہیں۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الکراهية،الباب العشرون فی الزینة---الخ،ج۵،ص۳۵۹)

مسئلہ:۔ عورتوں کو کاجل اور کالا سرمہ زینت کے لئے لگانا جائز ہے مردوں کو کالا سرمہ محض زینت کے لئے لگانا ناجائز ہے ہاں اگر کالا سرمہ آنکھوں کے علاج کے لئے لگائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الکراهية،الباب العشرون فی الزینة---الخ،ج۵،ص۳۵۹)

آداب:۔《۱》جو امیر عورتیں بہت ہی قیمتی اور زرق برق لباس اور شاندار زیورات پہنتی ہیں ان کے پاس بہت کم اٹھو بیٹھو کہ ان کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر تم کو اپنی مفلسی اور غریبی پر افسوس ہوگا اور تم خداوند کریم کی ناشکری کرنے لگو گی اور خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

《۲》ہر ہفتہ نہا دھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چالیس دن گزر گئے اور بال صاف نہ کئے تو گناہ ہوا عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ عورتوں کی گندگی اور پھوہڑپن سے شوہروں کو

اپنی بیویوں سے نفرت ہو جایا کرتی ہے پھر میاں بیوی کے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو جایا کرتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۷۱)

﴿۳﴾ موٹے کپڑے پہننا اور پھٹے پرانے کپڑوں میں پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ---الخ، ج۵، ص۳۳۳)

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کپڑے میں پیوند لگا کر نہ پہن لو اس وقت تک کپڑے کو پرانا نہ سمجھو اس لئے خبردار خبردار کبھی ہرگز بھی پیوند لگا کر کپڑوں کو پہننے میں نہ شرم کرو اور نہ اس کو حقیر سمجھو نہ اس پر کسی کو طعنہ مارو۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۶، ص ۵۴)

﴿۴﴾ ناک منہ صاف کرنے کے لئے یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے یا پسینہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا عورتوں اور مردوں کے لئے جائز ہے اس لئے رومال رکھنا چاہیے دامن یا آستین سے ہاتھ منہ پونچھنا یا ناک صاف کرنا خلاف ادب اور گھناؤنی بات ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، ج۵، ص۳۳۳)

متفرق مسائل

مسئلہ:۔ مردوں کو عمامہ باندھنا سنت ہے خصوصاً نماز میں کیونکہ جو نماز عمامہ باندھ کر پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۶، ص ۵۵)

مسئلہ:۔ عمامہ باندھے تو اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے اور شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا بڑا ہونا چاہے کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس مایکرہ ---الخ، ج۵، ص ۳۳۰)

بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے یہ سنت کے خلاف ہے اور بعض لوگ شملہ کو اوپر لاکر عمامہ میں گھرس لیتے ہیں یہ بھی نہیں چاہئے خصوصاً نماز کی حالت میں تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، ج۳، ح۱۶، ص۵۵)

مسئلہ:۔ عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہو تو اس کو اتار کر زمین پر پھینک نہ دے بلکہ جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح ادھیڑنا چاہئے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس مایکره ۔۔۔الخ، ج۵، ص۳۳۰)

مسئلہ:۔ ٹوپی پہننا بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس مایکره ۔۔۔الخ، ج۵، ص۳۳۰)

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم میں اور مشرکین میں یہ فرق ہے کہ ہم عماموں کے نیچے ٹوپی رکھتے ہیں اور وہ صرف پگڑی باندھتے ہیں اور اس کے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے چنانچہ ہندوستان کے کفار و مشرکین بھی پگڑی باندھتے ہیں تو اس کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۶، ص۵۶)

مسئلہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا چھوٹا عمامہ سات ہاتھ کا اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا لہٰذا بس اسی سنت کے مطابق عمامہ رکھنا چاہئے بارہ ہاتھ سے زیادہ بڑا عمامہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ج۸، ص۱۴۸)

مسئلہ:۔ اولیاء و صالحین کے مزاروں پر غلاف و چادر ڈالنا جائز ہے جب کہ یہ مقصود ہو کہ صاحب مزار کی عظمت و رفعت عوام کی نظروں میں پیدا ہو اور عوام ان اللہ والوں کا ادب کریں

اوران سے فیوض و برکات حاصل کریں اور وہاں باادب حاضر ہوکر فاتحہ خوانی کریں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی اللبس،ج۹،ص۵۹۹)

وہابی اور بدعقیدہ لوگ جن کے دلوں میں اولیاء اور بزرگان دین کی محبت و عقیدت نہیں ہے اس کو ناجائز وحرام بتاتے ہیں ان لوگوں کی بات ہرگز ہرگز نہیں ماننی چاہیے ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔

مسئلہ:۔ گلے میں تعویذ پہننا یا بازو پر تعویذ باندھنا اسی طرح بعض دعاؤں یا آیتوں کو کاغذ پر یا رکابی پر لکھ کر شفا کی نیت سے دھو کر پلانا بھی جائز ہے یاد رکھو کہ بعض حدیثوں میں جو گلے میں تعویذ لٹکانے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد زمانہ جاہلیت کے وہ تعویذات ہیں جو مشرکانہ منتروں سے بنائے جاتے تھے ایسے جنتروں کا پہننا آج کل بھی حرام ہے لیکن قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے تعویذات ہمیشہ اور ہر زمانے میں جائز رہے ہیں اور اب بھی جائز ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی اللبس،ج۹،ص۶۰۰)

مسئلہ:۔ بچھونے یا مصلی یا دسترخوان یا تکیوں یا مسندوں یا رومالوں پر اگر کچھ لکھا ہوا ہو تو ان کو استعمال کرنا جائز نہیں یہ لکھاوٹ خواہ کپڑوں میں بنی ہوئی ہو یا کاڑھی ہوئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہوئی ہو الفاظ ہوں یا حروف ہوں ہر صورت میں ممانعت ہے کیونکہ لکھے ہوئے الفاظ اور حروف کا ادب واحترام لازم ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی اللبس،ج۹،ص۶۰۰)

مسئلہ:۔ نظر سے بچنے کے لئے ماتھے یا ٹھوڑی وغیرہ میں کاجل وغیرہ سے دھبہ لگا دینا یا کھیتوں میں کسی لکڑی میں کپڑا لپیٹ کر گاڑ دینا تاکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے

اور بچوں اور کھیتی کو کسی کی نظر نہ لگے ایسا کرنا منع نہیں ہے کیونکہ نظر کا لگنا حدیثوں سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا حدیث شریف میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان کی کوئی چیز دیکھے اور وہ اچھی لگے اور پسند آ جائے تو فوراً یہ دعا پڑھے

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ط

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی اللبس، ج۹،ص ۶۰۱)

یا اردو میں یہ کہہ دے کہ اللہ برکت دے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔

مسئلہ:۔ جس کے یہاں میت ہوئی ہے اسے اظہارِ غم کے لئے کالے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے۔(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب التاسع فی اللبس ---الخ، ج۵،ص۳۳۳)

اسی طرح اظہارِ غم کے لئے کالے بلّے لگانا بھی ناجائز ہے اول تو یہ سوگ کی صورت ہے دوم یہ کہ یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے اسی طرح محرم کے دنوں میں پہلی محرم سے بارھویں محرم تک تین قسم کے رنگ والے کپڑے نہیں پہنے جائیں کالا کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے سبز کہ یہ بدعتیوں یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کے لئے سرخ لباس پہنتے ہیں۔

(بہارشریعت، ج۳،ح۱۶،ص۵۳)

مسئلہ:۔ علماء اور فقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے مسائل پوچھنے اور دینی معلومات حاصل کرنے کا موقع ملے اور علم دین کی عزت و وقعت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔

مسئلہ:۔ عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے جس نے اس کا الٹا کیا وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں۔

(خلاصة الفتاوی،رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب، ج۳،ص۱۵۳)

مسئلہ:۔ پاجامہ کا تکیہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور عمامہ کا بھی تکیہ نہ بنائے

(بہارشریعت،ح١٦،ج٣،ص٢٥٨)

چلنے کے آداب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔

(پ٢١،لقمان:١٨)

اور زمین پر اترا کر مت چلو کوئی اترا کر چلنے والا فخر کرنے والا اللہ کو پسند نہیں ہے اور درمیانی چال چلو (نہ بہت ہی آہستہ اور نہ بلاضرورت دوڑ کر) اور بات چیت میں اپنی آواز پست رکھو بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ج اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا۔

(پ١٥،بنی اسرائیل:٣٧)

یعنی تو زمین پر اترا کر مت چل بے شک تو ہرگز نہ تو زمین کو چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔

تیسری آیت میں فرمایا کہ۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا. (پ١٩،الفرقان:٦٣)

یعنی رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

مسئلہ:۔ چلنے میں اترا اترا کر چلنا یا اکڑ کر چلنا یا دائیں بائیں ہلتے اور جھومتے ہوئے

چلنا یا زمین پر پاؤں پٹک پٹک کر چلنا یا بلا ضرورت دوڑتے ہوئے چلنا یا بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چلنا یا لوگوں کو دھکا دیتے ہوئے چلنا یہ سب اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے اس لئے شریعت میں اس قسم کی چال چلنا منع اور ناجائز ہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اترا اترا کر چل رہا تھا اور بہت گھمنڈ میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائیگا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی..الخ، رقم۲۰۸۸، ص۱۱۵۶)

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ چلنے میں جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو تم ان کے درمیان میں سے مت گزرو داہنے یا بائیں کا راستہ لے لو۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، رقم۵۴۴۷، ج۴، ص۳۷۱)

مسئلہ:۔ راستہ چھوڑ کر کسی کی زمین میں چلنے کا حق نہیں ہاں اگر وہاں راستہ نہیں ہے تو چل سکتا ہے مگر جب کہ زمین کا مالک منع کرے تو اب نہیں چل سکتا یہ حکم ایک شخص کے متعلق ہے اور جب بہت سے لوگ ہوں تو جب زمین کا مالک راضی نہ ہو نہیں چلنا چاہئے لیکن اگر راستہ میں پانی ہے اور اس کے کنارے کسی کی زمین ہے ایسی صورت میں اس زمین پر چل سکتا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ج۵، ص۳۷۳)

بعض مرتبہ کھیت بویا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ اس میں چلنا کاشت کار کے نقصان کا سبب ہے ایسی صورت میں ہرگز اس میں نہ چلنا چاہئے بلکہ بعض مرتبہ کاشت کار کھیت کے کنارے پر کانٹے رکھ دیتے ہیں یہ صاف اس کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے چلنے کی

ممانعت ہے اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے ان لوگوں کو جان لینا چاہئے کہ اس صورت میں چلنا منع ہے۔ (بہارشریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۷۱)

آداب مجلس کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ (پ ۲۸، المجادلة: ۱۱)

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دے دو تو تم لوگ جگہ دے دو۔ اللہ تعالیٰ تم کو جگہ دے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجات کو بلند فرما دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ مجلس سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ آنے والوں کے لئے ہٹ جائے اور جگہ کشادہ کر دے (بخاری وغیرہ) مجلسوں میں ہر مرد عورت کو ان چند آداب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب ۳۲، رقم ۶۲۷۰، ج ٤، ص ۱۷۹)

﴿۱﴾ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب ۳۱، رقم ۶۲۶۹، ج ٤، ص ۱۷۹)

﴿۲﴾ کوئی مجلس سے اٹھ کر کسی کام کو گیا اور یہ معلوم ہے کہ وہ ابھی آئے گا تو ایسی صورت میں اس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہیں چاہئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب،باب اذا قام الرجل،من مجلس ۔۔۔الخ،رقم۴۸۵۳ ،ج۴،ص۳۴۶)

﴿۳﴾ اگر دو شخص مجلس میں پاس پاس بیٹھ کر باتیں کررہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں جا کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے ہاں البتہ اگر وہ دونوں اپنی خوشی سے تمہیں اپنے درمیان میں بٹھائیں تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب،باب فی الرجل یجلس بین الرجلین ۔۔۔الخ، رقم۴۸۴۴، ج۴،ص۳۴۴)

﴿۴﴾ جو تم سے ملاقات کے لئے آئے تو تم خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لئے ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس سے وہ یہ جانے کہ میری قدر و عزت کی۔

﴿۵﴾ مجلس میں سردار بن کر مت بیٹھو بلکہ جہاں بھی جگہ ملے بیٹھ جاؤ گھمنڈ اور غرور اللہ تعالیٰ کو بے حد ناپسند ہے اور تواضع اور انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

﴿۶﴾ مجلس میں چھینک آئے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو اور بلند آواز سے الحمدللّٰہ کہو اور بلند آواز سے حاضرین مجلس جواب میں یرحمك اللّٰہ کہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔إلخ،ج۵،ص۳۲۶)

﴿۷﴾ جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو اگر پھر بھی نہ رکے تو ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانک لو۔

﴿۸﴾ بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت ہنسو کہ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الزھد،باب الحزن و البکاء، رقم۴۱۹۳،ج۴،ص۴۶۵)

﴿۹﴾ مجلسوں میں لوگوں کے سامنے تیوری چڑھا کر اور ماتھے پر بل ڈال کر ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ گھمنڈی لوگوں اور متکبروں کا طریقہ ہے بلکہ نہایت عاجزانہ انداز سے غریبوں کی طرح بیٹھو کوئی بات موقع کی ہو تو لوگوں سے بول چال بھی لو لیکن ہرگز ہرگز کسی کی بات مت کاٹو نہ کسی کی دل آزاری کرو نہ کوئی گناہ کی بات بولو۔

﴿۱۰﴾ مجلس میں خبردار خبردار کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ یہ بالکل ہی خلاف ادب ہے۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس سے اٹھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر اور مجلس ذکر میں اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس خیر پر مہر کر دے گا۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

اے اللہ عزوجل ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، رقم ٤٨٥٧، ج ٤، ص ٣٤٧)

زبان کی حفاظت کا بیان

بات چیت میں ہمیشہ اس کا دھیان رکھو کہ تمہاری زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ نکل جائے حدیث شریف میں ہے کہ بہت سے لوگوں کو ان کی زبانوں سے نکلی ہوئی باتیں جہنم میں لے جائیں گی اس لئے خاص طور پر بات چیت کرنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔

﴿۱﴾ بے سوچے سمجھے ہرگز کوئی بات مت کہو جب سوچ کر تمہیں یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو ورنہ بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

﴿۲﴾ کسی کو بے ایمان کہنا یا یہ کہنا کہ فلاں پر خدا کی مار' خدا کی پھٹکار' خدا کی لعنت' خدا کا غضب پڑے' فلاں کو دوزخ نصیب ہو' اس طرح سے بولنا گناہ کی بات ہے جس کو ایسا کہا ہے اگر واقعی وہ ایسا نہ ہوا تو یہ بری لعنت اور پھٹکار لوٹ کر کہنے والے پر پڑے گی۔

﴿۳﴾ اگر تم کو کسی نے دکھ دینے والی بات کہہ دی ہے تو تم صبر کرو اور معاف کر دو تمہیں

بہت بڑا اجر وثواب ملے گا اور اگر تم اس کا جواب دینا چاہو تو تم بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو جتنا اس نے تم کو کہا ہے اگر اس سے زیادہ کہو گے تو گنہ گار ہو جاؤ گے۔

﴾٤﴿ دوغلی بات ہرگز ہرگز مت کہو کہ اس کے منہ پر اس کی سی بات کرو اور دوسرے کے منہ پر اس کی سی بات کرو کہ یہ دونوں جہان میں رسوائی کا سامان ہے۔

﴾٥﴿ نہ کسی کی چغلی کرو نہ کسی کی چغلی سنو کہ یہ بڑے بڑے فسادوں کی جڑ اور گناہ کبیرہ ہے۔

﴾٦﴿ جھوٹ بھی ہرگز نہ بولو کہ یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے۔

﴾٧﴿ خوشامد کے طور پر کسی کے منہ پر اس کی تعریف نہ کرو۔ پیٹھ کے پیچھے بھی حد سے زیادہ کسی کی تعریف نہ کرو۔

﴾٨﴿ نہ کسی کی غیبت کرو نہ کسی کی غیبت سنو غیبت گناہ کبیرہ ہے اور غیبت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ کے پیچھے اس کی ایسی کوئی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہو اگرچہ وہ بات سچی ہی ہو اور اگر وہ بات ہی غلط ہو تو اس کو کہنا یہ بہتان ہے اس میں غیبت سے بھی زیادہ گناہ ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج٩،ص٦٧٦)

﴾٩﴿ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس کے لئے مغفرت کی دعائیں کیا کرو امید ہے کہ قیامت میں وہ معاف کردے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج٩،ص٦٧٦)

﴾١٠﴿ کبھی ہرگز کسی سے جھوٹا وعدہ نہ کرو۔

﴾١١﴿ محض اپنی بات کو اونچی رکھنے کے لئے کسی سے بحث نہ کرو۔

﴾١٢﴿ کبھی ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔

﴾١٣﴿ سنی سنائی باتوں کو بلا تحقیق کئے ہوئے مت کہا کرو کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

﴾١٤﴿ کسی کی بری صورت یا بری بات کی نقل مت کرو۔

﴾١٥﴿ ہمیشہ اچھی باتیں لوگوں کو بتاتے رہو اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہو۔

مکان میں جانے کے لئے اجازت لینا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا کہ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوادوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لےلواور گھر والوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑ واور اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو اندر مت جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ایسے گھروں کے اندر چلے جاؤ جن میں کوئی رہتا نہیں ہے اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے تمام ان باتوں کو جن کو تم ظاہر کرتے ہو اور جن کو تم چھپاتے ہو۔ (پ۱۸،النور:۲۷۔۲۹)

مسئلہ:۔ جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے پھر اس کے بعد بات چیت شروع کرے اور اگر جس شخص کے پاس گیا ہے وہ مکان سے باہر ہی مل گیا ہو تو اب اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں سلام کرے پھر کلام شروع کردے۔

(الفتاوی قاضی خان، کتاب الحظر والاباحة، ج٤، ص٣٧٧)

مسئلہ:۔ کسی کے دروازہ پر جاکرآواز دی اور اس نے اندر سے کہا ''کون؟'' تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ ''میں'' جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ ''میں'' کہہ کر جواب دیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ناپسند فرمایا بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیونکہ ''میں'' کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے پھر یہ جواب ہی کب ہوا۔

(ردالمحتار ، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص٦٨٣)

مسئلہ:۔ اگر تم نے کسی کے مکان پر جاکر اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی اور گھر

والے نے اجازت نہ دی تو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں خوشی خوشی وہاں سے واپس چلے آ ؤ ہوسکتا ہے کہ وہ اس وقت کسی ضروری کام میں مشغول ہو اور اس کو تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو۔

(ردالمحتار ، كتاب الحظر و الاباحة،فصل في البيع،ج ٩،ص ٦٨٢)

مسئلہ:۔ اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو کہ ''السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین'' فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔

(ردالمحتار ، كتاب الحظر و الاباحة،فصل في البيع،ج ٩،ص ٦٨٢)

یا اس طرح کہے کہ ''السلام عليك ايها النبی'' کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوا کرتی ہے۔

(بهارشريعت،ج ٣،ح ١٦،ص ٨٤)

سلام کے مسائل

اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ه (پ ٥،النساء: ٨٦)

اور جب تم کو کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ میں جواب دو یا وہی لفظ تم بھی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

مسئلہ:۔ سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار،كتاب الحظر و الاباحة،فصل في البيع،ج ٩،ص٦٨٣،٦٨٧)

مسئلہ:۔ سلام کرنے والے کے لئے چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان' اس کا مال' اس کی عزت و آبرو' سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور

میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۸۲)

مسئلہ:۔ عورت ہو یا مرد سب کے لئے سلام کرنے اور جواب دینے کا اسلامی طریقہ یہی ہے کہ السلام علیکم کہے اور جواب میں وعلیکم السلام کہے اس کے سوا دوسرے سب طریقے غیر اسلامی ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں یہ کہنا چاہیے "علیك و علیهم السلام" (الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب الحظروالاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۸۵)

مسئلہ:۔ "السلام علیکم" اور جواب میں "وعلیکم السلام" کہنا کافی ہے لیکن بہتر یہ کہ سلام کرنے والا "السلام علیکم ورحمة اللّٰہوبرکاته" کہے اور جواب دینے والا بھی یہ کہے سلام میں اس سے زیادہ الفاظ کہنے کی ضرورت نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام،ج۵،ص۳۲۵)

مسئلہ:۔ "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ" کا لفظ بھی سلام ہے مگر چونکہ یہ لفظ شیعوں میں مذہبی نشان کے طور پر رائج ہو گیا ہے کہ اس لفظ کے سنتے ہی فوراً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ شخص شیعہ مذہب کا ہے لہٰذا سنیوں کو سلام میں اس لفظ سے بچنا ضروری ہے۔

(بہار شریعت، ج۳،ح۱۶،ص۸۹)

مسئلہ:۔ سلام کا جواب فوراً ہی دینا واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گنہ گار ہوا اور یہ گناہ سلام کا جواب دے دینے سے دفع نہیں ہوگا بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۸۳)

مسئلہ:۔ ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور ان میں سے کسی ایک نے بھی سلام نہ کیا تو سب سنت چھوڑنے کے الزام کی گرفت میں آ گئے اور اگر ان میں سے ایک

شخص نے بھی سلام کرلیا تو سب بری ہو گئے لیکن افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں یوں ہی اگر جماعت میں سے کسی نے بھی سلام کا جواب نہ دیا تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے سب گنہ گار ہوئے اور اگر ایک شخص نے بھی سلام کا جواب دے دیا تو پوری جماعت الزام سے بری ہو گئی مگر افضل یہی ہے کہ سب سلام کا جواب دیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ،، ج۵،ص۳۲۵)

مسئلہ:۔ ایک شخص شہر سے آ رہا ہے اور دوسرا شخص دیہات سے آ رہا ہے دونوں میں سے کون کس کو سلام کرے بعض نے کہا کہ شہری دیہاتی کو سلام کرے اور بعض کا قول ہے کہ دیہاتی شہری کو سلام کرے اور اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے، چھوٹا بڑے کو سلام کرے، سوار پیدل کو سلام کرے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں، ایک شخص پیچھے سے آیا یہ آگے والے کو سلام کرے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ،، ج۵،ص۳۲۵)

مسئلہ:۔ کافر کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف علیکم کہے اور اگر ایسی جگہ گزرتا ہو جس جگہ مسلمان اور کفار دونوں جمع ہوں تو السلام علیکم کہے اور مسلمانوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے ملے جلے مجمع کو "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی" کہہ کر سلام کرے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ،، ج۵،ص۳۲۵)

مسئلہ:۔ اذان و اقامت اور جمعہ و عیدین کے خطبہ کے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ،، ج۵،ص۳۲۵۔۳۲۶)

مسئلہ:۔ علانیہ فسق و فجور کرنے والوں کو سلام نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر کسی کے پڑوس میں فساق رہتے ہوں اور یہ اگر ان سے سختی برتتا ہے تو وہ اس کو پریشان کرتے ہوں اور ایذا

دیتے ہوں اور اگر یہ ان سے سلام وکلام جاری رکھتا ہے تو وہ اس کو ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہوں تو ایسی صورت میں ظاہری طور پر ان فساق کے ساتھ سلام وکلام کے ساتھ میل جول رکھنے میں یہ شخص معذور سمجھا جائے گا۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب السابع فی السلام---الخ،،ج٥،ص٣٢٦)

مسئلہ:۔ کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا اسلام کہہ دینا اور اس نے سلام پہنچانے کا وعدہ کرلیا تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور اگر سلام پہنچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا تو سلام پہنچانا اس پر واجب نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب السابع فی السلام---الخ،،ج٥،ص٣٢٥)

مسئلہ:۔ خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کو پڑھتے ہی زبان سے ''وعلیکم السلام'' کہہ لے تحریری سلام کا جواب ہوگیا۔

(ردالمحتار، كتاب الحظر والاباحة،فصل فی البيع،ج٩،ص٦٨٥)

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ کا بھی یہ طریقہ ہے۔

(بہارشریعت، ج٣، ح١٦، ص٩٢)

مسئلہ:۔ انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا منع ہے۔

(بہارشریعت، ج٣، ح١٦، ص٩٢)

حدیث شریف میں ہے کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرکے سلام کرنا یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔

(جامع الترمذی، كتاب الاستئذان والآداب،باب ماجاء فی كراهية---الخ،رقم٢٧٠٤،ج٤،ص٣١٩)

مسئلہ:۔ بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض تو فقط آنکھوں کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں یوں سلام کا جواب نہیں ہوا زبان

سے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

(بہارشریعت، ج۳، ح۱۶، ص۹۲)

مسئلہ:۔ چھوٹے جب بڑوں کو سلام کرتے ہیں تو بڑا جواب میں کہتا ہے کہ ''جیتے رہو'' اسی طرح بوڑھی عورتیں بچیوں کے سلام کا جواب اس طرح دیا کرتی ہیں ''خوش رہو'' ''سہاگن بنی رہو'' ''دودھ پوت والی رہو'' ان سب الفاظ سے سلام کا جواب نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ اور ہر مرد وعورت کو سلام کے جواب میں ''وعلیکم السلام'' کہنا چاہئے۔

(بہارشریعت، ح۱۶، ص۹۳)

مسئلہ:۔ اس زمانے میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں جن میں سب سے برے الفاظ ''نمستے'' اور ''بندگی عرض'' ہیں مسلمانوں کو کبھی ہرگز ہرگز یہ نہیں کہنا چاہئے بعض لوگ ''آداب عرض'' کہتے ہیں اس میں اگرچہ اتنی برائی نہیں مگر یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ (بہارشریعت، ح۱۶، ص۹۲)

مسئلہ:۔ کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس وتدریس یا علمی گفتگو میں ہے تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے اسی طرح اذان واقامت وخطبہ جمعہ وعیدین کے وقت بھی سلام نہ کرے سب لوگ علمی بات چیت کررہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہو اور باقی سن رہے ہوں دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے مثلاً کوئی عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کررہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں تو آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ،، ج۵، ص۳۲۵)

مسئلہ:۔ جو شخص پیشاب پاخانہ کررہا ہو یا کبوتر اڑا رہا ہو یا گانا گا رہا ہو یا ننگا نہا رہا ہو یا پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا سکھا رہا ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ،، ج۵، ص۳۲۶)

مسئلہ:۔ جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے، بچوں کے سامنے گزرے

تو ان بچوں کو سلام کرے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام۔۔۔الخ، ج٥، ص٣٢٥)

مسئلہ:۔ مرد عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر کسی اجنبیہ عورت نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح والتسلیم۔۔۔الخ، ج٤، ص٣٧٧)

مسئلہ:۔ بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنا رکوع کے برابر ہو جائے تو حرام ہے اور اگر رکوع کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے۔ (بہارشریعت، ج٣، ح١٦، ص٩٢)

مسئلہ:۔ کسی کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کہنا یہ حضرات انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اور فرشتے کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں کہنا چاہئے۔

(بہارشریعت، ج٣، ح١٦، ص٩٣)

مسئلہ:۔ سلام محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ تم مومن بن جاؤ اور تم لوگ مومن نہیں بنو گے یہاں تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو لہٰذا میں تم لوگوں کو ایک ایسے کام کی رہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم لوگ وہ کام کرنے لگو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، رقم٥١٩٣، ج٤، ص٤٤٨)

مسئلہ:۔ سلام خیر و برکت کا سبب ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے خادم خاص

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے! جب تو گھر میں داخل ہوا کرے تو گھر والوں کو سلام کر کیونکہ تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم۔۔۔الخ، رقم۲۷۰۷، ج٤، ص۳۲۰)

مسئلہ:۔ سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم الماشی علی القاعد، رقم۶۲۳۳، ج٤، ص١٦٦)

مسئلہ:۔ ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان کے اوپر چھ حقوق ہیں (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲) جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو (۳) جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے (۴) جب وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے (۵) جب وہ چھینکے تو یرحمك الله کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے (۶) اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرے۔

(جامع الترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی تشمیت العاطس، رقم۲۷٤٦، ج٤، ص۳۳۸)

مصافحہ و معانقہ و بوسہ و قیام

حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ عزوجل کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحة، رقم۵۲۱۱، ج٤، ص٤٥۳)

مسئلہ:۔ مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت متواتر حدیثوں سے ہے اور احادیث میں اس کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو ہلایا تو اس کے تمام گناہ گر جائیں گے جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے مطلقاً مصافحہ کا جائز ہونا یہ بتاتا ہے کہ نماز فجر و نماز عصر کے بعد جو

اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے اور فقہ کی جو بعض کتابوں میں اس کو بدعت کہا گیا ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہے اور ہر بدعت حسنہ جائز ہی ہوا کرتی ہے۔ اور جس طرح نماز فجر و عصر کے بعد مصافحہ جائز ہے دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے کیونکہ جب اصل مصافحہ کرنا جائز ہے تو جس وقت بھی مصافحہ کیا جائے جائز ہی رہے گا جب تک کہ شریعت مطہرہ سے اس کی ممانعت ثابت نہ ہو جائے اور ظاہر ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی ممانعت شریعت کی طرف سے ثابت نہیں ہے لہٰذا پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ جائز ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج۹، ص۶۲۸)

مسئلہ:۔ مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک ہاتھ ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا یعنی ہر ایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہا نے بیان کیا ہے اور اس کو بھی حدیث سے ثابت بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے داہنے ہاتھ سے اور بایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(بہار شریعت، ج۳، ح۱۶، ص۹۸)

مسئلہ:۔ وہابی غیر مقلد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو ناجائز اور خلاف سنت بتاتے ہیں اور صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ان لوگوں کی جہالت ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف تحریر فرمایا ہے کہ۔

''ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا

چاہیے۔‘‘

(اشعة اللمعات، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ج ٤، ص ٢٢)

مسئلہ:۔ معانقہ کرنا بھی سنت ہے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معانقہ فرمایا ہے۔ (بہارشریعت، ج ٣، ح ١٦، ص ٩٨)

مسئلہ:۔ بعد نماز عیدین مسلمانوں میں معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہار خوشی کا ایک طریقہ ہے یہ معانقہ بھی جائز ہے بشرط یہ کہ فتنہ کا خوف اور شہوت کا اندیشہ نہ ہو مثلاً خوبصورت امرد لڑکوں سے معانقہ کرنا کہ یہ فتنہ کا محل ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

(بہارشریعت، ج ٣، ح ١٦، ص ٩٨)

مسئلہ:۔ کسی مرد کے رخسار یا پیشانی یا ٹھوڑی کو بوسہ دینا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ناجائز ہے اور اگر اکرام و تعظیم کے لئے ہو تو جائز ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا اور حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔

(بہارشریعت، ج ٣، ح ١٦، ص ٩٨۔٩٩)

مسئلہ:۔ عالم دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے بلکہ ان لوگوں کے قدم کو چومنا بھی جائز ہے بلکہ اگر کسی عالم دین سے لوگ یہ خواہش ظاہر کریں کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجئے کہ میں بوسہ دوں تو لوگوں کی خواہش کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کیلئے لوگوں کی طرف بڑھا سکتا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ج ٩، ص ٦٣١۔٦٣٢)

مسئلہ:۔ بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ،باب الاستبراء وغیرہ،ج۹،ص۶۳۲)

بوسہ کی چھ قسمیں:۔ یاد رکھو کہ بوسہ کی چھ قسمیں ہیں﴿۱﴾**بوسہ رحمت** جیسے ماں باپ کا اپنی اولاد کو بوسہ دینا﴿۲﴾**بوسہ شفقت** جیسے اولاد کا اپنے والدین کو بوسہ دینا ﴿۳﴾**بوسہ محبت** جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دے﴿۴﴾**بوسہ تحیت** جیسے بوقت ملاقات ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بوسہ دے﴿۵﴾**بوسہ شہوت** جیسے مرد عورت کو بوسہ دے﴿۶﴾**بوسہ دیانت** جیسے حجر اسود کا بوسہ۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ،باب الاستبراء وغیرہ،ج۹،ص۶۳۳)

مسئلہ:۔ قرآن شریف کو بوسہ دینا بھی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح کو قرآن مجید کو چومتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے رب کا عہد اور اس کی کتاب ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قرآن مجید کو بوسہ دیتے تھے اور اپنے چہرے سے لگاتے تھے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ،باب الاستبراء وغیرہ،ج۹،ص۶۳۴)

مسئلہ:۔ سجدہ تحیت یعنی ملاقات کے وقت تعظیم کے طور پر کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت سے ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،باب الاستبراء وغیرہ،ج۹،ص۶۳۲)

مسئلہ:۔ آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز بلکہ مستحب ہے خصوصاً جب کہ ایسے شخص کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جو تعظیم کا مستحق ہے مثلاً عالم دین کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،باب الاستبراء وغیرہ،ج۹،ص۶۳۲۔۶۳۳)

مسئلہ:۔ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اس کی یہ خواہش مذموم اور ناپسندیدہ ہے۔(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،باب الاستبراء وغیرہ،ج۹،ص۶۳۳)

بعض حدیثوں میں جو قیام کی مذمت آئی ہے اس سے مراد ایسے ہی شخص کے لئے قیام ہے یا اس قیام کو منع کیا گیا ہے جو عجم کے بادشاہوں میں رائج ہے کہ سلاطین اپنے تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں اور اس کے ارد گرد تعظیم کے طور پر لوگ کھڑے رہتے ہیں آنے والے کے لئے قیام کرنا اس قیام میں داخل نہیں۔

(بہارشریعت، ج۳،ح۱۶،ص۱۰۰)

چھینک اور جمائی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ چھینک اللہ تعالٰی کو پسند ہے اور جمائی ناپسند ہے جب کوئی چھینکے اور الحمدللّٰہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر حق ہے کہ یرحمك اللّٰہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے کیونکہ جب کوئی آدمی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ جمائی کسل اور غفلت کی دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب اذا تثاوب فلیضع۔۔۔الخ، رقم۶۲۲۶، ج۴، ص۱۶۳)

مسئلہ:۔ جب چھینکنے والا الحمدللّٰہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور جس طرح سلام کا جواب فوراً ہی دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے واجب ہے بالکل اسی طرح چھینک کا جواب بھی فوراً ہی اور بلند آواز سے دینا واجب ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۸۳۔۶۸۴)

مسئلہ:۔ جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں ہے کہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب اذا تثاوب فلیضع۔۔۔الخ، رقم۶۲۲۶، ج۴، ص۱۶۳)

جمائی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہونٹ کو دانتوں سے دبالے اور جمائی روکنے کا ایک مجرب عمل یہ ہے کہ جب جمائی آنے لگے تو دل میں یہ خیال کرے کہ حضرات انبیاء علیہم

السلام کو جمائی نہیں آتی تھی یہ خیال دل میں لاتے ہی ہرگز جمائی نہیں آئے گی۔

(بھارشریعت،ج۳،ص۱۶۷)

مسئلہ:۔ جس کو چھینک آئے وہ بلند آواز سے الحمدللّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد للّٰہ رب العلمین کہے اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے یَرْحَمُكَ اللّٰہ پھر چھینکنے والا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ کہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس،ج۵،ص۳۲۶)

مسئلہ:۔ اگر ایک مجلس میں کسی کو کئی مرتبہ چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس،ج۵،ص۳۲۶)

مسئلہ:۔ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للّٰہ کہا تو سننے والے پر اس کو جواب دینا واجب ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۸۴)

مسئلہ:۔ چھینکنے والے کو چاہئے کہ سر جھکا کر پست آواز سے منہ کو چھپا کر چھینکے بہت ہی بلند آواز سے چھینکنا حماقت ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۸۴)

مسئلہ:۔ بعض جاہل لوگ چھینک کو بدشگونی سمجھتے ہیں اگر کسی کام کے لئے جاتے وقت خود کسی کو یا کسی دوسرے کو چھینک آ گئی تو لوگ یہ بدفالی لیتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہوگا یہ بہت بڑی جہالت ہے اور بے عقلی کی دلیل ہے۔

(بھارشریعت،ح۱۶،ص۱۰۳)

حدیث میں آیا ہے کہ چھینک اللّٰہ تعالیٰ کو پسند ہے اور یہ بھی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بات کرتے ہوئے چھینک آ جائے تو یہ چھینک اس بات پر ''شاہد عدل'' ہے

اب غور کرو کہ جب چھینک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ''شاہد عدل'' کا لقب دیا تو پھر بھلا چھینک منحوس اور بدشگونی کا سامان کیسے بن سکتی ہے؟ اس لئے لوگوں کو اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے کہ چھینک منحوس اور بدفالی کی چیز ہے خداوند کریم مسلمانوں کو اتباع سنت اور پابندی شریعت کی توفیق بخشے آمین۔ (بہارشریعت، ج۳،ح۱٦،ص۱۰۳)

مسئلہ:۔ کافر کو چھینک آئی اور اس نے الحمدللہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہ کہنا چاہئے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج۹،ص٦٨٤)

مسئلہ:۔ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے دوبارہ چھینک آئی اور اس نے الحمدللہ کہا تو دوبارہ جواب دینا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج۹،ص٦٨٤)

خرید و فروخت کے چند مسائل

خریدنے اور بیچنے کے مسائل بہت زیادہ ہیں اس مختصر کتاب میں بھلا اس کی گنجائش کہاں؟ جس کو مفصل طور پر خرید و فروخت کے مسائل کو جاننا ہو وہ بہارشریعت حصہ یازدہم کا بغور مطالعہ کرے یہ اس بارے میں بہت ہی جامع اور معتبر کتاب ہے ہم یہاں صرف چند ضروری مسائل کا ذکر کرتے ہیں جن سے اکثر و بیشتر واسطہ پڑتا رہتا ہے ان کو غور سے پڑھ کر یاد کرلو۔

مسئلہ:۔ جب تک خرید و فروخت کے ضروری مسائل نہ معلوم ہوں کہ کونسی بیع جائز ہے اور کون سی ناجائز اس وقت تک مسلمان کو چاہئے کہ وہ تجارت نہ کرے بلکہ تجارت کرنے سے پہلے ان مسئلوں کو جان لینا چاہئے تاکہ تجارت میں حرام کمائی سے بچا رہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب الخامس والعشرون فی البیع۔۔۔الخ،ج٥،ص٣٦٣)

مسئلہ:۔ تاجر کو اپنی تجارت میں اس قدر مشغول نہ ہو جانا چاہئے کہ فرائض فوت ہو جائیں بلکہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو لازم ہے کہ تجارت کو چھوڑ کر نماز پڑھنے چلا جائے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب الخامس والعشرون فی البیع۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٦٤)

مسئلہ:۔ بیچنے اور خریدنے میں یہ ضروری ہے کہ سودے اور قیمت دونوں کو اچھی طرح صاف صاف طے کر لیں کوئی بات ایسی گول مول نہ رکھیں جس سے بعد میں جھگڑے بکھیڑے پڑیں اگر ان دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہوگی تو بیع صحیح نہ ہوگی۔

(ردالمحتار، كتاب البيوع،مطلب شرائط البيع انواع اربعة، ج٧،ص١٥)

مسئلہ:۔ آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز ہے اور اپنے کسی کام میں لانا بھی درست نہیں۔ (فتح القدير، كتاب البيوع،فصل بيع الفاسد، ج٦،ص٣٩٠)

مسئلہ:۔ عورت کے دودھ کو بیچنا اور خریدنا ناجائز ہے اگرچہ اس کو کسی برتن میں رکھ لیا ہو اگرچہ جس کا دودھ ہو وہ باندی ہو۔

(فتح القدير، كتاب البيوع،فصل بيع الفاسد، ج٦،ص٣٨٨۔٣٨٩)

مسئلہ:۔ خنزیر کے بال اس کی کھال وغیرہ اس کے کسی جزو کا بیچنا اور خریدنا حرام اور اس کی بیع باطل ہے اسی طرح مردار کے چمڑے کی بیع بھی باطل اور ناجائز ہے جب پکایا ہوا نہ ہو اور اگر دباغت کر لی تو اس کی بیع درست اور اس کا کام میں لانا جائز ہے۔

(فتح القدير، كتاب البيوع،فصل بيع الفاسد، ج٦،ص٣٩٠)

مسئلہ:۔ تیل ناپاک ہو گیا اس کی بیع جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اس کو دوسرے کام میں لانا جائز ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب البيوع،مطلب فی التداوی...الخ، ج٧،ص٢٦٧)

مگر یہ ضروری ہے کہ بیچنے والا خریدار کو تیل کے ناپاک ہونے کی اطلاع دے دے تاکہ

خریدار اس کو کھانے کے کام میں نہ لائے اور اس وجہ سے بھی خریدار کو مطلع کرنا ضروری ہے کہ تیل کا ناپاک ہونا عیب ہے اور بیچنے والے پر لازم ہے کہ خریدار کو سودے کے عیب پر مطلع کر دے ناپاک تیل مسجد میں جلانا جائز نہیں گھر میں جلا سکتا ہے ناپاک تیل کا چراغ جلا کر استعمال کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بدن یا کپڑے پر جہاں بھی لگ جائے گا ناپاک ہو جائے گا اور بدن یا کپڑے کو پاک کرنا پڑے گا بعض دوائیں اس قسم کی بنائی جاتی ہیں جس میں کوئی ناپاک چیز شامل کرتے ہیں مثلاً جانور کا پتّا یا خون یا حرام جانوروں کی چربی یا شراب وغیرہ یہ دوائیں اگر بدن یا کپڑے میں لگ گئیں تو ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ مردار کی چربی کو بیچنا یا اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں نہ اس سے چراغ جلا سکتے ہیں نہ چمڑا پکانے کے کام میں لا سکتے ہیں نہ اس کو کسی مرہم یا صابن میں ملا سکتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع، مطلب فی التداوی.. الخ، ج۷، ص۲۶۷)

مسئلہ:۔ مردار کے بال، ہڈی، سینگ، کھر، پر، چونچ، ناخن ان سب کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں ان کو کام میں لانا بھی جائز ہے اسی طرح ہاتھی کے دانت اور ہڈی اور اس کی بنی ہوئی چیزوں کو بھی خریدنا اور بیچنا اور استعمال کرنا جائز ہے۔

(فتح القدیر، کتاب البیوع، فصل بیع الفاسد، ج۶، ص۳۹۲)

مسئلہ:۔ کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا ان سب کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں یا بغیر سکھائے ہوئے ان کو خریدنا اور بیچنا جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ وہ سکھائے جانے کے قابل ہوں۔ کٹکھنا کتا جو سکھائے جانے کے قابل نہیں ہے اس کو خریدنا بیچنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب البیوع، مطلب فی بیع دودۃ القرمز، ج۷، ص۲۶۱)

مسئلہ:۔ جانور یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے اور

ان مقاصد کے لئے نہ ہو تو کتا پالنا جائز نہیں اور جن صورتوں میں کتا پالنا جائز ہے اُن صورتوں میں بھی مکان کے اندر کتوں کو نہ رکھے لیکن اگر چور یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے۔

(الدرالمختارمع ردالمحتار، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۰۶۔۵۰۷)

مسئلہ:۔ مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ اور حشرات الارض چوہا، سانپ، گرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی وغیرہ کو خریدنا اور بیچنا جائز نہیں۔

(درمختار، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج۷، ص۵۰۷)

بندر کو کھیل اور مذاق کے لئے خریدنا منع ہے اور اس کو نچانا اور اس کے ساتھ کھیل کرنا حرام ہے۔

مسئلہ:۔ گیہوں وغیرہ اناجوں میں دھول اور کنکری وغیرہ ملا کر بیچنا ناجائز ہے۔

(بہارشریعت، ح۱۶، ص۱۰۵)

اسی طرح دودھ میں پانی ملا کر بیچنا بھی ناجائز ہے۔

(بہارشریعت، ج۳، ح۱۶، ص۱۰۶)

مسئلہ:۔ تالاب کے اندر کی مچھلیوں کو بیچنے کا جو دستور ہے یہ بیع ناجائز ہے تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک وہ شکار کر کے پکڑ نہ لی جائیں تب تک ان کا کوئی مالک نہیں شکار کر کے جو ان مچھلیوں کو پکڑ لے وہی ان کا مالک بن جاتا ہے جب یہ بات سمجھ میں آ گئی تو اب سمجھو کہ جس شخص کا تالاب ہے جب وہ ان مچھلیوں کا مالک ہی نہیں تو اس کا ان مچھلیوں کو بیچنا کیسے درست ہوگا؟ ہاں اگر تالاب کا مالک خود ان مچھلیوں کو پکڑ کر بیچا کرے تو یہ درست ہے اگر کسی دوسرے شخص سے پکڑوائے گا تو پکڑنے والا ان مچھلیوں کا مالک ہو

جائے گا تالاب کے مالک کا ان مچھلیوں میں کوئی حق نہیں ہوگا تالاب کے مالک کو یہ بھی حق نہیں ہے کہ مچھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرے۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع،مطلب: شرائط البیع۔۔۔الخ، ج۷،ص۱٤)

مسئلہ:۔ کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اگی نہ اس نے لگایا نہ اس نے پانی دے کر سینچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے جو چاہے کاٹ لے جائے زمین کے مالک کے لئے نہ اس گھاس کو بیچنا جائز ہے نہ کسی کو منع کرنا درست ہے ہاں البتہ اگر زمین کے مالک نے پانی دے کر سینچا ہو اور محنت کی ہو اور حفاظت و رکھوالی کی ہو تو اس صورت میں وہ گھاس زمین کے مالک کی ہو جائے گی اب اس کو بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو اس گھاس کے کاٹنے سے منع کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ:۔ کافر نے اگر قرآن مجید خرید لیا تو قاضی کو چاہئے کہ اس کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ کسی مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دے۔

(بہارشریعت، ح۱۱،ص۱۸٦)

مسئلہ:۔ تاڑی، سیندھی، شراب کی تجارت حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اس کے بیچنے والے پر اور اس کو نچوڑنے والے پر اور اس کو چھاننے والے پر اور اس کو اٹھانے والے پر اور یہ جس کے اوپر لادی گئی ہو لعنت فرمائی ہے۔

(بہارشریعت، ح۱۱،ص۷۷)

مسئلہ:۔ لوہے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی جس کا پہننا مرد اور عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے اس کا بیچنا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الخامس والعشرون فی البیع۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٦٥)

اسی طرح افیون وغیرہ جس کا کھانا جائز نہیں ایسوں کے ہاتھ بیچنا جو ان کو نشہ کے طور پر کھاتے ہیں ناجائز ہے کیونکہ یہ گناہ پر اعانت ہے۔

(بہارشریعت، ج۳، ح۱۶، ص۱۰۶)

مسئلہ:۔ جس سودے کے متعلق یہ معلوم ہے کہ یہ چوری یا غصب کا مال ہے اس کو خریدنا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ رنڈیوں کو حرام کاری یا گانے ناچنے کی اجرت میں جو سامان ملا ہے وہ بھی مال خبیث اور حرام ہے اس کو بھی خریدنا جائز نہیں۔

کسی نے کوئی چیز بے دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع جائز ہے لیکن جب اس سامان کو دیکھے تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے اور اگر ناپسند ہو تو پھیر دے اگرچہ اس میں کوئی عیب نہ ہو اس کو شریعت میں ''خیار رؤیت'' کہتے ہیں۔

(فتح القدير، كتاب البيوع، باب خيار الرؤية، ج٦، ص٣٠٩)

مسئلہ:۔ جب کوئی سودا بیچے تو واجب ہے کہ اس میں اگر کچھ عیب و خرابی ہو تو خریدار کو بتا دے عیب کو چھپا کر اور خریدار کو دھوکہ دے کر بیچنا حرام ہے۔

(الدرالمختار، كتاب البيوع، مطلب فى مسئلة المصراة، ج٧، ص٢٢٩)

مسئلہ:۔ کوئی چیز خریدی اور خریدنے کے بعد دیکھا کہ اس میں عیب ہے مثلاً تھان کو اندر سے چوہوں نے کتر ڈالا ہے یا اندر سے کٹا ہوا ہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے لے لے چاہے واپس کر دے اس کو شریعت میں ''خیار عیب'' کہتے ہیں۔

(فتح القدير، كتاب البيوع، باب خيارا لعيب، ج٦، ص٣٢٧)

مسئلہ:۔ جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہے دوہنے سے پہلے اس کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں پہلے دودھ دوہ لے تب بیچے اسی طرح بھیڑ دنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لے

اس کو بیچنا اور خرید نا جائز نہیں۔

(درمختار، کتاب البیوع،مطلب فی حکم ایجار البرك للاصطیاد، ج۷،ص۲۵۲)

مسئلہ:۔ گوبر کو بیچنا اور خرید نا جائز ہے لیکن آدمی کے پاخانہ کو بیچنا اور خرید نا جائز نہیں ہاں البتہ اگر آدمی کے پاخانہ میں راکھ اور مٹی اس قدر مل جائے کہ مٹی اور راکھ غالب ہو جائے اور پاخانہ کھاد بن جائے تو اس کو بیچنا اور خرید نا جائز ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع، ج۹،ص۶۳۴)

مسئلہ:۔ احتکار (ذخیرہ اندوزی) ممنوع ہے احتکار کے معنی یہ ہے کہ کھانے کی چیزوں کو اس لئے چھپا کر رکھ لینا کہ جب اس کا بھاؤ زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے اور قحط کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اور مخلوق خدا کو ضرر اور نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس سے منع کیا ہے اور اس کے بارے میں بہت سی وعید کی حدیثیں آئی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ جو چالیس دن تک احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جذام (کوڑھ) اور مفلسی میں مبتلا کرے گا اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کی نفلی عبادتوں کو قبول فرمائے گا نہ فرض عبادتوں کو (درمختار ج۵ص۲۴۶)۔احتکار (ذخیرہ اندوزی) انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً اناج شکر وغیرہ اور جانوروں کے چارہ میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس بھوسا۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع، ج۹،ص۶۵۶۔۶۵۷ / سنن ابن ماجه، کتاب التجارات ، باب الحکرۃ والجلب ،رقم۲۱۵۵، ج۳،ص۱۵)

مسئلہ:۔ احتکار وہیں کہلائے گا جب کہ غلہ کا روکنا وہاں والوں کے لئے مضر ہو یعنی اس کی وجہ سے گرانی ہو جائے یا یہ صورت ہو کہ سارا غلہ اسی کے قبضہ میں ہے اس کے روکنے

سے قحط کا اندیشہ ہے دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا (ہدایہ ج۴ص۴۵۴) اور اگر کسی نے فصل پر غلہ اس نیت سے خرید کر رکھ لیا کہ جب غلہ کا بھاؤ کچھ گراں ہوگا تو بیچ کر کچھ نفع اٹھاؤں گا تو یہ نہ احتکار ہے نہ ممنوع ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۵۷)

مسئلہ:۔ احتکار کرنے والوں کو قاضی یہ حکم دے گا کہ اپنے گھر والوں کے خرچ کے لائق غلہ رکھ لے اور باقی فروخت کر ڈالے اگر وہ لوگ قاضی کے حکم کے خلاف کریں یعنی زائد غلہ نہ بیچیں تو قاضی ان لوگوں کو مناسب سزا دے اور ان لوگوں کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہوگا قاضی خود اس کو فروخت کر دے گا کیونکہ لوگوں کو پریشانی اور ضرر عام سے بچانے کی یہی صورت ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۵۷،۶۵۸)

مسئلہ:۔ بادشاہ کو رعایا کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ذخیرہ اندوزی کرنے والوں سے غلہ لے کر رعایا پر تقسیم کر دے پھر جب ان لوگوں کے پاس غلہ ہو جائے تو جتنا جتنا لیا ہے واپس دے دیں۔(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،ج۹،ص۶۵۸)

مسئلہ:۔ تاجروں نے اگر چیزوں کی قیمت بہت زیادہ بڑھا دی ہے اور بغیر کنٹرول کے کام چلتا نظر نہ آتا ہو تو حاکم چیزوں کی قیمتیں مقرر کر کے بھاؤ پر کنٹرول کر سکتا ہے اور کنٹرول کی ہوئی قیمت پر جو بیع ہوگی وہ جائز و درست ہوگی۔

(نصب الرایۃ، کتاب الکراھیۃ،فصل فی البیع،ج٤،ص٥٧١)

نشہ والی چیزوں کا بیان

ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لئے بھی اس کا پینا درست نہیں بلکہ جن دواؤں میں تاڑی یا شراب پڑی ہو اس کا کھانا اور بدن میں لگانا

جائز نہیں ۔ (الد رمختار، کتاب الاشربة، ج ١٠، ص ٣٤)

مسئلہ:۔ تاڑی شراب کے علاوہ جتنی نشہ لانے والی چیزیں ہیں جیسے افیون' بھنگ' جائفل وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار میں ان کا کھالینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا بدن میں لگانا بھی جائز ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں لیکن ان کو اتنی مقدار میں کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے۔

(الد رالمختار مع ردالمحتار، کتاب الاشربة، ج ١٠، ص ٤٣)

مسئلہ:۔ بعض جاہل عورتیں بچوں کو افیون پلا کر سلا دیتی ہیں کہ وہ نشہ میں پڑے سوتے رہیں روئیں دھوئیں نہیں یہ حرام ہے اور اس کا گناہ عورتوں کے سر پر ہے۔

(بہار شریعت، ج٣، ح١٧، ص ١٢)

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لے لینا

مسئلہ:۔ کسی کی کوئی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی اجازت کے بغیر لے لینا بہت بڑا گناہ ہے بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی رشتہ دار کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں اسی طرح بعض مرد اپنے دوستوں اور ساتھیوں یا اپنی عورتوں کی چیزیں بلا اجازت لے لیا کرتے ہیں یاد رکھو کہ یہ جائز اور درست نہیں بلکہ گناہ ہے اگر کسی کی کوئی چیز بلا اجازت لے لی ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ اس چیز کو واپس کر دینا ضروری ہے اور اگر خرچ یا ہلاک ہوگئی تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چیز ہے کہ اس کی مثل بازار میں مل سکتی ہے تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی خرید کر دے دینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی ہے کہ اس کی مثل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا واجب ہے یا یہ کہ جس کی چیز تھی اس سے معاف کرا لے اور معاف کر دے تب چھٹکارا مل سکتا ہے۔

تصویروں کا بیان

حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے) جس گھر میں کتایا تصویر ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان ۔۔۔الخ، رقم ۲۱۰۶ ص ۲۱۶۵)

اور دوسری حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ سب سے زیادہ عتاب اللہ کے نزدیک تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، رقم ۲۱۰۹ ص ۱۱۶۹)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تصویر بنانے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب مهر البغی والنکاح الفاسد، رقم ۵۳۴۷، ج۳، ص ۵۰۹)

مسئلہ:۔ جاندار چیزوں کی تصویر بنانا' بنوانا' اس کا رکھنا، اس کا بیچنا' خریدنا' حرام ہے۔ ہاں البتہ غیر جاندار چیزوں جیسے درختوں' مکانوں وغیرہ کی تصویر بنانے اور ان کے رکھنے' ان کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اوپر کی حدیثوں میں جن تصویروں کی ممانعت ہے ان سے مراد جاندار کی تصویریں ہیں۔

مسئلہ:۔ کچھ لوگ مکانوں میں زینت کے لئے انسانوں اور جانوروں کی تصویریں یا مورتیاں رکھتے ہیں یہ حرام ہے کچھ لوگ مٹی یا پلاسٹک یا دھاتوں کی مورتیاں بچوں کے کھیلنے کے لئے خریدتے ہیں یہ سب حرام وممنوع ہیں اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہئے اور ایسے کھلونوں اور گڑیوں کو توڑ پھوڑ دینا یا جلا دینا چاہیئے۔

مسئلہ:۔ جانوروں اور کھیتی اور مکان کی حفاظت اور شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے ان مقصدوں کے علاوہ کتا پالنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت، ح ۱۱، ص ۱۸۶)

بعض بچے کتوں کے بچوں کو شوقیہ پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں حدیث میں جن کتوں کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا ذکر ہے ان کتوں سے مراد وہی کتے ہیں جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔ (بہارشریعت، ح ۱۱، ص ۱۸٦)

بیوہ عورتوں کا نکاح

مسلمانوں میں ہندوؤں کے میل جول سے جہاں بہت سی بیہودہ رسموں کا رواج اور چلن ہوگیا ہے ان میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت کے نکاح کو برا اور عار سمجھتے ہیں اور خاص کر اپنے کو شریف کہلانے والے مسلمان اس بلا میں بہت زیادہ گرفتار ہیں حالانکہ شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح ویسا دوسرا ان دونوں میں فرق سمجھنا انتہائی حماقت اور بے وقوفی بلکہ شرمناک جہالت ہے عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ خود دوسرا نکاح کرنا یا دوسروں کو اس کی رغبت دلانا تو درکنار اگر کوئی اللہ کی بندی اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر لے کر دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو وہ عمر بھر حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور عورتیں بات بات پر اس کو طعنہ دے کر ذلیل کرتی ہیں یاد رکھو کہ دوسرا نکاح کرنے والی عورتوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا اور نکاح ثانی کو برا جاننا یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے کیونکہ شریعت کے کسی حکم کو عیب سمجھنا اور اس کے کرنے والے کو ذلیل جاننا کفر ہے کون نہیں جانتا کہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کوئی کنواری نہ تھیں ایک ایک دو دو نکاح ان کے پہلے ہو چکے تھے تو کیا نعوذ باللہ کوئی ان امت کی ماؤں کو ذلیل یا برا کہہ سکتا ہے؟ توبہ نعوذ باللہ

بہرحال یاد رکھو کہ بیوہ عورتوں سے نکاح یہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی کسی چھوڑی ہوئی اور مردہ سنت کو زندہ اور جاری کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا لہٰذا مسلمان مردوں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اس بیہودہ رسم کو دنیا سے مٹا دیں اور اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خوشنودی کے لئے بیوہ عورتوں کا نکاح ضرور کر دیں اور ان بیچاری دکھیاری اللہ کی بندیوں کو بیکسی اور تباہی و بربادی سے بچا کر ایک سو شہیدوں کا ثواب حاصل کریں اور بیوہ عورتوں کو بھی لازم ہے کہ اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر رکھتے ہوئے بغیر کسی شرم اور عار کے خوشی خوشی دوسرا نکاح کر لیں اور سو شہیدوں کے ثواب کی حق دار بن جائیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَ الصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَ اِمَآئِکُمۡ. (پ ۱۸، النور: ۳۲)

اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق غلاموں اور کنیزوں کا۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

من تمسك بسنّتي عند فساد امّتي فلهٗ اجر مائة شهيدٍ۔

(الترغيب والترهيب، الترغيب في اتباع الكتاب والسنة، رقم ٥، ج ١، ص ٤١)

یعنی میری امت میں فساد پھیل جانے کے وقت جو شخص مضبوطی کے ساتھ میری سنت پر عمل کرے اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

اس حدیث کو امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے بھی ''کتاب الزہد'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بیماری اور علاج کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفا بھی اتاری۔

(صحیح البخاری، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ ۔۔۔الخ،رقم ۵۶۷۸، ج۴،ص۱۶)

ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خبیث دواؤں سے ممانعت فرمائی

(جامع الترمذی، کتاب الطب،باب ماجاء فیمن قتل۔۔۔الخ،رقم۲۰۵۲، ج۴،ص۷)

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نظر بد سے جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت دی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الطب،باب رقیۃ العین،رقم ۵۷۳۸، ج۴،ص ۳۱)

بیمار پرسی:۔ بیمار کا حال پوچھنا بڑے ثواب کا کام ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

(سنن ابو داود، کتاب الجنائز،باب فی فضل العبادۃ،رقم ۳۰۹۸، ج۳،ص۲۴۸)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک اعلان کرنے والا فرشتہ یہ ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے اور جنت کی ایک منزل کو تو نے اپنا ٹھکانا بنالیا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز،باب ماجاء فی ثواب ۔۔۔الخ،رقم ۱۴۴۳، ج۲،ص۱۹۲)

مسئلہ:۔ مریض کی بیمار پرسی کے لئے جانا سنت اور ثواب ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ بیمار پرسی کو جائے گا تو مریض پر گراں گزرے گا تو ایسی حالت میں بیمار پرسی کو نہ جائے۔

(بہار شریعت، ح۱۶،ص ۱۲۵)

مسئلہ:۔ دواوعلاج کرنا جائز ہے جب کہ یہ اعتقاد ہو کہ درحقیقت شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اوراس نے دواؤں کو مرض کے زائل کرنے کا سبب بنا دیا ہے اگر کوئی دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہے تو اس اعتقاد کے ساتھ دوا علاج کرنا جائز نہیں ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر فی التداوی۔۔۔الخ، ج٥، ص٣٥٤)

مسئلہ:۔ حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔

(سنن ابوداود، کتاب الطب، باب فی الادویة المکروھة، رقم ٣٨٧٤، ج٤، ص١١)

انگریزی دوائیں بکثرت ایسی ہیں جن میں اسپرٹ الکحل اورشراب کی آمیزش ہوتی ہے ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ (بھارشریعت، ج٣، ح١٦، ص١٢٦)

مسئلہ:۔ شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے جیسے زخم میں شراب لگائی یا کسی جانور کے زخم پر شراب کا پھایا رکھا یا شراب ملے ہوئے مرہم یا لیپ کو بدن پر لگایا یا بچہ کے علاج میں شراب کا استعمال کیا ان سب صورتوں میں وہ گنہگار ہوا جس نے شراب کو استعمال کیا یا کرایا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر فی التداوی۔۔۔الخ، ج٥، ص٣٥٥)

مسئلہ:۔ کوئی شخص بیمار ہوا اور دوا علاج نہیں کیا اور مر گیا تو گنہگار نہیں ہوا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر فی التداوی۔۔۔الخ، ج٥، ص٣٥٥)

مطلب یہ ہے کہ دوا علاج کرنا فرض یا واجب نہیں ہے کہ اگر دوا نہ کرے اور مر جائے تو گنہ گار ہو ہاں البتہ بھوک پیاس کا غلبہ ہو اور کھانا پانی موجود ہوتے ہوئے کچھ کھایا پیا نہیں اور بھوک پیاس سے مر گیا تو ضرور گنہ گار ہوگا کیونکہ یہاں یقیناً معلوم ہے کہ کھانے پینے سے اس کی بھوک پیاس چلی جاتی اور بھوک پیاس کی وجہ سے اس کی موت نہ ہوتی۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر فی التداوی۔۔۔الخ، ج٥، ص٣٥٥)

مسئلہ:۔ حقنہ کرنے یعنی عمل دینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ حقنہ ایسی چیز کا نہ ہو جو حرام ہے مثلاً شراب۔

(الد رالمختار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع،ج۹،ص ٦٤٠۔٦٤١)

مسئلہ:۔ بعض امراض میں مریض کو بے ہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جاسکے یا ہڈی کو کاٹا یا جوڑا جاسکے یا زخم میں ٹانکے لگائے جائیں اس ضرورت سے دواؤں کے ذریعہ مریض کو بے ہوش کرنا جائز ہے۔ (بہارشریعت،ح١٦،ص١٢٧)

مسئلہ:۔ حقنہ لگانے یا پیشاب اتارنے کے لئے سلائی چڑھانے میں اس جگہ کی طرف دیکھنے اور چھونے کی نوبت آتی ہے بوجہ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الکراھیة،باب النظر والمس،ج٧،ص ٤٠)

مسئلہ:۔ اسقاط حمل کے لئے دوا استعمال کرنا یا دوائی سے حمل گروانا منع ہے بچہ کی صورت بن گئی ہو یا نہ بنی ہو دونوں صورتوں میں حمل گرانا ممنوع ہے لیکن ہاں اگر کوئی عذر ہو مثلاً بچہ پیدا ہونے میں عورت کی جان کا خطرہ ہو یا عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور حمل سے دودھ خشک ہو جائے گا اور کوئی دودھ پلانے والی عورت مل نہیں سکتی اور باپ کے پاس اتنی وسعت نہیں کہ وہ بچہ کے لئے دودھ کا انتظام کر سکے اور بچہ کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں مجبوری کی وجہ سے حمل گرایا جاسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ بچے کے اعضاء نہ بنے ہوں اور اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے یعنی اگر حمل ایک سو بیس دن کا ہو چکا ہو اور بچے کے اعضاء بن چکے ہوں تو ایسی صورت میں حمل گرانے کی اجازت نہیں ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الثامن عشر فی التداوی۔۔۔الخ،ج٥،ص٣٥٦)

مسئلہ:۔ بیماری میں نقصان دینے والی چیزوں سے پرہیز کرنا سنت ہے بد پرہیزی نہیں کرنی چاہیئے۔

مسئلہ:۔ مریض کوکھلانے پلانے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیئے حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ مریضوں کوکھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ مریضوں کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب لاتكرهوا المريض۔۔۔الخ، رقم ٣٤٤٤، ج٤، ص ٩٢)

اور یہ بھی فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ہے کہ جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلادو۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب المريض يشتهي الشئي، رقم ٣٤٤٠، ج٤، ص ٩٠)

یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانا مریض کو مضر نہ ہو اور کھانے کی اشتہاء صادق ہو۔

مسئلہ:۔ جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش کوڑھ وغیرہ ایسے مریضوں کو چاہیئے کہ وہ خود سب سے الگ الگ رہیں تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

قرآن کی تلاوت کا ثواب

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل اور اجر وثواب بہت زیادہ ہیں اس کے متعلق چند حدیثوں کو پڑھ لو اور ان پر عمل کر کے اجر وثواب کی دولتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔

حدیث:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں وہ بہترین شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

(صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم ۔۔۔الخ، رقم ٥٠٢٧، ج٣، ص ٤١٠)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ "کراماً کاتبین" کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے

یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ الفاظ ادا ہوتے ہیں اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاری ء القرآن، رقم ۲۹۱۳، ج ٤، ص ٤١٤)

حدیث:. حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ویرانہ اوراجاڑ مکان کے مثل ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (ت:١٨) رقم ۲۹۲۲، ج ٤، ص ٤١٩)

حدیث:. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا حرف ہے اور میم تیسرا حرف ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے صرف الم پڑھ لیا تو اس کو تیس نیکیاں ملیں گی۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرء ---الخ، رقم ۲۹۱۹، ج ٤، ص ٤١٧)

حدیث:. جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کرلیا اور اس نے قرآن کے حلال کئے ہوئے کو حلال سمجھا اور حرام کئے ہوئے کو حرام جانا تو وہ اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو چکا تھا۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی ---الخ، رقم ۲۹۱٤، ج ٤، ص ٤١٤)

حدیث:. حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ نماز میں تم نے کون سی سورہ پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ الحمدللّٰہ رب العلمین پڑھ کر سنائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ نہ اس کے مثل توریت میں کوئی سورہ اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں یہ سورۂ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الکتاب، رقم ۲۸۸٤، ج ٤، ص ٤٠٠)

حدیث:. حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر میں سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی فضل سورة البقرة۔۔۔الخ، رقم۲۸۸٦، ج٤،ص ٤٠٢)

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دو چمک دار سورتیں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی شفاعت کریں گی سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس سورہ کی تاب نہیں لا سکتے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی فضل سورة ال عمران، رقم۲۸۹۲، ج٤،ص ٤٠٤)

حدیث:. جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔

(مشکوة المصابیح، کتاب فضائل القران،الفصل الثالث،رقم۲۱۷۵،ج۱،ص۵۹٦)

حدیث:. جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سورۂ یٰسٓ پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔

(شعب الایمان،باب فی تعظیم القرآن،فصل فی فضائل السور۔۔۔الخ،رقم ۲٤۵۸،ج۲،ص٤۷۹)

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے جس نے سورۂ یٰس پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھے گا۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی فضل سورة یٰسین، رقم۲۸۹٦، ج٤،ص ٤٠٦)

حدیث:. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ قرآن میں تیس آیتوں کی ایک سورۃ ہے وہ آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی وہ سورۂ ملک ہے

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم۲۹۰۰، ج٤،ص ٤٠٨)

حدیث:۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ **قل ھو اللہ احد** تہائی قرآن کے برابر اور **قل یایھا الکفرون** چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی فضل سورۃ الاخلاص۔۔۔الخ، رقم۲۹۰۳، ج٤،ص٤٠٩)

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ **قل ھو اللہ احد** پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اپنی داہنی جانب جنت میں چلا جا۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی فضل سورۃ الاخلاص، رقم۲۹۰۷، ج٤،ص٤١١)

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسئلہ:۔ قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا اور قیمتی غلاف چڑھانا جائز ہے کہ اس سے عوام کی نظروں میں قرآن مجید کی عظمت پیدا ہوتی ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ،ج٥،ص٣٢٣)

مسئلہ:۔ قرآن مجید بہت چھوٹے سائز کا چھپوانا جیسے کہ لوگ تعویذی قرآن چھپواتے ہیں مکروہ ہے کہ اس سے قرآن مجید کی عظمت عوام کی نظروں میں کم ہوتی ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ،ج٥،ص٣٢٣)

مسئلہ:۔ قرآن مجید بہت پرانا اور بوسیدہ ہوگیا اور اس قابل نہیں رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق ادھر سے ادھر بکھر جائیں گے تو چاہیے کہ اس کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں اور دفن کرنے میں اس پر تختہ لگا کر دفن کردیں تاکہ قرآن مجید پر مٹی نہ پڑے قرآن پرانا بوسیدہ ہو جائے تو اس کو جلایا نہ جائے

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ،ج٥،ص٣٢٣)

مسئلہ:۔ قرآن مجید پر اگر توہین کے ارادہ سے کسی نے پاؤں رکھ دیا تو کافر ہو جائے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ،ج٥،ص٣٢٢)

اوراگر بے اختیار غلطی سے پاؤں پڑ گیا تو قرآن مجید کو ادب سے اٹھا کر بوسہ دے اور توبہ کرے۔

مسئلہ:۔ کسی نے محض خیر و برکت کے لئے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھا ہے اور اس میں تلاوت نہیں کرتا تو کچھ گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٢٢)

مسئلہ:۔ لغت اور نحو وصرف کی کتابوں کو نیچے رکھے اور ان کے اوپر علم کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر فقہ کی کتابیں اور حدیث کی کتابیں رکھی جائیں اور ان کے اوپر تفسیر کی کتابوں کو رکھیں اور سب کتابوں سے اوپر قرآن مجید کو رکھیں اور قرآن مجید کے اوپر کوئی چیز نہ رکھیں بلکہ قرآن مجید جس بکس یا الماری میں ہو اس بکس اور الماری کے اوپر بھی کوئی چیز نہ رکھیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٢٣۔٣٢٤)

مسئلہ:۔ جس گھر میں قرآن مجید ہو اس میں بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت ہے جب کہ قرآن مجید پر پردہ پڑا ہو۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٢٢)

قرآن مجید کی طرف پیٹھ کرنا یا پاؤں پھیلانا قرآن سے اونچی جگہ بیٹھنا سخت خلاف ادب اور ممنوع ہے۔ (بہارشریعت، ج٣،ح١٦،ص١١٩)

مسجد اور قبلہ کے آداب

مسئلہ:۔ مسجد کو چونے اور گچ سے منقش کرنا جائز ہے اور سونے چاندی کے پانی سے نقش و نگار بنانا درست ہے جب کہ کوئی شخص اپنے مال سے ایسا کرے مسجد کے وقف کے مال سے متولی کو ایسے نقش و نگار بنوانے کی اجازت نہیں ہے لیکن بعض مشائخ کرام دیوار

قبلہ میں نقش ونگار بنوانے کومکروہ بتاتے ہیں کہ نمازی کا دل ادھر متوجہ ہوگا اور دھیان بٹے گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣١٩)

مسئلہ:۔ مسجد میں کھانا سونا معتکف کے لئے جائز ہے غیر معتکف کے لئے کھانا سونا مکروہ ہے اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہوتو اس کو چاہئے کہ اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہواور کچھ ذکر الٰہی کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد مسجد میں کھائے اور سوئے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٢١)

ہندوستان میں عام طور پر یہ رواج ہے کہ لوگ مسجد کے اندر روزہ افطار کرتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اگر خارج مسجد کوئی ایسی جگہ ہو جب تو مسجد میں نہ افطار کریں ورنہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلیں اب افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر اسکا لحاظ ضروری ہے کہ مسجد کے فرش اور چٹائیوں کو کھانے پانی سے آلودہ نہ کریں۔

(بہار شریعت، ج٣، ح١٦،ص١٢٠)

مسئلہ:۔ مسجد کو راستہ بنانا مسجد میں کوئی سامان یا تعویذ وغیرہ بیچنا یا خریدنا جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٢١)

مسئلہ:۔ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی منع ہیں مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھالیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے یہ جائز کلام کے متعلق ہے ناجائز کلام کے گناہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔

مسئلہ:۔ مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا بھی مکروہ ہے۔ ہاں اگر نمازیوں کی کثرت اور مسجد میں تنگی ہوتو چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج٥،ص٣٢٢)

جیسا کہ بمبئی اور کلکتہ میں مسجد کی تنگی کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے۔

(بھارشریعت، ج۳، ح١٦، ص١٢١)

مسئلہ:۔ عظمت اور احترام کے لحاظ سے سب سے بڑا درجہ مسجد حرام یعنی کعبہ مقدسہ کی مسجد کا ہے پھر مسجد نبوی کا پھر مسجد بیت المقدس کا پھر جامع مسجد کا پھر محلّہ کی مسجد کا پھر سڑکوں کی مسجدوں کا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الخامس فی آداب المسجد---الخ، ج٥، ص٣٢١)

مسئلہ:۔ مسجدوں کی صفائی کے لئے ابابیلوں اور چمگادڑوں وغیرہ کے گھونسلوں کو نوچ کر پھینک دینا جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الخامس فی آداب المسجد---الخ، ج٥، ص٣٢١)

مسئلہ:۔ مسجدوں میں جوتا پہن کر داخل ہونا مکروہ ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الخامس فی آداب المسجد---الخ، ج٥، ص٣٢١)

یہ اس وقت ہے جب کہ جوتوں میں کوئی نجاست نہ لگی ہو اور اگر جوتوں میں نجاست لگی ہو تو ان ناپاک جوتوں کو پہن کر مسجد میں داخل ہونا سخت حرام ہے۔

مسئلہ:۔ مسجد میں ان آداب کا خاص طور پر خیال رکھیں ﴿١﴾ جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرط یہ کہ لوگ ذکر الٰہی عزوجل اور درس یا نماز میں مشغول نہ ہوں اور اگر مسجد میں کوئی موجود نہ ہو یا جو لوگ موجود ہوں وہ عبادتوں میں مشغول ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے کی بجائے یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن ﴿٢﴾ وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے ﴿٣﴾ خرید و فروخت نہ کرے ﴿٤﴾ ننگی تلوار لے کر مسجد میں نہ جائے ﴿٥﴾ گمی ہوئی چیز چلا کر مسجد میں نہ ڈھونڈے ﴿٦﴾ ذکر الٰہی عزوجل کے سوا آواز بلند نہ کرے ﴿٧﴾ دنیا کی باتیں مسجد میں نہ کرے ﴿٨﴾ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے ﴿٩﴾ جگہ کے لئے لوگوں سے جھگڑا نہ کرے

﴿۱۰﴾اس طرح نہ بیٹھے کہ لوگوں کے لئے جگہ تنگ ہو جائے ﴿۱۱﴾نمازی کے آگے سے نہ گزرے ﴿۱۲﴾مسجد میں تھوک اور کھنکھار نہ ڈالے ﴿۱۳﴾انگلیاں نہ چٹخائے ﴿۱۴﴾نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے ﴿۱۵﴾ذکر الٰہی عزوجل کی کثرت کرے

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج۵،ص ۳۲۱)

مسئلہ:۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح قبلہ کی طرف نشانہ بنا کر اس پر تیر چلانا یا گولی مارنا یعنی چاند ماری کرنا مکروہ ہے قبلہ کی طرف تھوکنا بھی خلاف ادب ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة،الباب الخامس فی آداب المسجد۔۔۔الخ، ج۵،ص ۳۲۰)

لھو و لعب کا بیان

مسئلہ:۔ گنجفہ،چوسر،شطرنج، تاش کھیلنا ناجائز ہے حدیثوں میں شطرنج کھیلنے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے۔ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے ''نردشیر'' کھیلا گویا سور کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب،باب فی النھی عن اللعب بالنرد،رقم ۴۹۳۹، ج۴،ص ۳۷۱)

پھر یہ بھی وجہ ہے کہ ان کھیلوں میں آدمی اس قدر محو اور غافل ہو جاتا ہے کہ نماز وغیرہ دین کے بہت سے کاموں میں خلل پڑ جاتا ہے تو جو کام ایسا ہو کہ اس کی وجہ سے دینی کاموں میں خلل پڑتا ہو وہ کیوں نہ برا ہو گا۔

(الدرالمختار،مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع، ج۹،ص ۶۵۰۔۶۵۱)

یہی حال پتنگ اڑانے کا بھی ہے کہ یہی سب خرابیاں اس میں بھی ہیں بلکہ بہت سے لڑکے پتنگ کے پیچھے چھتوں سے گر کر مر گئے اس لئے پتنگ اڑانا بھی منع ہے غرض لھو ولعب کی جتنی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف تین قسم کے لھو کی حدیث میں اجازت ہے

﴿۱﴾ بیوی کے ساتھ کھیلنا ﴿۲﴾ گھوڑے کی سواری کرنے میں مقابلہ ﴿۳﴾ تیراندازی کا مقابلہ۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرمی، رقم ۲۵۱۳، ج۳، ص۱۹)

مسئلہ:۔ ناچنا، تالی بجانا، ستار، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا اسی طرح دوسری قسم کے تمام باجے سب ناجائز ہیں اسی طرح ہارمونیم، ڈھول بجا کر گانا سنانا اور سننا بھی ناجائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۵۱)

مسئلہ:۔ عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانے کی اجازت ہے جب کہ ان دفوں میں جھانج نہ لگے ہوں اور موسیقی کے قواعد پر نہ بجائے جائیں بلکہ محض ڈھب ڈھب کی بے سری آواز سے فقط نکاح کا اعلان مقصود ہو۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغناء۔۔۔الخ، ج۵، ص۳۵۲)

مسئلہ:۔ رمضان شریف میں سحری کھانے اور افطاری کے وقت بعض شہروں میں نقارے یا گھنٹے بجتے ہیں یا سیٹیاں بجائی جاتی ہیں جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ بیدار ہو کر سحری کھائیں یا انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے اور افطار کا وقت ہو گیا یہ سب جائز ہیں کیونکہ یہ لہو و لعب کے طور پر نہیں ہیں بلکہ ان سے اعلان کرنا مقصود ہے اسی طرح ملوں اور کارخانوں میں کام شروع ہونے اور کام ختم ہونے کے وقت جو سیٹیاں بجائی جاتی ہیں یہ بھی جائز ہیں کہ ان سے لہو مقصود نہیں بلکہ اطلاع دینے کے لئے یہ سیٹیاں بجائی جاتی ہیں۔

(بہارشریعت، ح۱۶، ص۱۳۰)

مسئلہ:۔ کبوتر پالنا اگر اڑانے کے لئے نہ ہو تو جائز ہے اور اگر کبوتروں کو اڑانے کیلئے پالا ہے تو ناجائز ہے کیونکہ کبوتر بازی یہ بھی ایک قسم کا لہو ہے اور اگر کبوتروں کو اڑانے کے لئے چھت پر چڑھتا ہو جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہو تو اس کو سختی کے ساتھ منع کیا

جائے گا اور وہ اس پر بھی نہ مانے تو اسلامی حکومت کی طرف سے اس کے کبوتر ذبح کر کے اس کو دے دیئے جائیں گے تا کہ اڑانے کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے۔

(بھارشریعت، ح ۱٦، ص ۱۳۱)

مسئلہ:۔ جانوروں کولڑانا جیسے لوگ مرغ، بٹیر، تیتر، مینڈھوں کولڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور ان کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

(بھارشریعت، ج ۳، ح ۱٦، ص ۱۳۱)

مسئلہ:۔ اکھاڑوں میں کشتی لڑنا اگر لہوولعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ستر پوشی کے ساتھ ہو آج کل لنگوٹ اور جانگیا پہن کر جو کشتی لڑتے ہیں جس میں رانیں وغیرہ کھلی رہتی ہیں یہ ناجائز ہے اور ایسی کشتیوں کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے رکانہ پہلوان سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ اس کو پچھاڑا کیونکہ رکانہ پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ رکانہ مسلمان ہو گئے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء۔۔۔الخ، ج ۵، ص ۳۵۲)

مسئلہ:۔ اگر لوگ اس طرح آپس میں ہنسی مذاق کریں کہ نہ گالی گلوچ ہو نہ کسی کی ایذا رسانی ہو بلکہ محض پر لطف اور دل خوش کرنے والی باتیں ہوں جن سے اہل محفل کو ہنسی آ جائے اور تفریح ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسی تفریح اور مزاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور صحابہ علیھم الرضوان سے ثابت ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء۔۔۔الخ، ج ۵، ص ۳۵۲)

علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت اوراس کے اجروثواب کی فضیلت کا کیا کہنا؟ اس علم سے آدمی کی دنیا وآخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعہ نجات ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم دین جاننے والوں کی بزرگی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا کہ۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط(پ۲۸،المجادلۃ:۱۱)

اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اوران لوگوں کے جن کوعلم دیا گیا ہے بہت سے درجات بلندفرمائے گا۔

ہمارے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بہت سی حدیثوں میں علم دین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اورعلم دین پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بزرگیوں اوران کے مراتب ودرجات کی عظمتوں کا بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشادفرمایا۔

حدیث: ۔ عالم کی فضیلت عابد پرویسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی پر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے اورتمام آسمان وزمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی سب اس کی بھلائی چاہنے والے ہیں جو عالم کہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادۃ،رقم۲۶۹٤، ج٤، ص۳۱۳۔۳۱٤)

حدیث: ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم،الفصل الثالث،رقم۲۵٦،ج۱،ص۱۱۷)

حدیث: . عالموں کی دواتوں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اوراس پر غالب ہوجائے گی۔

(کنزالعمال، کتاب العلم،قسم الاقوال ، رقم ۲۸۷۱۱،ج ۱۰،ص ۶۱)

حدیث: . علماء کی مثال یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اورسمندر میں راستہ کا پتا چلتا ہے اگرستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔

(المسند لامام احمد بن حنبل،مسند انس بن مالك ، رقم ۱۲۶۰۰،ج ٤،ص ۳۱٤)

حدیث: . ایک عالم ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة،باب فضل العلماء۔۔۔الخ، رقم ۲۲۲، ج ۱،ص ۱٤٥)

پیارے بھائیو اور عزیز بہنو !:۔ آج کل مسلمان مردوں اورعورتوں میں علم دین سیکھنے سکھانے اوردین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اورذوق وشوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہرطرف بے دینی اورلامذہبیت کا سیلاب بڑھتا جارہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اورلڑکیاں دین ومذہب سے آزاداورخداعزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سے بیزار ہوکر جانوروں کی طرح بے لگام ہورہے ہیں بلکہ بہت سے تو خدا ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا موجود ہے اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی دین کا علم پڑھنا چھوڑ دیا اوراپنے بچوں کو بھی علم دین نہیں پڑھایا اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد وعورت خود بھی فرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اوراپنے بچے اوربچیوں کوضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اورسکھاتے رہیں اگراپنے بچوں کوعلم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔

حلال روزی کمانے کا بیان

اتنا کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے جو اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گزارہ کے لئے اور جن لوگوں کا خرچہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کا خرچ چلانے کے لئے اور اپنے قرضوں کو ادا کرنے کے لئے کافی ہو اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ اتنی ہی کمائی پر بس کرے یا اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ پس ماندہ مال رکھنے کی بھی کوشش کرے کسی کے ماں باپ اگر محتاج وتنگ دست ہوں تو لڑکوں پر فرض ہے کہ کما کر انہیں اتنا دیں کہ ان کے لئے کافی ہو جائے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فی الكسب، ج٥، ص٣٤٨-٣٤٩)

مسئلہ:۔ سب سے افضل کمائی جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مال غنیمت حاصل ہوا جہاد کے بعد افضل کمائی تجارت ہے پھر زراعت پھر صنعت وحرفت کا مرتبہ ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فی الكسب، ج٥، ص٣٤٩)

مسئلہ:۔ جو لوگ مسجدوں اور بزرگوں کی خانقاہوں اور درگاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسر اوقات کے لئے کوئی کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں حالانکہ ان کی نظریں ہر وقت لوگوں کی جیبوں پر لگی رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے ان لوگوں نے اس کو اپنی کمائی کا پیشہ بنالیا ہے اور یہ لوگ طرح طرح کے مکروفریب سے کام لے کر لوگوں سے رقمیں کھسوٹتے ہیں ان لوگوں کے یہ طریقے ناجائز ہیں ہرگز ہرگز یہ لوگ متوکل نہیں بلکہ مفت خور اور کام چور ہیں اس سے لاکھوں درجے یہ اچھا ہے کہ یہ لوگ بسر اوقات کے لئے کچھ کام کرتے اور رزق حلال کھا کر خدا کے فرائض کو ادا کرتے

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فی الكسب، ج٥، ص٣٤٩)

مسئلہ:۔ اپنی ضرورتوں سے بہت زیادہ مال ودولت کمانا اگر اس نیت سے ہو کہ فقراء و

مساکین اور اپنے رشتہ داروں کی مدد کریں گے تو یہ مستحب بلکہ نفلی عبادتوں سے افضل ہے اور اگر اس نیت سے ہو کہ میرے وقار و عزت میں اضافہ ہوگا تو یہ بھی مباح ہے لیکن اگر مال کی کثرت اور فخر و تکبر کی نیت سے زیادہ مال کمائے تو یہ ممنوع ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية،الباب الخامس عشر فی الكسب،ج۵،ص۳۴۹)

ضروری تنبیہ:۔ یاد رکھو کہ مال کمانے کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض صورتیں ناجائز ہیں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جائز طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے دور بھاگے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ. (پ۵،النسآء:۲۹)

''یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق مت کھاؤ''۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○

(پ۷،المآئدة:۸۸)

''یعنی اللہ تعالیٰ نے جو روزی دی ہے اس میں سے حلال و طیب مال کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو''۔

ان آیتوں کے علاوہ اس بارے میں چند حدیثیں بھی سن لو۔

حدیث:۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک ہے اور وہ پاک ہی پسند فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا چنانچہ اس نے اپنے رسولوں سے فرمایا کہ۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا.

(صحيح مسلم، كتاب الزكاة،باب قبول الصدقة من الكسب۔۔۔الخ، رقم۱۰۱۵، ص ۵۰۶،
پ۱۸،المؤمنون:۵۱)

''یعنی اے رسولو! حلال چیزوں کو کھاؤ اور اچھے عمل کرو''۔

اور مومنین سے فرمایا کہ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ط (پ۲،البقرۃ:۱۷۲)

یعنی اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا اس میں سے حلال چیزوں کو کھاؤ۔

اس کے بعد پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص لمبے لمبے سفر کرتا ہے جس کے بال پراگندہ اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا مانگے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے (دعا مانگتا ہے) مگر اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام اس کا پینا حرام اس کا لباس حرام اور غذا حرام ہے پھر اس کی دعا کیونکر مقبول ہو (یعنی اگر دعا مقبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال روزی اختیار کرو کہ بغیر اس کے دعا قبول ہونے کے تمام اسباب بیکار ہیں)

(مشکوۃالمصابیح، کتاب البیوع،باب الکسب وطلب الحلال،رقم۲۷۶۰،ج۲،ص۱۲۹)

حدیث: ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔(شعب الایمان،باب فی حقوق الاولاد ولأھلین،رقم۸۷٤۱،ج٦،ص٤۲۰)

حدیث: ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے حلال سے یا حرام سے؟

(صحیح البخاری، کتاب البیوع،باب من لم یبال من ---الخ،رقم۲۰۵۹،ج۲،ص۷)

حدیث: ۔ حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو بندہ حرام مال حاصل کرتا ہے اور اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور

حرام مال کی تینوں حالتیں خراب ہی ہیں)

(مشکوۃالمصابیح، کتاب البیوع،باب الکسب وطلب الحلال،الفصل الثانی،رقم۲۷۷۱، ج۲،ص۱۳۱)

حدیث:. چوری' ڈاکہ' غصب' خیانت' رشوت' شراب' سینما' جوا' سٹہ' ناچ' گانا' جھوٹ' فریب' دھوکا بازی' کم ناپ تول' بغیر کام کیئے مزدوری اور تنخواہ لینا' سود وغیرہ یہ ساری کمائیاں حرام و ناجائز ہیں۔

حدیث:. جس شخص نے حرام طریقوں سے مال جمع کیا اور مر گیا تو اس کے وارثوں پر یہ لازم ہے کہ اگر انہیں معلوم ہو کہ یہ فلاں فلاں کے اموال ہیں تو ان کو واپس کر دیں اور نہ معلوم ہو تو کل مالوں کو صدقہ کر دیں کہ جان بوجھ کر حرام مال کو لینا جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ،الباب الخامس عشر فی الکسب، ج۵،ص۳۴۹)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ ہمیشہ مال حرام سے بچتا رہے حدیث شریف میں ہے کہ مال حرام جب حلال مال میں مل جاتا ہے تو مال حرام حلال کو بھی برباد کر دیتا ہے اس زمانے میں لوگ حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتے یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے لیکن بہر حال ایک مسلمان کے لئے حلال و حرام میں فرق کرنا فرض ہے اور تم یہ حدیث پڑھ چکے ہو کہ خدا کے فرائض کے بعد رزق حلال تلاش کرنا بھی مسلمان کے لئے ایک فریضہ ہے۔

پیری مریدی کے لئے ھدایات

﴿۱﴾ مرید کو چاہئے کہ اپنے پیر کا ظاہر و باطن میں سامنے اور پیٹھ پیچھے انتہائی ادب و احترام رکھے پیر جو وظیفہ بتائے اس کو پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے اور اپنے پیر کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ جس قدر ظاہری اور باطنی فیض مجھے اپنے پیر سے مل سکتا ہے اتنا اس

زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں مل سکتا۔

﴿۲﴾ اگر پیر نے اپنے مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہ سنوارا ہو اور پیر کا وصال ہو جائے تو مرید کو چاہئے کہ کسی دوسرے پیر کامل سے جس میں پیری کی سب شرائط پائی جاتی ہوں اس سے مرید ہو کر فیض حاصل کرے اور پہلے پیر کے لئے ہمیشہ فاتحہ دلاتا اور ایصال ثواب کرتا رہے۔

﴿۳﴾ بغیر اپنے پیر سے پوچھے ہوئے کوئی وظیفہ یا فقیری کا کوئی عمل نہ کرے اور جو کچھ دل میں برے یا اچھے خیالات پیدا ہوں یا نئے کام کا ارادہ کرے تو پیر سے پوچھ لیا کرے۔

﴿٤﴾ عورت کو چاہئے کہ اپنے پیر کے سامنے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہوتے وقت پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید نہ ہو بلکہ پیر کا رومال پکڑ کر مرید بنے۔

﴿۵﴾ اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر کا مرید بن گیا یا پہلے وہ پیر شریعت کا پابند تھا اب بگڑ گیا تو مرید کو لازم ہے کہ اس کی بیعت توڑ دے اور کسی دوسرے پابند شریعت پیر سے مرید ہو جائے لیکن اگر پیر میں کوئی ہلکی سی خلاف شریعت بات کبھی دیکھ لے تو فوراً اعتقاد خراب نہ کرے اور یہ سمجھ لے کہ پیر بھی آدمی ہی ہے کوئی فرشتہ تو ہے نہیں اس لئے اگر اس سے اتفاقیہ کوئی معمولی سی خلاف شرع بات ہوگئی ہے جو توبہ کر لینے سے معاف ہو سکتی ہے تو ایسی بات پر بدظن ہو کر پیر کو نہ چھوڑے ہاں البتہ اگر پیر بدعقیدہ ہو جائے یا کسی گناہ کبیرہ پر اڑا رہے تو پھر مریدی توڑ دے کیونکہ بدعقیدہ اور فاسق معلن کو اپنا پیر بنانا حرام ہے۔

﴿٦﴾ آج کل کے مکار فقیر کہا کرتے ہیں کہ شریعت کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ ایسا کہنے والے فقیر خواہ کتنا ہی شعبدہ دکھائیں مگر ان کے بارے میں یہی عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ یہ گمراہ اور جھوٹے ہیں اور یاد رکھو کہ ایسے فقیروں سے مرید ہونا بہت بڑا گناہ

ہے اور وہ جو کچھ تعجب خیز چیزیں دکھلا رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز کرامت نہیں بلکہ جادو یا نظر بندی کا عمل یا شیطان کا دھوکا ہے۔(دیکھو ہماری کتاب معمولات الابرار)

﴿۷﴾ اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفوں سے دل میں کچھ روشنی یا اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے اچھے خواب نظر آئیں یا خواب و بیداری میں بزرگوں کا دیدار اور ان کی زیارت ہونے لگے یا نماز اور وظیفہ میں کوئی چمک پیدا ہو یا کوئی خاص کیفیت یا لذت محسوس ہو تو خبردار! خبردار ان باتوں کا اپنے پیر کے سوا کسی دوسرے سے ذکر نہ کرے نہ اپنے وظیفوں اور عبادتوں کا پیر کے علاوہ کسی کے سامنے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کر دینے سے یہ ملی ہوئی روحانی دولت چلی جاتی ہے اور پھر مرید عمر بھر ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔

﴿۸﴾ اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفہ یا ذکر کا کچھ مدت تک کوئی اثر یا کیفیت نہ ظاہر ہو تو اس سے تنگ دل اور پیر سے بدظن نہ ہو اور اس کو اپنی خامی یا کوتاہی سمجھے اور یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ مجھے اللہ عزوجل کا نام لینے کی توفیق ہو رہی ہے ہر مرید میں پیدائشی طور پر الگ الگ صلاحیت ہوا کرتی ہے ایک ہی وظیفہ اور ایک ہی ذکر سے کسی میں کوئی اثر پیدا ہوتا ہے اور کسی میں کوئی دوسری کیفیت پیدا ہوتی ہے کسی میں جلد اثر ظاہر ہوتا ہے کسی میں بہت دیر کے بعد اثرات ظاہر ہوتے ہیں جس میں جیسی اور جتنی صلاحیت ہوتی ہے اسی لحاظ سے وظیفوں اور ذکر کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں یہ ضروری نہیں کہ ہر مرید کا حال یکساں ہی ہو بہر حال اگر وظیفہ و ذکر سے کچھ کیفیات پیدا ہوں تو خدا کا شکر ادا کرے اور اگر کچھ اثرات نہ ہوں یا کم ہوں یا اثرات ہو کر کم ہو جائیں یا بالکل اثرات و کیفیات زائل ہو جائیں تو ہرگز ہرگز پیر سے بداعتقاد ہو کر ذکر اور وظیفہ کو نہ چھوڑے بلکہ برابر پڑھتا رہے اور پیر کا ادب و احترام بدستور رکھے اور ذرا بھی تنگ دل نہ ہو اور یہ سوچ سوچ کر صبر کرے اور اپنے دل کو

تسلی دیتا رہے کہ۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

﴿۱﴾ ہر مرید کو لازم ہے کہ دوسرے بزرگوں یا دوسرے سلسلہ کی شان میں ہر گز ہر گز کبھی کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ کرے نہ کسی دوسرے پیر کے مریدوں کے سامنے کبھی یہ کہے کہ میرا پیر تمہارے پیر سے اچھا ہے یا ہمارا سلسلہ تمہارے سلسلہ سے بہتر ہے نہ یہ کہے کہ ہمارے پیر کے مرید تمہارے پیر سے زیادہ ہیں یا ہمارے پیر کا خاندان تمہارے پیر کے خاندان سے بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس قسم کی فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے اور فخر وغرور کا شیطان سر پر سوار ہو کر مرید کو جہنم کے گڑھے میں گرا دیتا ہے اور پیروں و مریدوں کے درمیان نفاق وشقاق، پارٹی بندی اور قسم قسم کے جھگڑوں کا اور فتنہ وفساد کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

مرید کو کس طرح رہنا چاہئے؟

﴿۱﴾ ضرورت کے مطابق دین کا علم حاصل کرتا رہے خواہ کتابیں پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پوچھ کر۔

﴿۲﴾ سب گناہوں سے بچتا رہے۔

﴿۳﴾ اگر کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً دل میں شرمندہ ہو کر خدا سے توبہ کرے۔

﴿۴﴾ کسی کو اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دے نہ کسی کا کوئی حق مارے۔

﴿۵﴾ مال کی محبت اور عزت وشہرت کی تمنا دل میں نہ رکھے نہ اچھے کھانے اور اچھے کپڑے کی فکر کرے بلکہ وقت پر جو کچھ مل جائے اس پر صبر وشکر کرے۔

﴾٦﴿ اگر کسی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات کی پچ کر کے اس پر اڑا نہ رہے بلکہ فوراً ہی خوش دلی سے اپنی غلطی کو تسلیم کرے اور توبہ کرے۔

﴾٧﴿ بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے کیونکہ سفر میں بہت سی بے احتیاطی ہوتی ہے اور بہت سے دینی کاموں اور وظیفوں یہاں تک کہ نماز میں خلل پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

﴾٨﴿ کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔

﴾٩﴿ بہت زیادہ اور قہقہہ لگا کر نہ ہنسے۔

﴾١٠﴿ ہر بات اور ہر کام میں شریعت اور سنت کی پابندی کا خیال رکھے۔

﴾١١﴿ زیادہ وقت تنہائی میں رہے اگر لوگوں سے ملنا جلنا پڑے تو لوگوں سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ ملے سب کی خدمت کرے اور ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے اپنی بڑائی نہ جتائے۔

﴾١٢﴿ امیروں کی صحبت میں بہت کم بیٹھے۔

﴾١٣﴿ بددینوں اور بدفعلوں سے بہت دور بھاگے۔

﴾١٤﴿ دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے بلکہ اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے۔

﴾١٥﴿ نمازوں کو اچھی طرح اچھے وقت میں پابندی کے ساتھ دل لگا کر پڑھے۔

﴾١٦﴿ جو کچھ نقصان یا رنج و غم پیش آئے اس کو اللہ عزوجل کی طرف سے جانے اور اس پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا اور اگر کوئی فائدہ حاصل ہو یا کوئی خوشی حاصل ہو تو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس نفع اور خوشی کو میرے حق میں بہتر بنائے۔

﴿۱۷﴾ دل یا زبان سے ہر وقت خدا کا ذکر کرتا رہے کسی وقت غافل نہ رہے کم سے کم ہر دم یہ خیال رکھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔

﴿۱۸﴾ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو دین یا دنیا کا فائدہ پہنچاتا رہے اور ہرگز کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچائے۔

﴿۱۹﴾ خوراک میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی آدمی سے کوئی امید اور آس نہ لگائے اور ہرگز یہ خیال نہ رکھے کہ فلاں جگہ سے یا فلاں آدمی سے مجھے کوئی فائدہ مل جائے گا بس اللہ تعالیٰ سے آس لگائے رکھے اور اس عقیدہ پر جما رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو سب میرے کام آئیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا تو کوئی میرے کام نہیں آ سکتا

﴿۲۱﴾ جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے عیوب کو چھپائے۔

﴿۲۲﴾ مہمانوں، مسافروں اور عالموں و درویشوں کی خدمت کرے اور غریبوں محتاجوں کی اپنی طاقت بھر مدد کرے۔

﴿۲۳﴾ اپنی موت کو یاد رکھے۔

﴿۲۴﴾ روزانہ رات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کو سوچے کہ آج دن بھر میں مجھ سے کتنی نیکیاں ہوئیں اور کتنے گناہ ہوئے نیکیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

﴿۲۵﴾ جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، فضول بکواس سے ہمیشہ بچتا رہے۔

﴿۲۶﴾ جو محفل خلاف شریعت ہو وہاں ہرگز قدم نہ رکھے اور اس معاملہ میں عزیز و اقرباء

کی ناراضگی کی بھی کوئی پروانہ کرے۔

﴿۲۷﴾ اپنی صورت و سیرت، اپنے علم وفن، اپنی عزت و شہرت، اپنے مال و دولت اور دوسری خوبیوں پر ہرگز کبھی مغرور نہ ہو۔

﴿۲۸﴾ نیکوں کی صحبت میں بیٹھے۔

﴿۲۹﴾ غصہ نہ کرے ہمیشہ بردباری اور برداشت کرنے کی عادت بنائے۔

﴿۳۰﴾ ہر شخص سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرے۔

﴿۳۱﴾ اپنے پیر کے بتائے ہوئے ذکر اور وظیفوں کی پابندی کرے اور اس کی نصیحتوں کو ہر دم پیش نظر رکھے۔

خیر و برکت والی مجلسیں

مسلمانوں کی وہ مجلسیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ ان مجلسوں میں رحمت کے فرشتے اترتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے ان مبارک مجلسوں میں چند یہ ہیں جن میں مسلمانوں کا حاضر ہونا سعادت اور باعث خیر و برکت اور اجر وثواب کی دولت سے مالا مال ہونے کا ذریعہ ہے۔

﴿۱﴾ **میلاد شریف:۔** اس مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی ولادت باسعادت کا بیان اور اسی کے ضمن میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل و معجزات اور آپ کی سیرت مبارکہ اور آپ کی مقدس زندگی کے حالات کا ذکر جمیل ہوتا ہے۔ان چیزوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے اور حدیثوں میں بھی بکثرت ان باتوں کا ذکر ہے اگر مسلمان اپنی محفل میں ان مقدس مضامین کو بیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لئے محفل منعقد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی بھلا کون سی وجہ ہوسکتی ہے۔ بلاشبہ یقیناً یہ مجلس

جائز بلکہ مستحب اور باعث اجر وثواب ہے۔اس مجلس کے لئے لوگوں کو بلانا اور شریک کرنا یقیناً ایک خیر کی طرف بلانا ہے جو ثواب کا کام ہے جس طرح وعظ اور جلسوں کے اعلان کئے جاتے ہیں اور تاریخ مقرر کر کے اشتہار چھاپے جاتے ہیں اور اعلان کر کے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور ان باتوں کی وجہ سے وہ وعظ اور جلسے ناجائز نہیں ہو جاتے اسی طرح میلاد شریف کے لئے بلاوا دینے سے اس مجلس کو ناجائز اور بدعت نہیں کہا جا سکتا۔

اسی طرح میلاد شریف میں شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے۔مٹھائی بانٹنا مسلمانوں کے ساتھ ایک نیک سلوک اور احسان کرنا ہے جب میلاد شریف کی محفل جائز ہے تو مٹھائی بانٹنا جو ایک جائز اور نیک کام ہے اس محفل کو ناجائز نہیں کر دے گا۔میلاد شریف کی مجلس میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھتے ہیں عرب وعجم کے بڑے بڑے علماء کرام اور مفتیان عظام نے اس قیام اور صلوۃ وسلام کو مستحب فرمایا ہے اس لئے کھڑے ہو کر سلام پڑھنا یقیناً جائز اور ثواب کا کام ہے بعض اکابر اولیاء کو میلاد شریف کی مجلس پاک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ضرور ہی اس مجلس میلاد شریف میں تشریف لاتے ہیں لیکن اگر وہ اپنے کسی امتی پر اپنا خاص کرم فرمائیں اور تشریف لائیں تو یہ کوئی محال بات بھی نہیں۔بہت سے غلاموں کو آقائے نامدار نے نوازا ہے اور اپنے دیدار انور سے مشرف فرماتے رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حیات جاودانی عطا فرمائی ہے اور ان کو بڑی بڑی طاقتوں کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنایا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ سُلْطَانِ الْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ O

(بہار شریعت، ج۳،ح۱۶،ص۲۴۵۔۲۴۶)

﴿۲﴾ **رجبی شریف:۔** ۲۶'۲۷رجب کومعراج شریف کا بیان کرنے کے لئے جو جلسہ کیا جاتا ہے اس کو رجبی شریف کی مجلس کہتے ہیں میلا د شریف کی طرح یہ بھی بہت ہی مبارک جلسہ ہے اس جلسہ کو کرنے والے اور حاضرین وسامعین سب ثواب کے مستحق ہیں ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے فضائل وکمالات اور ان کے معجزات میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان معجزہ یعنی معراج جسمانی کا ذکر جمیل کس قدر خداوند جلیل کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث ہوگا؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑے سے بڑے اہتمام کے ساتھ اس مجلس خیر و برکت کو منعقد کریں اور ذکر معراج سننے کے لئے کثیر تعداد میں حاضر ہوکر انوار و برکات کی سعادتوں سے سرفراز ہوں اور اس مقدس رات میں نوافل پڑھ کر اور صدقات خیرات کر کے ثواب دارین کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔

﴿۳﴾ **گیارھویں شریف:۔** ۱۱۔۱۲ربیع الآخر کو حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل ومناقب اور آپ کی کرامات کو بیان کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا کرتا ہے۔

(کشف الخفاء، حرف العین المهمله، رقم ۱۷۷۰، ج ۲، ص ۶۵)

لہٰذا یہ جلسے بھی جائز اور بہت ہی بابرکت ہیں اور بلاشبہ ثواب کے کام ہیں۔

﴿٤﴾ **سیرت پاک کے اجلاس:۔** ان جلسوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے فضائل اور آپ کی مقدس سیرت اور اتباع سنت وشریعت اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم کا بیان ہوا کرتا ہے میلاد شریف کی طرح یہ جلسے بھی بہت مبارک اور خیر و برکت والے ہیں اور اہل جلسہ حاضرین سب ثواب پاتے ہیں۔

حلقہ ذکر:۔ صوفیائے کرام، اہل طریقت جمع ہو کر اور حلقہ بنا کر کلمہ طیبہ پڑھتے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں پھر شجرہ شریفہ پڑھ کر پیران کبار کو ایصال ثواب کرتے ہیں ان حلقوں کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا؟ ان ذکر کے حلقوں کو حدیث میں ''جنت کا باغ'' کہا گیا ہے۔

اسی طرح دوسرے صحابہ کرام علیھم الرضوان اور اولیاءِ عظام علیہ رحمۃ الرحمٰن کے تذکروں کی مجلسیں منعقد کرنا بھی جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ ان سب جلسوں میں روایات صحیح بیان کی جائیں غیر ذمہ دار لوگوں سے نہ وعظ کہلایا جائے نہ غلط روایتوں کو بیان کیا جائے ورنہ ثواب کی جگہ عذاب کے سوا اور کچھ نہ ملے گا۔

عرس بزرگان دین:۔ بزرگان دین و علماء صالحین کے وصال کی تاریخوں میں ان کے مزاروں پر حاضرین کا اجتماع جسمیں قرآن مجید کی تلاوت اور میلاد شریف نعت خوانی اور وعظ ہوتا ہے اور ان بزرگ کے حالات زندگی بیان کئے جاتے ہیں پھر فاتحہ و ایصال ثواب کیا جاتا ہے یہ جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بھی ہر سال کے اول یا آخر میں شہداء احد کے مزاروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے ہاں یہ ضرور ہے کہ عرسوں کو زمانہ حال کے خرافات و لغویات چیزوں سے پاک رکھا جائے جاہلوں کو ناجائز کاموں سے منع کیا جائے منع کرنے سے بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو ان ناجائز کاموں کا گناہ ان کے سر پر ہوگا ان لغویات و خرافات کی وجہ سے عرس کو حرام نہیں کہا جا سکتا ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دی جائے گی۔

ایصال ثواب

یعنی قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف یا نفلی نمازوں یا کسی بھی بدنی یا مالی عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا یہ جائز ہے اسی کو عام طور پر لوگ فاتحہ دینا اور فاتحہ دلانا کہتے ہیں زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے فقہ اور عقائد کی کتابوں مثلاً ہدایہ وشرح عقائد نسفیہ میں اس کا بیان موجود ہے اس کو بدعت اور ناجائز کہنا جہالت اور ہٹ دھرمی ہے حدیث سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوگیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! میری ماں کا انتقال ہوگیا ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے فرمانے کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوا دیا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب اس کی روح کو ملے)

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثانی، رقم ۱۹۱۲، ج ۱، ص ۵۲۷)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! میری ماں کا اچانک انتقال ہوگیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کرسکی میرا گمان ہے کہ وہ انتقال کے وقت کچھ بول سکتی تو صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب وصول ثواب الصدقۃ ۔۔۔ الخ، رقم ۱۰۰۴، ص ۵۰۲)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں ارشاد فرمایا کہ۔

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ دیا جائے تو میت کو

اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے اسی پر علماء کا اتفاق ہے‘‘

(شرح صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب وصول ثواب الصدقۃ۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۳۲۴)

اس کے علاوہ ان حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل بھی نہایت ہی واضح طور پر ثابت ہوتے ہیں۔

﴿۱﴾ میت کے ایصال ثواب کے لئے پانی بہترین صدقہ ہے کہ کنواں کھدوا کر یا نل لگوا کر یا سبیل لگا کر اس کا ثواب میت کو بخشا جائے۔

﴿۲﴾ میت کو کسی کار خیر کا ثواب بخشنا بہتر اور اچھا کام ہے چنانچہ تفسیر عزیزی پارہ عم ص ۱۱۳ پر ہے کہ۔

’’مردہ ایک ڈوبنے والے کی طرح کسی فریادرس کے انتظار میں رہتا ہے ایسے وقت میں صدقات اور دعائیں اور فاتحہ اس کے بہت کام آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ ایک سال تک خصوصاً موت کے بعد ایک چلہ تک میت کو اس قسم کی امداد پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں‘‘۔

﴿۳﴾ ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابہ علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

﴿۴﴾ کھانا شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ھذہ لام سعد یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اے اللہ عزوجل! اس کنوئیں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

﴿۵﴾ غریب، مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی فاتحہ کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت سعد نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ثواب بخش دیا حالانکہ لوگوں کے

پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا اسی طرح اگرچہ غریب مسکین کو کھانا دینے کے بعد ثواب ملے گا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا جائز ہے۔

﴿٦﴾ کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی مثلاً غوث پاک کا بکرا یا غازی میاں کا مرغا کہنے سے بکرا یا مرغا حرام نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت سعد صحابی نے اس کنوئیں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک بئر ام سعد ہی کے نام سے مشہور ہے اور دور صحابہ سے آج تک مسلمان اس کا پانی پیتے رہے ہیں اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ ام سعد کا نام بول دینے سے کنوئیں کا پانی حرام ہوگیا۔

بہرحال اس بات پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ ایصال ثواب یعنی زندوں کی طرف سے مردوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے اب رہیں تخصیصات کہ تیسرے دن ثواب پہنچانا، چالیسویں دن ثواب پہنچانا۔ تو یہ تخصیصات اور دنوں کی خصوصیات نہ تو شرعی تخصیصات ہیں نہ کوئی بھی ان کو شرعی سمجھتا ہے کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ اسی دن ثواب پہنچے گا بلکہ یہ تخصیصات محض عرفی اور رواجی بات ہے جو لوگوں نے اپنی سہولت کے لئے مقرر کر رکھی ہے ورنہ سب جانتے ہیں کہ انتقال کے بعد ہی سے تلاوت قرآن مجید اور صدقات و خیرات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اکثر لوگوں کے یہاں بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ سنی لوگ تیسرے دن اور چالیسویں دن کے سوا دوسرے دنوں میں ایصال ثواب کو ناجائز مانتے ہیں یہ بہت بڑا افتراء اور شرمناک تہمت ہے جو مخالفین کی طرف سے ہم سنی مسلمانوں پر لگانے کی کوشش کی جارہی ہے اور خواہ مخواہ تیجہ اور چالیسویں کو حرام کہہ کر مردوں کو ثواب سے محروم کیا جارہا ہے بہرحال جب ہم یہ قاعدہ کلیہ بیان کر چکے ہیں کہ ایصال ثواب اور فاتحہ جائز

ہے تو ایصال ثواب کے تمام جزئیات کے احکام اسی قاعدہ کلیہ سے معلوم ہو گئے مثلاً۔

تیجہ کی فاتحہ:۔ مرنے سے تیسرے دن بعد قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے اور کچھ بتاشے یا چنے یا مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور ان کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے چونکہ یہ ایصال ثواب کا ایک طریقہ ہے اس لئے جائز اور بہتر ہے لہٰذا اس کو کرنا چاہیئے۔

چالیسویں اور برسی کی فاتحہ:۔ مرنے کے چالیسویں دن بعد ہی کچھ کھانا پکوا کر فقراء و مساکین کو کھلایا جاتا ہے اور قرآن خوانی بھی کی جاتی ہے اور اس کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے اسی طرح ایک برس پورا ہو جانے کے بعد بھی کھانوں اور تلاوت وغیرہ کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں لہٰذا ان کو کرتے رہنا چاہیئے۔

شب برأت کی فاتحہ:۔ شب برأت میں حلوہ پکایا جاتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے حلوہ پکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ دلانا ایصال ثواب میں داخل ہے لہٰذا یہ بھی جائز ہے۔

کونڈوں کی فاتحہ:۔ رجب کے مہینے میں چاول یا کھیر پکا کر کونڈوں میں رکھتے ہیں اور حضرت جلال الدین بخاری رحمہ اللہ کی فاتحہ دلاتے ہیں اسی طرح ماہ رجب میں حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کو ایصال ثواب کرنے کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں مگر کونڈوں کی فاتحہ میں جاہلوں کا یہ فعل مذموم اور نری جہالت ہے کہ جہاں کونڈوں کی فاتحہ ہوتی ہے وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹنے نہیں دیتے یہ پابندی غلط اور بے جا ہے مگر یہ جاہلوں کا طریقہ عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی

نہیں اسی طرح کونڈوں کی فاتحہ کے وقت ایک کتاب ''داستان عجیب'' لوگ پڑھتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا اس کو نہیں پڑھنا چاہئے مگر فاتحہ دلانا چاہئے کہ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔

اسی طرح حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ و حضرت معین الدین چشتی رحمہ اللہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمہ اللہ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ وغیرہ تمام بزرگان دین کی فاتحہ دلانا جائز اور ثواب کا کام ہے جو لوگ ان بزرگوں کی فاتحہ سے منع کرتے ہیں وہ درحقیقت ان بزرگوں کے دشمن ہیں لہٰذا ان کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہئے نہ ان لوگوں سے میل جول رکھنا چاہئے بلکہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رہنا چاہئے کہ یہی مذہب حق ہے اور اس کے سوا جتنے فرقے ہیں وہ سب صراط مستقیم سے بہکے اور بھٹکے ہوئے ہیں خداوند کریم سب کو اہل سنت و جماعت کے مذہب پر قائم رکھے اور اسی مذہب پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یا رب العلمین بحرمة النبی الامین و آله و اصحابه اجمعین.

فاتحہ کا طریقہ

پہلے تین بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم چاروں قل سورۂ فاتحہ اور الٓـم سے مُفۡلِحُوۡنَ تک پڑھے اس کے بعد پڑھے وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ O اور اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ O وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ___ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمًاO___ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًاO

اب تین بار درود شریف پڑھے۔

اور سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھ کر بارگاہ الٰہی عزوجل میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے یا اللہ عزوجل! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کو قبول فرما اور ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی بھی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانے اور شیرینی کا ثواب) ہماری جانب سے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نذر پہنچا دے پھر آپ کے وسیلہ سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ عظام وازواج مطہرات واہل بیت اطہار و شہدائے کربلا اور تمام اولیاء وعلماء وصلحاء وشہداء کو عطا فرما (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصال ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت کے ساتھ لے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نذر پہنچا دے) اور جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما اور کسی عام آدمی کو ایصال ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد یا والدہ کی روح کو ثواب پہنچا دے۔

آمین یا رب العلمین وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ O بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

﴿۷﴾

تذکرۂ صالحات

چند نیک عورتوں کا حال

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا

اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

جہاں تک مسائل اور اسلامی عادات وخصائل کا تعلق ہے اس کے بارے میں ہم ایک حد تک کافی لکھ چکے اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند خواتین اسلام یعنی ان مقدس بیبیوں کا مختصر تذکرہ بھی تحریر کر دیں جو تاریخ اسلام میں صالحات (نیک بیبیوں) کے لقب سے مشہور ہیں تا کہ آج کل کی ماؤں بہنوں کو ان کے واقعات اور ان کی مقدس زندگی کے مبارک حالات سے عبرت ونصیحت حاصل ہو اور یہ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی سنوار لیں اور دنیا وآخرت کی نیک نامیوں سے سرخرو وسر بلند ہو جائیں ان قابل احترام خواتین کی لذیذ حکایتوں کو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی مقدس بیبیوں کے ذکر جمیل سے شروع کرتے ہیں جو تمام امت کی مائیں ہیں اور جن کو تمام دنیا کی عورتوں میں یہ خصوصی شرف ملا ہے کہ انہیں بستر نبوت پر سونا نصیب ہوا اور وہ دن رات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی محبت اور ان کی خدمت وصحبت کے انوار وبرکات سے سرفراز ہوتی رہیں اور جن کی فضیلت وعظمت کا خطبہ پڑھتے ہوئے قرآن عظیم نے قیامت تک کے لئے یہ اعلان فرما دیا۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ. (پ۲۲،الاحزاب:۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

﴿۱﴾ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سب سے پہلی بیوی اور رفیقہ حیات ہیں یہ خاندان قریش کی بہت ہی باوقار وممتاز خاتون ہیں ان کے والد کا نام خویلد بن اسد اور ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے ان کی شرافت اور پاک دامنی کی بنا پر تمام مکہ والے ان کو ''طاہرہ'' کے لقب سے پکارا کرتے تھے انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق و عادات اور جمال صورت وکمال سیرت کو دیکھ کر خود ہی آپ سے نکاح کی رغبت ظاہر کی چنانچہ اشراف قریش کے مجمع میں باقاعدہ نکاح ہوا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بہت ہی جاں نثار اور وفا شعار بیوی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ان سے بہت ہی بے پناہ محبت تھی چنانچہ جب تک یہ زندہ رہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا اور یہ مسلسل پچیس سال تک محبوب خدا کی جاں نثاری وخدمت گزاری کے شرف سے سرفراز رہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی ان سے اس قدر محبت تھی کہ ان کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنی محبوب ترین بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔(شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية،حضرت خديجه ام المؤمنين رضی الله عنها، ج٤،ص٣٦٣ والاستيعاب ،كتاب النساء ٣٣٤٧،خديجه بنت خويلد، ج٤،ص٣٧٩)

اس بات پر ساری امت کا اتفاق ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

کی نبوت پر یہی ایمان لائیں اور ابتداءِ اسلام میں جب کہ ہر طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مخالفت کا طوفان اٹھا ہوا تھا ایسے خوف ناک اور کٹھن وقت میں صرف ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہی ذات تھی جو پروانوں کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر قربان ہو رہی تھیں اور اتنے خطرناک اوقات میں جس استقلال و استقامت کے ساتھ انہوں نے خطرات و مصائب کا مقابلہ کیا اس خصوصیت میں تمام ازواج مطہرات پر ان کو ایک ممتاز فضیلت حاصل ہے۔

ان کے فضائل میں بہت سی حدیثیں بھی آئی ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی اور باکمال چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہ چوتھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) یہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس ایک برتن میں کھانا لے کر آرہی ہیں جب یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس آجائیں تو ان سے ان کے رب عزوجل کا اور میرا اسلام کہہ دیجئے اور ان کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہوگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی الله علیه وسلم خدیجة، رقم ۳۸۲۰، ج۲، ص۵٦٥)

سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کی وفات کے بعد بہت سی عورتوں سے نکاح فرمایا لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت آخرِ عمر تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ

وسلّم کے قلب مبارک میں رچی بسی رہی یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے گھر میں کوئی بکری ذبح ہوتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے یہاں بھی ضرور گوشت بھیجا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم بار بار حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر فرماتے رہتے تھے ہجرت سے تین برس قبل پینسٹھ برس کی عمر پا کر ماہ رمضان میں مکہ مکرمہ کے اندر انہوں نے وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان حجون (جنت المعلی) میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کی قبر انور میں اتر کر اپنے مقدس ہاتھوں سے ان کو سپرد خاک فرمایا اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے انکی نماز نہیں پڑھائی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سے تین یا پانچ دن پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوگیا تھا ابھی چچا کی وفات کے صدمہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم گزر رہے ہی تھے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوگیا اس سانحہ کا قلب مبارک پر اتنا زبردست صدمہ گزرا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے اس سال کا نام ''عام الحزن'' (غم کا سال) رکھ دیا۔

تبصرہ:۔ حضرت اُم المومنین بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدس زندگی سے ماں بہنوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انہوں نے کیسے کٹھن اور مشقت کے دور میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اور سینہ سپر ہو کر تمام مصائب و مشکلات کا مقابلہ کیا اور پہاڑ کی طرح ایمان وعمل صالح پر ثابت قدم رہیں اور مصائب و آلام کے طوفان میں نہایت ہی جاں نثاری کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی دلجوئی اور تسکین قلب کا سامان کرتی رہیں اور ان کی ان قربانیوں کا دنیا ہی میں ان کو یہ صلہ ملا کہ

رب العلمین کا سلام ان کے نام لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مشکلات و پریشانیوں میں اپنے شوہر کی دلجوئیاں اور تسلی دینے کی عادت خدا کے نزدیک محبوب و پسندیدہ خصلت ہے لیکن افسوس کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں اپنے شوہروں کی دلجوئی تو کہاں؟ الٹے اپنے شوہروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں کبھی طرح طرح کی فرمائشیں کر کے کبھی جھگڑا تکرار کر کے کبھی غصہ میں منہ پھلا کر۔

اسلامی بہنو! تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے شوہروں کا دل نہ دکھاؤ اور ان کو پریشانیوں میں نہ ڈالا کرو بلکہ آڑے وقتوں میں اپنے شوہروں کو تسلی دے کر ان کی دلجوئی کیا کرو۔

﴿۲﴾ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی مقدس بیوی اور تمام امت کی ماں ہیں ان کے باپ کا نام ''زمعہ'' اور ماں کا نام ''شموس بنت عمرو'' ہے یہ بھی قریش خاندان کی بہت ہی نامور اور معزز عورت ہیں یہ پہلے اپنے چچازاد بھائی ''سکران بن عمرو'' سے بیاہی گئی تھیں اور اسلام کی شروعات ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے تھے لیکن جب حبشہ سے واپس ہو کر دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ میں آ کر رہنے لگے تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد رات دن مغموم رہا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم میں یہ درخواست پیش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح فرما لیں تاکہ آپ کا خانہ معیشت آباد ہو جائے حضرت سودہ بہت ہی دین دار اور سلیقہ شعار خاتون ہیں اور بے حد خدمت گزار بھی ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے حضرت خولہ کے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول فرما لیا چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ سے بات چیت کر کے نسبت طے کرادی اور نکاح ہو گیا اور یہ عمر بھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زوجیت کے شرف سے سرفراز رہیں اور جس والہانہ محبت وعقیدت کے ساتھ وفاداری وخدمت گزاری کا حق ادا کیا وہ ان کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی محبت کو دیکھ کرانہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دے دیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی تھی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی مگر میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جمال صورت وحسن سیرت کو دیکھ کر یہ تمنا کیا کرتی تھی کی کاش میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہوتی یہ اپنی دوسری خوبیوں کے ساتھ بہت فیاض اوراعلیٰ درجے کی سخی تھیں ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا انہوں نے اس تھیلے کو دیکھ کر کہا کہ واہ بھلا کھجوروں کے تھیلے میں کہیں درہم بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کہا اوراٹھ کر اسی وقت ان تمام درہموں کو مدینہ منورہ کے فقراء ومساکین کو گھر میں بلا کر بانٹ دیا اور تھیلا خالی کر دیا امام بخاری اور امام ذہبی کا قول ہے کہ ۲۳ھ میں مدینہ منورہ کے اندران کی وفات ہوئی لیکن واقدی اورصاحب اکمال کے نزدیک ان کی وفات کا سال ۵۴ھ ہے مگر علامہ ابن حجر عسقلانی نے تقریب التہذیب میں ان کی وفات کا سال ۵۵ھ شوال کا مہینہ لکھا ہے ان کی قبر منور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔

(شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب ،حضرت سودۃ ام المؤمنین، ج ٤،ص ٣٧٧)

تبصرہ:۔ غور کرو کہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے غم کو غلط کیا اور کس طرح کاشانہ نبوت کو سنبھالا کہ قلب مبارک مطمئن ہو گیا اور پھر ان کی محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر ایک نظر ڈالو کہ

انہوں نے حضور کی خوشی کے لئے اپنی باری کا دن کس خوش دلی کے ساتھ اپنی سوت حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا پھر ان کی فیاضی اور سخاوت بھی دیکھو درہموں سے بھرے ہوئے تھیلے کو چند منٹوں میں فقراء و مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا اور اپنے لئے ایک درہم بھی نہ رکھا۔

ماں بہنو! خدا کے لئے ان امت کی ماؤں کے طرزِ عمل سے سبق سیکھو اور نیک بیبیوں کی فہرست میں اپنا نام لکھاؤ حسد اور کنجوسی نہ کرو اور کام چور نہ بنو۔

﴿۳﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کی ماں کا نام ''ام رومان'' ہے ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانہ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال ۲ھ میں آئیں یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی محبوبہ اور بہت ہی چہیتی بیوی ہیں۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، حضرت عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، ج٤، ص ٣٨١۔٣٨٢، ٣٨٥)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی نہیں اتری مگر حضرت عائشہ جب میرے ساتھ نبوت کے بستر پر سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وحی اترتی رہتی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، رقم ٣٧٧٥، ج٢، ص٥٥٢)

فقہ و حدیث کے علوم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بیبیوں کے درمیان ان کا درجہ بہت اونچا ہے بڑے بڑے صحابہ علیہم الرضوان ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے عبادت میں ان کا یہ عالم تھا کہ نماز تہجد کی بے حد پابند تھیں اور نفلی روزے بھی بہت زیادہ رکھتی تھیں سخاوت اور صدقات و خیرات کے معاملہ میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سب بیبیوں میں خاص طور پر بہت ممتاز تھیں ام درہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ کہیں سے ایک

لاکھ درہم ان کے پاس آئے آپ نے اسی وقت ان سب درہموں کو خیرات کر دیا اس دن وہ روزہ دار تھیں میں نے عرض کیا کہ آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا اور ایک درہم بھی آپ نے باقی نہیں رکھا کہ اس سے آپ گوشت خرید کر روزہ افطار کرتیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگا لیتی آپ کے فضائل میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں ۱۷ رمضان منگل کی رات میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں مدینہ منورہ کے اندر آپ کی وفات ہوئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات میں دوسری ازواج مطہرات کے پہلو میں جنت البقیع کے اندر مدفون ہوئیں۔

(شرح العلامة الزرقانی علی المواهب، حضرت عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها، ج ٤، ص ٣٨٩۔٣٩٢)

تبصرہ:۔ یہ عمر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی تمام بیبیوں میں سب سے چھوٹی تھیں مگر علم و فضل زہد و تقویٰ سخاوت و شجاعت عبادت و ریاضت میں سب سے بڑھ کر ہوئیں اس کو فضل خداوندی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ بہر حال پیاری بہنو! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے سبق حاصل کرو اور اچھے اچھے عمل کرتی رہو اور اپنے شوہروں کو خوش رکھو۔

﴿٤﴾ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مقدس بیوی اور امت کی ماؤں میں سے ہیں یہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند اقبال صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو ایک مشہور صحابیہ ہیں یہ پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور میاں بیوی دونوں ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے مگر ان کے شوہر جنگ احد میں زخمی ہو کر وفات پا گئے تو ۳ھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان سے نکاح فرما لیا یہ بھی بہت ہی شاندار بلند ہمت اور سخی عورت تھیں اور فہم و

فراست اور حق گوئی و حاضر جوابی میں اپنے والد ہی کا مزاج پایا تھا اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں اور تلاوت قرآن مجید اور دوسری قسم قسم کی عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ و حدیث کے علوم میں بھی بہت معلومات رکھتی تھیں شعبان ۴۵ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی حاکم مدینہ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بھتیجوں نے قبر میں اتارا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں بوقت وفات ان کی عمر ساٹھ یا تریسٹھ برس کی تھی۔

(شرح العلامة الزرقانی، حضرت حفصه ام المؤمنین رضی الله عنها، ج٤، ص٣٩٣۔٣٩٦)

تبصرہ:۔ گھریلو کام دھندا سنبھالتے ہوئے روزانہ اتنی عبادت بھی کرنی پھر حدیث و فقہ کے علوم میں بھی مہارت حاصل کرنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی بیبیاں آرام پسند اور کھیل کود میں زندگی بسر کرنے والی نہیں تھیں بلکہ دن رات کا ایک منٹ بھی وہ ضائع نہیں کرتی تھیں اور دن رات گھر کے کام کاج یا عبادت یا شوہر کی خدمت یا علم حاصل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں سبحان اللہ عزوجل! ان خوش نصیب بیبیوں کی زندگی نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے نکاح میں ہونے کی برکت سے کتنی مقدس کس قدر پاکیزہ اور کس درجہ نورانی زندگی تھی ماں بہنو! کاش تمہاری زندگی میں بھی ان امت کی ماؤں کی زندگی کی چمک دمک یا ہلکی سی بھی جھلک ہوتی تو تمہاری زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی اور تمہاری گود میں ایسے بچے اور بچیاں پرورش پاتے جن کی اسلامی شان اور زاہدانہ زندگی کی عظمت کو دیکھ کر آسمانوں کے فرشتے دعا کرتے اور جنت کی حوریں تمہارے لئے ''آمین'' کہتیں مگر ہائے افسوس کہ تم کو تو اچھا کھانے اچھے لباس بناؤ سنگار کر کے پلنگ پر دن رات لیٹنے' ریڈیو کا گانا سننے سے اتنی فرصت ہی کہاں کہ تم ان امت کی

ماؤں کے نقش قدم پر چلو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے اس دعا کے سوا ہم تمہارے لئے اور کیا کر سکتے ہیں؟ کاش تم ہماری ان مخلصانہ نصیحتوں پر عمل کر کے اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لو اور امت کی نیک بیبیوں کی فہرست میں اپنا نام لکھا کر دونوں جہان میں سرخرو ہو جاؤ۔

﴿۵﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کا نام ''ہند'' اور کنیت ''ام سلمہ'' ہے لیکن یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ان کے والد کا نام ''حذیفہ'' یا ''سہیل'' اور ان کی والدہ ''عاتکہ بنت عامر'' ہیں یہ پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن اسد سے بیاہی گئی تھیں اور یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو کر پہلے ''حبشہ'' ہجرت کر گئے پھر حبشہ سے مکہ مکرمہ چلے آئے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ پر کجاوہ باندھا اور بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ پر سوار کرایا اور وہ اپنے دودھ پیتے بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر بٹھادی گئیں تو ایک دم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے میکا والے بنو مغیرہ دوڑ پڑے اور ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہمارے خاندان کی لڑکی مدینہ نہیں جا سکتی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ سے اتار ڈالا یہ دیکھ کر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان والوں کو طیش آ گیا اور ان لوگوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود سے بچے کو چھین لیا اور یہ کہا کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا ہے اس لئے ہم اس بچہ کو ہرگز ہرگز تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے اس طرح بیوی اور بچہ دونوں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جدا ہو گئے مگر حضرت ابوسلمہ نے ہجرت کا ارادہ نہیں چھوڑا بلکہ بیوی اور بچہ دونوں کو خدا کے سپرد کر کے تنہا مدینہ منورہ چلے گئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شوہر اور بچے کی جدائی پر دن رات رویا کرتی تھیں ان کا یہ حال دیکھ کر ان کے

ایک چچازاد بھائی کورحم آ گیااوراس نے بنومغیرہ کوسمجھایا کہ آخراس غریب عورت کوتم لوگوں نے اس کے شوہراور بچے سے کیوں جدا کررکھا ہے؟ کیاتم لوگ یہ نہیں دیکھ رہے ہو کہ وہ ایک پتھر کی چٹان پرایک ہفتہ سے اکیلی بیٹھی ہوئی بچے اورشوہر کی جدائی میں رویا کرتی ہے آخر بنومغیرہ کےلوگ اس پر رضا مند ہو گئے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچے کو لے کر اپنے شوہر کے پاس مدینہ چلی جائے پھرحضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان والوں نے بھی بچہ کوحضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کر دیا اورحضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچے کوگود میں لے کر ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پرسوار ہوگئیں مگر جب مقام ''تنعیم'' میں پہنچیں تو عثمان بن طلحہ راستہ میں ملا جومکہ کا مانا ہواایک نہایت ہی شریف انسان تھااس نے پوچھا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنے شوہر کے پاس مدینہ جارہی ہوں اس نے کہا کہ کیاتمہارے ساتھ کوئی دوسرانہیں ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے درد بھری آواز میں جواب دیا میرے ساتھ میرے اللہ عزوجل اور میرے اس بچہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ سن کرعثمان بن طلحہ کوشریفانہ جذبہ آ گیااوراس نے کہا کہ خدا کی قسم میرے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ تمہارے جیسی ایک شریف زادی اورایک شریف انسان کی بیوی کوتنہا چھوڑ دوں یہ کہہ کراس نے اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لی اور پیدل چلنے لگا۔

حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ شریف کسی عرب کونہیں پایاجب ہم کسی منزل پر اترتے تو وہ الگ دور جا کر کسی درخت کے نیچے سو رہتااورمیں اپنے اونٹ پرسورہتی پھر چلنے کے وقت وہ اونٹ کی مہار ہاتھ میں لے کر پیدل چلنے لگتااسی طرح اس نے مجھے ''قبا'' تک پہنچادیااور یہ کہہ کر واپس مکہ چلا گیا کہ اب تم چلی

جاؤ تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخیریت مدینہ پہنچ گئیں۔

(شرح العلامة الزرقاني،حضرت ام سلمة ام المؤمنين رضى الله عنها،ج٤،ص٣٩٦۔٣٩٨)

پھر دونوں میاں بیوی مدینہ میں رہنے لگے چند بچے بھی ہوگئے شوہر کا انتقال ہو گیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی بے کسی میں پڑ گئیں چند چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بیوگی میں زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا ان کا یہ حال زار دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان سے نکاح فرمالیا اور بچوں کو اپنی پرورش میں لے لیا اس طرح یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر آ گئیں اور تمام امت کی ماں بن گئیں حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عقل وفہم، علم وعمل، دیانت وشجاعت کے کمال کا ایک بے مثال نمونہ تھیں اور فقہ وحدیث کی معلومات کا یہ عالم تھا کہ تین سو اٹھہتر حدیثیں انہیں زبانی یاد تھیں مدینہ منورہ میں چوراسی برس کی عمر پا کر وفات پائی ان کے وصال کے سال میں بڑا اختلاف ہے بعض مورخین نے ۵۳ھ بعض نے ۵۹ھ بعض نے ۶۲ھ لکھا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کا انتقال ۶۳ھ کے بعد ہوا ہے ان کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔

(شرح العلامة الزرقاني،حضرت ام سلمة ام المؤمنين رضى الله عنها،ج٤،ص٣٩٩۔٤٠٣)

تبصرہ: اللہ اکبر! حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی صبر واستقامت، جذبہ ایمانی، جوش اسلامی، زاہدانہ زندگی، علم وعمل، محنت وجفاکشی، عقل وفہم کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کی مثال مشکل ہی سے مل سکے گی ان کے کارناموں اور بہادری کی داستانوں کو تاریخ اسلام کے اوراق میں پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اے آسمان بول! اے زمین بتا! کیا تم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شیر دل اور پیکر ایمان عورت کو ان سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔

ماں بہنو! تم پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پیاری بیبیوں کی زندگی سے سبق حاصل کرو اور خدا کے لئے سوچو کہ وہ کیا تھیں؟ اور تم کیا ہو؟ تم بھی مسلمان عورت ہو خدا کے لئے کچھ تو ان کی زندگی کی جھلک دکھاؤ۔

﴿٦﴾ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ سردار مکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں ان کی ماں ''صفیہ بنت عاص'' ہیں جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پہلے عبیداللہ بن جحش سے ہوا تھا اور میاں بیوی دونوں اسلام قبول کر کے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے مگر حبشہ جا کر عبیداللہ بن جحش نصرانی ہوگیا اور عیسائیوں کی صحبت میں شراب پیتے پیتے مر گیا لیکن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایمان پر قائم رہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ مصائب ومشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ان کے حال کی خبر ہوئی تو قلب نازک پر بے حد صدمہ گزرا اور آپ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی دلجوئی کے لئے حبشہ بھیجا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے نام خط بھیجا کہ تم میرے وکیل بن کر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ میرا نکاح کردو نجاشی بادشاہ نے اپنی لونڈی ''ابرہہ'' کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پیغام حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا جب حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خوشخبری کا پیام سنا تو خوش ہو کر ابرہہ لونڈی کو انعام کے طور پر اپنا زیور اتار کر دے دیا پھر اپنے ماموں زاد بھائی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے بہت سے مہاجرین کو جمع کر کے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کر

دیا اور اپنے پاس سے مہر بھی ادا کر دیا اور پھر پورے اعزاز کے ساتھ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بھیج دیا اور یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس بیوی اور تمام مسلمانوں کی ماں بن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے خانہ نبوت میں رہنے لگیں یہ سخاوت وشجاعت دین داری اور امانت و دیانت کے ساتھ بہت ہی قوی ایمان والی تھیں ایک مرتبہ ان کے باپ ابوسفیان جو ابھی کافر تھے مدینہ میں ان کے گھر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے بستر پر بیٹھ گئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذرا بھی باپ کی پروانہیں کی اور باپ کو بستر سے اٹھا دیا اور کہا کہ میں ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ ایک ناپاک مشرک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے اس پاک بستر پر بیٹھے اسی طرح ان کے جوش ایمانی اور جذبہ اسلامی کے واقعات عجیب وغریب ہیں جو تاریخوں میں لکھے ہوئے ہیں بہت ہی دین دار اور پاکیزہ عورت تھیں بہت سی حدیثیں بھی یاد تھیں اور انتہائی عبادت گزار اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بے انتہا خدمت گزار اور وفادار بیوی تھیں ۴۴ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات کے خطیرہ میں مدفون ہوئیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، حضرت ام حبیبه رضی الله عنها، ج٤، ص٤٠٣ و مدارج النبوت، ج٢، ص٤٨١)

تبصرہ:۔ **اللہ اکبر!** حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کتنی عبرت خیز اور تعجب انگیز ہے سردار مکہ کی شہزادی ہو کر دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر حبشہ کی دور دراز جگہ میں ہجرت کر کے چلی جاتی ہیں اور پناہ گزینوں کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگتی ہیں۔ پھر بالکل ناگہاں یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر جو پردیس کی زمین میں تنہا ایک سہارا تھا۔ عیسائی ہو کر الگ تھلگ ہو گیا اور کوئی دوسرا سہارا نہ رہ گیا مگر ایسے نازک اور خطرناک وقت

میں بھی ذرا بھی ان کا قدم نہیں ڈگمگایا اور پہاڑ کی طرح دین اسلام پر قائم رہیں۔ اک ذرا بھی ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا نہ انہوں نے اپنے کافر باپ کو یاد کیا نہ اپنے کافر بھائیوں بھتیجوں سے کوئی مدد طلب کی خدا پر توکل کر کے ایک نامانوس پردیس کی زمین میں پڑی خدا کی عبادت میں لگی رہیں یہاں تک کہ خدا کے فضل و کرم اور رحمت للعالمین کی رحمت نے ان کی دستگیری کی اور بالکل اچانک خداوند قدوس نے ان کو اپنے محبوب کی محبوبہ بی بی اور ساری امت کی ماں بنا دیا کہ قیامت تک ساری دنیا ان کو ام المومنین (مومنوں کی ماں) کہہ کر پکارتی رہے گی اور قیامت میں بھی ساری خدائی خدا کے اس فضل و کرم کا تماشا دیکھے گی۔

اے مسلمان عورتو! دیکھو ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور خدا پر توکل کرنے کا پھل کتنا میٹھا اور کس قدر لذیذ ہوتا ہے؟ اور یہ تو دنیا میں اجر ملا ہے ابھی آخرت میں ان کو کیا کیا اجر ملے گا؟ اور کیسے کیسے درجات کی بادشاہی ملے گی؟ اس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ہم لوگ تو ان درجوں اور مرتبوں کی بلندی و عظمت کو سوچ بھی نہیں سکتے اللہ اکبر! اللہ اکبر۔

﴿۷﴾ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے آزاد کردہ غلام اور متبنّی حضرت زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا لیکن خدا کی شان کہ میاں بیوی میں نباہ نہ ہو سکا اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو طلاق دے دی جب ان کی عدت گزر گئی تو اچانک ایک دن یہ آیت اتر پڑی کہ۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔

اس آیت کے نزول ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے مسکراتے ہوئے ارشادفرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری سنادے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا یہ سن کر ایک خادمہ دوڑی ہوئی گئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ خوشخبری سنادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ خوش خبری سن کر اتنی خوشی ہوئی کہ اپنے زیورات اتار کر خادمہ کو انعام میں دے دیئے اور خود سجدہ میں گر پڑیں اور پھر دو ماہ لگاتار شکریہ کا روزہ رکھا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے پر اتنی بڑی دعوت ولیمہ فرمائی کہ کسی بیوی کے نکاح پر اتنی بڑی دعوت ولیمہ نہیں کی تھی تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے نان گوشت کھلایا۔

(شرح العلامة الزرقانی، حضرت زینب بنت جحش ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، ج ٤، ص ٤٠٩۔٤١٢)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس بیبیوں میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس خصوصیت میں سب بیبیوں سے ممتاز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح خود اپنے حبیب سے کر دیا ان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ہاتھ سے کچھ دستکاری کر کے اس کی آمدنی فقراء و مساکین کو دیا کرتی تھیں چنانچہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے میری اس بی بی کی وفات ہوگی جس کے ہاتھ سب بیبیوں سے لمبے ہیں یہ سن کر سب بیبیوں نے ایک لکڑی سے اپنا اپنا ہاتھ ناپا تو حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی وفات اقدس کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی

تو لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ ہاتھ لمبا ہونے سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مراد کثرت سے صدقہ دینا تھا بہر حال اپنی قسم قسم کی صفات حمیدہ کی بدولت یہ تمام ازواج مطہرات میں خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز تھیں ۲۰ھ یا ۲۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر کوچہ و بازار میں اعلان کرا دیا تھا کہ سب لوگ ام المومنین کے جنازہ میں شریک ہوں چنانچہ بہت بڑا مجمع ہوا امیر المومنین نے خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو جنت البقیع میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی دوسری بیویوں کے پہلو میں دفن کیا۔

(شرح العلامة الزرقانی، حضرت زینب بنت جحش ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، ج ٤، ص ٤١٣۔٤١٥)

تبصرہ:۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات سے کس قدر والہانہ محبت اور عشق تھا کہ انہوں نے اپنے نکاح کی خبر سن کر اپنا سارا زیور خوشخبری سنانے والی لونڈی کو دے دیا اور سجدہ شکر ادا کیا اور خوشی میں دو ماہ لگاتار روزہ دار رہیں پھر ذرا ان کی سخاوت پر بھی ایک نظر ڈالو کہ شہنشاہ دارین کی ملکہ ہو کر اپنے ہاتھ کی دستکاری سے جو کچھ کمایا کرتی تھیں وہ فقراء و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اسی لئے محنت و مشقت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی امداد کریں اللہ اکبر محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم اور مسکین نوازی و غریب پروری کے یہ جذبات تمام مسلمان عورتوں کے لئے نصیحت آموز و قابل تقلید شاہکار ہیں خداوند کریم سب عورتوں کو توفیق عطا فرمائے (آمین)

﴿۸﴾ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بچپن ہی سے بہت سخی تھیں غریبوں اور مسکینوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانا کھلایا کرتی تھیں اس لئے لوگ ان کو ''ام المساکین'' (مسکینوں کی ماں) کہا کرتے تھے پہلے مشہور

صحابی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا تھا لیکن جب وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ۳ھ میں ان سے نکاح کر لیا اور یہ ''ام المساکین'' کی جگہ ''ام المومنین'' کہلانے لگیں مگر یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے نکاح کے بعد صرف دو یا تین مہینے زندہ رہیں اور ربیع الاول ۴ھ میں بمقام مدینہ منورہ وفات پا گئیں اور جنت البقیع میں ازواج مطہرات کے پہلو میں مدفون ہوئیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ان کی وفات تک ان سے بے حد خوش رہے اور ان کی وفات کا قلب نازک پر بڑا صدمہ گزرا یہ ماں کی جانب سے حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں ان کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کی بہن میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(شرح العلامة الزرقانی، حضرت زینب ام المساکین و المؤمنین، ج٤، ص٤١٦۔٤١٧)

﴿۹﴾ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کے والد کا نام حارث بن حزن اور والدہ ہند بنت عوف ہیں پہلے ان کا نام ''برہ'' تھا مگر جب یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آ گئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کا نام میمونہ (برکت والی) رکھ دیا ۷ھ عمرۃ القضاء کی واپسی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان سے نکاح فرمایا اور مقام ''سرف'' میں یہ پہلی مرتبہ بستر نبوت پر سوئیں۔ کل چھہتر حدیثیں ان سے مروی ہیں ان کے انتقال کے سال میں اختلاف ہے بعض نے ۵۱ھ بعض نے ۶۱ھ لکھا لیکن ابن اسحٰق کا قول ہے کہ ۶۳ھ میں ان کی وفات مقام ''سرف'' میں ہوئی جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بیوی ہیں جنازہ

بہت آہستہ آہستہ لے کر چلو اوران کی مقدس لاش کو ہلنے نہ دو حضرت یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام سرف میں اسی چھپر کے اندر دفن کیا جس میں پہلی بار ان کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنی قربت سے سرفراز فرمایا تھا

(شرح العلامة الزرقانی،حضرت میمونه ام المؤمنین رضی الله عنها،ج٤،ص٤١٨۔٤٢٣)

تبصرہ:۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سے انتہائی محبت بلکہ عشق تھا انہوں نے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سے نکاح کی تمنا ظاہر کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ میں اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو ہبہ کرتی ہوں اور مجھے مہر لینے کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے چنانچہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے ماں بہنو! دیکھ لو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی مقدس بیبیوں کو حضور سے کیسی والہانہ محبت تھی سبحان اللہ عزوجل! سبحان اللہ عزوجل! کیا کہنا؟ ان امت کی ماؤں کے ایمان کی نورانیت کا۔

﴿۱۰﴾ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ بنی مُصْطَلَق کے سردار اعظم حارث بن ضرار کی بیٹی ہیں غزوہ ''مُرَیْسِیْع'' میں ان کا سارا قبیلہ گرفتار ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قیدی بن چکا تھا اور سب مسلمانوں کے لونڈی غلام بن چکے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے جب حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا تو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادمانی ومسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اسلامی لشکر میں یہ خبر پھیلی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمالیا اس خاندان کا کوئی فرد لونڈی غلام نہیں رہ سکتا چنانچہ اس خاندان کے جتنے لونڈی غلام مسلمانوں کے قبضہ میں تھے سب

کے سب آزاد کر دیئے گئے یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دنیا میں کسی عورت کا نکاح حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے زیادہ مبارک نہیں ثابت ہوا کیونکہ اس نکاح کی وجہ سے تمام خاندان بنی مصطلق کو غلامی سے نجات مل گئی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے میرے قبیلے میں آنے سے پہلے میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ مدینہ کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا آیا اور میری گود میں گر پڑا میں نے خواب کا ذکر نہیں کیا لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے مجھ سے نکاح فرمالیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے ان کا اصلی نام ''برہ'' تھا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کا نام ''جویریہ'' رکھ دیا ان کے دو بھائی عمرو بن حارث وعبداللہ بن حارث اور ان کی ایک بہن عمرہ بنت حارث نے بھی اسلام قبول کر کے صحابی کا شرف پایا حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گزار اور دین دار تھیں نماز فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ اپنے وظیفوں میں مشغول رہا کرتی تھیں ۵۰ ھ میں پینسٹھ برس کی عمر پا کر وفات پائی حاکم مدینہ مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں۔

(شرح العلامة الزرقانی،حضرت جویریة رضی الله عنها،ج٤،ص٤٢٤۔٤٢٨)

تبصرہ:۔ ان کا زندگی بھر کا یہ عمل کہ نماز فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ لگاتار ذکر الٰہی اور وظیفوں میں مشغول رہنا یہ ان عورتوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے جو نماز چاشت تک سوتی رہتی ہیں اللہ اکبر! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بیبیاں تو اتنی عبادت گزار اور دین دار اور امتیوں کا یہ حال زار کہ نوافل کا تو پوچھنا ہی کیا؟ فرائض سے بھی بیزار بلکہ الٹے دن رات طرح طرح کے گناہوں کے آزار میں گرفتار الٰہی عزوجل توبہ! الٰہی عزوجل تیری پناہ۔

﴿۱۱﴾ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خیبر کے سردار اعظم ''حیی بن اخطب'' کی بیٹی اور قبیلہ بنو نضیر کی رئیس اعظم ''کنانہ بن الحقیق'' کی بیوی تھیں جو ''جنگ خیبر'' میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوا یہ خیبر کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کی خاندانی عزت و وجاہت کا خیال فرما کر اپنی ازواج مطہرات اور امت کی ماؤں میں شامل فرما لیا جنگ خیبر سے واپسی میں تین دنوں تک منزل صہبا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کو اپنے خیمہ کے اندر اپنی قربت سے سرفراز فرمایا اور ان کے ولیمہ میں کھجور، گھی، پنیر کا ملیدہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے صحابہ کرام کو کھلایا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو ''پستہ قد'' کہہ دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس قدر غصہ میں بھر کر ڈانٹا کہ کبھی بھی ان کو اتنا نہیں ڈانٹا تھا اسی طرح ایک مرتبہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو ''یہودیہ'' کہہ دیا تو یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اس قدر خفا ہو گئے کہ دو تین ماہ تک ان کے بستر پر قدم نہیں رکھا یہ بہت ہی عبادت گزار اور دین دار ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث و فقہ سیکھنے کا بھی جذبہ رکھتی تھیں چنانچہ دس حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے واقدی نے ۵۰ھ اور ابن سعد نے ۵۲ھ لکھا ہے یہ بھی مدینہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

(شرح العلامة الزرقاني، حضرت صفيه ام المؤمنين رضى الله عنها، ج ٤، ص ٤٢٨ ـ ٤٣١/مدارج النبوة، ام المؤمنين صفية، ج ٢، ص ٤٨٣)

تبصرہ:۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان سے محض اس بنا پر خود نکاح فرما لیا

تا کہ ان کے خاندانی اعزاز واکرام میں کوئی کمی نہ ہونے پائے تم غور سے دیکھو گے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے زیادہ تر جن جن عورتوں سے نکاح فرمایا وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بنا پر ہوا کچھ عورتوں کی بے کسی پر رحم فرما کراور کچھ عورتوں کے خاندانی اعزاز واکرام کو بچانے کے لئے کچھ عورتوں سے اس بنا پر نکاح فرمالیا کہ وہ رنج وغم کے صدموں سے نڈھال تھیں لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کے لئے ان کو اعزاز بخش دیا کہ اپنی ازواج مطہرات میں ان کو شامل کرلیا۔

حضور علیہ الصلوۃ السلام کا اتنی عورتوں سے نکاح فرمانا ہرگز ہرگز اپنی خواہش نفسانی کی بنا پر نہیں تھا اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بیبیوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کوئی بھی کنواری نہیں تھیں بلکہ سب عمر دراز اور بیوہ تھیں حالانکہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم خواہش فرماتے تو کون سی ایسی کنواری لڑکی تھی جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے نکاح کرنے کی تمنا نہ کرتی مگر دربار نبوت کا تو یہ معاملہ ہے کہ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا کوئی قول فعل کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ہوا جو دنیا اور دین کی بھلائی کے لئے نہ ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے جو کہا اور جو کیا سب دین ہی کے لئے کیا بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے جو کیا اور کہا وہی دین ہے بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی ذات اکرم ہی مجسم دین ہے۔

اللھم صل وسلم و بارك علی سیدنامحمد و الہ وصحبہ اجمعین

یہ حضور اکرم شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی وہ گیارہ ازواج مطہرات ہیں جن پر تمام مورخین کا اتفاق ہے ان کا مختصر تذکرہ تم نے پڑھ لیا اگر مفصل حال پڑھنا ہو تو ہماری کتاب ''سیرت المصطفیٰ'' پڑھو۔

اب ہم حضور سلطان دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ان چار شہزادیوں کا مختصر تذکرہ لکھتے ہیں جو صالحات اور نیک بیبیوں کی لڑی میں آبدار موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں۔

﴿۱۲﴾ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلان نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں یہ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہوگئی تھیں اور جنگ بدر کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا تھا مکہ میں کافروں نے ان پر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے ان کا تو پوچھنا ہی کیا حد ہوگئی کہ جب یہ ہجرت کے ارادے سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا اور ایک بدنصیب کافر جو بڑا ہی ظالم تھا ''ہبار بن الاسود'' اس نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کے صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہوگیا یہ دیکھ کر ان کے دیور ''کنانہ'' کو جو اگرچہ کافر تھا ایک دم طیش آ گیا اور اس نے جنگ کے لئے تیر کمان اٹھا لیا یہ ماجرا دیکھ کر ''ابوسفیان'' نے درمیان میں پڑ کر راستہ صاف کرا دیا اور یہ مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے قلب کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا کہ۔

هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِيْ اُصِيْبَتْ فِيَّ○

یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے بہت فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔

پھر ان کے بعد ان کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مکہ سے ہجرت کر

کے مدینہ آ گئے اور دونوں ایک ساتھ رہنے لگے ان کی اولاد میں ایک لڑکا جن کا نام ''علی'' تھا اور ایک لڑکی جن کا نام ''امامہ'' تھا زندہ رہے ابن عساکر کا قول ہے کہ ''علی'' ''جنگ یرموک'' میں شہید ہو گئے حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو بے حد محبت تھی بادشاہ حبشہ نے تحفہ میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربار نبوت میں بھیجی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے یہ انگوٹھی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمائی اس طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی بیش قیمت اور انتہائی خوبصورت ایک ہار نذر کیا تو سب بیبیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم یہ ہار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈالیں گے مگر آپ نے یہ فرمایا کہ میں یہ ہار اس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے یہ فرما کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈال دیا ۸ ھ میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے تبرک کے طور پر اپنا تہبند شریف ان کے کفن میں دے دیا اور نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو قبر میں اتارا ان کی قبر شریف بھی جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

(شرح العلامة الزرقانی،الفصل الثانی فی ذکر اولاده الکرام علیه وعلیهم الصلوة والسلام،ج٤،ص٣١٨۔٣٢١)

تبصرہ:۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی صاحبزادی کو اسلام لانے کی بنا پر کافروں نے جس قدر ستایا اور دکھ دیا اس سے مسلمان بیبیوں کو سبق لینا چاہئے کہ کافروں اور ظالموں کے ظلم پر صبر کرنا ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے گھر والوں کی سنت ہے اور خدا کی راہ میں دین کے لئے تکلیف اٹھانا اور برداشت کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

﴿۱۳﴾ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اعلان نبوت سے سات برس قبل جب کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی عمر شریف کا تینتیسواں سال تھا یہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے ''عتبہ'' سے ہوا تھا مگر ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی کہ ''سورۂ تبت یدا'' نازل ہوئی اس غصہ میں ابولہب کے بیٹے عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا اور ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ کی طرف پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں صاحب الہجرتین (دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

جنگ بدر کے دنوں میں حضرت رقیہ زیادہ بیمار تھیں چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں رہنے کا حکم دے دیا اور جنگ بدر میں جانے سے روک دیا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن جنگ بدر میں فتح مبین کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچے اسی دن بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیس برس کی عمر پا کر مدینہ میں انتقال کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جنگ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کو جنگ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا اور مجاہدین کے برابر مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے ایک فرزند پیدا ہوئے تھے جن کا نام ''عبداللہ'' تھا مگر وہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد ۴ھ میں وفات پا گئے بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر بھی جنت البقیع میں ہے۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام، ج۴، ص۳۲۲۔۳۲۳)

﴿۱۴﴾ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا

یہ بھی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے ''عتیبہ'' سے بیاہی گئی تھیں مگر ''سورۂ تبت یدا'' میں ابولہب کی برائی سن کر ''عتیبہ'' اس قدر طیش میں آ گیا کہ اس نے گستاخی کرتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم پر جھپٹ کر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کے پیراہن شریف کو پھاڑ ڈالا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا کو طلاق دے دی حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کے قلب نازک پر اس گستاخی اور بے ادبی سے انتہائی صدمہ گزرا اور جوش غم سے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کی زبان مبارک سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے کہ۔

''یا اللہ عزوجل! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرما دے''۔

اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ملک شام کے راستہ میں یہ قافلہ کے بیچ میں سویا تھا اور ابولہب قافلہ والوں کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا مگر اچانک ایک شیر آیا اور عتیبہ کے سر کو چبا گیا اور وہ مر گیا حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم نے ۳ھ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ کر دیا مگر ان کے شکم مبارک سے کوئی اولاد نہیں ہوئی ۹ھ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا کی وفات ہوئی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ان کو دفن فرمایا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام، ج٤، ص٣٢٥۔٣٢٧)

﴿۱۵﴾ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

یہ حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ چہیتی اور لاڈلی شہزادی ہیں ان کا نام فاطمہ اور لقب زہرا و بتول ہے اللہ اکبر! ان کے فضائل

اور مناقب اور ان کے درجات و مراتب کا کیا کہنا حدیثوں میں بکثرت ان کے فضائل اور بزرگیوں کا ذکر ہے جن کو مفصل ہم نے اپنی کتاب ''حقانی تقریریں'' میں لکھا ہے ۲ھ میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا اور ان کے شکم مبارک سے تین صاحبزادگان حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و حضرت محسن اور تین صاحبزادیاں زینب ام کلثوم و رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہن پیدا ہوئیں حضرت محسن و رقیہ تو بچپن ہی میں وفات پا گئے حضرت ام کلثوم کی شادی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے شکم مبارک سے ایک فرزند حضرت زید اور ایک صاحبزادی حضرت رقیہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے فرزند عون و محمد کربلا میں شہید ہوئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے وصال کے چھ مہینے بعد ۳ رمضان ۱۱ھ منگل کی رات میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، الفصل الثانی فی ذکر اولاده الکرام علیه وعلیهم الصلوة والسلام، ج ٤، ص ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۹ـ ۳٤۲)

﴿۱٦﴾ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی پھوپھی اور جنتی صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں یہ بہت شیر دل اور بہادر خاتون ہیں جنگ خندق کے موقع پر تمام مجاہدین اسلام کفار کے مقابلہ میں صف بندی کر کے کھڑے تھے اور ایک محفوظ مقام پر سب عورتوں بچوں کو ایک پرانے قلعہ میں جمع کر دیا گیا تھا اچانک ایک یہودی تلوار لے کر قلعہ کی دیوار پھاندتے ہوئے عورتوں کی طرف بڑھا اس موقع پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیلی اس یہودی پر جھپٹ کر پہنچیں اور خیمہ کی ایک چوب اکھاڑ کر اس زور سے اس

یہودی کے سر پر ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور وہ تلوار لئے ہوئے چکرا کر گرا اور مر گیا پھر اسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ کر باہر پھینک دیا یہ دیکھ کر جتنے یہودی عورتوں پر حملہ کرنے کے لئے قلعہ کے باہر کھڑے تھے بھاگ نکلے اسی طرح جنگ احد میں جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ان کی بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کے فرزند حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اپنی ماں اور میری پھوپھی کی بہادری تو دیکھو کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی اکیلی لڑ رہی ہیں اسی طرح جب جنگ احد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور کافروں نے ان کے کان ناک کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شکم چاک کر دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع کر دیا کہ میری پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر رنج و غم میں ڈوب جائیں گی مگر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر بھی لاش کے پاس پہنچ گئیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اجازت لے کر لاش کو دیکھا تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ میں خدا کی راہ میں اس کو کوئی بڑی قربانی نہیں سمجھتی پھر مغفرت کی دعا مانگتے ہوئے وہاں سے چلی آئیں ۲۰ھ میں تہتر برس کی عمر پا کر مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، ذکر بعض مناقب العباس، ج ٤، ص ٤٩٠)

﴿۱۷﴾ ایک انصاریہ عورت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مدینہ کی ایک عورت جو انصار کے قبیلہ کی تھیں ان کو یہ غلط خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جنگ احد میں شہید ہو گئے ہیں تو یہ بے قرار ہو کر گھر سے نکل پڑیں اور

میدان جنگ میں پہنچ گئیں وہاں لوگوں نے ان کو بتایا کہ اے عورت! تیرے باپ اور بھائی اورشوہر تینوں اس جنگ میں شہید ہوگئے یہ سن کراس نے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ میرے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا کیا حال ہے؟ جب لوگوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اگرچہ زخمی ہوگئے ہیں مگر الحمدللہ کہ زندہ سلامت ہیں (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام،غزوۂ احد،باب شأن المرأۃ الدیناریۃ،ج۳،ص۸۶) تو بے اختیار اس کی زبان سے اس شعر کا مضمون نکل پڑا کہ۔

تسلی ہے پناہ بیکساں زندہ سلامت ہے
کوئی پروا نہیں سارا جہاں زندہ سلامت ہے

اللہ اکبر! ایسی شیر دل اور بہادر عورت کا کیا کہنا؟ باپ اور شوہر اور بھائی تینوں کے قتل ہوجانے سے صدمات کے تین تین پہاڑ دل پر گر پڑے ہیں مگر محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے نشہ میں اس کی مستی کا یہ عالم ہے کہ زبانِ حال سے یہ نعرہ اس کی زبان پر جاری ہے کہ۔

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہ دیں تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

﴿۱۸﴾ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ جنگ احد میں اپنے شوہر حضرت زید بن عاصم اوراپنے دو بیٹوں حضرت عمارہ اورحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر میدان جنگ میں کود پڑیں اور جب کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پرحملہ کر دیا تو یہ ایک خنجر لے کر کفار کے مقابلہ میں کھڑی ہوگئیں اور کفار کے تیر وتلوار کے ہر ایک وار کو روکتی رہیں یہاں تک کہ جب ابن قمیہ ملعون نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پرتلوار چلادی تو سیدہ ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس تلور کو

اپنی پیٹھ پر روک لیا چنانچہ ان کے کندھے پر اتنا گہرا زخم لگا کہ غار پڑ گیا پھر خود بڑھ کر ابن قمیہ کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری کہ وہ دوٹکڑے ہو جاتا مگر وہ ملعون دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے بچ گیا اس جنگ میں بی بی ام عمارہ کے سر و گردن پر تیرہ زخم لگے تھے حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک کافر نے جنگ احد میں زخمی کر دیا اور میرے زخم سے خون بند نہیں ہوتا تھا میری والدہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً اپنا کپڑا اپھاڑ کر زخم کو باندھ دیا اور کہا کہ بیٹا اٹھو کھڑے ہو جاؤ اور پھر جہاد میں مشغول ہو جاؤ اتفاق سے وہی کافر سامنے آ گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ اے ام عمارہ رضی اللہ عنہا! دیکھ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہ ہے یہ سنتے ہی حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ میں تلوار کا ایسا بھرپور وار مارا کہ وہ کافر گر پڑا اور پھر چل نہ سکا بلکہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا بھاگا یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ہنس پڑے اور فرمایا کہ اے ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تو خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طاقت اور ہمت عطا فرمائی ہے تو نے خدا کی راہ میں جہاد کیا حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جنت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کے لیے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لیے اس طرح دعا فرمائی کہ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔

یا اللہ عزوجل! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنا دے۔

حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی مجھ پر آجائے تو مجھ کو اس کی کوئی پروانہیں ہے۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص۱۲۶)

تبصرہ:۔ حضرت بی بی صفیہ اور انصاریہ عورت اور حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے تینوں واقعات کو پڑھ کر غور کرو کہ مادر اسلام کی آغوش میں کیسی کیسی شیر دل اور بہادر عورتوں نے جنم لیا ہے ان بہادر خواتین اسلام کے کارناموں کو گردش لیل ونہار قیامت تک کبھی نہیں مٹا سکتی ان کے سینوں میں پتھر کی چٹانوں سے زیادہ مضبوط دل تھا جس میں اسلام کی حرارت کا جوش اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ایسی مستی بھری ہوئی تھی کہ کفار کے لشکروں کا دل بادل ان کی نظروں میں مکھیوں اور مچھروں کا جھنڈ نظر آتا تھا اور ان کے دلوں میں صبر واستقامت کا ایسا سمندر لہریں مار رہا تھا کہ اس کے طوفان میں بڑی بڑی مصیبتوں کے پہاڑ پاش پاش ہو جایا کرتے تھے مگر افسوس! آج کل کی مسلمان عورتوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا چراغ اس طرح بجھ گیا ہے کہ اسلام کا جوش ایمان کا جذبہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مستی جہاد کا نشہ سب کچھ غارت ہو گیا اور دنیا کی محبت اور زندگی کی ہوس نے بدن کے رونگٹے رونگٹے میں خوف و ہراس اور بزدلی کی ایسی آندھی چلا دی ہے کہ کفار کے مقابلہ میں ہر مسلمان عورت رونے اور گڑگڑانے کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتی اے مسلمان عورتو! تم ان جاں باز اور سرفروش جہاد کرنے والی عورتوں کے جذبہ ایمانی اور جوش اسلامی سے سبق سیکھو تم بھی مسلمان عورت ہو اگر کفار کا مقابلہ ہو تو اپنی جان پر کھیل کر اور سر ہتھیلی پر رکھ کر کفار سے لڑتے ہوئے جام شہادت پی لو اور جنت الفردوس میں پہنچ جاؤ خبردار خبردار! کفار کے آگے روتے گڑگڑاتے ہوئے اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے بزدلی کی موت ہرگز نہ مرو اور یاد رکھو کہ وقت سے پہلے ہرگز موت نہیں آسکتی

لہٰذا ڈر خوف و ہراس اور بزدلی سے موت نہیں ٹل سکتی اس لئے بہادر بنو شیر دل بنو اور بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مجاہدانہ سرفروشیوں کا کردار پیش کرو۔

﴿۱۹﴾ حضرت بی بی سُمَیَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت عمار بن یاسر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ہیں اسلام لانے کی وجہ سے مکہ کے کافروں نے ان کو بہت زیادہ ستایا ایک مرتبہ ابوجہل نے نیزہ تان کر ان سے دھمکا کر کہا کہ تو کلمہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ ماردوں گا حضرت بی بی سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سینہ تان کر زور زور سے کلمہ پڑھنا شروع کیا ابوجہل نے غصہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔

(الاستیعاب، کتاب النساء، باب السین ۳۴۲۱، سمیة ام عمار بن یاسر، ج ٤، ص ٤١٩)

تبصرہ:۔ یہ ایک جاں باز مسلمان عورت کا پہلا خون تھا جس سے خدا کی زمین رنگین ہوگئی مگر اس خون کی گرمی نے ہزاروں مسلمان مردوں اور عورتوں میں جوش جہاد کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ بدر و اُحد اور حنین کا میدان کفار کا قبرستان بن گیا اور مکہ و خیبر میں کفر و شرک کے جنگلات کٹ گئے اور ہر طرف اسلام کا باغ پھلنے پھولنے لگا۔

﴿۲۰﴾ حضرت بی بی لُبَیْنَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک لونڈی تھیں ابتداء اسلام ہی میں اسلام کی حقانیت کا نور انکے دل میں چمک اٹھا اور یہ اسلام کے دامن میں آ گئیں کفار مکہ نے ان کو ایسی ایسی دردناک تکلیفیں دیں کہ اگر پہاڑ بھی ان کی جگہ پر ہوتا تو شاید لرز جاتا مگر اس پیکر ایمان کے قدم نہیں ڈگمگائے خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک دامن اسلام میں نہیں آئے تھے اس لونڈی کو

اتنا مارتے تھے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے تھے مگر حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اف نہیں کرتی تھیں بلکہ نہایت ہی جرات و استقلال کے ساتھ کہتی تھیں کہ اے عمر! تم جتنا چاہو مجھ غریب کو مارلو اگر خدا کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو خدا ضرور تم سے انتقام لے گا۔

تبصرہ:۔ حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس ایمانی تقریر کی جہانگیری تو دیکھو کہ ابھی حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زخم نہیں بھرے تھے کہ اسلام کی حقانیت نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح دبوچ لیا کہ وہ بے اختیار دامن اسلام میں آ گئے اور زندگی بھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہے اور حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی غریب و مظلوم لونڈیوں کے سامنے شرم سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے اور ان کمزوروں اور غریبوں سے معافی مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو یہ گرم گرم جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر وزنی پتھر رکھا ہوا دیکھ کر حقارت سے ٹھوکر مار کر گزرتے تھے تھوڑے دن نہیں گزرے کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنے تخت شاہی پر بیٹھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ سیدنا و مولانا بلال یعنی بلال تو ہمارے آقا ہیں اور بلال کی صورت کو کمال ادب اور محبت کے ساتھ دیکھ کر زبان حال سے بھرے مجمعوں میں یہ کہا کرتے تھے کہ۔

بدر اچھا ہے فلک پر نہ ہلال اچھا ہے
چشم بینا ہو تو دونوں سے بلال اچھا ہے

﴿۲۱﴾ حضرت بی بی نَهدیه رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی لونڈی تھیں مگر اسلام لانے پر کافروں نے ان کے ساتھ کیسے کیسے ظالمانہ سلوک کئے اس کی تصویر کھینچنے سے قلم کا سینہ شق ہو جاتا ہے اور ہاتھ کانپنے لگتے ہیں لیکن یہ

اللہ والی بڑی بڑی ماردھاڑ کو برداشت کرتی رہی اور مصیبتیں جھیلتی رہی مگر اسلام سے بال بھر بھی اس کے قدم کبھی بھی نہیں ڈگمگائے یہاں تک کہ وہ دن آ گیا کہ اسلام کو ڈھانے والے خود اسلام کے معمار بن گئے اور اسلام کے خون کے پیاسے اپنے خونوں سے اسلام کے باغ کو سینچ سینچ کر سرخرو بننے لگے۔

(الاصابة فی تمییزالصحابة، رقم۱۲۱۶۳،اُمّ عبیس، ج۸،ص۴۳۴)

﴿۲۲﴾ حضرت بی بی اُمّ عُبَیْس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت بی بی نہدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح یہ بھی لونڈی تھیں اور ان کو بھی کافروں نے بہت ستایا بے حد ظلم وستم کیا لوہا گرم کر کے ان کے بدن کے نازک حصوں پر داغ لگایا کرتے تھے کبھی پانی میں اس قدر ڈبکیاں دیا کرتے تھے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا تھا مار پیٹ کا تو پوچھنا ہی کیا وہ تو ان کافروں کا روزانہ ہی کا محبوب مشغلہ تھا آخر پیارے رسول مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے یار غار صدیق جاں نثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خزانہ خالی کر کے ان مظلوموں کو خرید خرید کر آزاد کر دیا تو ان مصیبت کے ماروں کو کچھ آرام ملا۔

(الاصابة فی تمییزالصحابة، رقم۱۲۱۶۳،اُمّ عبیس، ج۸،ص۴۳۴)

﴿۲۳﴾ حضرت زِنّیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کی ایک لونڈی تھیں انہوں نے بھی جب اسلام قبول کرلیا تو سارا گھر ان کی جان کا دشمن ہو گیا اور ان کافروں نے اتنا مارا کہ ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی تو کافر ان کو یہ طعنہ دینے لگے کہ تو نے ہمارے دیوتاؤں کو چھوڑ دیا تو تیری آنکھیں پھوٹ گئیں اب کہاں ہے تیرا ایک خدا تو کیوں نہیں اس کو بلاتی کہ وہ تیری آنکھوں کو روشن کر دے یہ طعنہ سن کر وہ نہایت جرأت کے ساتھ کہا کرتی تھیں

میں جس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر ایمان لائی ہوں یقیناً وہ خدا کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ہیں اور میرا ایک خدا اگر چاہے گا تو ضرور میری آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور تمہارے سیکڑوں دیوتا میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے کافروں کا یہ طعنہ سنا تو فرمایا کہ اے زنیرہ! تو صبر کر پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے دعا فرما دی تو ان کی آنکھوں میں ایک دم روشنی آ گئی یہ معجزہ دیکھ کر کفار کہنے لگے کہ یہ تو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) کا جادو ہے وہ رسول نہیں ہیں بلکہ وہ تو عرب کے سب سے بڑے جادوگر ہیں (معاذ اللہ)۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(الاستیعاب،باب النساء ، با ب الزای ۳۳۸۸،زنیرۃ مولاۃ ابی بکر الصدیق،ج ٤،ص٤٠٦)

تبصرہ:۔ اے مسلمان ماؤں بہنو! تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ حضرت لبینہ و حضرت نہدیہ و حضرت ام عبیس و حضرت زنیرہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی جاں سوز و دل دوز حکایتوں کو بغور اور بار بار پڑھو اور سوچو کہ ان اللہ والیوں نے اسلام کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں مگر ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسلام سے ان کے قدم نہیں ڈگمگائے ایک تم ہو کہ ذرا کوئی تکلیف پہنچی تو تم گھبرا کر اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتی ہو اور خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی شان میں ناشکری کے الفاظ بولنے لگتی ہو اور ذرا کافروں نے دھونس دی تو تم کافروں کی بولیاں بولنے لگتی ہو خدا کے لئے اے مسلمان مردو اور اے مسلمان عورتو! تم ان اللہ کی مقدس بندیوں کا کردار پیش کرو کہ اپنے ایمان و اسلام پر اتنی مضبوطی کے ساتھ قائم رہو کہ تمہیں دیکھ کر کافروں کی دنیا پکار اٹھے کہ۔

بنائے آسمان بھی اس ستم پر ڈگمگائے گی
مگر مومن کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے گی

﴿۲۴﴾ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ وہ مقدس اور خوش نصیب عورت ہیں کہ انہوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو دودھ پلایا ہے جب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مکہ فتح ہو جانے کے بعد طائف کے شہر پر جہاد فرمایا اس وقت حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک کو زمین پر بچھا کر ان کو اس پر بٹھایا اور انعام واکرام سے بھی نوازا اور یہ سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الحاء ۳۳۳۶،حلیمة السعدیة،ج ٤ ،ص ۳۷٤)

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے اندر ہے۔

تبصرہ:۔ ۱۹۵۹ء میں جب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور جنت البقیع کے مزارات مقدسہ کی زیارتوں کے لئے گیا تو دیکھ کر قلب ودماغ پر رنج وغم اور صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے کہ ظالم نجدی وہابیوں نے تمام مزارات کو توڑ پھوڑ کر اور قبوں کو گرا کر پھینک دیا ہے صرف ٹوٹی پھوٹی قبروں پر چند پتھروں کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں اور صفائی ستھرائی کا بھی کوئی اہتمام نہیں ہے بہرحال سب مقدس قبروں کی زیارت کرتے ہوئے جب میں حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کے سامنے کھڑا ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جنت البقیع کی کسی قبر پر میں نے کوئی گھاس اور سبزہ نہیں دیکھا لیکن حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کو دیکھا کہ بہت ہی ہری اور شاداب گھاسوں سے پوری قبر چھپی ہوئی ہے میں حیرت سے دیر تک اس منظر کو دیکھتا رہا آخر میں نے اپنے گجراتی ساتھیوں سے کہا کہ لوگو! بتاؤ تم لوگوں نے جنت البقیع کی کسی قبر پر بھی گھاس جمی ہوئی دیکھی؟ لوگوں نے کہا کہ ''جی

نہیں''، میں نے کہا کہ حضرت بی بی حلیمہ کی قبر کو دیکھو کہ کیسی ہری ہری گھاس سے یہ قبر سرسبز و شاداب ہو رہی ہے لوگوں نے کہا کہ ''جی ہاں بے شک'' پھر میں نے کہا کہ کیا اس کی کوئی وجہ تم لوگوں کی سمجھ میں آ رہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی نہیں آپ ہی بتائیے تو میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ انہوں نے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنا دودھ پلا پلا کر سیراب کیا تھا تو رب العلمین نے اپنی رحمت کے پانیوں سے ان کی قبر پر ہری ہری گھاس اگا کر ان کی قبر کو سرسبز و شاداب کر دیا ہے میری یہ تقریر سن کر تمام حاضرین پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سب لوگ چیخ مار مار کر رونے لگے اور میں خود بھی روتے روتے نڈھال ہو گیا پھر میرے محبّ مخلص سیٹھ الحاج عثمان غنی چھیپہ رنگ والے احمد آبادی نے عطر کی ایک بڑی سی شیشی جس میں سے دو دو تین تین قطرہ وہ ہر قبر پر عطر ڈالتے تھے ایک دم پوری شیشی انہوں نے حضرت بی بی حلیمہ کی قبر پر انڈیل دی اور روتے ہوئے کہا کہ اے دادی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! خدا کی قسم اگر آپ کی قبر احمد آباد میں ہوتی تو میں آپ کی قبر مبارک کو عطر سے دھو دیتا پھر بڑی دیر کے بعد ہمارے دلوں کو سکون ہوا اور میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لگ بھگ پچاس آدمی میرے پیچھے کھڑے تھے اور سب کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں (یا اللہ عزوجل! پھر دوبارہ یہ موقع نصیب فرما آمین یا رب العلمین)

﴿۲۵﴾ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جب ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کے والد ماجد کی باندی تھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خاطر داری و خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں یہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلّم کو کھانا کھلاتی تھیں، کپڑے پہناتی تھیں، کپڑے دھوتی تھیں جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسامہ بن زید پیدا ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضرت بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کافی دنوں تک مدینہ میں زندہ رہیں اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی اپنی خلافتوں کے دوران حضرت بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت و ملاقات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کی خبر گیری فرماتے تھے۔

(الاستيعاب، كتاب كنى النساء، باب الألف، رقم ٣٥٥٧، ام أيمن خادمة الرسول صلى الله عليه وسلم، ج ٤، ص ٤٧٨)

تبصرہ:۔ ماں بہنو! غور کرو کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنی جلالت شان کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بڑھیا عورت کی زیارت کے لئے ان کے گھر جایا کرتے تھے ایسا کیوں؟ اور کس لئے تھا؟ صرف اس لئے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے یہ تعلق تھا کہ انہوں نے بچپن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خاطر داری اور خدمت گزاری کا شرف پایا تھا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس عمل سے ثابت یہ ہوا کہ جن جن ہستیوں کو بلکہ جن جن چیزوں کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے تعلق رہا ہو ان سے محبت و عقیدت اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان کا ادب و احترام یہ ایمان کا نشان اور ہر مسلمان کی ایمانی شان ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

﴿۲۶﴾ حضرت ام سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے سب سے پیارے خادم حضرت

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام مالک تھا بیوہ ہوجانے کے بعد ان کا نکاح حضرت ابوطلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگیا۔

(الاستیعاب ، کتاب کنی النساء، باب السین ۳۵۹۷، ام سلیم بنت ملحان، ج ٤، ص ٤٩٤)

یہ رشتہ میں ایک طرح سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خالہ ہوتی تھیں اور ان کے بھائی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایک جہاد میں شہید ہوگئے تھے ان سب باتوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ان پر بہت مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے بخاری شریف وغیرہ میں ان کا ایک بہت ہی نصیحت آموز اور عبرت خیز واقعہ لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت ام سلیم کا ایک بچہ بیمار تھا جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو اپنے کام دھندے کے لئے باہر جانے لگے تو اس بچہ کا سانس بہت زور زور سے چل رہا تھا ابھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان پر نہیں آئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہوگیا حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوچا کہ دن بھر کے تھکے ماندے میرے شوہر مکان پر آئیں گے اور بچے کے انتقال کی خبر سنیں گے تو نہ کھانا کھائیں گے نہ آرام کر سکیں گے اس لئے انہوں نے بچے کی لاش کو ایک الگ مکان میں لٹا دیا اور کپڑا اوڑھا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا پھر خوب اچھی طرح بناؤ سنگار کر کے بیٹھ کر شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو گھر میں آئے تو پوچھا کہ بچہ کا کیا حال ہے؟ تو بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہہ دیا کہ اب اس کا سانس ٹھہر گیا ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطمئن ہوگئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سانس کا کھنچاؤ تھم گیا ہے پھر فوراً ہی کھانا سامنے آگیا اور انہوں نے شکم سیر ہوکر کھانا کھایا پھر بیوی کے بناؤ سنگار کو دیکھ کر انہوں نے بیوی سے صحبت بھی کی جب سب کاموں سے فارغ ہوکر بالکل ہی مطمئن

ہو گئے تو بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہا کہ اے میرے پیارے شوہر! مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو برا ماننے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہر گز نہیں امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی دے دینی چاہیے شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہا کہ اے میرے سرتاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ جو ہمارے پاس خدا کی ایک امانت تھا آج خدا نے وہ امانت واپس لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا یہ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ چونک کر اٹھ بیٹھے اور حیران ہو کر بولے کہ کیا میرا بچہ مر گیا؟ بی بی نے کہا کہ ''جی ہاں'' حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو کہا تھا کہ اس کے سانس کا کھنچاؤ تھم گیا ہے بیوی نے کہا کہ جی ہاں مرنے والا کہاں سانس لیتا ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بے حد افسوس ہوا کہ ہائے میرے بچے کی لاش گھر میں پڑی رہی اور میں نے بھر پیٹ کھانا کھایا اور صحبت کی۔ بیوی نے اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ آپ دن بھر کے تھکے ہوئے گھر آئے تھے میں فوراً ہی اگر بچے کی موت کا حال کہہ دیتی تو آپ رنج و غم میں ڈوب جاتے نہ کھانا کھاتے نہ آرام کرتے اس لیے میں نے اس خبر کو چھپایا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ صبح کو مسجد نبوی میں نماز فجر کے لیے گئے اور رات کا پورا ماجرا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم سے عرض کر دیا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے یہ دعا فرمائی کہ تمہاری رات کی اس صحبت میں اللہ تعالٰی خیر و برکت عطا فرمائے اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ اسی رات میں حضرت بی بی ام سلیم کے حمل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اور ان عبداللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔

تبصرہ:۔ مسلمان ماؤں اور بہنو! حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صبر کرنا سیکھو اور شوہر کو آرام پہنچانے کا طریقہ اور سلیقہ بھی اس واقعہ سے ذہن نشین کرو اور دیکھو کہ بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیسی اچھی مثال دے کر شوہر کو تسلی دی اگر ہر آدمی اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے گا اور دیکھو کہ صبر کا پھل خداوند کریم نے کتنی جلدی حضرت بی بی ام سلیم کو دیا کہ حضرت عبداللہ ایک سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیدا ہو گئے اور پھر ان کا گھر عالموں سے بھر گیا۔

﴿۲۷﴾ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں جن کا ذکر تم نے اوپر پڑھا ہے ان کے مکان پر بھی کبھی کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم مسکراتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ کے مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی اپنی امت کے کچھ مجاہدین کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ سمندر میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھے ہوئے جہاد کے لئے جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ لوگ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے رہا کرتے ہیں حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مجاہدین میں شامل فرمائے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سو گئے اور دوبارہ پھر اسی طرح ہنستے ہوئے اٹھے اور یہی خواب بیان فرمایا تو ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم دعا فرمائیے کہ میں ان مجاہدوں میں شامل رہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم پہلے مجاہدین کی صف میں رہو گی چنانچہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور

حکومت میں بحری بیڑہ تیار ہوا اور مجاہدین کشتیوں میں سوار ہونے لگے تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان مجاہدین کی جماعت میں شامل ہوکر جہاد کے لئے روانہ ہوگئیں سمندر سے پار ہوجانے کے بعد یہ اونٹ پر سوار ہونے لگیں تو اونٹ پر سے گر پڑیں اور اونٹ کے پاؤں سے کچل کر ان کی روح پرواز کرگئی اس طرح یہ شہادت کے شرف سے سرفراز ہوگئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب غزو المرأة فی البحر، رقم ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ج ۲، ص ۲۷۵)

تبصرہ:۔ مسلمان بیبیو! حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے جہاد کا شوق اور اسلام پر قربان ہونے کا جذبہ سیکھو ان دونوں بوڑھے میاں بیوی کو بڑھاپے کے باوجود جہاد کا کس قدر شوق تھا؟ اور شہادت کی کتنی زیادہ تمنا تھی اللہ اکبر! اللہ اکبر۔

﴿۲۸﴾ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں یہ اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما شروع ہی میں مسلمان ہوگئے تھے مگر یہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو غصہ میں آگ بگولا ہوکر بہن کے گھر پہنچے کواڑ بند تھے مگر اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سن کر سب گھر والے ادھر ادھر چھپ گئے بہن نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلا کر بولے کہ اے اپنی جان کی دشمن! کیا تو نے بھی اسلام قبول کرلیا ہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر زمین پر پچھاڑ دیا اور مارنے لگے ان کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑنے

لگیں تو ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا طمانچہ مارا کہ کان کے جھومر ٹوٹ کر گر پڑے اور چہرہ خون سے رنگین ہو گیا بہن نے نہایت جرأت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیا کہ عمر! سن لو تم سے جو ہو سکے کر لو مگر اب ہم اسلام سے کبھی ہرگز ہرگز نہیں پھر سکتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہن کا جولہولہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبات میں بھرا ہوا جملہ سنا تو ایک دم ان کا دل نرم پڑ گیا تھوڑی دیر چپ کھڑے رہے پھر کہا کہ اچھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دکھاؤ بہن نے قرآن شریف کے ورقوں کو سامنے رکھ دیا حضرت عمر نے سورۂ حدید کی چند آیتوں کو بغور پڑھا تو کانپنے لگے اور قرآن کی حقانیت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر تھرا گیا جب اس آیت پر پہنچے کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ یعنی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو پھر حضرت عمر ضبط نہ کر سکے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بدن کی بوٹی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر ایک دم اٹھے اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دامن رحمت سے چمٹ گئے اور پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں گئے اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا اس دن سے مسلمانوں کو خوف و ہراس سے کچھ سکون ملا اور حرم کعبہ میں علانیہ نماز پڑھنے کا موقع ملا ورنہ لوگ پہلے گھروں میں چھپ چھپ کر نماز و قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(تاریخ الخلفاء، فصل فی الاخبار الموارد ماجاء فی اسلامه، ص ۹۰)

تبصرہ:۔ اے اسلامی بہنو! حضرت فاطمہ بنت خطاب سے ایمانی جوش اور اسلامی جرأت کا سبق سیکھو۔

﴿۲۹﴾ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی چچی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں یہ حضرت عباس سے پہلے مسلمان ہوگئی تھیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم بھی ان پر بے حد مہربان تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کو دین و دنیا کی بڑی بڑی بشارتیں دی تھیں یہ ہجرت کے لئے بے قرار تھیں مگر یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے سے لاچار تھیں چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے ہجرت نہیں کرسکتی ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

﴿۳۰﴾ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ انصاریہ صحابیہ ہیں اور جنگ بدر میں ابوجہل کو قتل کرنے والے صحابی حضرت معوذ بن عفرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں انہوں نے بیعت الرضوان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا ان پر بڑا خاص کرم تھا ان کی شادی کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ان کے مکان پر تشریف لے گئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں کھجور کا ایک خوشہ نذر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے اس کو قبول فرما کر کچھ سونا یا چاندی ان کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس کے زیور بنوالو امام واقدی نے ان کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت اسماء بنت مخرمہ مدینہ منورہ میں عطر بیچا کرتی تھی وہ عطر لے کر حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کہا کہ تم اس شخص کی بیٹی ہو جس نے اپنے سردار یعنی ابوجہل کو قتل کر دیا؟ تو انہوں نے تڑپ کر جواب دیا میں اس شخص کی بیٹی ہوں

جس نے اپنے غلام یعنی ابوجہل کو قتل کر دیا یہ جواب سن کر عطر بیچنے والی عورت جھلا گئی اور کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے ہاتھ اپنا عطر بیچوں تو حضرت ربیع نے بھی جوش میں آ کر یہ کہہ دیا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تیرا عطر خریدوں تیرے عطر سے تو بدبودار میں نے کسی کا عطر ہی نہیں پایا حضرت ربیع کہتی ہیں اس کا عطر بدبودار نہیں تھا مگر میں نے اس کو جلانے کے لئے اس کے عطر کو بدبودار کہہ دیا تھا کیونکہ وہ ابوجہل کی مداح تھی۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الرّاء ۳۳۷۰،الربیع بنت معوّذ،ج٤،ص۳۹٦)

تبصرہ:۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جرأت ایمانی دیکھو کہ ابوجہل کو سردار کہنے والی عورت کو اس کے منہ پر کیسا دندان شکن جواب دیا کہ اس کا منہ بند ہو گیا اور وہ لاجواب ہوگئی اور بلا شبہ جو کچھ کہا وہ حق ہی کہا ابوجہل ہرگز ہرگز کسی مسلمان کا سردار نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ہر مسلمان کا غلام بلکہ غلام سے بھی ہزاروں درجے بدتر اور کمتر ہے۔

مسلمان بیبیو! کاش تم بھی اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے دشمنوں سے ایسی ہی عداوت اور نفرت رکھو تاکہ تم سنت صحابہ پر عمل کر کے ثواب دارین کی دولت سے مالامال ہو جاؤ۔

﴿۳۱﴾ حضرت ام سَلِیْط رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مدینہ منورہ کی ایک انصاریہ عورت ہیں بڑی بہادر اور اسلام پر جان دینے والی صحابیہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں مدینہ کی عورتوں کے درمیان چادریں تقسیم کر رہے تھے کہ ایک بہت ہی عمدہ چادر بچ گئی تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ یہ چادر میں کس کو دوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ چادر آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیجئے جو آپ کی بیوی ہیں تو آپ نے فرمایا

کہ نہیں ہرگز ہرگز نہیں میں یہ چادر ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں دوں گا بلکہ میری نظر میں اس چادر کی حقدار بی بی ام سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں خدا کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جنگ احد کے دن یہ اور ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں اپنے کندھوں پر مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور مجاہدین اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور پھر ام سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خوش نصیب عورتوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے بیعت کر چکی ہیں حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرما کر وہ چادر حضرت ام سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرما دی۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد،والسیر،باب حمل النساء القرب الی الناس،رقم ۲۸۸۱،ج ۲،ص ۲۷۶)

﴿۳۲﴾ حضرت حولاء بنت تُوَیت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خاندان قریش کی ایک باوقار عورت ہیں شرف صحابیت پایا اور ہجرت کی فضیلت بھی ان کو ملی یہ بہت ہی عبادت گزار صحابیہ ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہ رات بھر جاگ کر عبادت کرتی تھیں ان کا یہ حال سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ سن لو اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا بلکہ تمہیں لوگ اکتا جاؤ گے اس لئے تم لوگ اتنے ہی اعمال کرو جتنے اعمال کی تم طاقت رکھتے ہو اپنی طاقت سے زیادہ کوئی عمل مت کیا کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حولاء بنت تویت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کو مکان کے اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی اور جب یہ گھر میں آئیں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی طرف بہت خصوصی توجہ فرمائی اور ان کی مزاج پرسی فرمائی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! آپ ان پر اس قدر زیادہ توجہ فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں بھی ہمارے گھر بہت زیادہ آیا جایا کرتی تھیں اور پرانے ملاقاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ ایمانی خصلت ہے۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الحاء ۳۳۴۲،الحولاء بنت تویت،ج ٤،ص ۳۷۷)

تبصرہ:۔ اے اسلامی بہنو! حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت اور اپنی مرحومہ بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے اچھے برتاؤ سے سبق سیکھو اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمائے (آمین)

﴿۳۳﴾ حضرت اسماء بنت عُمَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی صحابیہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر جان چھڑکنے والی عورت ہیں مکہ میں جب کافروں نے مسلمانوں کو بے حد ستانا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا چنانچہ جب لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حبشہ کا سفر کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حبشہ کے مہاجرین حبشہ سے مدینہ منورہ چلے آئے جب بی بی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم میں حاضر ہوئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کو صاحب الہجرتین (دو ہجرت والی) کے لقب سے سرفراز فرمایا اور اجر عظیم کی بشارت دی۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الالف ۳۲٦٤،أسماء بنت عمیس،ج ٤،ص ۳٤۷)

﴿۳٤﴾ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں اور حضرت عائشہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر کی ماں ہیں ان کی شکل وصورت اور ان کی بہترین عادتوں

اور خصلتوں کی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں اگر کسی کو حور دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ ام رومان کو دیکھ لے کہ وہ جمال صورت اور حسن سیرت میں بالکل جنت کی حور جیسی ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام ان پر بڑا خاص کرم فرمایا کرتے تھے ۶ ھ میں جب حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ان کی قبر میں اترے اور اپنے دست مبارک سے ان کو سپرد خاک فرمایا اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ یا اللہ عزوجل! ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تیرے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ بہترین سلوک کیا ہے وہ تجھ پر پوشیدہ نہیں لہٰذا تو ان کی مغفرت فرما۔ (الاستیعاب ، کتاب کنی النساء، باب الرّاء ۳۵۸۶، أم اومان، ج ٤، ص ٤٨٩)

تبصرہ:۔ خدا کی عبادت اور پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی محبت واطاعت کی بدولت حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کتنی عظیم سعادت اور کتنی بڑی فضیلت نصیب ہوگئی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا اور بہترین انداز سے ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی۔ یقیناً یہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے اور اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ خداوند کریم کی عبادت اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی محبت واطاعت سے دین و دنیا کی کتنی بڑی بڑی نعمتیں اور دولتیں ملتی ہیں خداوند قدوس تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی عبادت اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی محبت واطاعت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

﴿۳۵﴾ حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سالی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام ان سے بڑی

محبت فرماتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے دروازے کے باہر سے کھڑے ہو کر مکان میں آنے کی اجازت طلب کی ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز سے ملتی جلتی تھی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان کی آواز سنی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد آ گئی اور آپ نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا اور خوش ہو کر فرمایا کہ یا اللہ عزوجل! یہ تو ہالہ آ گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار،باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجة،رقم ۳۸۲۱،ج۲،ص۵٦۵)

﴿۳٦﴾ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں یہ مجاہدین کو پانی پلایا کرتی تھیں اور زخمیوں کا علاج اور ان کی تیمارداری کیا کرتی تھیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے اتنی عاشقانہ محبت تھی کہ جب بھی یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا نام لیتی تھیں تو ہر مرتبہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں کہ ''میرے باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر قربان''

(الاستیعاب ، کتاب کنی النساء ،باب العین ۳٦۲۱،ام عطیة،ج٤،ص۵۰۱)

تبصرہ:۔ مسلمان بیبیو! تم ان اللہ و رسول والی عورتوں کی ان حکایتوں سے سبق سیکھو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے اسی طرح عشق و محبت رکھو کہ محبت رسول ایمان کا نشان بلکہ ایمان کی جان ہے خداوند کریم ہر مسلمان کو یہ کرامت نصیب فرمائے (آمین)

﴿۳۷﴾ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور جنتی صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

بیوی ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر ان ہی کے شکم سے پیدا ہوئے ہجرت کے بعد مہاجرین کے یہاں کچھ دنوں تک اولاد نہیں ہوئی تو یہودیوں کو بڑی خوشی ہوئی بلکہ بعض یہودیوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوگوں نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ کسی مہاجر کے گھر میں بچہ پیدا ہی نہیں ہوگا اس فضاء میں سب سے پہلے جو بچہ مہاجرین کے یہاں پیدا ہوا وہ یہی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے پیدا ہوتے ہی حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس اپنے فرزند کو بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم میں بھیجا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے اپنی مقدس گود میں لے کر کھجور منگائی اور خود چبا کر کھجور کو اس بچے کے منہ میں ڈال دیا اور عبداللہ نام رکھا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی یہ اس بچے کی خوش نصیبی ہے کہ سب سے پہلی غذا جو ان کے شکم میں گئی وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا لعاب دہن تھا چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے بچے کے اس شرف پر بڑا ناز تھا ان کے شوہر حضرت زبیر رشتہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے پھوپھی زاد ہیں مہاجرین میں بہت ہی غریب تھے حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب ان کے گھر میں آئیں تو گھر میں نہ کوئی لونڈی تھی نہ کوئی غلام گھر کا سارا کام دھندا یہی کیا کرتی تھیں یہاں تک کہ گھوڑے کا گھاس دانہ اور اس کی مالش کی خدمت بھی یہی انجام دیا کرتی تھیں بلکہ اونٹ کی خوراک کے لئے کھجوروں کی گٹھلیاں بھی باغوں سے چن کر اور سر پر گٹھری لاد کر لایا کرتی تھیں ان کی یہ مشقت دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ایک غلام عطا فرما دیا تو ان کے کاموں کا بوجھ ہلکا ہوگیا آپ فرمایا کرتی تھیں کہ ایک غلام دے کر گویا میرے والد نے مجھے آزاد کر دیا۔

یہ محنتی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی بہادر اور دل گردہ والی عورت تھیں ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا

توشہ سفر ایک تھیلے میں رکھا گیا اور اس تھیلے کا منہ باندھنے کے لئے کچھ نہ ملا تو حضرت بی بی اسماء نے فوراً اپنی کمر کے پٹکے کو پھاڑ کر اس سے توشہ دان کا منہ باندھ دیا اسی دن سے ان کو ذات النطاقین (دو پٹکے والی) کا معزز لقب ملا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہجرت کی لیکن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کے بعد اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی۔

(الاستيعاب ،باب النساء،باب الالف ۳۲۵۹،أسماء بنت ابی بكر،ج٤،ص ۳٤٥)

۶۳ھ میں واقعہ کربلا کے بعد جب یزید پلید کی فوجوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ظالموں کا مقابلہ کیا اور یزیدی لشکر کو کتوں اور چوہوں کی طرح دوڑا دوڑا کر مارا اس وقت بھی حضرت اسماء مکہ مکرمہ میں موجود رہ کر اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر کی ہمت بڑھاتی اور ان کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں مانگتی رہیں اور جب عبدالملک بن مروان کے زمانہ حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ظالم کی فوجوں کا بھی مقابلہ کیا تو اس خوں ریز جنگ کے وقت بھی حضرت اسماء مکہ مکرمہ میں اپنے فرزند کا حوصلہ بڑھاتی رہیں یہاں تک کہ جب عبداللہ بن زبیر کو شہید کر کے حجاج بن یوسف نے ان کی مقدس لاش کو سولی پر لٹکا دیا اور اس ظالم نے مجبور کر دیا کہ بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چل کر اپنے بیٹے کی لاش کو سولی پر لٹکی ہوئی دیکھیں تو آپ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس تشریف لے گئیں جب لاش کو سولی پر دیکھا تو نہ روئیں نہ بلبلائیں بلکہ نہایت جرأت کے ساتھ فرمایا کہ سب سوار تو گھوڑوں سے اتر گئے لیکن اب تک یہ سوار گھوڑے سے نہیں اترا پھر فرمایا! کہ اے حجاج! تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اس نے تیرے دین کو برباد کر دیا

''اس واقعہ کے بعد بھی چند دنوں حضرت اسماء زندہ رہیں مکہ مکرمہ کے قبرستان میں ماں بیٹے دونوں کی مقدس قبریں ایک دوسرے کے برابر بنی ہوئی ہیں جن کو نجدیوں نے توڑ پھوڑ ڈالا ہے مگر ابھی نشان باقی ہے اور ۱۹۵۹ء میں ان دونوں مزاروں کی زیارت میں نے کی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تبصرہ:۔ اسلامی بہنو! حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی غریبی اور اپنے شوہر کی خدمت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے ان کی محبت پھر ان کی بہادری اور جراءت واستقلال کے ان واقعات کو بار بار پڑھو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو اور یہ بھی سن لو کہ پہلے تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر بہت غریب تھے مگر بہت ہی بڑے مجاہد تھے بہت زیادہ مال غنیمت میں سے حصہ پایا یہاں تک کہ بہت مالدار ہو گئے اور پھر ان کے مالوں میں اس قدر خیر و برکت ہوئی کہ شاید ہی کسی صحابی کے مال میں اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی ہوگی۔

یہ ان کی نیک نیتی اور اسلام کی خدمتوں اور عبادتوں کی برکتوں کے میٹھے میٹھے پھل تھے جو ان کو دنیا کی زندگی میں ملے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان اللہ والیوں کے لئے جو نعمتوں کے خزانے تیار فرمائے ہیں ان کو تو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی کے خیال میں آ سکتا ہے۔

اے اللہ کی بندیو! ہمت کرو اور کوشش کرو اور ان نیک بندیوں کے طریقوں پر چلنے کا پختہ ارادہ کر لو ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ جل شانہ کی امداد و نصرت تمہارا بازو تھام لے گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا بیڑا پار ہو جائے گا بس شرط یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ یہ عزم کر لو کہ ہم ان اللہ والی مقدس بیبیوں کے نقش قدم پر اپنی زندگی کی آخری

سانس تک چلتی رہیں گی اور اسلام کے عقائد و اعمال پر پوری طرح کار بند رہ کر دوسری عورتوں کی اصلاح حال کے لئے بھی اپنی طاقت بھر کوشش کرتی رہیں گی۔

﴿۳۸﴾ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی زاد بہن ہیں اور ان کی کنیت ام سلمہ ہے قبیلہ انصار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ ہیں یہ بہت عقل مند اور ہوش گوش والی عورت تھیں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! میں بہت سی عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی ہوں سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے چنانچہ ہم عورتیں آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی پیروی کا عہد کیا ہے اب صورت حال یہ ہے کہ ہم عورتیں پردہ نشین بنا کر گھروں میں بٹھا دی گئی ہیں اور ہم اپنے شوہروں کی خواہشات پوری کرتی ہیں اور ان کے بچوں کو گود میں لئے پھرتی ہیں اور ان کے گھروں کی رکھوالی کرتی ہیں اور ان کے مالوں اور سامانوں کی حفاظت کرتی ہیں اور مرد لوگ جنازوں اور جہادوں میں شرکت کر کے اجر عظیم حاصل کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان مردوں کے ثوابوں میں سے کچھ ہم عورتوں کو بھی حصہ ملے گا یا نہیں یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے صحابہ کرام علیھم الرضوان سے فرمایا کہ دیکھو اس عورت نے اپنے دین کے بارے میں کتنا اچھا سوال کیا ہے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ اے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تم سن لو اور جا کر عورتوں سے کہہ دو کہ عورتیں اگر اپنے شوہروں کی خدمت گزاری کر کے ان کو خوش رکھیں اور ہمیشہ اپنے شوہروں کی خوشنودی طلب کرتی رہیں اور ان کی فرمانبرداری کرتی رہیں تو مردوں کے اعمال کے برابر ہی عورتوں کو بھی

ثواب ملے گا یہ سن کر حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا مارے خوشی کے نعرہ تکبیر لگاتی ہوئی باہر نکلیں۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الالف ٣٢٦٧،أسماء بنت یزید،ج٤،ص ٣٥٠)

تبصرہ:۔ اسماء بنت یزید کو ثواب آخرت حاصل کرنے کا کتنا شوق اور جذبہ تھا یہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے کاش اس زمانے کی عورتوں میں بھی یہ شوق اور جذبہ ہوتا تو یقیناً یہ عورتیں بھی نیک بیبیوں کی فہرست میں شامل ہو جاتیں اور ثواب سے مالا مال ہو جاتیں۔

﴿٣٩﴾ حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی صحابیہ ہیں جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو یہ حبشہ میں پیدا ہوئیں جب ان کے والدین حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو ان کے باپ ان کو لے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں گئے یہ اس وقت پیلے رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے تھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ بہت اچھا لباس ہے بہت اچھا کپڑا ہے پھر ایک پھولدار چادر جو بہت ہی خوب صورت تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے پیار و محبت سے ان کو اوڑھا دی اور یہ فرمایا کہ اس کو پرانی کر۔ اس کو پھاڑ۔ یہ بہت اچھی لگتی ہے اس دعا کا مطلب یہ تھا کہ تیری عمر خوب بڑی ہوتا کہ اس کو اوڑھتے اوڑھتے پرانی کردے اور بالکل پھٹ جائے چنانچہ اس دعاء نبوی کا یہ اثر ہوا کہ حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس قدر لمبی ہوئی کہ ان کی بڑی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا اور لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم نے نہیں سنا کہ جتنی لمبی عمر انہوں نے پائی ہے اتنی بڑی عمر مدینہ میں کسی نے پائی ہو۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة، رقم ١٢٠٠٤،اُمّ خالد بنت خالد،ج٨،ص ٣٨٥)

تبصرہ:۔ سبحان اللہ عزوجل! عمر لمبی ہو اور پھر ساری عمر نیکیوں کے کمانے میں گزر جائے اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی نیک بخت اور خوش نصیب تھیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنے دست مبارک سے ان کو چادر اوڑھائی اور اپنی مبارک دعاؤں سے ان کو سرفراز کیا جس کا یہ اثر ہوا کہ عمر لمبی ہوئی اور زندگی کا ایک ایک لمحہ نیکیوں اور عبادتوں کی چھاؤں میں گزرا۔

دینی بہنو! تم بھی کوشش کرو کہ جتنی بھی عمر گزرے وہ نیکیوں میں گزرے یہ یقیناً تجارت آخرت ہے کہ جس میں نفع کے سوا کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہو سکتا۔

﴿۴۰﴾ حضرت ام ھانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں فتح مکہ کے سال ۸ھ میں انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا ظہور اسلام سے پہلے ہی ان کی شادی ہبیرہ بن ابی وہب کے ساتھ ہوگئی تھی ہبیرہ اپنے کفر پر اڑا رہا اور مسلمان نہیں ہوا۔

(الاستیعاب ، کتاب کنی النساء، باب الھاء ۳۶۵۶، أم ھانی بنت أبی طالب، ج ٤، ص ٥١٧)

اس لئے میاں بیوی میں جدائی ہوگئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ان کے زخمی دل کو تسکین دینے کے لئے ان کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں خود تم سے نکاح کرلوں انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم! جب میں کفر کی حالت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سے محبت کرتی تھی تو بھلا اسلام کی دولت مل جانے کے بعد میں کیوں نہ آپ سے محبت کروں گی؟ لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں مجھے خوف ہے کہ میرے ان بچوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم ان کا جواب سن کر مطمئن ہوگئے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ دو خصوصیات بہت زیادہ باعث شرف ہیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کافر کو امان اور پناہ دے دی اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کافر کو قتل کرنا چاہا جب ام ہانی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ جس کو تم نے امان دے دی اس کو ہم نے بھی امان دے دی۔

(صحیح البخاری ، کتاب الجزیة ولهوادعة، باب امان النساء، رقم ٣١٧١، ج٢، ص٣٦٧)

دوسری یہ کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کے مکان پر غسل فرمایا اور کھانا نوش فرمایا پھر آٹھ رکعت نماز چاشت ادا فرمائی۔

(صحیح البخاری ، کتاب الغسل، باب التسترفی الغسل عند الناس، رقم ٢٨٠، ج١، ص١١٥)

﴿٤١﴾ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئیں اور چونکہ مفلسی کی وجہ سے سواری کا انتظام نہ ہوسکا اس لئے پیدل چل کر انہوں نے ہجرت کی اور مدینہ منورہ پہنچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے بیعت ہوئیں مدینہ میں ان سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمالیا پھر جب وہ جنگ ''موتہ'' میں شہید ہوگئے تو ان سے جنّتی صحابی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمالیا پھر طلاق دے دی تو دوسرے جنّتی صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح فرمالیا اور ان کے شکم سے ابراہیم وحمید دو فرزند پیدا ہوئے پھر جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی تو فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور چند مہینے زندہ رہ کر وفات پاگئیں یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کی طرف سے بہن ہیں۔

(الاستیعاب ، کتاب کنی النساء، باب الکاف ٣٦٣٧، أم کلثوم بنت عقبة، ج٤، ص٥٠٨)

تبصرہ:۔ مسلمان بہنو! غور کرو کہ انہوں نے اسلام کی محبت میں اپنے گھر اور وطن کو چھوڑ کر پیدل ہجرت کی اور مدینہ جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے بیعت ہوئیں پھر یہ غور کرو کہ انہوں نے یکے بعد دیگرے چار شوہروں سے نکاح کیا اس میں ان عورتوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے جو دوسرا نکاح کرنے کو عیب سمجھتی ہیں اور پوری عمر بلا شوہر کے گزار دیتی ہیں۔

﴿۴۲﴾ حضرت شفاء بنت عبداللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہوگئی تھیں بہت ہی عقل مند اور فضل و کمال والی عورت تھیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ان پر بہت زیادہ شفقت و کرم فرماتے تھے انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ایک مخصوص بستر بنا رکھا تھا کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم دوپہر میں کبھی کبھی ان کے مکان پر قیلولہ فرماتے تھے تو وہ اس بستر کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے لئے بچھا دیتی تھیں دوسرا کوئی شخص بھی نہ اس بستر پر سو سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الشّین ۳۴۳۲،الشفاء أم سلیمان،ج٤،ص۴۲۳)

تبصرہ:۔سبحان اللہ عزوجل! ان کے قلب میں کس قدر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی عظمت اور کتنا نبوت کا احترام تھا کہ جس بستر پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے آرام فرمالیا انہوں نے دوسرے کسی شخص کو بھی اس پر بیٹھنے نہیں دیا یہ بستر حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کے صاحبزادہ حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کے پاس ایک یادگاری تبرک ہونے کی حیثیت سے محفوظ رہا مگر حاکم مدینہ مروان بن حکم اموی نے اس مقدس بچھونے کو ان سے چھین لیا اس طرح یہ تبرک لاپتا ہو کر ضائع ہوگیا۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جاگیر میں ایک

گھر بھی عطا فرمایا تھا جس میں یہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ رہا کرتی تھیں حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بہت قدر کرتے تھے بلکہ بہت سے معاملات میں ان سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے ان کو بچھو کے ڈنک کا زہر اتارنے والا ایک عمل بھی یاد تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان سے فرمایا تھا کہ تم یہ عمل میری بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی سکھا دو الغرض یہ بارگاہ نبوت میں مقرب تھیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے عشق ومحبت کی دولت سے مالا مال تھیں۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الشّین ٣٤٣٢،الشفاء أم سلیمان، ج٤،ص٤٢٣۔٤٢٤)

﴿٤٣﴾ حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں بہت سمجھدار نہایت ہی عقلمند صحابیہ ہیں علمی فضیلت کے علاوہ عبادت میں بھی بے مثال تھیں اپنے شوہر حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سال پہلے ملک شام میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران ان کی وفات ہوئی۔

(الاستیعاب ، کتاب النساء،باب الدال ٣٥٨٤،أم الدرداء، ج٤،ص٤٨٨)

﴿٤٤﴾ حضرت رُبَیِّع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں بہت ہی بہادر اور بلند حوصلہ صحابیہ ہیں ان کے فرزند حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت باکمال ہوئے انصاری خاندان میں قابل فخر عورت تھیں جب ان کے بیٹے حارثہ شہید ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی ورنہ اتنا غم کھاؤں گی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم بھی دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلّم نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الراء ٣٣٧١،الربیع بنت النضر،ج٤،ص٣٩٧)

﴿٤٥﴾ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ ''دوس'' کی ایک صحابیہ ہیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئی تھیں یہ بہت ہی عبادت گزار اور صاحب کرامت بھی تھیں ان کی دو کرامتیں بہت مشہور ہیں جن کو ہم نے اپنی کتاب ''کرامات صحابہ'' میں بھی لکھا ہے ایک کرامت تو یہ ہے کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہی تھیں اور روزہ دار تھیں راستہ میں ایک یہودی کے مکان پر پہنچیں تا کہ روزہ افطار کرلیں اس دشمن اسلام نے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا تا کہ ان کو روزہ افطار کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی بھی نہ مل سکے جب سورج غروب ہو گیا اور ان کو روزہ افطار کرنے کی فکر ہوئی تو اندھیری بند کوٹھڑی میں اچانک کسی نے ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا ڈول ان کے سینہ پر رکھ دیا اور انہوں نے روزہ افطار کرلیا دوسری کرامت یہ ہے کہ ان کے پاس چمڑے کا ایک کُپہ تھا ایک دن انہوں نے اس کپے میں پھونک مار کر اس کو دھوپ میں رکھ دیا تو وہ کُپہ گھی سے بھر گیا پھر ہمیشہ اس کپے میں سے گھی نکلتا رہتا یہاں تک کہ اس کرامت کا چرچا ہو گیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ ام شریک کا کُپہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

(حجة اللّٰه علی العالمین،المطلب الثالث فی ذکر بعض کرامات أصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ،أم تسریك،ص٦٢٣)

﴿٤٦﴾ حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک بڑھیا اور نابینا صحابیہ ہیں جو خدا کی راہ میں اپنا وطن چھوڑ کر اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ رہنے لگی تھیں ان کی بھی ایک کرامت عجیب وغریب ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا ایک بیٹا جو ابھی بچہ تھا اچانک انتقال کر گیا لوگوں نے اس کی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا

اور حضرت ام سائب کو خبر کر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا یہ سن کرانہوں نے آبدیدہ ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا مانگی کہ۔

''یا اللہ عزوجل! تجھ پر ایمان لائی اور میں نے اپنا وطن چھوڑ کر تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی طرف ہجرت کی ہے اس لئے اے میرے اللہ عزوجل! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ تو میرے بچے کی موت کی مصیبت مجھ پر نہ ڈال''۔

حضرت انس بن مالک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا ختم ہوتے ہی ایک دم ان کا بچہ اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر اٹھ بیٹھا اور زندہ ہو گیا۔

(حجة اللّٰه علی العالمین، فی معجزات سید المرسلین،ص۶۲۳)

تبصرہ:۔ اسلامی بہنو! غور کرو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے محبت کرنے والیوں اور عبادت گزار عورتوں کو خداوند کریم نے کیسی کیسی کراموں سے سرفراز فرمایا ہے تم بھی رسول پاک سے سچی محبت رکھو اور قسم قسم کی نیکیوں اور عبادتوں میں اپنی زندگی گزار دو خداوند قدوس بڑا رحیم و کریم ہے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنا فضل و کرم فرما دے اور تم کو بھی صاحب کرامت بنا دے۔

﴿۴۷﴾ حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ انصار کی بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کی مشک کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی نوش فرمالیا تو حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مشک کا منہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الکاف ۳۵۱۱،کبشة الأنصاریة،ج۴،ص۴۶۰)

تبصرہ:۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ حضرات صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے کتنی والہانہ اور عاشقانہ محبت تھی کہ جس چیز کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے تعلق ہو جاتا تھا وہ چیز ان کی نظروں میں باعث تعظیم اور لائق احترام ہو جایا کرتی تھی کیوں نہ ہو کہ یہی ایمان کی نشانی ہے کہ مسلمان نہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی ذات سے محبت کرے بلکہ حضور کی ہر ہر چیز سے بھی محبت کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی ہر چیز کو اپنے لئے قابل تعظیم جانے اور اس کا ایمانی محبت کے ساتھ اعزاز و اکرام کرے۔

﴿۴۸﴾ حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں یہاں تک کہ ''عکاظ'' کے میلے میں ان کے خیمے پر جو سائن بورڈ لگتا تھا اس پر ''ارثی العرب'' (عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو شاعرہ) لکھا ہوتا تھا یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار خلافت میں بھی حاضر ہوئیں ان کی شاعری کا دیوان آج بھی موجود ہے اور علمائے ادب کا اتفاق ہے کہ مرثیہ کے فن میں آج تک خنساء کا مثل پیدا نہیں ہوا ان کے مفصل حالات علامہ ابوالفرج اصفہانی نے اپنی کتاب ''کتاب الاغانی'' میں تحریر کئے ہیں یہ صحابیت کے شرف سے سرفراز ہیں اور بے مثال شعر گوئی کے ساتھ یہ بہت ہی بہادر بھی تھیں محرم ۱۴ھ میں جنگ قادسیہ کے خوں ریز معرکہ میں یہ اپنے چار جوان بیٹوں کے ساتھ تشریف لے گئیں جب میدان جنگ میں لڑائی کی صفیں لگ گئیں اور بہادروں نے ہتھیار سنبھال لئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کے سامنے یہ تقریر کی کہ۔

''میرے پیارے بیٹو! تم اپنے ملک کو دوبھر نہ تھے نہ تم پر کوئی قحط پڑا تھا باوجود اس کے تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں لائے اور فارس کے آگے ڈال دیا۔ خدا کی قسم! جس طرح تم

ایک ماں کی اولاد ہواسی طرح ایک باپ کی بھی ہو میں نے کبھی تمہارے باپ سے بددیانتی نہیں کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا لو جاؤ آخر تک لڑو''۔

بیٹوں نے ماں کی تقریر سن کر جوش میں بھرے ہوئے ایک ساتھ دشمنوں پر حملہ کر دیا جب نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا کہ الٰہی عزوجل! تو میرے بچوں کا حافظ و ناصر ہے تو ان کی مدد فرما۔

چاروں بھائیوں نے انتہائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ چاروں اس لڑائی میں شہید ہو گئے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ سے بے حد متاثر ہوئے اور ان چاروں بیٹوں کی تنخواہیں ان کی ماں حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمانے لگے۔

(الاستیعاب ،باب النساء،باب الخاء ۳۳۵۱،خنساء بنت عمرو السلمیة ج ٤،ص ۳۸۷)

تبصرہ:۔ خواتین اسلام! خدا کے لئے حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل اپنے سینوں میں پیدا کرو اور اسلام پر اپنے بیٹوں کو قربان کر دینے کا سبق اس دین دار اور جاں نثار عورت سے سیکھو جس کے جوش اسلام و جذبہ جہاد کی یاد قیامت تک فراموش نہیں کی جاسکتی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

﴿۴۹﴾ حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ انصار کی ایک صحابیہ ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم ان پر بہت ہی مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے اور ان کی زندگی ہی میں آپ نے ان کو شہادت کی بشارت دی اور ان کو شہیدہ کے لقب سے سرفراز فرمایا جنگ بدر کے موقع پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم! آپ مجھے بھی اس

جنگ میں چلنے کی اجازت دے دیجئے میں زخمیوں کی مرہم پٹی اوران کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے یہ سن کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا یقیناً تم شہیدہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ان کو ان کے گھر کے اندر ان کے ایک غلام اور لونڈی نے قتل کر دیا اور دونوں فرار ہو گئے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑا رنج و قلق ہوا اور آپ نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کرایا اور مدینہ منورہ میں ان دونوں کو پھانسی دی گئی تھی ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت کی خبر سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سچے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم فرمایا کرتے تھے کہ چلو ام ورقہ شہیدہ کی ملاقات کرلیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گھر بیٹھے ان کو شہادت نصیب ہوگئی۔

(الاستیعاب ، کتاب النساء،باب الواو ۳۶۵۸،أم ورقة بنت عبداللّٰہ ج ٤،ص ٥١٩)

تبصرہ:۔ حضرت ام ورقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوق شہادت سے عبرت حاصل کرو۔

﴿۵۰﴾ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت غوث محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی پھوپھی ہیں بڑی عابدہ زاہدہ اور صاحب کرامات ولیہ تھیں ایک مرتبہ گیلان میں بالکل بارش نہیں ہوئی اور لوگ قحط سے پریشان حال ہو کر ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے صحن میں جھاڑو دے کر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یہ کہا کہ۔

رَبِّ اَنَا کَنَسْتُ فَرُشَّ اَنْتَ۔

یعنی اے پروردگار! میں نے جھاڑو دے دیا تو چھڑکاؤ کر دے۔

اس دعا کے بعد فوراً ہی موسلا دھار بارش ہونے لگی اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ نہال اور خوش حال ہو گئے۔

(بھجة الاسرار، ذکر نسبه و صفته، ص ۱۷۳)

تبصرہ:۔ اللہ اکبر! خدا کے نیک بندوں اور نیک بندیوں کی ولایت اور کرامت کا کیا کہنا؟ جو لوگ اولیاء سے عقیدت و محبت نہیں رکھتے وہ بہت بڑے محروم بلکہ منحوس ہیں اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ ان بزرگوں سے عقیدت و محبت رکھے اور فاتحہ پڑھ کر ان کی نیاز دلا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتا رہے اور ان کو وسیلہ بنا کر خدا سے دعائیں مانگتا رہے اولیاء خدا کے محبوب اور پیارے بندے ہیں اس لئے جو مسلمان اولیاء سے الفت و عقیدت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس مسلمان سے خوش ہو کر اس کو اپنا پیارا بندہ بنا لیتا ہے اور طرح طرح کی نعمتوں اور دولتوں سے اس بندے کو مالا مال اور خوش حال بنا دیتا ہے اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں کہ اگر ان کو لکھا جائے تو کتاب بہت موٹی ہو جائے گی۔

﴿۵۱﴾ حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بہت ہی عبادت گزار اور پرہیز گار خدا کی نیک بندی تھیں حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں شاگرد ہیں دن رات میں چھ سو رکعات نفل پڑھا کرتی تھیں اور رات بھر نوافل اور خدا کی یاد میں مصروف رہ کر جاگتی تھیں خدا کے خوف سے کبھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتی تھیں دن میں کبھی کبھی جب بہت زیادہ نیند کا غلبہ ہوتا تھا تو گھنٹہ دو گھنٹہ سو لیا کرتی تھیں اور اپنے نفس سے کہا کرتی تھیں کہ ابھی کیوں سوئیں؟ یہ تو عمل کا وقت ہے جاگ کر جتنا ہو سکے اچھے اچھے عمل کر لینا چاہئے موت کے بعد

جب عمل کا وقت نہیں رہے گا پھر تو قیامت تک سونا ہی ہے کبھی کہا کرتی تھیں کہ میں کیوں سوؤں؟ کیا معلوم کب موت آجائے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوتی رہ جاؤں اور خدا کی یاد سے غافل رہتے ہوئے میرا دم نکل جائے غرض ان پر خوف خدا کا بہت زیادہ غلبہ تھا جو ولایت کی خاص نشانی ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ دولت نصیب فرمائے (آمین)

تبصرہ:۔ اللہ کی بندیو! آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کیسی کیسی نیک بیبیاں اس دنیا میں ہو گئیں کیا تم میں بھی نیک بننے کا کوئی شوق ہے؟ ہائے افسوس! آج کل کی مسلمان عورتوں کی زندگی اور ان کی غفلتوں اور بداعمالیوں کو دیکھ دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ان گناہوں کی نحوست سے خدا کا عذاب نہ اتر پڑے اے سینما دیکھ دیکھ کر جاگنے والیو! کیا خدا کے خوف سے بھی تم کبھی جاگتی رہی ہو اور اے ناول اور جھوٹے افسانے پڑھنے والیو! کیا تمہیں اس کی بھی توفیق ہوئی کہ قرآن اور دینی و ایمانی کتابیں پڑھو؟ سوچو اور عبرت پکڑو اور اپنی حالتوں کو بدلو اور یہ نہ بھولو کہ دنیا کی زندگی چند روزہ اور آنی فانی ہے لہٰذا جلد کچھ آخرت کا کام کرلو۔

﴿۵۲﴾ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ وہ نیک بی بی اور کرامت والی ولیہ ہیں کہ تمام دنیا میں ان کی دھوم مچی ہوئی ہے یہ دن رات خدا کے خوف سے رویا کرتی تھیں اگر ان کے سامنے کوئی جہنم کا ذکر کر دیتا تو یہ مارے خوف کے بے ہوش ہو جایا کرتی تھیں بہت زیادہ نفلی نمازیں پڑھا کرتی تھیں خدا نے ان کا دل اس قدر روشن کر دیا تھا کہ ہزاروں میل کے واقعات کی ان کو خبر ہو جایا کرتی تھی بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کرتی تھیں بڑے بڑے بزرگان دین ان سے دعا لینے کے لئے ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے ان کی کرامتیں اور ان کے اقوال بہت زیادہ ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں۔

﴿۵۳﴾ حضرت فاطمہ نیشا پوریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بڑی اللہ والی ہوئی ہیں مصر کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ اس اللہ والی نیک بی بی سے مجھے بہت زیادہ فیض ملا ہے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ فاطمہ کے برابر بزرگی میں کوئی عورت میری نظر سے نہیں گزری وہ یہ فرمایا کرتی تھیں کہ جو خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے وہ تمام گناہوں میں پڑ جاتا ہے جو منہ میں آتا ہے بک ڈالتا ہے اور جو دل چاہتا ہے کر بیٹھتا ہے اور جو خدا کی یاد میں مصروف رہتا ہے وہ فضول کاموں اور گناہ کی باتوں کے کرنے اور بولنے سے محفوظ رہتا ہے مکہ مکرمہ میں عمرہ کے راستہ میں ۲۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

﴿۵۴﴾ حضرت آمنہ رملیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی بہت بلند مرتبہ اور باکرامت ولیہ ہیں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بہت بڑے محدث اور صاحب کرامت ولی ہیں ان کی ملاقات کے لئے جایا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہو گئے تو حضرت آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی بیمار پرسی کے لئے گئیں اتفاق سے اسی وقت حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عیادت کے لئے آ گئے جب ان کو پتا چلا کہ بی بی آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئی ہوئی ہیں تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ ان بی بی صاحبہ سے ہمارے حق میں دعا کرائیے چنانچہ حضرت بی بی آمنہ رملیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ عزوجل! بشر حافی اور احمد بن حنبل کو جہنم کے عذاب سے امان دے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اسی رات کو ایک پرچہ آسمان سے ہمارے آگے گرا جس میں بسم اللہ کے بعد یہ لکھا ہوا تھا کہ ہم نے بشر حافی اور احمد بن حنبل کو دوزخ

کے عذاب سے امان دے دی اور ہمارے یہاں ان دونوں کے لئے اور بھی نعمتیں ہیں۔

﴿۵۵﴾ حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ پاک باطن عورت بھی اپنے زمانے کی ایک بہت ہی مشہور کرامت والی ولیہ ہیں ان کے زمانے کے ایک بہت بلند مرتبہ باکرامت ولی حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ عزوجل! جنت میں دنیا کی جو عورت میری بیوی بنے گی مجھے وہ عورت دنیا ہی میں ایک مرتبہ دکھا دے خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ عورت ''میمونہ سوداء'' ہے اور وہ کوفہ میں رہتی ہے چنانچہ میں کوفہ گیا اور جب لوگوں سے اس کا پتا ٹھکانا پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانی عورت ہے جو جنگل میں بکریاں چراتی ہے میں اس کی تلاش میں جنگل کی طرف گیا تو یہ دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک ساتھ چل پھر رہے ہیں جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو مجھ سے فرمایا کہ اے عبدالواحد! جاؤ ہماری تمہاری ملاقات بہشت میں ہوگی مجھے بے حد تعجب ہوا کہ ان بی بی صاحبہ کو میرا نام اور میرے آنے کا مقصد کیسے معلوم ہو گیا مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ اے عبدالواحد! کیا تم کو معلوم نہیں کہ روز ازل میں جن جن روحوں کو ایک دوسرے کی پہچان ہو گئی ہے ان میں دنیا کے اندر الفت و محبت پیدا ہو جایا کرتی ہے پھر میں نے پوچھا کہ بھیڑیوں اور بکریوں کو میں ایک ساتھ چرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ جائیے اپنا کام کیجئے مجھے نماز پڑھنے دیجئے میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست کر لیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا ہے۔

تبصرہ:۔ ماں بہنو! یہ مختلف زمانوں کی پچپن باکمال عورتوں کا تذکرہ ہم نے لکھ دیا ہے

تا کہ مسلمان عورتیں ان اللہ والیوں کے حالات و واقعات کو پڑھ کر عبرت اور سبق حاصل کریں اور اپنی اصلاح کر کے دونوں جہان کی صلاح وفلاح حاصل کرنے کا سامان کریں خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے طفیل میں سب کو ہدایت دے اور سب کو صراط مستقیم پر چلا کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے (آمین)

نیک بیبیوں کا انعام

محشر میں بخشی جائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت خدا سے پائیں گی سب نیک بیبیاں

حوران خلد آنکھیں بچھائیں گی راہ میں
جنت میں جب کہ جائیں گی سب نیک بیبیاں

ہر ہر قدم پر نعرہ تکبیر و مرحبا
اعزاز ایسا پائیں گی سب نیک بیبیاں

کوثر بھی سلسبیل بھی پیتی رہیں گی یہ
جنت کے میوے کھائیں گی سب نیک بیبیاں

حق تعالیٰ کا ہوگا انہیں دیدار نصیب
انوار میں نہائیں گی سب نیک بیبیاں

تاروں میں جیسے چاند کی ہوتی ہے روشنی
اس طرح جگمگائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت کے زیورات بہشتی لباس میں
سج دھج کے مسکرائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت کی نعمتوں میں مگن ہو کے وجد میں
نغمات شوق گائیں گی سب نیک بیبیاں

اے بیبیو! نماز پڑھو نیکیاں کرو
انعام خلد پائیں گی سب نیک بیبیاں
تم اعظمی کے پند و نصائح کو مان لو
جلوہ تمہیں دکھائیں گی سب نیک بیبیاں

﴿۸﴾

متفرق ہدایات

یہ آسمانِ ہدایت کے چند تارے ہیں
خدا کرے تمہیں مل جائے روشنی ان سے

دستکاری اور پیشوں کا بیان

اس زمانے میں سینکڑوں تعلیم یافتہ لڑکے اور لڑکیاں ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے ادھر اُدھر مارے مارے پھرتے ہیں اور اپنا خرچ چلانے سے عاجز ہیں۔ اسی طرح بعض لاوارث غریب عورتیں خصوصاً بیوہ عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ہر لڑکا اور ہر لڑکی کوئی نہ کوئی دستکاری اور اپنے ہاتھ کا ہنر ضرور سیکھ لے۔ مگر افسوس کہ ہندوستان کے بعض جاہل مسلمان خصوصاً شرفاء کہلانے والے دستکاری اور ہاتھ کے ہنر کو عیب سمجھتے ہیں بلکہ ہاتھ کے ہنر سے پیشہ کرنے والوں کو حقیر و ذلیل شمار کر کے ان پر طعنہ بازی کرتے رہتے ہیں اور پیشہ ور لوگوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ حد ہوگئی کہ مکر و فریب کر کے رشوت خوروں کی دلالی کر کے یہاں تک کہ چوری کر کے اور بھیک مانگ کر کھانا ان بدبختوں کو گوارا ہے مگر کوئی دست کاری اور پیشہ کرنا ان کو قبول و منظور نہیں۔

عزیز بھائیو اور پیاری بہنو! سن لو کہ دستکاری اور اپنے ہاتھوں کی کمائی اسلام میں بہترین کمائی شمار کی گئی ہے بلکہ قرآن و حدیث میں اس کو نبیوں اور رسولوں کا طریقہ بتایا گیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ کوئی کھانا کبھی اس کھانے سے اچھا اور بہتر نہیں ہوگا جس

کو آدمی اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمائی سے کما کر کھائے اور اللہ عزوجل کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمائی کھاتے تھے یعنی لوہے کی زرہیں بنایا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعمله بیده، رقم ۲۰۷۲، ج۲، ص ۱۱)

اس لیے ماں بہنو! خبردار، خبردار کبھی ہرگز ہرگز کسی دستکاری اور اپنے ہاتھ کے ہنر کو حقیر و ذلیل مت سمجھو، اور اگر کوئی نادان اس کو حقیر سمجھے اور اس کا مذاق اڑائے تو ہرگز اس کی پرواہ مت کرو، اور ضرور کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ لو۔ کہ یہ خدا کے پیارے نبیوں کی صفت ہے اور حلال کمائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمان ہے اس لئے اس پر جی جان سے عمل کرو۔

بعض نبیوں کی دستکاری

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے کھیتی کی حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے اور درزی کا کام کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا پیشہ ہے حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعض مفسّرین نے ان کو نبی بھی کہا ہے وہ زنبیل یعنی ڈلیا اور ٹوکری بنایا کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی جو معماری کا کام ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے تیر بنایا کرتے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد بکریاں چَراتے تھے اور بکریاں پال پال کر ان کو بیچا کرتے تھے حضرت ایوب علیہ السلام بھی اونٹ اور بکریاں چراتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بنایا کرتے تھے جو لوہار کا کام ہے حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بنایا کرتے تھے حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے حضرت عیسٰی علیہ السلام ایک دوکاندار کے ہاں کپڑا رنگتے تھے اور خود ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم اور تمام نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں۔

اگر چہ ان مقدس پیغمبروں کا گزر بسر ان چیزوں پر نہیں تھا مگر یہ تو قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ان پیغمبروں نے ان کاموں کو کیا ہے اور ان دھندوں کو عار اور عیب نہیں سمجھا ہے اسی طرح بڑے بڑے اولیاء اور فقہاء و محدثین میں سے بعض نے کپڑا بنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتا بنانے کا پیشہ کیا ہے کسی نے مٹھائی بنانے کا دھندا کیا ہے کسی نے درزی کا کام کیا ہے۔

بعض آسان دستکاریاں

لڑکوں کے لیے بعض آسان دستکاریاں اور پیشے یہ ہیں سلائی کا ہنر، اور مشین سے کپڑے سینا، کپڑا بنا، سائیکلوں اور موٹروں کی مرمت کرنا بجلی کی فٹنگ کرنا، بڑھئی کا کام، لوہار، معمار اور سنار کا کام کرنا، ٹائپ کرنا، کتابت کرنا، پریس چلانا، کپڑوں کی رنگائی چھپائی، دھلائی کرنا کھیتی کرنا۔

لڑکیوں کے لئے آسان دستکاریاں یہ ہیں سوئٹر بننا، اونی اور سوتی موزے بنانا، چکن کاڑھنا، ٹوپیاں اور کپڑے سی سی کر بیچنا، سوت کاتنا، چوٹیاں بنانا، رسی بٹنا، چارپائی بننا، کتابوں کی جلد بنانا، اچار، چٹنی مربے وغیرہ بنا کر بیچنا۔

لڑکے اور لڑکیاں ان پیشوں اور ہنروں کو اگر سیکھ لیں تو وہ کبھی بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی روزی روٹی کے لئے محتاج نہ رہیں گے۔

نہ تکلیف دو، نہ تکلیف اٹھاؤ

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، رقم ۱۰، ج۱، ص۱۵)

یعنی مسلمان کا اسلامی نشان یہ ہے کہ تمام مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ

سے سلامت رہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہ دے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے اسلامی بھائیوں کے لیے بھی پسند کرے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، رقم ۱۳، ج ۱، ص ۱۶)

ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے لیے یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ تکلیفوں میں مبتلا ہو اور دکھ اٹھائے تو پھر فرمانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مطابق ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے کسی قول و فعل سے کسی کو ایذا اور تکلیف نہ پہنچائے اس لیے مندرج ذیل باتوں کا خاص طور پر ہر مسلمان کو خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

﴿۱﴾ کسی کے گھر مہمان جاؤ یا بیمار پرسی کے لیے جانا ہو تو اس قدر زیادہ دنوں تک یا اتنی دیر تک نہ ٹھہرو کہ گھر والا تنگ ہو جائے اور تکلیف میں پڑ جائے۔

﴿۲﴾ اگر کسی کی ملاقات کے لیے جاؤ تو وہاں اتنی دیر تک مت بیٹھو یا اس سے اتنی زیادہ باتیں نہ کرو کہ وہ اکتا جائے یا اس کے کام میں حرج ہونے لگے کیونکہ اس سے یقیناً اس کو تکلیف ہوگی۔

﴿۳﴾ راستوں میں چارپائی یا کرسی یا کوئی دوسرا سامان برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ روزانہ کی عادت کے مطابق بے کھٹکے تیزی کے ساتھ چلے آتے ہیں اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر الجھ کر گر پڑتے ہیں بلکہ خود ان چیزوں کو راستوں میں ڈالنے والا بھی رات کے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور چوٹ کھا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ کسی کے گھر جاؤ تو جہاں تک ہو سکے ہرگز ہرگز اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو

بعض مرتبہ بہت ہی معمولی چیز بھی گھر میں موجود نہیں ہوتی اور وہ تمہاری فرمائش پوری نہیں کرسکتا ایسی صورت میں اس کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور تم کو بھی اس سے کوفت اور تکلیف ہوگی کہ خواہ مخواہ میں نے اس سے ایک گھٹیا درجے کی چیز کی فرمائش کی اور زبان خالی گئی۔

《۵》ہڈی یا لوہے شیشے وغیرہ کے ٹکڑوں یا خاردار شاخوں کو نہ خود راستوں میں ڈالو نہ کسی کو ڈالنے دو اور اگر کہیں راستوں میں ان چیزوں کو دیکھو تو ضرور راستوں سے ہٹا دو ورنہ راستہ چلنے والوں کو ان چیزوں کے چبھ جانے سے تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ غفلت میں تمہیں کو تکلیف پہنچ جائے اسی طرح کیلے اور خربوزہ وغیرہ کے چھلکوں کو راستوں پر نہ ڈالو ورنہ لوگ پھسل کر گریں گے۔

《۶》 کھانا کھاتے وقت ایسی چیزوں کا نام مت لیا کرو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو کیونکہ بعض نازک مزاج لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔

《۷》جب آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو جھاڑو مت دلواؤ کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔

《۸》 تمہاری کوئی دعوت کرے تو جتنے آدمیوں کو تمہارے ساتھ اس نے بلایا ہے خبردار اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر اس کے گھر نہ جاؤ شاید کھانا کم پڑ جائے تو میزبان کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور مہمان بھی بھوک سے تکلیف اٹھائیں گے۔

《۹》اگر کسی مجلس میں دو آدمی پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہوں تو خبردار تم ان دونوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھ جاؤ کہ ایسا کرنے سے ان دونوں ساتھیوں کو تکلیف ہوگی۔

《۱۰》عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی خوبصورتی یا اس کی

کسی خوبی کا ذکر نہ کرے کیونکہ بعض شوہروں کو اس سے تکلیف ہوا کرتی ہے اسی طرح مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی چال ڈھال کا تذکرہ اور تعریف نہ کرے کیونکہ بیوی کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔

﴿۱۱﴾ کسی دوسرے کے خط کو کبھی ہرگز نہ پڑھا کرو ممکن ہے خط میں کوئی ایسی راز کی بات ہو جس کو وہ ہر شخص سے چھپانا چاہتا ہو تو ظاہر ہے کہ تم خط پڑھ لو گے تو اس کو تکلیف ہوگی۔

﴿۱۲﴾ کسی سے اس طرح کی ہنسی مذاق نہ کرو جس سے اس کو تکلیف پہنچے اسی طرح کسی کو ایسے نام یا القاب سے نہ پکارو جس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

﴿۱۳﴾ جس مجلس میں کسی عیبی آدمی کے عیب کا ذکر کرنا ہو تو پہلے دیکھ لو کہ وہاں اس قسم کا کوئی آدمی تو نہیں ہے ورنہ اس عیب کا ذکر کرنے سے اس آدمی کو تکلیف اور ایذاء پہنچے گی۔

﴿۱۴﴾ دیواروں پر پان کھا کر نہ تھوکو کہ اس سے مکان والے کو بھی تکلیف ہوگی اور ہر دیکھنے والے کو بھی گھن پیدا ہوگی۔

﴿۱۵﴾ دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور تم سے کچھ پوچھتے گچھتے نہ ہوں تو خواہ مخواہ تم ان کو کوئی رائے مشورہ نہ دو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے یہ تکلیف دینے والی بات ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ تم اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہارے کسی قول یا فعل یا طریقے سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور تم خود بلا ضرورت خواہ مخواہ کسی تکلیف میں پڑو۔

آداب سفر

﴿۱﴾ سفر میں روانہ ہونے سے پہلے پیشاب و پاخانہ وغیرہ ضروریات سے فراغت حاصل کرلو۔

﴿۲﴾ اکیلے سفر کرنا خصوصاً خطروں کے دور میں اچھا نہیں ایک دو رفقاء سفر میں ساتھ ہوں تاکہ وقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں یہ مسنون طریقہ ہے۔

﴿۳﴾ سفر میں کم سے کم سامان ہو یہ آرام دہ اور اچھا ہے بعض عورتوں میں یہ عیب ہے کہ وہ سفر میں بہت زیادہ سامان لا دلیا کرتی ہیں جس سے بہت زیادہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے خاص کر سب سے زیادہ مصیبت مردوں کو اٹھانی پڑتی ہے تمام سامانوں کو سنبھالنا لادنا اتارنا مزدوری کے پیسے دینا یہ ساری بلائیں مردوں کے سروں پر نازل ہوتی ہیں عورتیں تو اچھی خاصی بے فکر بیٹھی رہتی ہیں پان چباتی رہتی ہیں اور باتیں بناتی رہتی ہیں۔

﴿۴﴾ لڑاکا اور جھگڑالو آدمیوں کے ساتھ ہرگز سفر نہ کیا کرو ہر قدم پر کوفت اور تکلیف اٹھاؤ گے۔

﴿۵﴾ سفر میں جب تم کسی کے مہمان بنو تو سب سے پہلے پیشاب پاخانہ کی جگہ معلوم کرلو۔

﴿۶﴾ سفر میں مطالعہ کے لیے کوئی کتاب چند کارڈ لفافے پنسل سادہ کاغذ لوٹا گلاس مصلّٰی چاقو سوئی دھاگہ کنگھا آئینہ ضرور ساتھ رکھ لو اگر میزبان کے گھر بستر ملنے کی امید ہو تو خیر ورنہ مختصر بستر بھی ہونا چاہیئے۔

﴿۷﴾ جہاں جانا ہو وہاں دن میں اور جلد پہنچنا چاہیئے بعض مردوں اور عورتوں میں یہ عیب ہے کہ خواہ شہر میں یا سفر میں کہیں بھی جانا ہو تو ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتے ہیں بعض کی گاڑیاں چھوٹ جاتی ہیں اور بلاوجہ تاخیر سے منزل مقصود پر پہنچتے ہیں اور سارا پروگرام بگڑ جاتا ہے۔

اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا محب یا محبوب کون؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا محبّ بن جائے یا اللہ عزوجل اور اس کے رسول کا محبوب بن جائے تو اس کو چاہیئے کہ ہمیشہ سچی بات بولے اور جب اس کو کسی چیز کا امین بنا دیا

جائے تو وہ اس امانت کو ادا کرے اور اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

(شعب الایمان،باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ ۔۔۔الخ،رقم ۱۵۳۳،ج۲،ص ۲۰۱)

مسلمانوں کے عیوب چھپاؤ

رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو دیکھ لے اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کو اللہ تعالٰی اتنا بڑا ثواب عطا فرمائے گا جیسے کہ زندہ درگور کی ہوئی بچی کو کوئی قبر سے نکال کر اس کی پرورش اور اس کی زندگی کا سامان کردے

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب ،باب الشفقۃ والرحمۃ،رقم ۴۹۸۴،ج۳،ص ۷۵)

دل کی سختی کا علاج

ایک شخص نے دربار رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں یہ شکایت کی کہ میرا دل سخت ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ،باب فی کفالۃ الیتیم ورحمتہ۔۔۔الخ،رقم ۱۵،ج۳،ص۲۳۷)

بوڑھوں کی تعظیم کرو

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو جوان آدمی کسی بوڑھے کی تعظیم اس کے بڑھاپے کی بنا پر کرے گا تو اللہ تعالٰی اس کے بڑھاپے کے وقت کچھ ایسے لوگوں کو تیار فرمادے گا جو بڑھاپے میں اس کا اعزاز واکرام کریں گے۔

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی اجلال الکبیر،رقم ۲۰۲۹،ج۳،ص ۴۱۱)

بہترین گھر اور بدترین گھر

حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو اور

مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے کہ اس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب حق الیتیم، رقم ۳۶۷۹، ج ٤، ص ۱۹۳)

غرور اور گھمنڈ کی برائی

غرور یا گھمنڈ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں دیانتداری یا حسب نسب میں یا مال و سامان میں یا عزت و آبرو میں یا کسی اور بات میں دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت ہی قابل نفرت خصلت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں سزا بھگتنے کے بعد داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر، رقم ۹۱، ص ٦٠)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر سرکش اور سخت دل اور متکبر جہنمی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب النار یدخلها الجبارون...الخ، رقم ۲۸۵۳، ص ۱۵۲۷)

اسی طرح ایک تیسری حدیث میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے کہ تین آدمی وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان لوگوں کو دردناک عذاب دے گا ایک بوڑھا زناکار دوسرے جھوٹا بادشاہ تیسرے متکبر فقیر۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال ---الخ، رقم ۱۰۷، ص ٦٨)

دنیا کے لوگ بھی مغرور اور گھمنڈی مردوں اور عورتوں کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اس کے ڈر سے اور اس کے فتنوں

سے بچنے کے لیے ظاہر میں لوگ اس کی آؤ بھگت کر لیتے ہیں مگر دل میں اس کو انتہائی برا سمجھ کراس سے بے انتہا نفرت کرتے ہیں اوراس کے دشمن ہوتے ہیں چنانچہ جب متکبر آدمی پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو کسی کے دل میں ہمدردی اور مروت کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا بلکہ لوگوں کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے بہر حال گھمنڈ وغروراور شیخی مارنا جیسا کہ اکثر مالدار مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے یہ بہت بڑا گناہ اور بہت ہی خراب عادت ہے۔

اگر آدمی اتنی بات سوچ لے کہ میں ایک ناپاک قطرہ سے پیدا ہوا ہوں اور میرے پاس جو بھی مال یا کمال ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور وہ جب چاہے ایک سیکنڈ میں سب لے لے پھر میں گھمنڈ کس بات پر کروں اور اپنی کون سی خوبی پر شیخی ماروں تو ان شاءاللہ یہ بُری خصلت اور خراب عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

بُڑھیا عورتوں کی خدمت

حدیث شریف میں ہے کہ بڑھیا عورتوں اور مسکینوں کی خدمت کرنے کا ثواب اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اور ساری رات عبادت میں مستعدی کے ساتھ کھڑے ہونے والے کو اور لگاتار روزے رکھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاهل، رقم ۵۳۵۳، ج۳، ص ۵۱۱)

لڑکیوں کی پرورش

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائے گا یہ ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے

لیے بھی یہی اجر وثواب ہے یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی لڑکی کو پالے تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے۔

(شرح السنة، کتاب البر و الصلة،باب ثواب کافل الیتیم،رقم ۳۳۵۱،ج۶،ص۴۵۲)

ماں باپ کی خدمت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے سنا کہ وہاں کوئی شخص قرآن مجید کی قرأت کررہا ہے جب میں نے دریافت کیا کہ قرأت کرنے والا کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ کے صحابی حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اے میرے صحابیو! دیکھ لو یہ ہے نیکوکاری اور ایسا ہوتا ہے اچھے سلوک کا بدلہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب لوگوں سے زیادہ بہترین سلوک اپنی ماں کے ساتھ کرتے تھے۔

(شرح السنة، کتاب البر و الصلة،باب بر الوالدین،رقم ۳۳۱۲۔۳۳۱۳،ج۶،ص۴۲۶)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(السنن الترمذی، کتاب البر و الصلة،باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین،رقم ۱۹۰۷،ج۳،ص۳۶۰)

بیٹیاں جہنم سے پردہ بنیں گی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر بھیک مانگنے کے لیے آئی تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا وہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردیا اور خود نہیں کھایا اور چلی گئی اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم مکان میں تشریف لائے اور میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے

کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ مبتلا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔

(صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة والآداب،باب فضل الاحسان الی البنات،رقم ۲۶۲۹،ص۱۴۱۴)

انسان کی تیس غلطیاں

﴿۱﴾ اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی

﴿۲﴾ مصیبتوں میں بے صبر بن کر چیخ پکار کرنا

﴿۳﴾ اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا

﴿۴﴾ دشمن کو حقیر سمجھنا

﴿۵﴾ بیماری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا

﴿۶﴾ اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسروں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا

﴿۷﴾ کسی بدکار کو بار بار آزما کر بھی اس کی چاپلوسی میں آجانا

﴿۸﴾ بیکاری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا

﴿۹﴾ اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا

﴿۱۰﴾ آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا

﴿۱۱﴾ لوگوں کی تکلیف میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا

﴿۱۲﴾ ایک دو ہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کر لینا

﴿۱۳﴾ والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی امید رکھنا

﴿۱۴﴾ کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا

﴿۱۵﴾ ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لیے نیکی کی توقع رکھنا

﴿۱۶﴾ گمراہوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا

﴿۱۷﴾ کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا

﴿۱۸﴾ خود حرام وحلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا

﴿۱۹﴾ جھوٹی قسم کھا کر جھوٹ بول کر دھوکا دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینا

﴿۲۰﴾ علم دین اور دینداری کو عزت نہ سمجھنا

﴿۲۱﴾ خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا

﴿۲۲﴾ فقیروں اور سائلوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا

﴿۲۳﴾ ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا

﴿۲۴﴾ اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ رکھنا

﴿۲۵﴾ بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا

﴿۲۶﴾ خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا

﴿۲۷﴾ بغیر سوچے سمجھے بات کرنا

﴿۲۸﴾ تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا

﴿۲۹﴾ اپنے گھر کا بھید دوسروں پر ظاہر کرنا

﴿۳۰﴾ ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

سلیقہ اور آرام کی چند باتیں

﴿۱﴾ رات کو دروازہ بند کرتے وقت گھر کے اندر اچھی طرح دیکھ بھال لو کہ کوئی اجنبی یا کتا بلی اندر تو نہیں رہ گیا یہ عادت ڈال لینے سے ان شاءاللہ تعالیٰ گھر میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

﴿۲﴾ گھر اور گھر کے تمام سامانوں کو صاف ستھرا رکھو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو۔

﴿۳﴾ سب گھر والے آپس میں طے کرلیں کہ فلاں چیز فلاں جگہ پر رہے گی پھر سب گھر والے اس کے پابند ہو جائیں کہ جب اس چیز کو وہاں سے اٹھائیں تو استعمال کر کے پھر اسی جگہ رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو بغیر پوچھے اور بلا ڈھونڈھے وہ مل جایا کرے اور ضرورت کے وقت تلاش کرنے کی حاجت نہ پڑے۔

﴿٤﴾ گھر کے تمام برتنوں کو دھو مانجھ کر کسی الماری یا طاق پر الٹا کر کے رکھ دو اور پھر دوبارہ اس برتن کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس برتن کو بغیر دھوئے استعمال نہ کرو۔

﴿٥﴾ کوئی جھوٹا برتن یا غذا یا دوا لگا ہوا برتن ہرگز ہرگز نہ رکھ دیا کرو جھوٹے یا غذاؤں اور دواؤں سے آلودہ برتنوں میں جراثیم پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

﴿٦﴾ اندھیرے میں بلا دیکھے ہرگز ہرگز پانی نہ پیئو نہ کھانا کھاؤ۔

﴿۷﴾ گھر یا آنگن کے راستہ میں چارپائی یا کرسی یا کوئی برتن یا کوئی سامان مت ڈال دیا کرو ایسا کرنے سے بعض دفعہ روز کی عادت کے مطابق بے کھٹکے چلے آنے والے کو ٹھوکر ضرور لگتی ہے اور بعض مرتبہ تو سخت چوٹیں بھی لگ جاتی ہیں۔

﴿۸﴾ صراحی کے منہ یا لوٹے کی ٹونٹی سے منہ لگا کر ہرگز کبھی پانی نہ پیو کیونکہ اولاً تو یہ خلاف تہذیب ہے دوسرے یہ خطرہ ہے کہ صراحی یا ٹونٹی میں کوئی کیڑا مکوڑا چھپا ہو اور وہ پانی کے ساتھ پیٹ میں چلا جائے۔

﴿۹﴾ ہفتہ یا دس دنوں میں ایک دن گھر کی مکمل صفائی کے لیے مقرر کرلو کہ اسی دن سب کام دھندا بند کر کے پورے مکان کی صفائی کرلو۔

﴿۱۰﴾ دن رات بیٹھے رہنا یا پلنگ پر سوئے یا لیٹے رہنا تندرستی کے لیے بے حد نقصان دہ ہے مردوں کو صاف اور کھلی ہوا میں کچھ چل پھر لینا اور عورتوں کو کچھ محنت کا کام ہاتھ سے کر لینا تندرستی کے لیے بہت ضروری ہے۔

﴿۱۱﴾ جس جگہ چند آدمی بیٹھے ہوں اس جگہ بیٹھ کر نہ تھوکو نہ کھنکھار نکالو نہ ناک صاف کرو کہ خلاف تہذیب بھی ہے اور دوسروں کے لیے گھن پیدا کرنے والی چیز ہے۔

﴿۱۲﴾ دامن یا آنچل یا آستین سے ناک صاف نہ کرو نہ ہاتھ منہ ان چیزوں سے پونچھو کیونکہ یہ گندگی ہے اور تہذیب کے خلاف بھی۔

﴿۱۳﴾ جوتی اور کپڑا یا بستر استعمال سے پہلے جھاڑ لیا کرو ممکن ہے کوئی موذی جانور بیٹھا ہو جو بے خبری میں تمہیں ڈس لے۔

﴿۱۴﴾ چھوٹے بچوں کو کھلاتے کھلاتے کبھی ہرگز ہرگز اچھال اچھال کر نہ کھلاؤ خدانخواستہ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو بچے کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی۔

﴿۱۵﴾ بیچ دروازہ میں نہ بیٹھا کرو سب آنے جانے والوں کو تکلیف ہوگی اور خود تم بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔

﴿۱۶﴾ اگر پوشیدہ جگہوں میں کسی کے پھوڑا پھنسی یا درد و ورم ہو تو اس سے یہ نہ پوچھو کہ کہاں ہے؟ اس سے خواہ مخواہ اس کو شرمندگی ہوگی۔

﴿۱۷﴾ پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند یا تہبند یا ساڑھی باندھتے ہوئے باہر مت نکلو بلکہ اندر ہی سے باندھ کر باہر نکلو۔

﴿۱۸﴾ جب تم سے کوئی شخص کوئی بات پوچھے تو پہلے اس کا جواب دو پھر دوسرے کام میں لگو۔

﴿۱۹﴾ جو بات کسی سے کہو یا کسی کا جواب دو تو صاف صاف بولو اور اتنے زور سے بولو کہ سامنے والا اچھی طرح سن لے اور تمہاری باتوں کو سمجھ لے۔

﴿۲۰﴾ زبان بند کر کے ہاتھ یا سر کے اشاروں سے کچھ کہنا یا کسی بات کا جواب دینا یہ خلاف تہذیب اور حماقت کی بات ہے۔

﴿۲۱﴾ اگر کسی کے بارے میں کوئی پوشیدہ بات کسی سے کہنی ہو اور وہ شخص اس مجلس میں موجود ہو تو آنکھ یا ہاتھ سے بار بار اس کی طرف اشارہ مت کرو کہ ناحق اس شخص کو طرح طرح کے شبہات ہوں گے۔

﴿۲۲﴾ کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دو یا برتن میں رکھ کر اس کے سامنے پیش کر و دور سے پھینک کر کوئی چیز کسی کو مت دیا کرو شاید اس کے ہاتھ میں نہ پہنچ سکے اور زمین پر گر کر ٹوٹ پھوٹ جائے یا خراب ہو جائے۔

﴿۲۳﴾ اگر کسی کو پنکھا جھلو تو اس کا خیال رکھو کہ اس کے سر یا چہرہ یا بدن کے کسی حصہ میں پنکھا لگنے نہ پائے اور پنکھے کو اتنے زور سے بھی نہ جھلا کرو کہ تم خود یا دوسرے پریشان ہو جائیں۔

﴿۲۴﴾ میلے کپڑے جو دھوبی کے یہاں جانے والے ہوں گھر میں ادھر ادھر پڑا یا بکھرا ہوا زمین پر نہ رہنے دو بلکہ مکان کے کسی کونے میں لکڑی کا ایک معمولی بکس رکھ لو اور سب میلے کپڑوں کو اسی میں جمع کرتے رہو۔

﴿۲۵﴾ اپنے اونی کپڑوں کو کبھی کبھی دھوپ میں سکھا لیا کرو اور کتابوں کو بھی تاکہ کیڑے مکوڑے کپڑوں اور کتابوں کو کاٹ کر خراب نہ کر سکیں۔

﴿۲۶﴾ جہاں کوئی آدمی بیٹھا ہو وہاں گرد و غبار والی چیزوں کو نہ جھاڑو۔

《۲۷》 کسی دکھ یا پریشانی یا غم اور بیماری وغیرہ کی خبروں کو ہرگز اس وقت تک نہیں کہنا چاہیے جب تک کہ اس کی خوب اچھی طرح تحقیق نہ ہوجائے۔

《۲۸》 کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو ہمیشہ ڈھانک کر رکھا کرو اور مکھیوں کے بیٹھنے سے بچاؤ۔

《۲۹》 دوڑ کر منہ اوپر اٹھا کر نہیں چلنا چاہیئے اس میں بہت سے خطرات ہیں۔

《۳۰》 چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر اور پورا پاؤں زمین پر رکھا کرو پنجوں یا ایڑی کے بل چلنا یا پاؤں گھسیٹتے ہوئے چلنا یہ تہذیب کے خلاف بھی ہے۔

《۳۱》 کپڑا پہنے پہنے نہیں سینا چاہیئے۔

《۳۲》 ہر کسی پر اطمینان مت کرلیا کرو جب تک کسی کو ہر طرح سے بار بار آزمانہ لو اس کا اعتبار مت کرلیا کرو خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی جن صاحبہ بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی گھروں میں گھستی پھرتی ہیں اور عورتوں کے مجمع میں بیٹھ کر اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی باتیں کرتی ہیں خبردار خبردار ان عورتوں کو ہرگز ہرگز گھروں میں آنے ہی مت دو دروازے ہی سے واپس کردو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کا صفایا کر ڈالا ہے ان عورتوں میں بعض چوروں اور ڈاکوؤں کی مخبر بھی ہوا کرتی ہیں جو گھر کے اندر گھس کر سارا ماحول دیکھ لیتی ہیں پھر چوروں اور ڈاکوؤں کو ان کے گھروں کا حال بتادیتی ہیں۔

《۳۳》 جہاں تک ہوسکے کوئی سودا سامان ادھار مت منگایا کرو اور اگر مجبوری سے منگانا ہی پڑ جائے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو اور جب روپیہ تمہارے پاس آجائے تو فوراً ادا کردو زبانی یاد پر بھروسا مت کرو۔

﴿۳۴﴾ جہاں تک ہو سکے خرچ چلانے میں بہت زیادہ کفایت سے کام لو اور روپیہ پیسہ بہت ہی انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ کے لیے تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

﴿۳۵﴾ جو عورتیں بہت سے گھروں میں آیا جایا کرتی ہیں جیسے دھوبن نائن وغیرہ ان کے سامنے ہرگز ہرگز اپنے گھر کے اختلاف اور جھگڑوں کو مت بیان کرو کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھروں میں کہتی پھرتی ہیں۔

﴿۳۶﴾ کوئی مرد تمہارے دروازہ پر آ کر تمہارے شوہر کا دوست یا رشتہ دار ہونا ظاہر کرے تو ہرگز اس کو اپنے مکان کے اندر مت بلاؤ نہ اس کا کوئی سامان اپنے گھر میں رکھو نہ اپنا کوئی قیمتی سامان اس کے سپرد کرو ایک غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ اس کے لیے باہر بھیج دو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے ہرگز اس پر بھروسا مت کرو نہ گھر میں آنے دو ایسے لوگوں نے بہت سے گھروں کو لوٹ لیا ہے اسی طرح اگر بے پہچانا ہوا آدمی گھر پر آ کر یا سفر میں کوئی کھانے کی چیز دے تو ہرگز مت کھاؤ وہ لاکھ برا مانے پروا مت کرو بہت سے سفید پوش ٹھگ نشہ والی یا زہریلی چیز کھلا کر گھر والوں یا مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔

﴿۳۷﴾ محبت میں اپنے بچوں کو بلا بھوک کے کھانا مت کھلاؤ نہ اصرار کر کے زیادہ کھلاؤ کہ ان دونوں صورتوں میں بچے بیمار ہو جاتے ہیں جس کی تکلیف تم کو اور بچوں دونوں کو بھگتنی پڑتی ہے۔

﴿۳۸﴾ بچوں کے سردی گرمی کے کپڑوں کا خاص طور پر دھیان لازمی ہے بچے سردی گرمی لگنے سے بیمار ہو جایا کرتے ہیں۔

﴿۳۹﴾ بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا نام بھی یاد کرا دو اور کبھی کبھی پوچھا کرو تا کہ یاد رہے

اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تیرے باپ کا کیا نام ہے؟ تیرے ماں باپ کون ہیں؟ تو اگر بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتا دے گا پھر کوئی نہ کوئی اس کو تمہارے پاس پہنچا دے گا یا تمہیں بلا کر بچہ تمہارے سپرد کر دے گا اور اگر بچے کو ماں باپ کا نام یاد نہ رہا تو بچہ یہی کہے گا کہ میں ابا یا اماں کا بچہ ہوں کچھ خبر نہیں کہ کون ابا؟ کون اماں؟

﴿۴۰﴾ چھوٹے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر گھر سے باہر نہ چلی جایا کرو ایک عورت بچے کے آگے کھانا رکھ کر باہر چلی گئی بہت سے کووں نے بچے کے آگے کا کھانا چھین کر کھا لیا اور چونچ مار مار کر بچے کی آنکھ بھی پھوڑ ڈالی اسی طرح ایک بچے کو بلی نے اکیلا پا کر اس قدر نوچ ڈالا کہ بچہ مر گیا۔

﴿۴۱﴾ کسی کو ٹھہرانے یا کھانا کھلانے پر بہت زیادہ اصرار مت کرو بعض مرتبہ اس میں مہمان کو الجھن یا تکلیف ہو جاتی ہے پھر سوچو کہ بھلا ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور بدنامی ہو۔

﴿۴۲﴾ وزن یا خطرہ والی کوئی چیز کسی آدمی کے اوپر سے اٹھا کر مت دیا کرو خدانخواستہ وہ چیز ہاتھ سے چھوٹ کر آدمی کے اوپر گر پڑی تو اس کا انجام کتنا خطرناک ہوگا؟

﴿۴۳﴾ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینی ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسا سے مت مارو خدانخواستہ اگر کسی نازک جگہ چوٹ لگ جائے تو کتنی بڑی مصیبت سر پر آ پڑے گی۔

﴿۴۴﴾ اگر تم کسی کے گھر مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکے ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے کہہ دو کہ ہم کھانا کھا کر آئے ہیں کیونکہ گھر والے لحاظ کی وجہ سے پوچھیں گے نہیں اور چپکے چپکے کھانا تیار کر لیں گے اور جب کھانا سامنے آ گیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو کھانا کھا کر آئے

ہیں سوچو کہ اس وقت گھر والوں کو کتنا افسوس ہوگا؟

﴿۴۵﴾ مکان میں اگر رقم یا زیور وغیرہ دفن کر رکھا ہے تو اپنے گھروں میں سے جس پر بھروسا ہو اس کو بتادو ورنہ شاید تمہارا اچانک انتقال ہو جائے تو وہ زیور یا رقم ہمیشہ زمین ہی میں رہ جائے گی۔

﴿۴۶﴾ مکان میں جلتا چراغ یا آگ چھوڑ کر باہر مت چلے جاؤ چراغ اور آگ کو مکان سے نکلتے وقت بجھا دیا کرو۔

﴿۴۷﴾ اتنا زیادہ مت کھاؤ کہ چورن کی جگہ بھی پیٹ میں باقی نہ رہ جائے۔

﴿۴۸﴾ جہاں تک ممکن ہو رات کو مکان میں تنہا مت رہو خدا جانے رات میں کیا اتفاق پڑ جائے؟ لاچاری اور مجبوری کی تو اور بات ہے مگر جب تک ہو سکے مکان میں رات کو اکیلے نہیں سونا چاہیئے۔

﴿۴۹﴾ اپنے ہنر پر ناز نہ کرو۔

﴿۵۰﴾ برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا اس لیے صرف خدا پر بھروسا رکھو۔

کار آمد تدبیریں

﴿۱﴾ پلنگ کی پائنتی اجوائن کی پوٹلیاں باندھنے سے اس پلنگ کے کھٹمل بھاگ جائیں گے۔

﴿۲﴾ اگر مچھر دانی میسر نہ ہو اور گرمیوں کے موسم میں مچھر زیادہ تنگ کریں تو بستر پر جا بجا تلسی کے پتے پھیلا دیں مچھر بھاگ جائیں گے۔

﴿۳﴾ لکڑی میں کیل ٹھوکتے ہوئے لکڑی کے پھٹنے کا خطرہ ہو تو اس کیل کو پہلے صابون میں ٹھوکنے کے بعد لکڑی میں ٹھوکنا چاہیے اس طرح لکڑی نہیں پھٹے گی۔

﴿۴﴾ کاغذی لیموں کا رس اگر دن میں چند بار پی لیں تو ملیریا کا حملہ نہیں ہوگا۔

﴿۵﴾ لُو سے بچنے کے لیے تیز دھوپ میں سفر کرتے وقت جیب میں ایک پیاز رکھ لینا چاہیئے۔

﴿۶﴾ ہیضہ کے حملہ سے بچنے کے لیے سرکہ لیموں اور پیاز کا بکثرت استعمال کرنا چاہیئے۔

﴿۷﴾ سبزیوں کو جلد گلانے اور آٹے میں خمیر جلد آنے کے لیے خربوزہ کے چھلکوں کو خوب سکھائیں اور اس کو باریک پیس کر سفوف تیار کرلیں پھر اسی سفوف کو سبزیوں میں جلد گلانے کے لیے ڈالیں اور آٹے میں خمیر جلد آنے کے لیے تھوڑا سفوف آٹے میں ڈال دیا کریں۔

﴿۸﴾ روغن زیتون دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

﴿۹﴾ ہچکی آرہی ہو تو لونگ کھا لینے سے بند ہو جاتی ہے۔

﴿۱۰﴾ سر میں جوئیں پڑ جائیں تو ست پودینہ صابون کے پانی میں حل کر کے سر میں ڈالیں اور سر کو خوب دھوئیں دو تین مرتبہ ایسا کرلینے سے کل جوئیں مر جائیں گی۔

﴿۱۱﴾ لیموں کی پھانک چہرہ پر کچھ دنوں ملنے اور پھر صابون سے دھو لینے سے چہرہ کے کیل مہاسے دور ہو جاتے ہیں۔

﴿۱۲﴾ پیدل چلنے کی وجہ سے اگر پاؤں میں تھکن زیادہ معلوم ہو تو نمک ملے ہوئے گرم پانی میں کچھ دیر پاؤں رکھ دینے سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

﴿۱۳﴾ لیموں کو اگر بھوبل میں گرم کر کے نچوڑیں تو عرق آسانی کے ساتھ دو گنا نکلے گا۔

﴿۱۴﴾ آگ سے جل جائیں تو جلے ہوئے مقام پر فوراً روشنائی لگائیں یا چونا کا پانی ڈالیں یا بروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں گھول کر لگائیں۔

﴿١٥﴾ سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو کاٹنے سے ذرا اوپر فوراً کسی مضبوط دھاگے سے کس کر باندھ دو پھر کاٹنے کی جگہ افیون لگا دو تاکہ وہ جگہ سن ہو جائے پھر بلیڈ سے زخم لگا کر دبا دو تاکہ چند قطرہ خون نکل جائے پھر پیاز کو چولہے میں بھون کر اور نمک ملا کر اس جگہ پر باندھ دیں اور مریض کو سونے نہ دیں یہ فوری ترکیب کر کے پھر ڈاکٹر سے علاج کرائیں اور انجکشن لگوائیں۔

﴿١٦﴾ اگر کوئی سنکھیا یا افیون یا دھتورا کھالے تو فوراً سویہ کا بیج دو تولہ آدھ سیر پانی میں پکا کر اس میں پاؤ بھر گھی ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں اور قے کرائیں جب خوب قے ہو جائے تو دودھ پلائیں اور اگر دودھ سے بھی قے ہو جائے تو بہت اچھا ہے اور مریض کو سونے نہ دیں ان شاءاللہ تعالیٰ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

کیڑوں مکوڑوں کو بھگانا

سانپ:۔ ایک پاؤ نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر گھر کے تمام بلوں سوراخوں اور کونوں میں چھڑک دیں اگر گھر میں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی یہ پانی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہیں آئے گا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ گھر کے بلوں اور دوسرے سب سوراخوں میں رائی ڈال دیں سانپ فوراً ہی مر جائے گا اور اگر اپنے آس پاس رائی ڈال کر سوئیں تو سانپ قریب نہیں آسکتا۔

بچھو:۔ مولی کا عرق اگر بچھو کے اوپر ڈال دیا جائے تو بچھو ضرور مر جائے گا اور اگر بچھو کے سوراخ میں مولی کے چند ٹکڑے ڈال دیئے جائیں تو بچھو سوراخ سے باہر نہیں نکل سکے گا بلکہ سوراخ کے اندر ہی ہلاک ہو جائے گا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ چڑ چِٹا گھاس کی جڑ اگر بچھونے پر رکھ دی جائے تو بچھو بستر پر نہیں چڑھ سکے گا۔

اگر بچھو ڈنک مار دے تو بہروزہ کا تیل لگائیں یا چڑ چِٹا کی جڑ گھس کر لگائیں زہر اتر جائے گا۔

کنکھجورا (گوجر):۔ اگر کسی کے بدن میں چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو شکر اس کے اوپر ڈالیں فوراً ہی اس کے پاؤں کھال میں سے باہر نکل جائیں گے اور اگر پیاز کا عرق کنکھجورہ کے اوپر ڈال دیں تو وہ جگہ بھی چھوڑ دے گا اور پھر فوراً ہی مر جائے گا اور اس کے پاؤں چبھنے سے زخم ہو گیا ہے تو پیاز بھلبھلا کر اس زخم پر باندھنا اکسیر ہے۔

پسّو:۔ اندرائن کے پھل یا جڑ پانی میں بھگو کر تمام گھر میں پانی چھڑک دیں تو اس مکان سے پسو بھاگ جائیں گے۔

چیونٹیاں:۔ ہینگ سے بھاگ جاتی ہیں۔

کپڑوں اور کتابوں کا کیڑا:۔ افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھ دیں تو کپڑے اور کتابیں کیڑوں کے کھانے سے محفوظ رہیں گی۔

زمانہ حمل کی احتیاط و تدابیر

﴿۱﴾ حمل کے زمانے میں عورت کو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی ثقیل غذائیں نہ کھائے جس سے قبض پیدا ہو جائے اور اگر ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت روٹی چاول نہ کھائیں بلکہ صرف شوربہ گھی ڈال کر پی لیں یا دو تین تولہ منقی یا ایک ہڑ کا مربہ کھا لیں۔

﴿۲﴾ حاملہ عورت کو چاہئے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ پڑے اور نہ دوڑ کر چلے اسی طرح اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ نہ اترے اسی طرح سیڑھی پر دوڑ کر نہ چڑھے بلکہ آہستہ آہستہ چڑھے غرض اس کا خیال رکھے کہ پیٹ نہ زیادہ ہلے اور نہ پیٹ کو جھٹکا لگنے دے نہ بھاری بوجھ اٹھائے نہ کوئی سخت محنت کا کام کرے نہ غم اور غصہ کرے نہ دست لانے والی دوائیں کھائے نہ زیادہ خوشبو سونگھے۔

﴿۳﴾ حاملہ عورت کو چلنے پھرنے کی عادت رکھنی چاہئے کیونکہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

﴿٤﴾ حاملہ عورت کو شوہر کے پاس نہیں سونا چاہئے خصوصاً چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

﴿۵﴾ اگر حاملہ عورت کو قے آنے لگے تو پودینہ کی چٹنی یا کاغذی لیموں استعمال کریں۔

﴿٦﴾ اگر حمل کی حالت میں خون آنے لگے تو ''قُرص کہربا'' کھائیں اور فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

﴿۷﴾ اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس عورت کو چار مہینے تک پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز رکھے اور اچھا یہ ہے کہ لنگوٹ باندھے رہے اور بالکل کوئی بوجھ نہ اٹھائے اور نہ محنت کا کوئی کام کرے اور اگر حمل گرنے کے کچھ آثار ظاہر ہوں مثلاً پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے تو فوراً ہی حکیم یا ڈاکٹر کو بلانا چاہئے۔

﴿۸﴾ اگر خدانخواستہ حاملہ کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کو چھڑانا ضروری ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کرے اس سے مٹی کی عادت

چھوٹ جاتی ہے۔

﴿۹﴾ اگر حاملہ کی بھوک بند ہو جائے تو مٹھائی اور مرغن غذائیں چھڑا دیں اور سادہ غذائیں کھلائیں اور اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو ''نمک سلیمانی'' یا ''جوارش کمونی'' کھلائیں بہرحال تیز دواؤں کے استعمال اور انجکشن وغیرہ سے بچنا بہتر ہے ایسی حالت میں علاج سے بہتر پرہیز اور احتیاط ہے۔

﴿۱۰﴾ بعض حاملہ عورتوں کے پیروں پر ورم آ جاتا ہے یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے ولادت کے بعد خود بخود یہ ورم جاتا رہتا ہے۔

زچہ کی تدبیروں کا بیان

﴿۱﴾ حاملہ کو جب نواں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کرانے کی ضرورت ہے اس وقت میں حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہے لہٰذا مندرجہ ذیل تدبیروں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے روزانہ گیارہ عدد بادام مصری میں پیس کر چٹائیں اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنالیں اور دو تولہ روزانہ کھائیں، گائے کا دودھ، جس قدر ہضم ہو سکے پلائیں، مکھن وغیرہ بھی کھلائیں ان سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ جب ولادت کا وقت آ جائے اور دردِ زہ شروع ہو جائے تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے ولادت کی آسانی کے لئے مجرب تعویذات بھی ہیں جن کا ذکر آگے ''عملیات'' کے بیان میں ہم لکھیں گے۔

﴿۳﴾ پیدائش کے وقت کسی ہوشیار دائی یا لیڈی ڈاکٹر کو ضرور بلا لینا چاہیے اناڑی دائیوں

کی غلط تدبیروں سے اکثر زچہ و بچہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

﴿٤﴾ پیدائش کے بعد زچہ کے بدن میں تیل کی مالش بہت مفید ہے جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ ولادت کے بعد چند دنوں تک مالش کرائی جاتی ہے یہ بہت ہی مفید ہے۔

﴿٥﴾ جس عورت کے دودھ بہت کم ہوتا ہو اگر وہ دودھ آسانی کے ساتھ ہضم کرسکتی ہو تو اس کو روزانہ دودھ پینا چاہئے اور مرغ وغیرہ کا مرغن شوربہ اور گاجر کا حلوہ وغیرہ عمدہ غذائیں ہیں اور پانچ ماشہ کلونجی اور پانچ ماشہ تودری سرخ دودھ میں پیس کر پلائیں۔

بچوں کی احتیاط و تدابیر

﴿١﴾ پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیں پھر اس کے بعد سادہ پانی سے غسل دیں تو بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہیں تو یہ بچوں کی تندرستی کے لئے بہت مفید ہے اور نہلانے کے بعد بچوں کے بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کے لئے اکسیر ہے۔

﴿٢﴾ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو یہ بہت مفید ہے۔

﴿٣﴾ بچوں کو خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اونچا رکھیں سر نیچا اور پاؤں اونچے نہ ہونے دیں۔

﴿٤﴾ پیدائش کے بعد بچوں کو ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں روشنی بہت تیز ہو کیونکہ بہت تیز روشنی میں رہنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

﴿٥﴾ جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مسوڑھوں پر

مرغ کی چربی ملا کریں اور روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد بھی ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرتے رہیں۔

﴾٦﴿ جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کچھ کھانے لگے تو خبردار! خبردار بچے کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیں بلکہ نہایت ہی لطیف اور نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں بچے کو کھلائیں اور گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیں اور پھل وغیرہ بھی بچے کو کھلاتے رہیں اور جس قدر ماں باپ کو مقدور ہو بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیں اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ تمام عمر کام آئے گی ہاں اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بار بار نہیں غذا دینی چاہیے جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز نہ دیں۔

﴾٧﴿ بچوں کو مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ دونوں چیزیں بچوں کی صحت کے لئے بہت مضر اور نقصان دینے والی ہیں سوکھے اور تازہ میووں کا بچوں کو کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

﴾٨﴿ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی ہے اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

عملیات

یہ ایماں ہے خدا شاہد کہ ہیں آیات قرآنی
علاج جملہ علتہائے جسمانی و روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں اور قرآن کی مبارک آیتوں وظائف اور دعاؤں میں اس قدر فیوض و برکات اور عجیب عجیب تاثیرات ہیں کہ جن کو دیکھ کر بلاشبہ قدرت خداوندی کا جلوہ نظر آتا ہے بہت سے مریض جن کو تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج کہہ کر مایوس کر دیا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور قرآن مجید کی مقدس آیتوں سے صحیح طریقے پر چارہ جوئی کی گئی تو دم زدن میں بڑے بڑے خوفناک اور بھیانک امراض اس طرح ختم ہو گئے کہ ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا جادو اور آسیب وغیرہ کی بلائیں اتنی خطرناک ہیں کہ حکیموں کی طب اور ڈاکٹروں کی ڈاکٹری اس منزل میں بالکل لاچار ہے لیکن دعاؤں وظیفوں اور قرآنی آیتوں کی تاثیرات قہر الٰہی کی وہ تلوار ہیں کہ جن کی تیز دھار سے جادو ٹونا آسیب سب کے سر قلم ہو جاتے ہیں جادو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور آسیب بھی کبھی بھاگ جاتا ہے اور کبھی گرفتار ہو کر جل جاتا ہے اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند عملیات اور قرآنی آیات کے تعویذات تحریر کر دیں تاکہ اہل حاجت ان کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

اعمال اور دعاؤں کی شرائط

یاد رکھو کہ جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دواؤں کی تاثیر اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب کہ اسی ترکیب سے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط کچھ ترکیبیں کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور فیوض و برکات حاصل نہ ہونگے ان شرائط میں سے سات شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی امید رکھنا نادانی ہے اور وہ سب شرطیں حسب ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ **اکل حلال**:۔ یعنی حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔

﴿۲﴾ **صدق مقال**:۔ یعنی سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔

﴿۳﴾ **اخلاص**:۔ یعنی نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ عزوجل ہی کے لئے کرنا۔

﴿٤﴾ **تقویٰ**:۔ یعنی شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔

﴿۵﴾ **شعائر الٰہی** عزوجل **کی تعظیم**:۔ یعنی اللہ عزوجل کے دین کے ستونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگان دین کا ہمیشہ ادب و احترام کرنا۔

﴿٦﴾ **حضور قلب**:۔ یعنی جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری کے ساتھ پڑھنا۔

﴿۷﴾ **مضبوط عقیدہ**:۔ یعنی جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا اور پختہ عقیدہ رکھنا اگر تذبذب یا تردد رہا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔

وظائف کے ضروری آداب

اوپر ذکر کی ہوئی سات شرطوں کے علاوہ اعمال ووظائف کے کچھ ضروری آداب بھی ہیں ہر عمل کرنے والے کو لازم ہے کہ ان آداب کا بھی لحاظ خیال رکھے ورنہ دعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے آداب دعا اور وظائف کی تعداد یوں تو بہت زیادہ ہے مگر ہم ان میں سے چند نہایت ہی اہم اور ضروری آداب کا تذکرہ کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

﴿۱﴾ **بارگاہ حق میں عجز و نیاز:۔** یعنی ہر عمل کرنے یا تعویذات لکھنے کے وقت نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ خداوند قدوس کی بارگاہ میں عاجزی و نیازمندی کا اظہار کرے۔

﴿۲﴾ **صدقہ و خیرات:۔** یعنی ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کچھ صدقہ و خیرات کرے۔

﴿۳﴾ **درود شریف:۔** یعنی ہر عمل ہر وظیفہ کے اول و آخر درود شریف کا ورد کرے۔

﴿۴﴾ **بار بار دعا مانگے :۔** یعنی وظیفوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کر دے بلکہ بار بار گڑ گڑا کر خدا سے دعا مانگے۔

﴿۵﴾ **تنہائی:۔** یعنی جہاں تک ہو سکے ہر دعا اور وظیفہ وغیرہ عملیات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمد و رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔

﴿۶﴾ **کسی کو نقصان نہ پہنچائے :۔** یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہرگز ہرگز نہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔

﴿۷﴾ **خوراک میں کمی:۔** یعنی جب کوئی عمل کرے یا وظیفہ پڑھے تو اس

دوران میں بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے بھر پیٹ نہ کھائے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔

﴿۸﴾ **پاکی اور صفائی:۔** اعمال اور وظائف پڑھنے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال ولحاظ رکھے بلکہ خوشبو بھی استعمال کرے اور ظاہری پاکی و صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔

﴿۹﴾ **پاک روشنائی :۔** جو تعویذ لکھے وہ زعفران سے لکھے یا ایسی روشنائی سے لکھے جس میں سپرٹ نہ پڑی ہو بلکہ اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی روشنائی ہونی چاہیے جو زمزم شریف میں گھولی ہوئی ہو یا دریاؤں کے جاری پانی میں۔

﴿۱۰﴾ **اچھی ساعت اچھی نیت:۔** ہر عمل اچھی ساعت میں کرے اور ہر تعویذ اچھی ساعت میں قبلہ رو ہو کر لکھے اور تعویذ لکھتے وقت ہرگز کوئی طمع اور لالچ دل میں نہ لائے بلکہ اخلاص کے ساتھ تعویذ لکھ کر حاجت مندوں کو دے ہاں اگر لوگ اپنی طرف سے تعویذوں کا نذرانہ خوشی کے ساتھ پیش کریں تو اس کو رد نہ کرے۔

سفلی و رحمانی عملیات

عملیات کی دو قسمیں ہیں ایک سفلی، دوسرے رحمانی۔ سفلی عملیات ناجائز اور حرام ہیں بلکہ ان میں سے بعض صریح کفر اور شرک ہیں لہٰذا تمام سفلی عملیات جادو ٹونا وغیرہ کوئی مسلمان کبھی ہرگز ہرگز نہ کرے ورنہ ایمان برباد ہو جائے گا ہاں رحمانی عملیات جائز ہیں جو قرآن شریف کی آیتوں اور مقدس دعاؤں کے ذریعہ کئے جاتے ہیں مگر رحمانی عمل بھی اسی وقت جائز ہیں جب کہ شریعت اجازت دے مثلاً دشمنی ڈالنے کے لئے کوئی رحمانی عمل کیا جائے تو یہ

اسی صورت میں جائز ہوگا کہ شریعت اس کو جائز قرار دے چنانچہ کسی مرد وعورت میں ناجائز تعلق ہوگیا ہے تو ان دونوں میں عداوت ڈالنے کے لئے کوئی رحمانی عمل کرنا جائز ہے بلکہ ثواب کا کام ہے کہ دونوں کو گناہ سے بچانا مقصود ہے لیکن میاں بیوی یا بھائی بھائی کے درمیان دشمنی ڈالنے کے لئے کوئی رحمانی عمل کرنا حرام اور گناہ ہے۔

موکلاتی عملیات سے بچتے رہو

رحمانی عملیات کی دو قسمیں ہیں ایک موکلاتی جو موکلوں کے واسطہ سے ہوتا ہے دوسرے غیر موکلاتی جس میں موکلوں کا واسطہ نہیں ہوتا اگرچہ موکلاتی عملیات بہت ہی موثر ہوا کرتے ہیں لیکن ان میں بڑے بڑے خطرات بھی ہیں بلکہ جان کا بھی ڈر رہتا ہے اس لئے موکلاتی عملیات سے ہمیشہ دور ہی بھاگتے رہنا چاہیئے جو لوگ بھی موکلاتی عملیات کے چکر میں پڑے وہ خطرات کے بھنور میں پھنس گئے کوئی کوڑھی ہوا کوئی پاگل ہوگیا کوئی جان سے مارا گیا شیخ کامل کی تعلیم و اجازت موکلاتی عملیات میں انتہائی ضروری ہے اور اس زمانے میں ''شیخ کامل'' کا ملنا بہت دشوار ہے اس لئے ہم یہاں چند غیر موکلاتی عملیات لکھتے ہیں ان عملیات میں موکلوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے اور ہر سنی مسلمان مرد وعورت جو پابند شریعت ہوں ان سب کو ان اعمال وتعویذات کے کرنے کی اجازت ہے وہ اگر شرائط و آداب کی پابندی کریں گے تو فائدہ اٹھائیں گے ورنہ فائدہ سے محروم رہیں گے لیکن بہر حال ان کو نہ کوئی خطرہ ہوگا نہ کوئی نقصان واللہ تعالیٰ اعلم۔

خواص بسم اللہ الرحمن الرحیم

''بسم اللہ شریف'' کے خواص اور اس آیت مبارکہ کی خاصیتیں بہت ہیں ان میں سے چند فوائد یہاں لکھے جاتے ہیں جو بزرگوں کے مجرب اور آزمودہ ہیں۔

ہر طرح کی حاجت روائی:۔ اگر کوئی سخت مشکل یا حاجت پیش آ جائے تو بدھ جمعرات اور جمعہ کو مسلسل تین دن روزے رکھے اور جمعہ کا غسل کر کے نماز جمعہ کے لئے جائے اور کچھ خیرات بھی کرے پھر نماز جمعہ کے بعد یہ دعا پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دل لگا کر اور گڑگڑا کر خدا سے دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ط عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُO وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ط اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ط لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط اَلَّذِیْ مَلَئَتْ عَظْمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ وَعَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِيَنِیْ مَسْئَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(فیوض قرآنی بحوالہ الترغیب وَالتَّرهِیب و مفتاح الحسن وغیرہ)

لفظ حاجتی کے بعد اپنی ضرورت کا نام ذکر کرو۔

جس صحابی سے یہ دعا منقول ہے ان کا ارشاد ہے کہ یہ دعا نادانوں کو ہرگز مت سکھاؤ کیونکہ وہ ناجائز کاموں کے لئے پڑھیں گے اور گناہوں میں مبتلا ہوں گے بزرگوں کے فرمان کے مطابق میں بھی سخت تاکید کرتا ہوں کہ ناجائز کاموں کے لئے کبھی ہرگز اس دعا کو نہ پڑھنا ورنہ سخت نقصان اٹھاؤ گے۔

دشمنی دور ہو جائے اور محبت پیدا ہو جائے :۔

اگر پانی پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر مخالف کو پلا دو تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مخالفت چھوڑ دے گا اور محبت کرنے لگے گا اور اگر موافق کو پلا دو تو محبت بڑھ جائے گی۔

(فیوض قرآنی)

ہر درد و مرض دور ہو جائے:۔ جس درد یا مرض پر تین روز تک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضور دل سے پڑھ کر دم کیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے آرام ہو جائے گا۔ (فیوض قرآنی)

چور اور اچانک موت سے حفاظت:۔ اگر رات کو سوتے وقت ۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لو تو ان شاء اللہ تعالیٰ مال و اسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت ہوگی۔ (فیوض قرآنی)

حاجتوں کے لئے بسم اللہ اور نماز:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھو کہ جب ایک ہزار مرتبہ ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنی مراد کے لئے دعا مانگو پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگو غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور ہر ہزار پر دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگو ان شاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی۔ (مرقع کلیمی و مجربات دیربی)

اولاد زندہ رہے گی:۔ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک کاغذ پر ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کر ہر وقت پہنے رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ رہے گی۔ (فیوض قرآنی)

زہر کا اثر نہ ہو:۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ یہ دعا پڑھ کر ہمیشہ کھانا کھائیں اور پانی وغیرہ پئیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو جائے گا اور زہر کوئی نقصان نہیں دے گا لیکن پختہ عقیدہ اور شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (فیوض قرآنی)

بخار سے شفاء:۔ جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے ان شاء اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں۔

(المستدرك، كتاب الرقى والتمائم،باب رقية وجع الضرس والاذن،رقم٨٣٢٤،ج٥،ص٥٩٢)

تپ لرزہ سے شفاء:۔ جس کو جاڑا بخار آتا ہو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

بسم	اللّٰہ	الرحمٰن	الرحیم
اللّٰہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللّٰہ
الرحیم	بسم	اللّٰہ	الرحمٰن

بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو:۔ بازار جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْاَسْوَاقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ ھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً ط

اس دعا کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ بازار میں خوب نفع ہوگا اور کوئی گھاٹا نہیں ہوگا اس دعا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پڑھا ہے۔

(المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير۔۔۔الخ،رقم١٢٠٢١،ج٢،ص٢٣٢)

آسیب دور ہو جائے:۔ آسیب زدہ مریض پر یہ پڑھا جائے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الٓمّٓصٓ ۝ طٰہٰ ۝ طٰسٓمّٓ ۝ کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ یٰسٓ ۝

وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِO حٰمٓعٓسٓقٓ O قٓO نٓO وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَO

ان شاءاللہ تعالیٰ آسیب نکل جائے گا اور پھر نہ آئے گا پڑھنے والے میں تقویٰ اعتقاد کامل اور روحانی قوت ہونی چاہیے اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے (فیوض قرآنی)

خطرہ میں پڑ جانے کے وقت:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرہ میں پڑ جائے تو یہ پڑھے **بِسْمِ اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** ان شاءاللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا۔

(عمل الیوم واللیلۃلا بن السنی،باب مایقول اذا وقع فی ورطۃ،رقم۳۳۶،ص۱۰۸)

ہر آفت سے امان:۔ جو شخص روزانہ صبح وشام اس دعاء کو پڑھے وہ ہر آفت وبلا سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ٥ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ ۢ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ٥ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ٥ اِنَّ وَلِیِّ َۦ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ٥ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

اس دعا کا بڑا حصہ شرح سفر السعادۃ ص ۴۷۸ میں مذکور ہے اور پوری دعا متعدد بزرگوں نے لکھی ہے ''القول الجمیل'' ص ۷۷ میں لکھا ہے کہ میں نے اس دعا کو نہایت مفید پایا ہے۔

دفع آسیب و رد سحر کی چھ دعائیں:۔ ان چھ دعاؤں کو ''شش قفل'' (چھ تالا) بھی کہتے ہیں جو شخص رات کو ہمیشہ شش قفل پڑھتا رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر خوف و خطرہ سے اور جادو سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اگر شش قفل کو آسیب زدہ یا سحر و جادو کے مریض کے کان میں پڑھ کر پھونک ماردی جائے تو آسیب بھاگ جائے گا اور جادو اتر جائے گا۔ (فیوض قرآنی)

قفل اول﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O

قفل دوم﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بِسْمِ اللهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ O

قفل سوم﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْعَلِیْمُ الْبَصِیْرُ O

قفل چهارم﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْغَنِیُّ الْقَدِیْرُ O

قفل پنجم﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بِسْمِ اللهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ O

قفل ششم﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ بِسْمِ اللهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ الْحَكِیْمُ ط فَاللهُ خَیْرٌ حَافِظًا ہ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ O

ظالم اور شیطان کے شر سے پناہ:۔ اس کے لئے حضرت انس صحابی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا بے حد نافع اور بہت ہی فائدہ بخش ہے امام الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے اس مکتوب کا نام ''استیناس الانوار القبس فی شرح دعاء انس'' ہے یہ مکتوب ''اخبار الاخیار'' ص ۱۹۱ کے حاشیہ پر چھپا ہے اس میں آپ لکھتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جمع الجوامع ''میں محدث ابوالشیخ کی کتاب الثواب اور تاریخ ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حجاج بن یوسف ثقفی ظالم گورنر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف اقسام کے چار سو گھوڑے دکھا کر کہا کہ اے انس! کیا تم نے اپنے صاحب (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے پاس بھی اتنے گھوڑے اور یہ شان وشوکت دیکھی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس اس سے بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک وہ گھوڑا جو جہاد کے لئے رکھا جائے پھر اس کے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا (یہ عام طور پر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے) دوسرا وہ گھوڑا جو اپنی سواری کے لئے رکھا جاتا ہے تیسرا وہ گھوڑا جو نام ونمود کے لئے رکھا جاتا ہے اس کے رکھنے سے آدمی جہنم میں جائے گا اے حجاج! تیرے گھوڑے ایسے ہی ہیں''۔

حجاج اس حدیث کو سن کر آگ بگولا ہوگیا اور کہا کہ اے انس! اگر مجھ کو اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت کی ہے اور امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) نے تمہارے ساتھ رعایت کرنے کی ہدایت کی ہے تو میں تمہارے ساتھ بہت برا معاملہ کر ڈالتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حجاج! قسم بخدا تو میرے ساتھ کوئی بد عنوانی نہیں کر سکتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے چند کلمات سنے ہیں جن کی برکت سے میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی بدولت کسی ظالم کی سختی اور کسی شیطان کے شر سے ڈرتا ہی نہیں حجاج اس کلام کی ہیبت سے دم بخود رہ گیا اور سر جھکا لیا تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر بولا کہ اے ابوحمزہ (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) یہ کلمات مجھے بتا دیجئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ہرگز تجھے نہ بتاؤں گا اس لئے کہ تو اس کا اہل نہیں ہے راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت آ گیا تو ان کے خادم حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سرہانے آ کر رونے لگے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا چاہتا ہے؟ حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی وہ کلمات ہمیں تعلیم فرمایئے جن کے بتانے کی حجاج نے درخواست کی تھی اور آپ نے انکار فرما دیا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لو سیکھ لو ان کو صبح و شام پڑھنا وہ کلمات یہ ہیں۔

دعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ O وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ O فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ O اِنَّ وَلِىِّ ىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ O

اس دعا کو تین مرتبہ صبح کو اور تین مرتبہ شام کو پڑھنا بزرگوں کا معمول ہے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۰۶۳، ج۱۸، ص۴۸۷، اخبار الاخیار (فارسی)، ص۲۹۲)

ہر مرض سے شفاء:۔ یہ کلمات پڑھے جائیں اور ان کا تعویذ پہنا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ O اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ج اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا O

یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مجرب عمل ہے امام موصوف کا قول ہے کہ اس کے پڑھنے کی برکت سے مجھے کبھی طبیب (ڈاکٹر) کی ضرورت ہی نہیں ہوئی۔ (فیوض قرآنی)

حرز ابو دُجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ جو جن و شیطان وغیرہ کے شر اور شرارتوں سے بچانے والا بہترین وظیفہ اور اعلیٰ درجے کا عمل ہے حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''خصائص کبریٰ'' جلد۲ص ۹۸ میں امام بیہقی کی روایت لکھتے ہیں کہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار اقدس میں گزارش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں رات کو بستر پر لیٹتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز' شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنا کرتا ہوں اور کبھی کبھی بجلی کی سی چمک بھی دیکھتا ہوں ایک رات میں نے کچھ خوف زدہ ہو کر سر اٹھایا تو صحن میں ایک کالا سایہ نظر آیا جو اونچا اور لمبا ہوتا جا رہا ہے میں نے بڑھ کر اس کو چھوا تو اس کی کھال ساہی کی کھال کی طرح کاٹنے والی تھی پھر اس نے میرے منہ پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا اور مجھے محسوس ہوا کہ میں جل جاؤں گا یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا کہ قلم دوات اور کاغذ لاؤ میں نے پیش

کیا تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ لکھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَ الزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقٌ يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ O اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقاً مُوْلِعاً اَوْفَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْرَاعِياً حَقاً مُبْطِلاً فَهٰذَا كِتَابٌ يَّنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ O اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ O تُقْلَبُوْنَ O حٰمٓ O لَا تُنْصَرُوْنَ O حٰمٓ O عٓسٓقٓ O تَفَوَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

یہ حرز آسیب زدہ کی گردن میں تعویذ بنا کر پہنا دیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ آسیب جاتا رہے گا اگر گھر میں آسیب کا اثر ہے تو دیوار پر چسپاں کر دیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ آسیب بھاگ جائے گا چنانچہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حرز کو لے کر گھر آئے اور رات کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سوئے تو ان کی آنکھ اس وقت کھلی جب کوئی چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اے ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! لات وعزی کی قسم ہے کہ میں ان کلمات سے جل رہا ہوں میں اس تحریر والے کے حق کا وسیلہ دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس حرز کو اٹھا لیا تو ہم تمہارے گھر اور تمہارے ہمسایہ کے گھر نہ آئیں گے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کو مسجد نبوی میں آئے اور نماز پڑھ کر رات کا ماجرا سنایا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

اے ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اس ذات کی قسم ہے مجھے جس نے حق کے ساتھ بھیجا ہے اب یہ آسیب قیامت تک عذاب میں رہے گا۔ (الخصائص الکبریٰ، ج ۲، ص ۱٦٦)

خفقان کا تعویذ:۔ دل دھڑکتا ہو یا دل گھبراتا ہو یا دل میں درد یا جلن ہو تو یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے اور ڈورا اتنا بڑا ہو کہ تعویذ دل کے پاس لٹکا رہے تعویذ یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم' دل مارا کن مستقیم' بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین و بحق الا بذکر الله تطمئن القلوب وبحق طٰهٰ و یٰسٓ و حق نٓ و صٓ وبحق یا بدوح .

خواص سورۂ فاتحہ

امام دارمی امام بیہقی وغیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے اس سورہ کا ایک نام ''شافیہ'' اور ایک نام ''سورۃ الشفا'' ہے اس لئے کہ یہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔

(سنن الدارمی، باب فضل خاتمہ الکتاب، رقم ۳۳۷۰، ج ۲، ص ۵۳۸۔ صاوی، الفاتحہ، ج ۱، ص ۱۳)

روزی کی فراوانی وغیرہ:۔ مسند دارمی میں ہے کہ سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

مکان سے جن بھاگ جائے:۔ اگر کسی گھر میں جن رہتا ہو اور پریشان کرتا ہو تو سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ جن کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے مکان کے اطراف و جوانب میں چھڑک دینے کے بعد جن مکان میں سے چلا جائے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ پھر نہ آئے گا۔ (فیوض قرآنی)

شفاءِ امراض:۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان میں ۴۱ بار

سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور آنکھ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اگر اتنا پڑھ کر اپنا تھوک آنکھوں میں لگا دیا جائے تو بہت مفید ہے۔

(فیوض قرآنی)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو سورۂ فاتحہ اس طرح چالیس مرتبہ پڑھو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کو الحمد کے لام میں ملاؤ اور الرحمٰن الرحیم کو تین بار پڑھو اور ہر مرتبہ آخر میں تین بار ''آمین'' کہو ان شاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔ (فوائد الفواد مع هشت بهشت، ح ۲، ص ۷۹ بتغیر قلیل)

بیماری اور آفتوں کو دفع کرنے کے لئے :۔ سات دنوں تک روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ صرف اتنا پڑھے اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اول آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھو بیماریوں اور بلاؤں کو دور کرنے کے لئے بہت ہی مجرب عمل ہے۔

(فیوض قرآنی)

خواص سورۂ بقرہ

شیطان بھاگ جائے :۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القران، باب ما جاء فی سورة البقرة، الحدیث ۲۸۸۶، ج ٤، ص ٤٠٢)

بڑی برکت:۔ حدیث شریف میں ہے کہ سورۂ بقرہ سیکھو کہ اس کا حاصل کرنا بڑی برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا اور حاصل نہ کرنا بڑی حسرت کی بات ہے باطل پرست (جادوگر) اس کی تاب نہیں لاسکیں گے۔

(مجمع الزوائد، باب منه: فی فضل القرآن، الحدیث ۱۱٦۳۳، ص ۳۰۰، ج ۷)

خواص آیۃ الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی آیتوں میں بہت ہی عظمت والی آیت ہے۔ (درمنثور، ج ۲، ص ٦)

اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کو حسب ذیل برکتیں نصیب ہوں گی۔

﴿۱﴾ وہ مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔

﴿۲﴾ وہ شیطان اور جن کی تمام شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿۳﴾ اگر محتاج ہوگا تو چند دنوں میں اس کی محتاجی اور غریبی دور ہو جائے گی۔

﴿٤﴾ جو شخص صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں خالدون تک پڑھا کرے گا وہ چوری غرق آبی اور جلنے سے محفوظ رہے گا۔

﴿۵﴾ اگر سارے مکان میں کسی اونچی جگہ پر لکھ کر اس کا کتبہ آویزاں کر دیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس گھر میں کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ بلکہ روزی میں برکت اور اضافہ ہوگا اور اس مکان میں کبھی چور نہ آسکے گا۔ (فیوض قرآنی)

تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے :۔ اگر تم کسی خطرناک جگہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جاؤ یا دشمن تمہیں گرفتار کرنا چاہیں تو اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ ایک دوسرے سے پیٹھ لگا کر بیٹھیں پھر تم ان کے گرد آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے ایک دائرہ کھینچو پھر تم بھی دائرہ کے اندر لوگوں سے پیٹھ لگا کر بیٹھو اور سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھو پھر قرآن کی ان آیتوں کو بھی پڑھو۔

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَحِفْظاً مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ○ وَحِفْظاً ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

الرَّجِیۡمِ ○ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَمِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ ؕ اَللّٰہُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡہِمۡ ○ وَمَآ اَنۡتَ بِوَکِیۡلٍ ○ اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ○ بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ۙ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ○ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ۫ۖ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ○ کے بعد تین مرتبہ یَا حَفِیۡظُ کہو پھر تین بار یہ پڑھو یَا حَفِیۡظُ احۡفَظۡنَا ○ اَللّٰھُمَّ احۡرُسۡنَا بِعَیۡنِكَ الَّتِیۡ لَا تَنَامُ ○ وَاکۡنِفۡنَا بِکَنۡفِكَ الَّذِیۡ لَا یُرَامُ ○ پھر تین بار یا اللہ پڑھو اور تین بار یا ربَّ الۡعٰلَمِین اب دائرہ کے تمام لوگ اور تم خود بھی بالکل خاموش ہو جاؤ آپس میں بھی بات چیت نہ کی جائے ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کوئی بھی نہ دیکھ سکے گا اور کوئی بھی ضرر نہ پہنچا سکے گا بہت مجرب عمل ہے۔

(فیوض قرآنی)

خواص سورۂ آل عمران:۔ جو شخص قرض دار ہو گیا اگر وہ روزانہ سات بار سورۂ آل عمران پڑھتا رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ قرض سے سبکدوش ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی روزی کا سامان اور انتظام فرمائے گا۔

خواص سورۂ نساء:۔ اس سورہ کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے میاں بیوی کو پلا دو تو دونوں میں محبت و موافقت پیدا ہو جائے گی اور اگر اس سورہ کو مشک و زعفران سے لکھ کر اور دھو کر خفقان کے مریض کو پلا دیں تو مرض خفقان زائل ہو جائے گا۔

خواص سورۂ مائدہ:۔ جو شخص اس سورہ کو روزانہ پڑھے گا وہ قحط اور فاقہ سے محفوظ رہے گا اور غیب سے اس کی روزی کا انتظام ہو جایا کرے گا اس سورہ کو لکھ کر اور دھو کر استسقاء کے مریض کو پلا دیں تو آرام ہو جائے گا۔

خواص سورۂ انعام: اس کے پڑھنے سے ہر طرح کی مشکل آسان ہوجاتی ہے کہا گیا ہے کہ مشکل دور ہونے کے لئے ایک بیٹھک میں اس کو اکتالیس بار پڑھو۔

خواص سورۂ اعراف: تین بار پڑھ کر حاکم کے پاس جاؤ حاکم مہربان ہوجائے گا اور روزانہ اس کی تلاوت کرنے سے ہر آفت سے محفوظ رہو گے۔

خواص سورۂ انفال: جو بلاقصور قید ہو سات بار اس سورہ کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ قید سے رہائی ہوجائے گی۔

خواص سورۂ توبہ: ﴿۱﴾ گیارہ مرتبہ پڑھ کر حاکم کے سامنے جاؤ وہ نرمی سے پیش آئے گا۔ ﴿۲﴾ اس کا نقش مال واسباب میں رکھو برکت ہوگی۔

خواص سورۂ یونس: ﴿۱﴾ اکیس بار پڑھنے سے دشمن پر فتح ہوگی۔

﴿۲﴾ تیرہ بار پڑھنے سے مصیبت دور ہوتی ہے۔

خواص سورۂ ھود: دشمن پر فتح پانے کے لئے اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر تعویذ بنالو۔

خواص سورۂ یوسف: ﴿۱﴾ حفظِ قرآن کی سہولت کے لئے پہلے سورۂ یوسف یاد کرلو اس کی برکت سے پورا قرآن مجید حفظ کرنا آسان ہوجائے گا۔

﴿۲﴾ جو شخص عہدہ سے معزول ہو گیا ہو وہ اس سورہ کو تیرہ بار پڑھے عہدہ بحال ہوجائے گا اور حاکم مہربان ہوگا۔

﴿۳﴾ مفلس آدمی اسے پڑھ کر دعا مانگے ان شاء اللہ چند روز میں غنی ہوجائے گا۔

خواص سورۂ رعد: جس گھر کے کاروبار کا فروغ اور جس باغ اور کھیت کی پیداوار کی ترقی منظور ہو اس کے چاروں کونوں پر اس سورہ کی ابتدائی آیتیں لقوم یتفکرون تک لکھ کر دفن کردو لیکن دفن اس طرح کرو کہ تعویذ کو ہانڈی میں رکھ کر اور ہانڈی کے منہ کو بند

کر کے دفن کر وتا کہ بے ادبی نہ ہوا گر رونے والے بچوں پر انیس بار پڑھ کر اس سورہ کو دم کر دیں تو بچے ہنسنے کھیلنے لگیں گے۔

خواص سورۂ ابراھیم:۔ جو شخص جادو کے زور سے نامرد بنادیا گیا ہو وہ روزانہ تین بار اس سورہ کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ جادو دفع ہو جائے گا اور نامردی دور ہو جائے گی۔

خواص سورۂ حجر:۔ اس سورہ کو لکھ کر تعویذ پہننے والا لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوگا۔ اس کے کاروبار میں ترقی اور روزی میں برکت ہوگی۔

خواص سورۂ نحل:۔ اگر اس کو لکھ کر دشمن کے مکان میں دفن کر دیں تو گھر ویران ہو جائے گا کھیت اور باغ میں دفن کر دیں تو ستیاناس ہو جائے گا لیکن یہ اسی دشمن کے لئے کرنا جائز ہے جس کو تباہ کرنے کے لئے شریعت اجازت دے۔

خواص سورۂ بنی اسرائیل:۔ اگر کوئی لڑکا کند ذہن یا توتلا ہو تو اس سورہ کو مشک و زعفران سے لکھ کر گھولو اور پلاؤ ان شاء اللہ تعالیٰ ذہن کھل جائے گا اور لڑکا فصیح زبان والا ہو جائے گا۔

خواص سورۂ کہف:۔ اس سورہ کو ہمیشہ پڑھنے والا برص و جذام اور بلا، خصوصاً دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ مریم:۔ پریشان حال آدمی سات بار پڑھے تو غنی ہو جائے اس سورہ کو لکھ کر پینا تمام آفتوں سے بچنے کا تعویذ ہے باغ اور کھیت میں اس کا پانی ڈال دو تو پیداوار بڑھ جائے گی۔

خواص سورۂ طٰہٰ:۔ جس لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو وہ اکیس بار پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ

کسی صالح مرد سے شادی ہو جائے گی اس کو بکثرت پڑھنے والے کی روزی کشادہ ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی جادو نہیں چل سکتا۔

خواص سورۂ انبیاء:۔ جو شخص روزانہ اس کو تین مرتبہ پڑھے اس کا دل نور ایمان سے روشن ہو جاتا ہے اور اس کا رنج و غم دور ہو جائے گا۔

خواص سورۂ حج:۔ کشتی اور جہاز پر سوار ہو کر تین بار پڑھ لو ان شاء اللہ تعالیٰ سلامتی کے ساتھ کشتی ساحل پر پہنچے گی اور اس کی تلاوت سے جان و مال محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ مومنون:۔ اس کی تلاوت کی برکت سے نماز کی کاہلی دور ہو جائے گی فسق و فجور سے نفرت اور شراب کی عادت چھوٹ جائے گی اس کا تعویذ پہننا مفلسی کو دور کرتا ہے۔

خواص سورۂ نور:۔ جسے احتلام ہو جایا کرتا ہے وہ تین بار اس سورہ کو پڑھ کر سوئے دشمنوں کی زبان بندی کے لئے پانچ بار پڑھیں زنا کار کو تین مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے پلادو ان شاء اللہ اس کی یہ بری عادت چھوٹ جائے گی۔

خواص سورۂ فرقان:۔ اس کی تلاوت سے ظالم کے ظلم سے پناہ رہے گی اس کے نقش کا تعویذ سانپ بچھو سے محفوظ رکھتا ہے۔

خواص سورۂ شعراء:۔ اگر اولاد آدم یا ملازم نافرمان ہوں اور شرارت کرتے ہوں تو ان کی اصلاح کی نیت سے سات مرتبہ اس سورہ کو باوضو پڑھ کر دعا مانگو ان شاء اللہ تعالیٰ اصلاح ہو جائے گی۔

خواص سورۂ نمل:۔ اس کو ہرن کی جھلی میں لکھ کر صندوق میں رکھ دینے سے سانپ بچھو وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

خواص سورۂ قصص:۔ بیمار کو تین روز تک اس سورہ کو پانی پر دم کر کے پلائیں ان شاءاللہ تعالیٰ شفاء ہوگی بالخصوص جذام دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

خواص سورۂ عنکبوت:۔ غم دور کرنے کے لئے اس سورہ کو سات بار پڑھو۔

خواص سورۂ روم:۔ دشمنوں پر فتح پانے کے لئے اس کو اکیس بار پڑھیں۔

خواص سورۂ لقمان:۔ اس کو پڑھنے والا کبھی پانی میں غرق نہیں ہوگا اور ہر بیماری سے شفاء پائے گا۔

خواص سورۂ سجدہ:۔ اس کو سات مرتبہ مریض بالخصوص جذامی اور دق والے پر پڑھ کر دم کریں ان شاءاللہ شفاء ہوگی۔

خواص سورۂ احزاب:۔ جس لڑکی کے نکاح کا پیغام نہ آتا ہو اس کو اس سورہ کا نقش پہنا دو بہت جلد اس کی شادی ہو جائے گی۔

خواص سورۂ سبا:۔ ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لئے اس کو سات بار پڑھو اور موذی جانوروں سے بچنے کے لئے اس کو لکھ کر تعویذ بناؤ اور پہن لو۔

خواص سورۂ فاطر:۔ اگر اسے روزانہ بلا ناغہ باوضو پڑھا جائے تو روح میں بڑی طاقت اور بلند پروازی آجائے گی اور غیبی نعمتوں کے ملنے کا انتظام ہو جائے گا۔

خواص سورۂ یٰس:۔ کسی مردہ پر اس کو پڑھا جائے تو اس کو راحت ملتی ہے جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی زیارت کے لئے ان کی قبر پر جائے اور سورۂ یٰس پڑھے تو ان کے اتنے گناہ بخش دیئے جائیں جتنے اس سورہ میں حروف ہیں۔

(الدر المنثور، ج۷، ص۴۹، ۴۰)

علامہ خواجہ احمد دیربی نے ''فتح الملک المجید'' میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ سورۂ یٰس پڑھو اس میں بیس برکتیں ہیں :۔
﴿۱﴾ بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے ﴿۲﴾ پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے ﴿۳﴾ ننگا پڑھے تو لباس ملے ﴿٤﴾ مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے ﴿۵﴾ عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے ﴿٦﴾ بیمار پڑھے تو شفا پائے ﴿۷﴾ قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے ﴿۸﴾ مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ عزوجل کی طرف سے مدد ہو ﴿۹﴾ غمگین پڑھے تو اس کا رنج وغم دور ہو جائے ﴿۱۰﴾ جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ پا جائے باقی برکتوں کا ذکر نہیں کیا ہے سورۂ یٰس کی ایک آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ کو ایک ہزار چار سو انہتر بار پڑھو ان شاء اللہ تعالیٰ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہوگی خواجہ دیربی لکھتے ہیں کہ یہ مجرب ہے اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادثات اور چور وغیرہ سے حفاظت رہے گی جو شخص صبح کو سورۂ یٰس پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی حدیث شریف میں ہے کہ یٰس قرآن کا دل ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ما جاء فی فضل یٰسٓ، الحدیث ۲۸۹٦، ج ٤، ص ٤٠٦)

خواص سورۂ الصافات:۔ جس مکان میں جن رہتے ہوں وہاں اس سورہ کو لکھ کر صندوق میں مقفل کر دیں ان شاء اللہ جن کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔

خواص سورۂ صٓ:۔ نظر بد کو دفع کرنے کے لئے سات بار اس سورہ کو پڑھ کر دم کریں۔

خواص سورۂ زمر:۔ اس کو روزانہ سات بار پڑھنے سے عزت اور دولت غیب سے ملتی ہے۔

خواص سورۂ مومن:۔ جسے پھوڑے نکلتے ہوں وہ روزانہ اس سورہ کو ایک بار پڑھ لیا کرے اور اگر اس سورہ کو لکھ کر دوکان میں آویزاں کریں تو خریدار بکثرت آئیں۔

خواص سورۂ حٰمٓ السجدہ:۔ جس کی آنکھوں میں کوئی عارضہ ہو وہ اس سورہ پاک کو لکھ کر پاک صاف پانی میں دھوئے اور آنکھوں میں لگائے یا اسی پانی میں سرمہ گھس کر آنکھوں میں لگائے ان شاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔

خواص سورۂ شوریٰ:۔ جو شخص اس سورہ کو روزانہ ایک بار پڑھتا رہے گا وہ دشمنوں پر غالب رہے گا۔

خواص سورۂ زخرف:۔ اس کو سات بار روزانہ پڑھنے سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور اس کا تعویذ تمام امراض کے لئے شفا ہے۔

خواص سورۂ دخان:۔ کوئی مشکل درپیش ہو تو اس کو سات بار پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیں۔

خواص سورۂ جاثیہ:۔ جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اس پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کروان شاء اللہ تعالیٰ سکرات کی سختی سے نجات پاجائے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

خواص سورۂ احقاف:۔ اس کا دم کیا ہوا پانی آسیب والے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

خواص سورۂ محمد:۔ اس کو آب زمزم میں مشک و زعفران حل کر کے لکھو اور پیو! عزت و عظمت ملے گی اور طرح طرح کی بیماریوں سے شفاء حاصل ہوگی۔

خواص سورۂ فتح:۔ دشمنوں پر فتح پانے کے لئے اس کو اکیس مرتبہ پڑھو اگر رمضان کا چاند دیکھ کر اس کے سامنے پڑھا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سال بھر امن رہیگا۔

خواص سورۂ حجرات:۔ محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ایمان کی سلامتی اور گھر میں خیر و برکت کے لئے اس کو اکتالیس بار پڑھ کر دعا مانگو اور پانی پر دم کر کے پی لو۔

خواص سورۂ قٓ:۔ باغ میں پھلوں کی کثرت اور کھیتوں میں پیداوار بڑھانے کے لئے اس سورہ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے درختوں اور کھیتوں پر چھڑک دیں بے شمار خیر و برکت ان شاء اللہ تعالیٰ ہوگی۔

خواص سورۂ ذاریات:۔ اس کو ستر بار پڑھنے سے آدمی غنی ہو جاتا ہے اور قحط دفع ہو جاتا ہے۔

خواص سورۂ طور:۔ اگر جذامی اس کو پڑھے شفایاب ہو اگر مسافر پڑھے سفر میں بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے۔

خواص سورۂ نجم:۔ اسے اکیس بار پڑھنے سے حاجت بر آتی ہے اور اس کا پڑھنے والا دشمنوں پر فتح پاتا ہے۔

خواص سورۂ قمر:۔ شب جمعہ میں اس کو پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ملتی ہے اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

خواص سورۂ الرحمن:۔ اسے گیارہ بار پڑھنے سے تمام مقاصد پورے ہوتے ہیں اس کو لکھ کر اور دھو کر طحال کے مریض کو پلانا بہت مفید ہے۔

خواص سورۂ واقعہ:۔ مشکوۃ ج ا ص ۱۸۹ میں حدیث ہے کہ جو شخص روزانہ سورۂ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب فضائل القران، الفصل الثالث، رقم ۲۱۸۱، ج ۱، ص ۵۹۷)

حضرت خواجہ کلیم اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ادائے قرض اور فاقہ

دور کرنے کے لئے اس کو بعد مغرب پڑھو۔ (مرقع کلیمی ص۱۳)

بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ مغرب کے بعد بلا کچھ بات کئے سورۂ واقعہ پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَاسَرِیْعَ الْحِسَابِ یَسِّرْ لَنَا الْحِسَابَ O اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْہُ وَاِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْہُ وَاِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْہُ اِلَیَّ وَاِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْہُ وَاِنْ کَانَ قَلِیْلاً فَکَثِّرْہُ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَخَلِّدْہُ وَطَیِّبْہُ وَاِنْ کَانَ طَیِّباً فَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌO ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

خواص سورۂ حدید:۔ بیمار آدمی یا دشمن سے پریشان آدمی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو انشاء اللہ تعالیٰ بیماری اور پریشانی دور ہو جائے گی اور بعض بزرگوں کا قول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تلوار وغیرہ کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ مجادلہ:۔ دو شخصوں یا جماعتوں کی باہم جنگ و جدال ختم کرانے کے لئے اس کا پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۂ حشر:۔ اگر حاجت براری کے لئے چار رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر رکعت میں سورۂ حشر ایک بار پڑھی جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی چینی کی تختی پر اس کو لکھ کر پینا نسیان کا علاج ہے اس سورہ کی آخری تین آیتیں بہت اہم ہیں حدیث میں ہے کہ ان آیتوں میں ''اسم اعظم'' ہے۔

خواص سورۂ ممتحنہ:۔ جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لئے سورۂ ممتحنہ

پانچ مرتبہ پڑھی جائے ان شاءاللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی نیک مرد سے ہو جائے گا۔

خواص سورۂ صف:۔ جولڑکا ماں باپ کا نافرمان ہو اس پر تین بار سورۂ صف پڑھ کر دم کر دو ان شاءاللہ تعالیٰ فرمانبردار ہو جائے گا مسافر اس کو پڑھے تو امن وامان سے رہے گا روزی میں خیر وبرکت ہوگی۔

خواص سورۂ جمعہ:۔ میاں بیوی میں اگر مخالفت ہو جائے تو جمعہ کے دن اس سورہ کو تین بار پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے دونوں کو پلا دو دونوں میں ان شاءاللہ تعالیٰ موافقت ہو جائے گی۔

خواص سورۂ منافقون:۔ چغلخوروں کے شر سے بچنے کے لئے اسے روزانہ پڑھو اور اگر آنکھ میں درد ہو تو اس کو پڑھ کر دم کرو۔

خواص سورۂ طلاق:۔ رنج وغم دور کرنے کے لئے اور ہر بیماری سے شفاء کے لئے اس کی تلاوت بہت مفید ہے۔

خواص سورۂ تحریم:۔ ادائے قرض اور حصول غنا کے لئے اکیس بار پڑھو۔

خواص سورۂ ملک:۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہر رات میں اسے پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ،الفصل فی قراءۃ تبارك الذی،رقم١٠٥٤٧،ج٦،ص١٧٩)

خواص سورۂ نون:۔ نماز میں اس سورہ کو پڑھنے سے فقر وفاقہ دور ہو جاتا ہے اور ستر بار پڑھنے سے چغلخوروں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

خواص سورۂ الحاقه:۔ ﴿۱﴾ پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلاؤ۔ ﴿۲﴾ جو بچہ زیادہ روتا ہو اس کو بھی پلاؤ۔ ﴿۳﴾ جب بچہ پیدا ہو تو نہلانے کے بعد اس کا پڑھا ہوا پانی

بچے کے منہ پر مل دو تو بچہ ان شاء اللہ تعالٰی بہت ذہین ہوگا۔

خواص سورۂ معارج:۔احتلام کو روکنے کے لئے سونے سے پہلے آٹھ بار پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۂ نوح:۔ اس کی تلاوت دشمنوں پر غالب آنے کے لئے بہت مفید ہے۔

خواص سورۂ جن:۔اس کی تلاوت سے آسیب اور جنوں کا اثر دور ہوجاتا ہے۔

خواص سورۂ مزمل:۔اس کو گیارہ بار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے۔

خواص سورۂ مدثر:۔ اس کو پڑھ کر حفظ قرآن مجید کی دعا مانگو ان شاء اللہ تعالٰی قرآن مجید کا یاد کرنا آسان ہوجائے گا۔

خواص سورۂ قیامۃ:۔اس کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے سے قلب میں نرمی اور رقت پیدا ہوجاتی ہے اور روزانہ پڑھنے سے مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

خواص سورۂ دھر:۔اس کو بکثرت پڑھنے سے علم و حکمت کی باتیں زبان پر جاری ہوجاتی ہیں اور پچھتر بار پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔

خواص سورۂ مرسلات: ۔اس کو پڑھ کر دم کرنے سے ہر مرض خاص کر پھوڑا اچھا ہوجاتا ہے۔

خواص سورۂ النبا:۔اس کو پڑھنے سے ضعف بصر کی شکایت دور ہوجاتی ہے پانی پر دم کر کے آنکھوں میں لگانا بھی مفید ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کے بعد اس سورہ کو پانچ مرتبہ پڑھے گا وہ اسیر عشق الٰہی عزوجل ہوجائے گا۔ (فوائد الفوادمع هشت بهشت، ح۳،ص۱۰۱)

خواص سورۂ والنازعات:۔ جو شخص روزانہ اس کو پڑھے اس کو جان کنی کی تکلیف نہیں ہوگی۔

خواص سورۂ عبس:۔ اس کی تلاوت نظر کی کمزوری اور رتوندھے کے لئے مفید ہے۔

خواص سورۂ تکویر:۔ پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنے سے آشوب چشم اور جالا وغیرہ دور ہو جاتا ہے اور اگر اس سورہ کو زعفران سے لکھ کر سات روز تک نامرد کو پلایا جائے تو امید ہے کہ انقلاب حال شروع ہو جائے گا۔

خواص سورۂ انفطار:۔ اس کی تلاوت کی برکت سے قیدی جلد چھوٹ جاتا ہے۔

خواص سورۂ المطففین:۔ جس چیز پر پڑھ دو گے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ دیمک سے محفوظ رہے گی اور اگر لکھ کر بانجھ عورت کے گلے میں تعویذ پہنا دو تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ صاحب اولاد ہو جائے گی۔

خواص سورۂ انشقاق:۔ جس بچے کا دودھ چھڑانا منظور ہو اسے اس سورہ کا تعویذ پہنا دو دردزہ کی تکلیف میں گڑ اور پانی پر دم کر کے پلانے سے بہت جلد پیدائش ہو جاتی ہے۔

خواص سورۂ بروج:۔ عصر کے بعد تلاوت کرنے سے پھوڑا پھنسی سے نجات مل جاتی ہے۔

خواص سورۂ طارق:۔ اگر کان میں گونج یا درد پیدا ہو جائے تو اس کو پڑھ کر دم کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا اور بواسیر کا مریض پڑھتا رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ جلد شفا پائے گا۔

خواص سورۂ اعلیٰ:۔ اگر مسافر پڑھتا رہے سفر کی تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ غاشیه:۔اس کو پڑھ کردم کرنے سے مریض کوشفا ملتی ہے۔

خواص سورۂ فجر:۔ آدھی رات کو پڑھ کراگر بیوی سے صحبت کریں تو نیک بخت اولاد پیدا ہوگی۔

خواص سورۂ بلد:۔اس کو پڑھنے سے امن وعافیت اورلوگوں کی محبت ملے گی۔

خواص سورۂ والشمس:۔اس کو پڑھ کرمرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بہت مفید ہے اگر بکری کے دودھ پردم کرکے بدزبان آدمی کو پلاؤ ان شاءاللہ تعالیٰ بد زبانی جاتی رہے گی۔

خواص سورۂ واللیل:۔ بچہ کی ولادت کے وقت اس کوتعویذ بنا کر بچے کو پہنا دو بچہ ہرقسم کے کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہے گا جاڑا بخار والے کواس کا تعویذ نفع بخش ہے۔

خواص سورۂ والضحیٰ:۔ اس کو۳۵مرتبہ پڑھ کردعا مانگیں توان شاءاللہ تعالیٰ بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا۔

خواص سورۂ الم نشرح:۔ جس مال پرخریدنے کے بعدتین مرتبہ اسے پڑھ دیا جائے اس میں ان شاءاللہ تعالیٰ خوب برکت ہوگی۔

خواص سورۂ والتین:۔ اس کوروزانہ تین مرتبہ جو پڑھے گااس کے اخلاق وکردار نہایت بہترین ہوجائیں گے اگرحاملہ عورت کوابتداءحمل سے روزانہ یہ سورہ پاک دھودھوکر پلاتے رہیں توان شاءاللہ تعالیٰ لڑکا حسین وجمیل پیدا ہوجائے گا سفید چینی کی طشتری پر زعفران سے لکھ کر پلائیں۔

خواص سورۂ اقرء :۔ گٹھیااورجوڑوں کے درد کا علاج ترکیب یہ ہے کہ نمازفجر سے پہلے سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کرتلاوت کا ایک سجدہ کریں اورسجدہ میں حَسْبِیَ اللّٰہُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ O نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ سات مرتبہ پڑھیں۔

خواص سورۂ قدر:۔ جو شخص روزانہ اس کو صبح وشام تین تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھادے گا۔

خواص سورۂ بیّنہ:۔ یہ برص اور یرقان کا علاج ہے ترکیب یہ ہے کہ اس سورہ کو بکثرت پڑھا کریں اور اس کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

خواص سورۂ زلزال:۔ یہ سورہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے اس کو ستر مرتبہ پڑھنے سے مشکل دور ہو جاتی ہے اور اس کے پڑھنے سے آسیب دور ہو جاتا ہے۔

خواص سورۂ والعادیات:۔ جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر دم کرو نظر دفع ہو جائے گی درد جگر والے کو یہ لکھ کر دھو کر تین دن تک پلائیں۔

خواص سورۂ القارعہ:۔ اس سورہ کو ایک سو ایک بار پڑھ دینے سے نظر دفع ہو جاتی ہے مکان میں لکھ کر لگانے سے بلاؤں سے امان اور حفاظت رہتی ہے۔

خواص سورۂ تکاثر:۔ یہ ہزار آیتوں کے برابر ہے اس کو تین سو بار پڑھنے سے قرض بہت جلد ان شاء اللہ تعالیٰ ادا ہو جائے گا اگر کسی مردہ سے ملاقات کرنی ہو تو اس سورہ کو شب جمعہ میں ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر سو جاؤ۔

خواص سورۂ والعصر:۔ اس کو پڑھنے سے غم دور ہو جاتا ہے مصیبت زدہ پر سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر دم کر دو۔

خواص سورۂ الھمزہ:۔ دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھو۔

خواص سورۂ فیل:۔ دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے اس سورہ کو ایک سو بار پڑھ کر دعا مانگو۔

خــواص ســورۂ قــریش:۔ جان کی حفاظت اور فاقہ سے امن کے لئے روزانہ اس سورہ کو ستائیس مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

خــواص ســورۂ الـماعون:۔ بڑی مشکل پیش آ جائے تو اس سورہ کو ہزار بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

خــواص ســورۂ الـکوثر:۔ لاولد صاحب اولاد ہو جائے اس کے لئے اس سورہ کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے تین ماہ تک پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پا جائے گا اور آدمی صاحب اولاد ہو جائے گا۔

خــواص ســورۂ کـافرون:۔ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے جو ضرورت مند اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت دس بار اس سورہ کو پڑھے اس کا کام بن جائے گا۔

خــواص ســورۂ الـلھب:۔ دشمنوں کی مغلوبیت کے لئے اس کو بکثرت پڑھنا مفید ہے۔

خــواص ســورۂ اخـلاص:۔ یہ سورۂ پاک تہائی قرآن کے برابر ہے جو بیمار اپنی بیماری کے زمانے میں اس کو پڑھتا رہے اگر وہ اسی بیماری میں مر گیا تو حدیث کا بیان ہے کہ وہ قبر کے دبوچنے اور قبر کی تنگی کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر اور اپنے بازوؤں پر بٹھا کر پل صراط پار کرا دیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔

جو شخص اس سورہ کو صبح و شام تین تین مرتبہ نیچے لکھی ہوئی دعا کی صورت میں پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا پوری ہوگی پڑھنے کی ترکیب یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ O قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ O لَیْسَ کَمِثْلِہٖ اَحَدٌO لَا تُسَلِّطْ عَلٰی اَحَدٍO وَلَا تُحَوِّجْنِیْ اِلٰی اَحَدٍ O وَاَغْنِنِیْ یَارَبِّ عَنْ کُلِّ اَحَدٍO بِفَضْلِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌO اَللّٰہُ الصَّمَدُ O لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ Oوَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌO اِلٰھِیْ یَامَنْ ھُوَ قَدِیْمٌ دَائِمٌ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا اَوَّلُ یَا آخِرُ اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا فَرْدُ یَافَرْدُ یَا صَمَدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

خواص سورۂ الفلق والناس:۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ (امن وپناہ کے باب میں) سورۂ فلق اور سورۂ ناس جیسی کوئی سورہ نہ دیکھو گے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضائل القران مایتعلق بہ، رقم ٨١٤، ص ٤٠٦)

ان دونوں سورتوں میں جن وشیطان اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کی بے نظیر تاثیر ہے ان کو عمل میں لانے کی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ مسحور پر سو مرتبہ ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر دم کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا اور اگر پانی پر اتنی ہی بار پڑھ کر دم کر دیا جائے اور پلایا جائے جب بھی جادو ٹوٹ جائے گا۔

﴿۲﴾ اگر گیارہ گیارہ مرتبہ بھی پڑھیں جب بھی فائدہ ہوگا کئی روز تک ایسا کرنا ہوگا۔

﴿۳﴾ جن بچوں کو ان دونوں سورتوں کا تعویذ پہنا دیا جائے وہ جن و شیطان اور تمام زہریلے جانوروں سے محفوظ رہیں گے۔ (فیوض قرآنی)

دوسرے مختلف عملیات

دماغ کی کمزوری:۔ پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ یَا قَوِیُّ پڑھو۔

نظر کا کمزور ہونا:۔ پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ یَا نُوْرُ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

زبان میں لکنت:۔ فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس مرتبہ پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ. (پ ١٦، طٰه: ٢٥۔٢٧)

اختلاج قلب:۔ یہ بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (پ ١٣، الرعد: ٢٨)

درد شکم:۔ یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھ دیں لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ○ (پ ٢٣، الصّٰفّٰت: ٤٧)

تلی بڑھ جانا:۔ اس آیت کو لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ○ (پ ٦، البقرة: ١٧٨)

ناف ٹل جانا:۔ اس آیت کو لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّ اللهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ○ (پ ٢٢، فاطر: ٤١)

بخار:۔ اگر بغیر جاڑے کے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیں اور اسی کو پڑھ کر دم کریں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ○ (پ ١٧، الانبیاء: ٦٩)

اور اگر بخار جاڑے کے ساتھ ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَ مُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ (پ ۱۲، ہود: ۴۱)

پھوڑا پھنسی:۔ پاک صاف ڈھیلا پیس کراس پر یہ دعا تین مرتبہ پڑھ کر تھوکے اور اس مٹی پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ پر دن میں دو چار بار مل لیا کرے چاہے پھوڑے پر یہ مٹی لگا کر پٹی باندھ دے۔

گھر میں سے سانپ بھگانا:۔ لوہے کی چار کیلیں لے کر ایک ایک کیل پر پچیس پچیس مرتبہ یہ آیت دم کر کے مکان کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں ان شاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہیں رہے گا اور آسیب بھی چلا جائے گا آیت یہ ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اِنَّہُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا ○ وَّ اَکِیۡدُ کَیۡدًا ○ فَمَہِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡہِلۡہُمۡ رُوَیۡدًا ○ (پ ۳۰، الطارق: ۱۵۔۱۷)

باؤلے کتے کا کاٹ لینا:۔ اوپر ذکر کی ہوئی آیت کو روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلا دیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس شخص کو باؤلا پن اور ہڑک نہ ہوگی۔

بانجھ پن:۔ چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیوے اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ سوئے آیت یہ ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَوۡ کَظُلُمٰتٍ فِیۡ بَحۡرٍ لُّجِّیٍّ یَّغۡشٰہُ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِہٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِہٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُہَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ یَدَہٗ لَمۡ یَکَدۡ یَرٰىہَا ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَجۡعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوۡرًا فَمَا لَہٗ مِنۡ نُّوۡرٍ ○

(پ ۱۸، النور: ۴۰)

ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اولاد ہوگی۔

حمل گر جانا:۔ اس آیت کاتعویذ بنا کر کمر میں باندھے اور تعویذ ناف کے نیچے پیڑو پر رہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم O وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَاتَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ O اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ O (پ ١٤،النمل:١٢٧،١٢٨)

ان شاء اللہ تعالیٰ حمل گرنے سے محفوظ رہے گا۔

پیدائش کا درد:۔ یہ آیت ایک پرچے پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھیں یا سات مرتبہ گڑ پر پڑھ کر کھلائیں بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا وہ آیت ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ O وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ O وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ O وَاَلْقَتْ مَافِیْھَا وَتَخَلَّتْ O

(پ ٣٠،الانشقاق:١۔٤)

بچہ زندہ نہ رہنا:۔ اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن سورج ڈھلنے کے بعد چالیس بار سورۂ والشّمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور ہر مرتبہ اجوائن اور کالی مرچ پر دم کر کے اور شروع حمل سے دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑی تھوڑی اجوائن اور کالی مرچ کھالیا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ اولاد زندہ رہیگی۔

بچے کو نظر لگنا یا رونا یا سوتے میں ڈر کر چونکنا

قل اعوذ برب الفلق O اور قل اعوذ برب الناس O بِسْمِ اللّٰہِ سمیت تین تین بار پڑھ کر بچے پر دم کرے اور یہ تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں پہنائے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ O وَمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ

لَّامَّۃٍO اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّات مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ Oوَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَO

ہیضہ اور وبائی امراض میں:۔ ان دونوں میں ہر کھانے پینے کی چیز پر سورۂ انا انزلناہ پڑھ کر دم کرلیا کریں ان شاءاللہ تعالیٰ حفاظت رہے گی اور جس کو مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلائیں پلائیں ان شاءاللہ تعالیٰ شفاء حاصل ہوگی۔

چیچک کا گنڈا:۔ نیلا سات رنگ کا گنڈا لے کر اسی پر سورۂ الرحمٰن پڑھیں اور ہر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ O پر پھونک مار کر ایک گرہ لگادیں پھر یہ گنڈا بچے کے گلے میں ڈال دیں چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ چیچک کی زیادہ تکلیف نہ رہے گی۔

دودھ کم ہونا:۔ یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر اُڑد کی دال میں کھلائیں اور بسم اللہ سمیت دونوں آیتوں کو پڑھیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَاَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ ط(پ ۲،البقرۃ:۲۳۳) اور دوسری آیت وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً ط نُسْقِیْکُمْ مِّمَّافِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ م بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَO (پ ۱۴،النحل:۶۶)

جادو ٹونا کے لیے:۔ یہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں پہنائیں اور پانی پڑھ کر پانی پلائیں اور اسی پڑھے ہوئے پانی سے مریض کو کسی بڑی لگن یا ٹب میں بٹھا کر نہلائیں اور پانی کسی جگہ ڈال دیں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہٖ لا السِّحْرُ ط اِنَّ اللہَ سَیُبْطِلُہٗ ط اِنَّ اللہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَO

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ O(پ ۱۱،یونس: ۸۱،۸۲) اور قُلۡ اَعُوۡذُبِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری سورہ ایک ایک مرتبہ۔

ایام ماھواری کی کمی:۔ اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ڈورا اتنا بڑا ہو کہ تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ الۡعُيُوۡنِ O لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ لا وَمَا عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ط اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ O (پ ۲۳،یسٓ: ۳۴،۳۵) اَوَلَمۡ يَرَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ كَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا ط وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ كُلَّ شَیۡءٍ حَيٍّ ط اَفَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ O

(پ ۱۷،الانبیاء: ۳۰)

ایام ماھواری کی زیادتی:۔ اگر کسی عورت کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیتوں کو لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالیں اور ڈورا اتنا بڑا ہو کہ تعویذ ناف کے نیچے پڑا ہو بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم O وَقِيۡلَ يٰاَرۡضُ ابۡلَعِیۡ مَآءَكِ وَ يَا سَمَآءُ اَقۡلِعِیۡ وَ غِيۡضَ الۡمَآءُ وَقُضِیَ الۡاَمۡرُ وَاسۡتَوَتۡ عَلَى الۡجُوۡدِیِّ وَقِيۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ O (پ ۱۲،ھود: ۴۴)

غائب کو واپس بلانا:۔ اگر کسی کا لڑکا یا کوئی بھی کہیں چلا گیا اور لا پتا ہو گیا تو اس کو واپس بلانے کے لئے نیچے کی آیتوں کو لکھ کر اس تعویذ کو گلے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں کے درمیان اس کو دبا دینا چاہیے اور لفظ فلاں کی جگہ اس لا پتا کا نام لکھیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا ط وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ O اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ O يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللهُ ط اِنَّ اللهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ O حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ط اِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ O اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَيَارَادَّ الضَّآلَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ فُلَان

غریبی دور ہونے کے لیے :۔ بعد نماز عشاء اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں گیارہ مرتبہ تسبیح یَا مُعِزُّ کی پڑھ کر دعا مانگیں اور اگر چاہیں تو یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کریں کہ بعد نماز عشا آگے پیچھے سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانہ یَا وَهَّابُ پڑھ کر دعا کریں ان شاءاللہ تعالیٰ روزی میں فراخی اور برکت ہوگی۔

بچوں کا زیادہ رونا:۔ یہ تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں پہنائیں۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ O وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ O وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا O

ب	ط	د
ز	ہ	ج
و	ا	ح

دردسر کے لیے :۔ یہ دعا پڑھ کر بار بار سر پر دم کریں اور اسی کو لکھ کر سر میں باندھیں

بِسْمِ اللہِ خَیْرِ الْاَ سْمَآءِ بِسْمِ اللہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ بِیَدِہٖ الشِّفَآءُ بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ ا سْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِO

درد سر آدھا سیسی:۔ یہ تعویذ لکھ کر سات تار کورے سوت کے دھاگہ میں باندھ کر سر میں باندھیں اور جس طرف درد ہو ادھر تعویذ رہے۔

محمد	احمد
مرتضٰی	مصطفٰی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی راسہ الشریف والہ و صحبہ وبارک وسلمO

چند مفید باتیں

﴿۱﴾ صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صَلَاۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِO

اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے اور ادب کے ساتھ ہاتھ باندھ کر ایک سو مرتبہ پڑھیں تو دین و دنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔

﴿۲﴾ مسجد میں پہلے داہنا قدم رکھ کر داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَO

(ابن ماجه، كتاب المساجد...الخ،باب الدعاء...الخ، الحديث ۷۷۲،ج۱،ص۴۲۶)

﴿۳﴾ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر نکالو اور یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَO

(صحيح مسلم، كتاب صلوة المسافرين...الخ،باب ما يقول اذا...الخ،الحديث۷۱۳،ص۳۶۰)

﴿٤﴾ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیۡنَا بِالۡیُمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَ الۡاِسۡلَامِ ط رَبِّیۡ وَرَبُّکَ اللّٰہُ یَا ھِلَا لُ O

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیۃ الھلال، الحدیث ٣٤٦٢، ج٥، ص ٢٨١)

﴿٥﴾ کشتی اور جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں امن وامان سے سفر تمام ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖھَا وَمُرۡسٰھَآ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ١٢٦٦١، ج١٢، ص٩٧)

﴿٦﴾ موٹر، ٹرین، رکشا، ہوائی جہاز وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھو سلامتی سے رہو گے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَO

(سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب مایقول الرجل...الخ، الحدیث۲۶۰۲، ج ۳، ص۴۹)

﴿٧﴾ جب سونے لگے تو یہ دعا پڑھ لے

اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِکَ اَمُوۡتُ وَاَحۡیَاO

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ٦٣١٢، ج٤، ص١٩٢)

﴿٨﴾ جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡ رُ O

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ٦٣١٢، ج٤، ص١٩٢)

﴿٩﴾ جب کوئی ڈراؤنا یا برا خواب دیکھے اور آنکھ کھل جائے تو تین مرتبہ پڑھے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے پھر اگر سونا چاہے تو کروٹ بدل کر سو جائے ان شاءاللہ تعالیٰ برے خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب اذا رأی ما یکرہ...الخ، الحدیث ٧٠٤٤، ج٤، ص٤٢٣)

﴿١٠﴾ جب آسمان سے کوئی تارا ٹوٹتا ہوا نظر آئے تو نگاہ نیچی کر لے اور یہ دعا پڑھے:۔

مَاشَآءَ اللّٰـهُ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰـهِ۔

(عمل الیوم و اللیلة،باب مایقول اذا انقض الکوکب ،الحدیث٦٥٣،ص١٩٨)

﴿۱۱﴾ کوڑھی اندھے لنگڑے وغیرہ مریض یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے ان شاء اللہ تعالیٰ اس مرض اور مصیبت سے محفوظ رہے گا مگر زکام و آشوب چشم اور خارش کے مریضوں کو دیکھ کر یہ دعا نہ پڑھے کیونکہ ان بیماریوں سے بدن کی اصلاح ہوتی ہے وہ دعا یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

(ترمذی،کتاب الدعوات،باب ما یقول اذا رأی مبتلی،الحدیث٣٤٤٢،ج٥،ص٢٧٢)

﴿۱۲﴾ زہریلے جانوروں سے حفاظت کے لئے یہ دعا صبح و شام کو پڑھ لیا کرو

اَعُوْذُبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ O

اس دعا کو جو صبح کو پڑھ لے وہ دن بھر زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے وہ رات بھر ان جانوروں سے امن و امان میں رہے گا۔

(صحیح مسلم،کتاب الذکر والدعاء..الخ،باب فی التعوذمن...الخ،الحدیث٢٧٠٩،ص١٤٥٣)

﴿۱۳﴾ قرض ادا ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

(سنن الترمذی،احادیث شتی،باب ١٢١،الحدیث٣٥٧٤،ج٥،ص٣٢٩)

ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ صبح و شام سو سو بار روزانہ پڑھے اور اول و آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھ لے۔

﴿۱۴﴾ بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات پڑھ لے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(جامع الترمذی،کتاب الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق،الحدیث٣٤٢٩،ج٥،ص٢٧١)

﴿۱۵﴾ جب نیا لباس پہنے تو یہ پڑھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ کَسَانِیۡ مَا اُوَارِیۡ بِهٖ عَوۡرَتِیۡ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیۡ حَیَاتِیۡO

(جامع الترمذی ، کتاب الدعوات ،الحدیث ۳۵۷۱،ج۵،ص۳۲۷)

﴿۱۶﴾ جب آئینہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ کَمَا حَسَّنۡتَ خَلۡقِیۡ فَحَسِّنۡ خُلُقِیۡO

(کتاب الدعاء للطبرانی،باب القول عند النظرفی المرآة،الحدیث ٤٠٤،ص ١٤٥)

﴿۱۷﴾ جب کسی کو رخصت کرے تو یہ دعا پڑھے

اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰـهَ دِیۡنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیۡمَ عَمَلِكَ O

(ابو داود، کتاب الجهاد،باب فی الدعاء عند الوداع،الحدیث ۲۶۰۰،ج۳،ص٤٨)

﴿۱۸﴾ سفر کے لیے روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو امن وسلامتی کے ساتھ سفر تمام ہوگا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسۡئَلُكَ فِیۡ سَفَرِنَا هٰذَا الۡبِرَّ وَ التَّقۡوٰیO وَمِنَ الۡعَمَلِ مَا تَرۡضٰی O اَللّٰهُمَّ هَوِّنۡ عَلَیۡنَا هٰذَا السَّفَرَ O وَاطۡوِ عَنَّا بُعۡدَهٗO اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الۡخَلِیۡفَةُ فِی الۡاَهۡلِO اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ وَّعۡثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الۡمَنۡظَرِ وَ سُوۡءِ الۡمُنۡقَلَبِ فِی الۡاَهۡلِ وَالۡمَالِ وَالۡوَلَدِO

(صحیح مسلم،کتاب الحج،باب مایقول اذا...الخ،الحدیث ١٣٤٢،ص ٧٠٠)

﴿۱۹﴾ جب سفر سے واپس ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اٰئِبُوۡنَO تَائِبُوۡنَO عَابِدُوۡنَO لِرَبِّنَا حَامِدُوۡنَO

(سنن الترمذی،کتاب الدعوات،باب ما یقول اذا قدم من السفر،الحدیث ٣٤٥١،ج٥،ص٢٧٦)

﴿۲۰﴾ جب کسی منزل یا اسٹیشن پر اترے تو یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ O

(الدر المنثور، ج٦، ص٩٧)

﴿٢١﴾ آنکھوں میں سرمہ لگاتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ O

(سنن الترمذی، احادیث شتی، باب ١٣٨، الحدیث ٣٦٢٢، ج٥، ص٣٤٩)

﴿٢٢﴾ کھانا کھانے کے بعد اس دعا کو پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَهَدَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ O

(ابو داود، کتاب الاطعمه، باب ما یقول الرجل اذا طعم، الحدیث ٣٨٤٩، ج٣، ص٥١٣)

﴿٢٣﴾ جب کوئی نعمت ملے تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ O

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، الحدیث ٣٨٠٣، ج٤، ص٢٥٠)

﴿٢٤﴾ ہر بلا ہر نقصان سے امان ملنے کے لئے صبح کو اور شام کو تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے ان شاء اللہ تعالیٰ ہر بلا اور ہر نقصان سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O

(سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب مایدعوبه الرجل...الخ، الحدیث ٣٨٦٩، ج٤، ص٢٨٤)

﴿٢٥﴾ جب آندھی چلے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هَا وَ خَیْرِ مَا فِیْهَا وَ خَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ O وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ O

(صحیح مسلم، کتاب صلوة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیة الریح...الخ، الحدیث ٨٩٩، ص٤٤٦)

﴿٢٦﴾ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ O

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا سمع الرعد، الحدیث ٣٤٦١، ج٥، ص٢٨١)

﴿۲۷﴾ اگر کسی قوم یا کسی گروہ سے جان و مال کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ O وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ O

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما، الحدیث ۱۵۳۷، ج ۲، ص ۱۲۷)

﴿۲۸﴾ مرغ کی آواز سن کر یہ پڑھے۔

اَسْئَلُ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہِ الْعَظِیْمِ O

(صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء... الخ، باب استحباب الدعاء.. الخ، الحدیث ۲۷۲۹، ص ۱۴۶۱)

﴿۲۹﴾ گدھا بولے تو یہ دعا پڑھیں۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ O

﴿۱۰﴾ میلادو نعت

میلاد شریف منظوم

از مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمۃ

صبا نے کس کی آمد کی سنائی　　مرادِ بلبل بے تاب لائی

مچی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں　　مبارکبادیاں ہیں بلبلوں میں

یہ نرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے　　یہ سوسن کس کی مدحت کررہی ہے

کھلے پڑتے ہیں سب غنچے یہ کیا ہے　　انہیں کس پھول کا شوق لقا ہے

نئی پوشاک بدلی ہے گلوں نے　　مچایا شور ہے کیوں بلبلوں نے

نہیں معلوم ہے یہ ماجرا کیا　　یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا

بنا دے تو چمن ہر ایک بن کو　　نہ ہو جنت سے کچھ نسبت دلہن کو

ہوا مالک کو یہ حکمِ خداوند　　کہ دروازے جہنم کے ہوں سب بند

قریشی جانور کیوں بولتے ہیں　　یہ کس کے وصف میں لب کھولتے ہیں

زمین کی سمت کیوں مائل ہیں تارے　　یہ کس کی دید کے سائل ہیں تارے

یہ بت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں　　زمیں پہ کیوں خجالت سے گرے ہیں

زمیں پر کیوں ملائک آرہے ہیں　　یہ کیوں تحفے پہ تحفے لا رہے ہیں

یہ آمد کون سے ذیشان کی ہے　　یہ آمد کون سے سلطان کی ہے

اسی حیرت میں تھے اہل تماشہ
کہ ناگہ ہاتفِ غیبی یہ بولا

وہ اٹھی دیکھ لو گردِ سواری　　عیاں ہونے لگے انوار باری

نقیبوں کی صدائیں آرہی ہیں　　کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں

مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے　　چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے

فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں　　یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں

یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے　　یہی فریادرس ہیں بے بسوں کے

انہیں کی ذات ہے سب کا سہارا　　انہیں کے در سے ہے سب کا گزارا

انہیں سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں　　انہیں سے چاہتی ہیں داد چڑیاں

یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت　　کریں خود جو کی روٹی پر قناعت

انہیں پر دونوں عالم مر رہے ہیں　　انہیں پر جان صدقے کر رہے ہیں

فزوں رتبہ ہے صبح وشام ان کا　　محمد مصطفیٰ ہے نام ان کا

کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے　　کوئی ہر گام محوِ التجاء ہے

ادھر بھی اک نظر ہو تاج والے　　کوئی کب تک دلِ مضطر سنبھالے

بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا　　فدا ہے جان ودل جس پر ہمارا

اٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل

ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل

میلاد شریف

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد و اله وصحبه اجمعين

سَلِّمُوْا یَاقَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْں
مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْں

آواز ہو بلند درود و سلام کی
محفل ہے ذکر مولدِ خیر الانام کی
اللہ کا ہے اور قدسیوں کا بھی
کیا شان ہے رسول علیہ السلام کی

رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ
مَرْحَبَا مَرْحَبَا رَسُوْلِ اللّٰہ

بھیج اے رب میرے درود و سلام
اپنے پیارے نبی پر بھیج مدام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بزم ہستی کے تاجدار آئے
گلشن دہر کی بہار آئے
جس کے دامن میں چھپ سکے دنیا
وہ رسول کرم شعار آئے

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بلکہ تمام عالم اور سارے جہان کے پیدا کرنے سے بہت پہلے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے نور کو پیدا فرمایا اور اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے مقدس نور سے اپنی تمام کائنات کو شرفِ وجود سے سرفراز فرمایا جیسا کہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ: ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ''یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا: ''وَكُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِیْ ''اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے خلق فرمایا''وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ''اور میں اللہ کا نور ہوں۔

رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ　　مَرْحَبَا مَرْحَبَا رَسُوْلِ اللّٰہ

بھیج اے رب میرے درود و سلام　　اپنے پیارے نبی پر بھیج مدام

برسہا برس بلکہ ہزاروں برس تک یہ نورِ محمدی خداوند قدوس کی تسبیح و تقدیس میں مشغول و مصروف رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس مقدس نور کو ان کی پیشانی میں امانت رکھا، اور جب تک خداوند عالم کو منظور تھا، حضرت آدم علیہ السلام بہشت کے باغوں میں اپنی بیوی حضرت حوا کے ساتھ سکونت فرماتے تھے یہاں تک کہ جب خداوند عالم کے حکم سے حضرت آدم و حوا علیہما السلام بہشتِ بریں سے روئے زمین پر تشریف لائے اور بال بچوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہوا تو نورِ محمدی جو آپ کی پیشانی میں جلوہ گر تھا، وہ آپ کے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل ہوا اور سلسلہ بسلسلہ، درجہ بدرجہ نورِ محمدی مقدس پیٹھوں سے مبارک شکموں کی طرف تفویض ہوتا رہا، اور جن جن مقدس پیشانیوں میں یہ نور چمکتا رہا ہر جگہ عجیب عجیب معجزات و خوارق عادات کا ظہور ہوتا رہا اور اس نور پاک کی برکتوں کے فیوض طرح طرح سے ظاہر ہوتے رہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی مقدس پیشانی میں اس نورِ محمدی نے یہ جلوہ دکھایا کہ حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہو گئے اور تمام فرشتوں نے ان کے سامنے سجدہ کیا یہی نور جب حضرت نوح علیہ السلام کو ملا تو طوفان میں اسی نور کی بدولت ان کی کشتی سلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اسی نورِ محمدی کا فیضان تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود کافر نے آگ کے شعلوں میں ڈال دیا تو وہ آگ جس کے بلند شعلوں کے اوپر سے کوئی پرند بھی نہیں گزر سکتا تھا ایک دم ٹھنڈی اور سلامتی و راحت کا باغ بن گئی۔

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی تشریف آوری کے مشتاق و

منتظر رہے۔اور ہر دور کے مقدس رسولوں کی جماعت آپ کی آمد آمد کے انتظار میں آپ کی مدح وثناء کا خطبہ پڑھنے میں مشغول رہی۔ چنانچہ ہر زمانے کے مقدس نبیوں اور رسولوں کا یہ حال رہا کہ

خلیل اللہ نے جس کے لیے حق سے دعائیں کیں
ذبیح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجائیں کیں
جو بن کے روشنی پھر دیدۂ یعقوب میں آیا
جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیرنگ میں پایا
دلِ یحییٰ میں ارمان رہ گئے جس کی زیارت کے
لب عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی شانِ رحمت کے

الغرض نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم برابر ایک پیشانی سے دوسری پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا اور اپنے فیوض و برکات کے جلوؤں سے ہر دور کے لوگوں کو نورانیت بخشتا رہا ، یہاں تک کہ یہ نور پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دادا حضرت عبدالمطلب کو ملا اسی نور اقدس کا طفیل تھا کہ ابرہہ بادشاہ حبش کا وہ لشکر جو کعبہ ڈھانے کے لیے چڑھائی کر کے آیا تھا حضرت عبدالمطلب کی بدولت چھوٹے چھوٹے پرندے ابابیلوں کی کنکریوں سے پورا لشکر مع ہاتھیوں کے ہلاک و برباد ہو گیا اور خدا کا مقدس گھر خانہ کعبہ ایک کافر کے حملوں سے سلامت رہا۔

سَلِّمُوْا یَاقَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِالْاَمِیْں
مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت عبدالمطلب سے یہ نور پاک منتقل ہوکر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا اور حضرت عبداللہ سے آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تفویض ہوا، ایام حمل میں طرح طرح کے فیوض و برکات کا ظہور ہوتا رہا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ ہر رات خواب میں ایک فرشتہ آکر مجھے نبی آخرالزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی تشریف آوری کی بشارت وخوشخبری سناتا رہا، یہاں تک کہ وہ مقدس وقت قریب سے قریب تر ہوتا رہا کہ خزانہ قدرت کی سب سے زیادہ انمول دولت روئے زمین کی طرف متوجہ ہوا اور خداوند قدوس کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت کاظہور ہو چنانچہ

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارھویں شب اس مہینے کی

ربیع الاول کے مبارک مہینے کی بارھویں تاریخ آگئی اس رات میں عجیب عجیب مناظرِ قدرت کے جلوے نظر آئے جن کے بیان سے زبان قاصر و عاجز ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار مقدس فرشتوں کی فوج لے کر آسمان سے حرم کعبہ میں اتر پڑے، سبحان اللہ!

یکایک ہوگئی ساری فضاء تمثال آئینہ
نظر آیا معلق عرش تک اک نور کا زینہ

خدا کی شان رحمت کے فرشتے صف بہ صف اترے

پرے باندھے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اترے

حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں جا کر خداوند قدوس کے حضور سر بسجود ہو کر دعا مانگتے کہ یا اللہ! جلد اپنے محبوب کو دنیا میں بھیج دے۔ اور ایک مرتبہ کاشانۂ نبوت پر حاضر ہو کر بصد ذوق و شوق التجائیں کرتے کہ اِظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اِظْهَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِظْهَرْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ یعنی اے تمام رسولوں کے سردار ظاہر ہو جایئے اور اے تمام نبیوں کے خاتم تشریف لایئے اور اے تمام گناہگارانِ امت کو اپنی شفاعت کے دامن میں چھپانے والے آقا جلد ظہور پر نور فرمایئے یہی عالم تھا کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور سارے جہان کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوئی کہ:

ابھی جبرئیل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے

کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے

مبارک ہو کہ دور راحت و آرام آپہنچا

نجات دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے

جناب رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی

امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

یعنی نبی آخر الزماں ختم پیغمبراں حضور سید المرسلیں رحمۃ للعالمیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ولادت باسعادت ہوئی اور ہر طرف مبارک باد کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور سر

زمین حرم کا ذرہ ذرہ زبان حال سے یوں مترنم ریز تھا کہ

مبارک ہو کہ وہ شہہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پہ آنیوالا ہے
فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائیں گے
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہے
چکوروں سے کہو ماہ دل آرا ہے چمکنے کو
خبر ذروں کو دو، مہر منور آنے والا ہے
حسن کہہ دے اٹھیں سب امتی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیمبر آنے والا ہے

صلوٰۃ وسلام

یا نبی سلام علیك — یا رسول سلام علیك
یا حبیب سلام علیك — صلوات اللہ علیك
السلام اے تاج والے — دو جہاں کے راج والے
عاصیوں کی لاج والے — اے مرے معراج والے
یا نبی سلام علیك — یا رسول سلام علیك
یا حبیب سلام علیك — صلوات اللہ علیك
کاش ہو حاصل حضوری — دور ہو جائے یہ دوری
دیکھ لوں وہ شکل نوری — دل کی یہ حسرت ہو پوری
یا نبی سلام علیك — یا رسول سلام علیك

یا حبیب سلام علیک   صلوات اللّٰہ علیک
دکھ بھرے نالوں کا صدقہ   در کے پالوں کا صدقہ
کربلا والوں کا صدقہ   بھیک دو لالوں کا صدقہ
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللّٰہ علیک
تم شفیع المذنبیں ہو   سرور دنیا و دیں ہو
صادق الوعد و امیں ہو   رحمۃ للعالمیں ہو
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللّٰہ علیک
بانی محفل کی سن لو   سامعیں کے دل کی سن لو
رحم کے قابل کی سن لو   عاشقِ بسمل کی سن لو
یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللّٰہ علیک

حمد باری تعالیٰ

پوچھا گل سے یہ میں نے کہ اے خوبرو   تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی خو
یاد میں کس کی ہنستا مہکتا ہے تو   ہنس کے بولا کہ اے طالب رنگ و بو
اللّٰہُ   اللّٰہُ   اللّٰہُ   اللّٰہُ
عرض کی میں نے سنبل سے اے مشکبو   صبح کو کرکے شبنم سے تازہ وضو

جھوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تو　　سن کے کرنے لگا دم بدم ذکر ہُو

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

جب کہا میں نے بلبل سے اے خوش گلو　　کیوں چمن میں چہکتا ہے تو چار سُو

دیکھ کر گل کسے یاد کرتا ہے تو　　وجد میں بول اٹھا وحدہ وحدہ

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

جب پپیہے سے پوچھا کہ اے نیم جاں　　یاد میں کس کی کہتا ہے تو پی کہاں

کون ہے پی ترا کیا ہے نام و نشاں　　بول اٹھا بس وہی جس پہ شیدا ہے تو

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

میں نے قمری سے کی جا کے یہ گفتگو　　گاتی رہتی ہے کوکو تو کیوں کوبکو

ڈھونڈتی ہے کسے کس کی ہے آرزو　　بولی سن میرا نغمہ ہے حق سرّہ

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

آ کے جگنو جو چمکا مرے روبرو　　عرض کی میں نے اے شاہدِ شعلہ رو

کس کی طلعت ہے تو کس کا جلوہ ہے تو　　یہ کہا جس کا جلوہ ہے ہر چار سو

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

میں نے پوچھا یہ پروانے سے دوبدو　　کس لیے شمع کی لو پہ جلتا ہے تو

شعلہ نار میں کس کی ہے جستجو　　جلتے جلتے کہا اس نے یانورہ

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

اعظمی گرچہ بے حد گنہ گار ہے　　مجرم و بے عمل ہے خطا کار ہے

حق تعالٰی مگر ایسا غفار ہے　　اس کی رحمت کا نعرہ ہے لاتقنطوا

اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ　اللّٰہُ

دیگر

اے میرے معبود حق اے کردگار　　سارے عالم کا تو ہے پروردگار
فضل سے تیرے ہی اے رب کریم　　گلشن ہستی کی ہے ساری بہار
کر دیا مجھ کو غلام مصطفٰی　　ہو گیا میں دوجہاں کا تاجدار
بخش دے یارب خطائیں سب میری　　تو ہے غفار اور میں عصیاں شعار
تیری رحمت پر بھروسا ہے مجھے　　فضل کا تیرے میں ہوں امیدوار
کس طرح ہو شکر نعمت کا ادا　　شکر ہے محدود نعمت بے شمار
ناز ہے اتنی سی نسبت پر مجھے　　میں ہوں مجرم اور تو آمر زگار
تیرے سجدوں نے وہ رفعت دی مجھے　　رفعت افلاک ہے مجھ پر نثار
بندہ فرما کر بڑھایا کس قدر　　قدسیوں میں میرا شاہانہ وقار

خاک بوس طیبہ ہے یہ اعظمی
حشر میں یارب نہ ہو یہ شرمسار

نعت شریف

سرور عالم نبیُّ الانبیاء میرے رسول　　اولیں وآخریں کے پیشوا میرے رسول
صدر بزم انبیاء مولائے کل فخر رسل　　محرم اسرارِ حق، شان خدا میرے رسول
مظہر شان الٰہی تاجدار کائنات　　نائب حق حاکم ہر ماسوا میرے رسول
مہبط لولاک سیار فلک عرش آستاں　　صاحب معراج ومصداق دنی میرے رسول
سورۂ والفجر عکس روئے روشن کا بیاں　　مطلع والشّمس وشرح والضحٰی میرے رسول
مطلع انور رشک آفتاب وماہتاب　　نیّر برج شرف نور خدا میرے رسول

ابن مریم کی بشارت روح پیغام کلیم — بانی کعبہ کی تاریخی دعا میرے رسول

منصب شان رسالت لقب ختم الرسل — منزل محبوبیت میں مصطفٰی میرے رسول

جنکے قدموں سے ہے وابستہ دوعالم کی نجات — وہ امیر کارواں وہ حق نما میرے رسول

اعظمی مومن ہوں ربُّ العٰلمیں میرا خدا

رحمۃ للعٰلمیں صلّ علی میرے رسول

نگار طیبہ ازل سے ہے تیری آرزو — میرے وجود کا مقصد ہے جستجو تیری

ترا سکوت ہے لطف وکرم کی اک دنیا — نسیم خلد کی جنت ہے گفتگو تیری

نسیم خلد نے مانگی ہے بھیک خوشبو کی — کھلی مدینہ میں جب زلف مشکبو تیری

میری وفات کا دن میری عید کا دن ہو — بوقت مرگ جو صورت ہو روبرو تیری

گناہ کر کے بھی امیدوار جنت ہوں — سنا ہے جب سے کہ لطف وکرم ہے خو تیری

کہاں نہیں رخ انور کی جلوہ سامانی — جہاں میں طلعت زیبا سے چار سو تیری

حریم کعبہ میں بھی یاد آئی طیبہ کی — کہ یادگار حرم میں ہے کوبکو تیری

نہ چھوٹے دامن عبدیت اعظمی ان کا

اسی سے دونوں جہاں میں ہے آبرو تیری

یہ حالت ہے اب سانس لینا گراں ہے — مگر آپ کا نام ورد زباں ہے

کوئی جانے کیا اس کا پرچم کہاں ہے — سرعرش جس کے قدم کا نشاں ہے

وہ فانوس فطرت ہیں دونوں جہاں میں — انہیں کی تجلی یہاں ہے وہاں ہے

یہ سارا جہاں ان کے زیر قدم ہے — کہ پامال ان کا مکاں لامکاں ہے

کف دست رحمت میں ہے سارا عالم زمیں آپ کی آپ کا آسماں ہے
مسلم ہے ان کو خدا کی نیابت کلام خدا مصطفٰی کی زباں ہے
نہ پوچھ اعظمی منزل سر بلندی
مرا سر ہے محبوب کا آستاں ہے

حاجیو !اب گنبد سرکار تھوڑی دور ہے رحمت حق کا علمبردار تھوڑی دور ہے
ہے خریدار گنہ رحمت کا تاجر جس جگہ عاصیو! وہ مصطفٰی بازار تھوڑی دور ہے
عشق و مستی میں قدم آگے بڑھا کر دیکھ لو گنبد خضراء کا وہ مینار تھوڑی دور ہے
نعمت کونین ملتی ہے گداؤں کو جہاں وہ محمد کا سخی دربار تھوڑی دور ہے
لے کے آئے تھے جہاں جبریل بھی فوج ملک وہ احد کا جنتی کہسار تھوڑی دور ہے
وہ شہیدان محبت کی مبارک خوابگاہ وہ بقیع پاک خلد آثار تھوڑی دور ہے
اللہ اللہ وہ گلستان مدینہ مرحبا پھول سے بہتر ہیں جسکے خار تھوڑی دور ہے
چل پڑا ہوں گرتا پڑتا سوئے طیبہ المدد اے مسیحا اب تیرا بیمار تھوڑی دور ہے
دشت طیبہ ہے یہاں چل سر کے بل اے اعظمی
مصطفٰی کا جنتی دربار تھوڑی دور ہے

حاجیوں کا استقبال

مبارک آ گئے مکہ مدینہ دیکھنے والے خدا کا گھر رسول حق کا روضہ دیکھنے والے
حریم کعبہ میں مستوں کا میلہ دیکھنے والے مزار مصطفٰی پہ حق کا جلوہ دیکھنے والے
جلال کعبہ کا اونچا منارہ دیکھنے والے جمال گنبد خضراء کا تارا دیکھنے والے

لپٹ کر رونے والے کعبہ جاں کے غلافوں سے
نبی کے در پہ رحمت کا برسنا دیکھنے والے

طواف کعبہ میں ہر ہر قدم پر جھومنے والے
بھرے پیالوں میں زمزم کا چھلکنا دیکھنے والے

جمال اقدس روضہ بسا ہے ان کی آنکھوں میں
حقیقت میں ہیں یہ جنت کا نقشہ دیکھنے والے

کمال شوق سے ہم ان کو سو سو بار دیکھیں گے
بڑے پیارے ہیں یہ مکہ مدینہ دیکھنے والے

مبارک ہیں مبارک ہیں خدا شاہد مبارک ہیں
یہ مکہ دیکھنے والے مدینہ دیکھنے والے

ملا ہے اعظمی مکہ مدینہ سے شرف ان کو
نگاہ دل سے دیکھیں ان کا رتبہ دیکھنے والے

دیگر

مبارک مرحبا مکہ مدینہ دیکھنے والے
زمیں پر عرش کی منزل کا زینہ دیکھنے والے

حطیم کعبہ میں سجدے وہ بوسے سنگ اسود کے
در کعبہ پہ رونا گڑگڑانا دیکھنے والے

مقام ملتزم میزاب اور رکن یمانی پر
ہمیشہ ابر رحمت کا برسنا دیکھنے والے

وہ پیاسوں کا ہجوم عاشقانہ کیف کا عالم
وہ پیمانوں میں زمزم کا چھلکنا دیکھنے والے

طواف کعبہ کی مستی صفا مروہ کے منظر میں
شراب معرفت کا جام و مینا دیکھنے والے

منٰی میں عید قربانی کا منظر دیکھ کر آئے
سر عرفات پروانوں کا میلہ دیکھنے والے

فرشتے پر بچھاتے ہیں جہاں تیرے قدم پہنچے
خدا کا گھر رسول حق کا روضہ دیکھنے والے
ستارہ تیری قسمت کا ثریا سے بھی اونچا ہے
جمال گنبد خضراء کا جلوہ دیکھنے والے
مبارک ہیں مبارک اعظمی بیشک مبارک ہیں
خدا کا گھر نبی کے در کا جلوہ دیکھنے والے

حسن یوسف اور ہے طٰہٰ کا جلوہ اور ہے
ماہ کنعاں اور ہے مہر مدینہ اور ہے
آسمانوں پر گئے ادریس و عیسٰی شک نہیں
دم میں سیر لامکاں معراج اسریٰ اور ہے
ہے خلیل اللہ حبیب اللہ میں فرق عظیم
شان خلت اور ہے تاج فترضٰی اور ہے
انفلاق بحر برہان عظیم الشان تھا
انشقاق بدر کا لیکن نتیجہ اور ہے
مفت بھی لیتے نہیں عاشق حیات خضر کو
خالی جینا اور ہے مرمر کے جینا اور ہے
جنتی پھولوں کی خوشبو تو مسلم ہے مگر
نکہت گل اور ہے ان کا پسینہ اور ہے

اعظمی تھی نوح کی کشتی میں عالم کی نجات
اہل بیت پاک کا لیکن سفینہ اور ہے

از اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی علیہ الرحمۃ

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جن کے نمک کی قسم — وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

زہے عزت واعتلائے محمد — کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمان سرائے محمد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا — گروں کا سہارا عصائے محمد
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نکلی دعائے محمد
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے — کہ ہے رب سلم صدائے محمد

سر تا بہ قدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

دل بستہ وخوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

ابر نیساں مومنوں پر تیغ عریاں کفر پر
جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جان جاں انگشت کیالی ہاتھ میں

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقف سنگ درجبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پاکے وہ دامان عالی ہاتھ میں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل وجاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

سرعرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

لاورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جوان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید وبند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

از مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمۃ

اے مدینے کے تاجدار سلام　　اے غریبوں کے غم گسار سلام
تری اک اک ادا پہ اے پیارے　　سو درودیں فدا ہزار سلام
رب سلم کے کہنے والے پر　　جان کے ساتھ ہوں نثار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر　　بھیج اے میرے کردگار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو　　اے میرے حق کے راز دار سلام
عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پر اے خلد کی بہار سلام

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ　　کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل　　ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
مری خاک یارب نہ برباد جائے　　پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
رگ گل کی جب نازُکی دیکھتا ہوں　　مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنت کِھلا ہے　　نظر میں ہے نقش و نگارِ مدینہ
رہیں انکے جلوے بسیں انکے جلوے　　مرا دل بنے یادگارِ مدینہ
بنا آسماں منزلِ ابن مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

تمہارانام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمار بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

دکھائی جائے گی محشر میں شان محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہاہوگا

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیر غم ان کو پکارتا ہوگا

کسی کے پلے پہ ہوں گے یہ وقت وزن عمل
کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا

کوئی کہے گا دہائی ہے یارسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیاہوگا

کسی کو لے کے فرشتے چلیں گے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتاہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر
کوئی صراط پہ ان کو پکارتا ہوگا

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجوم فکر و تردد میں گھر گیا ہوگا

ازمولانا جمیل الرحمٰن بریلوی علیہ الرحمۃ

سلطان جہاں محبوب خدا تیری شان وشوکت کیا کہنا
ہرشے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فَاَوْحٰی دل پہ کھلے یہ عزت وحشمت کیا کہنا

ہر ذرہ تیرا دیوانہ ہے ہر دل میں تیرا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا

عالم کی بھریں ہر دم جھولی خود کھائیں فقط جو کی روٹی
وہ شان عطاوسخاوت کی یہ زہد وقناعت کیا کہنا

وہ پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد وعرب جن میں مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

جا کے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لا کے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے ان کا باغ جہاں میں ان کی مہک ہے خلد و جناں میں

سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تاحشر نمایاں ایسا ہلال عید ہو قرباں

دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہانو غم ہے تمہیں کیا ابر کرم اب جھوم کے برسا

لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر میں ارض و فلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں

سایہ فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن ان کو ستائیں دیتے رہیں یہ سب کو دعائیں

سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر

مجھ کو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم

میرے شفیع محشر تم پر سلام ہر دم

اس بے کس و حزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے

ظاہر ہے سب وہ تم پر تم پر سلام ہر دم

بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے

رحم اے حبیب داور تم پر سلام ہر دم

بے وارثوں کے وارث بے والیوں کے والی

تسکین جان مضطر تم پر سلام ہر دم

للہ اب ہماری فریاد کو پہنچئے

بے حد ہے حال ابتر تم پر سلام ہر دم

دریوزہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اس گلی کا

لطف وکرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں

سلطان بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

بہر خدا بچاؤ ان خار ہائے غم سے

اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

میرے مولیٰ میرے سرور رحمۃ للعالمیں

میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعالمیں

مظہر ذات خدا محبوب رب دوسرا

بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعالمیں

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا

حال سب روشن ہیں تم پر رحمۃ للعالمیں

تو نے فرمایا هُوَالْمُعْطِیْ وَاِنِّی قَاسِم

کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعالمیں

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃ للعالمیں
ہم سیہ کاروں کی بخشش کا کوئی ساماں نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعالمیں
بس خدا ان کو نہ کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے بہتر رحمۃ للعالمیں
دست اقدس سینے پر ہو روح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعالمیں
سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعالمیں

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہ و مہر ترے تلوے کے سامنے
جاری ہے حکم یہ کہ دوپارہ قمر ہوا
انگشت مصطفٰی کے اشارے کے سامنے
کیوں دربدر فقیر تمہارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے
جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان لے چلا ہے مدینے کے سامنے

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا

کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے

اے سائلو چلو تو دعا لے کے سامنے

رب کریم یہ ہے دعا میری روز محشر

شرمندہ میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی ہے بے مثال جمال محمد عربی

مجال کیا ہے کہ انس وملک کریں تعریف خدا سے پوچھیے حال محمد عربی

زمانہ پلتا ہے اس آستان عالی سے عجب ہے جودونوال محمد عربی

لگارہے ہیں ہمیشہ مہرومہ چکر ملا نہ کوئی مثال محمد عربی

اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد میں کبھی میں ہوں غلام بلال محمد عربی

گیاہ وخاروخس وخاک سے وہ بدتر ہے نہیں ہے جس کو خیال محمد عربی

یہ جان کیا دوجہاں مجھے گرمیسر ہوں کروں فدا بجمال محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا

غلام عترت و آل محمد عربی

ازحضرت آسی علیہ الرحمۃ

کہاں گلشن کہاں روئے محمد کہاں سنبل کہاں موئے محمد

ہے عالم آہن و آہن ربا کا کھنچا جاتا ہے دل سوئے محمد

نہ چھانی مشت خاک اپنی کسی نے ہے دل ہی میں رہ کوئے محمد
دل صد چاک میں مانند شانہ رچی ہے بوئے گیسوئے محمد
دم جاں بخش اعجاز مسیحا نسیم گلشن کوئے محمد

حیات جاوداں پاتا ہے آسی
قتیل تیغ ابروئے محمد

دیگر

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر
کرم کرے وہ نشان قدم تو پتھر پر
تمہارے حسن کی تصویر کوئی کیا کھینچے
نظر ٹھہرتی نہیں عارض منور پر
کسی نے لی رہ کعبہ کوئی گیا سوئے دیر
پڑے رہے تیرے بندے مگر تیرے در پر
گناہ گار ہوں میں واعظو تمہیں کیا فکر
مرا معاملہ چھوڑو شفیع محشر پر
پلا دے کہ آج تو مرتے ہیں رندا ے ساقی
ضرور کیا کہ یہ جلسہ ہو حوض کوثر پر

اخیر وقت ہے آسی چلو مدینے کو
نثار ہو کے مرو تربت پیمبر پر

از حضرت شفیق جونپوری علیہ الرحمۃ

نظر آتی ہے گلشن میں ہوا نا ساز گار اپنی
گل باغ خلیلی بھیج دے بادبہار اپنی
اٹھ اے امت کے والی کفر دھمکاتا ہے مسلم کو
علی کو بھیج دے آجائیں لے کر ذوالفقار اپنی
طریق مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی
ہمیں کرنی ہے شاہنشاہ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہوگئے تو رحمت پروردگار اپنی
بنے گی گرمیٔ خورشید خنکی باغ جنت کی
وہ جس دم لے کے آئیں گے نسیم خوشگوار اپنی
وہ بیٹھے ہوں اٹھا ہو بارگاہ پاک کا پردہ
کہانی در پہ کہتا ہوں شفیق جاں نثار اپنی

دیگر

اجالی رات ہوگی اور میدان قبا ہوگا
زبان شوق پر یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ ہوگا
کہ اترے ہونگے رحمت کے فرشتے آسمانوں سے
خدا کا نور ہوگا روضۂ خیر الوریٰ ہوگا

وہ نخلستان مکہ وہ مدینہ کی گزرگاہیں
کہیں نور نبی ہوگا کہیں نور خدا ہوگا

یلملم ہی سے شورش ہوگی دل کی بیقراری میں
پہن کر جامۂ احرام زائر جھومتا ہوگا

نہ پوچھو عاشقوں کا ولولہ جدہ کے ساحل پر
لبوں پر نغمہ اِنْ نَزَلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا ہوگا

جھکی ہوگی مری گردن گناہوں کی خجالت سے
زباں پر یا رسول اللہ اُنْظُرْ حَالَنَا ہوگا

کچھ اونٹوں کی قطاروں میں انوکھی سادگی ہوگی
حدی خوانوں سے طیبہ کا بیاباں گونجتا ہوگا

کبھی کوہ مفرح سے نظارے ہونگے گنبد کے
کبھی بیر علی پر عاشقوں کا جمگھٹا ہوگا

شفیق اس دن نہ پوچھو درد الفت کی فراوانی
کہ ہم ہوں گے حجاز پاک کا دار الشفا ہوگا

دیگر

نہیں تیرے سوا کوئی پیامی　　اِلَیْهِ یَا صَبَا بَلِّغْ سَلَامِیْ
وہ سوجائیں تو معراج منامی　　وہ جاگیں تو خدا سے ہم کلامی
ہے شاہوں کو بھی وجۂ نیک نامی　　شہِ خوباں ترے در کی غلامی
ہر اک شیدا ہے سلطان عرب کا　　عراقی ہو کہ رومی ہو کہ شامی

نگاہ سیر گاہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ تَعَالیٰ اللّٰہ تری عالی مقامی
اسی سرد خراماں کا ہے صدقہ نسیم صبح! تیری خوش خرامی
شفیق انداز حسرت کے علاوہ
مرے اشعار میں ہے رنگ جامی

از مولانا نسیم بستوی مدظلہ

محمد کا دارالسلام اللہ اللہ وہ باران فیض دوام اللہ اللہ
جہان رسالت کے خورشید تابان نبوت کے ماہ تمام اللہ اللہ
نگاہوں میں طیبہ کی پھرتی ہے اکثر حسیں صبح پر نورشام اللہ اللہ
سر حشر تشنہ لبوں کو وہ اپنے پلائیں گے کوثر کا جام اللہ اللہ
جبیں اسکے قدموں پہ جھکتی ہے سب کی جو ہے مصطفیٰ کا غلام اللہ اللہ
دل مضطرب بہر طیبہ ہے نالاں کریں اب کوئی اہتمام اللہ اللہ
نسیم اور ان کی محبت کی منزل
زہے عاشق تیز گام اللہ اللہ

دیگر

یہ کیسا مبارک مقام آرہا ہے لبوں پر درود و سلام آرہا ہے
ادب سے چلو اور سروں کو جھکا لو محمد کا دارالسلام آرہا ہے
بسائی گئی راہ میں نکہت گل رسول خدا کا غلام آرہا ہے
قدم چومنے آرہے ہیں فرشتے زمیں پر وہ ماہ تمام آرہا ہے

مدینے کے آقا کا ہر ہر سوالی تبسم بہ لب شاد کام آرہا ہے
وہ دیکھو اٹھیں رحمتوں کی گھٹائیں زبان پر محمد کا نام آرہا ہے
غریبوں کا مونس یتیموں کا ہمدم لیے زندگی کا پیام آرہا ہے
رسول گرامی کے روضہ کی جانب زمانہ بصد احترام آرہا ہے
نسیم ثنا خوانِ سرور، مبارک !
خدا کی طرف سے سلام آرہا ہے

دیگر

طیبہ کے مسافر سے

سلطان دو جہاں سے میرا سلام کہنا
محبوب دو جہاں سے میرا سلام کہنا
امت کے پاسباں سے میرا سلام کہنا
وحدت کے راز داں سے میرا سلام کہنا
عظمت کے حکمراں سے میرا سلام کہنا
رفعت کے آسماں سے میرا سلام کہنا
روضے کے نوری جلوے آنکھوں میں رکھ کے لانا
پر نور آستاں سے میرا سلام کہنا
عرش علا کی شوکت خلد جناں کی زینت
پیغمبر اماں سے میرا سلام کہنا

ارض و سما کے سرور صدرشک ماہ اختر
تنویر کہکشاں سے میرا سلام کہنا
تجھ پر نثار جاؤں باد صبا خدارا
تسکین قلب وجاں سے میرا سلام کہنا
روضے کی جالیوں سے بھی ہم کنار ہوکر
خلد نظر سماں سے میرا سلام کہنا
شاہ وگدا کے خالی دامن کو بھرنے والے
عالم کے حکمراں سے میرا سلام کہنا
اے عازم مدینہ عرض نسیم لے جا
غم خوار بیکساں سے میرا سلام کہنا

دیگر

زمیں پر مالک خلد بریں تشریف لاتے ہیں
جہاں میں رحمۃ للعالمیں تشریف لاتے ہیں
مبارک وہ شہ دنیا ودیں تشریف لاتے ہیں
امام انبیاء ومرسلیں تشریف لاتے ہیں
سکوں بخش دل اندوہ گیں تشریف لاتے ہیں
بہار گلشن علم و یقیں تشریف لاتے ہیں
سلاطین جہاں جس کے قدم پر سر جھکائیں گے
وہی محبوب رب العالمیں تشریف لاتے ہیں

نبوت کے رسالت کے شریعت کے طریقت کے
مقدس تاجدار اولیں تشریف لاتے ہیں

فقیرو بے نوا اب دل شکستہ رہ نہیں سکتے
دو عالم جس کے ہے زیر نگیں تشریف لاتے ہیں

زمیں سے آسماں تک روشنی ہی روشنی ہوگی
کہ شمع پر ضیاء نور مبیں تشریف لاتے ہیں

ہزاروں عید ہے قربان اس پر نور ساعت پر
کہ جس میں رحمۃ للعالمیں تشریف لاتے ہیں

جہان حسن کے مسند نشیں کی آمد آمد ہے
شہ خوبان ورشک مہ جبیں تشریف لاتے ہیں

نسیم آواز دو جن و بشر بہر سلام آئیں
سریر آرائے بزم مرسلیں تشریف لاتے ہیں

سلام

فخر عیسی ناز آدم الصلوٰۃ و السّلام
روح ایماں جان عالم الصلوٰۃ و السّلام

تاجدار عرش اعظم الصلوٰۃ و السّلام
شمع حق نور مجسم الصلوٰۃ و السّلام

سرور ارض وسما سلطان بزم انبیاء
خلق میں سب سے مکرم الصلوٰۃ و السّلام

رنج وغم کی شام ہو یا لطف وراحت کی سحر
باادب پڑھتے رہیں ہم الصلوٰۃ والسّلام

جب شب معراج رکھا عرش پرتم نے قدم
مسکرائی روح آدم الصلوٰۃ و السّلام

راحت قلب حزیں ہے آپ کا ذکر جمیل
اے سکون چشم پرنم الصلوٰۃ و السّلام

ہم اسیران غم وافکار پر بہر خدا
ہو کرم سلطان اکرم الصلوٰۃ و السّلام

ہر گھڑی آغوش رحمت میں وہ رہتا ہے نسیم
جو پڑھا کرتا ہے ہر دم الصلوٰۃ و السّلام

دیگر

نبی کی نگاہ کرم اللہ اللہ بیاباں ہے رشک ارم اللہ اللہ
کہاں بارگاہ رسالت کی رفعت کہاں معصیت کار ہم اللہ اللہ
وہ شہر مدینہ کی صبح دل آراء وہ پر کیف شام و سحر اللہ اللہ
جب آمد ہوئی سرور دوجہاں کی گرے منہ کے بل سب صنم اللہ اللہ
سوالی کوئی ان کا محروم کیوں ہو وہ ہیں شاہ جود و کرم اللہ اللہ
وہ چاہیں تو ذرے بنیں ماہ وانجم اشاروں مین رب کی قسم اللہ اللہ

نسیم ان کے جنت بکف آستاں پر
فرشتوں کے سر بھی ہیں خم اللہ اللہ

مالکِ کونین

مکیں آپ کے مکاں آپ کا ہے حقیقت میں سارا جہاں آپ کا ہے
ہیں شاہان عالم جہاں سر خمیدہ وہ جنت بکف آستاں آپ کا ہے
حقیقت کی آنکھوں سے دیکھے تو کوئی ہراک شے میں جلوہ عیاں آپ کا ہے
سر عرش ہے ان کی عظمت کا پرچم دو عالم مین سکہ رواں آپ کا ہے
یہاں سے وہاں تک ہے رحمت ہی رحمت اگر نام ورد زباں آپ کا ہے
مقدس مطہر مبارک منور ازل ہی سے نام ونشاں آپ کا ہے
حبیب خدا تاجدار مدینہ زمیں آپ کی آسماں آپ کا ہے
نسیم حزیں پر نگاہ کرم ہو
کہ وہ بھی شہا مدح خواں آپ کا ہے

جانِ ایمان

جان ایمان یارسول اللہ تیرے قربان یارسول اللہ
عرش وفرش وفلک ہیں سب تیرے زیر فرمان یارسول اللہ
اور کس کے حضور لے جاؤں خالی دامان یارسول اللہ
تیری ہستی بنائی ہے رب نے کیسی ذیشان یارسول اللہ
منزلیں قبر و حشر کی ہوں گی تم سے آسان یارسول اللہ
ہوگا محشر میں سائباں سر پر تیرا دامان یارسول اللہ
تا ابد قلب میں رہے روشن شمع ایمان یارسول اللہ

تیرے انسانیت پہ ہیں بے شک لاکھوں احسان یارسول اللہ

کعبۂ دل نہ کیوں ہوں عرش مقام تم ہو مہمان یارسول اللہ

کردو پورے نسیم کے دل کے

سارے ارمان یارسول اللہ

از حضرت مفتی اعظم صاحب قبلہ بریلوی مدظلہ

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ

تو ماہ نبوت ہے اے جلوہ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے

ہر دل بنے مے خانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے

کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے

ہے ٹوٹا ہوا دل ہی سرکار کا کاشانہ

کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اُٹھیں

ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا تری شانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری

بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری

ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی دواخانہ

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

از حضرت محدّث اعظم قبلہ کچھوچھوی علیہ الرحمۃ

شب معراج عجب نور ہے سبحان اللہ
پتا پتا شجر طور ہے سبحان اللہ

اک قدم فرش پر ہے ایک قدم عرش پر ہے
ان کو نزدیک ہے جو دور ہے سبحان اللہ

غیب کیا چیز ہے دیکھ آئے ہیں وہ غیب الغیب
یعنی وہ ذات جو مشہور ہے سبحان اللہ

دیکھ آئے ہیں وہ آیات خدائے برتر
یہی قرآن میں مسطور ہے سبحان اللہ

مرحبا کہتا ہے کوئی تو کوئی صلِّ علیٰ
نغمہ سنجی میں لب حور ہے سبحان اللہ

ربِّ ھَب لی یہ کہا رب نے کہ اے میرے حبیب
تم کو منظور تو منظور ہے سبحان اللہ

اے شفاعت کے دھنی تیری شفاعت سن کر
شادماں ہر دل رنجور ہے سبحان اللہ

پالیا ان کو تو کونین کو پایا سیّد
یعنی جھولی مری بھر پور ہے سبحان اللہ

از مولانا قدرت اللہ صاحب عارف بستوی

نہ ہوتی جو منظور بعثت کسی کی　　تو دنیا میں ہوتی نہ خلقت کسی کی

خدا کی قسم انبیاء بھی نہ آتے　　نہ مقبول ہوتی عبادت کسی کی

یہ چاند اور سورج کی نوری شعائیں　　نمایاں ہے ان میں صباحت کسی کی

شفاعت کی کنجی عطا کرکے مولیٰ　　دکھائے گا محشر میں عزت کسی کی

سبھی انبیاء تا بموسیٰ وعیسیٰ　　سنانے کو آئے بشارت کسی کی

کسی کی محبت سے جنت ملے گی　　دلائے گی دوزخ عداوت کسی کی

لبوں پر گنہ گار عارف کے یارب
دم نزع جاری ہو مدحت کسی کی

دیگر

مدح چار یار

جہاں میں جو آئینہ دار نبی ہیں　　حقیقت میں وہ چار یار نبی ہیں

رفیق نبی غم گسار بنی ہیں　　فدائے نبی جاں نثار نبی ہیں

بڑا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ چاروں خلافت کے مسند نشیں ہیں　　یہ چاروں اراکین دین نبی ہیں

یہی باغبان ریاض یقیں ہیں　　یہی راز دار رسول امیں ہیں

یہ محبوب سرور یہ مقبول داور
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
یہ پروانے ہیں شمع باغ حرا کے فدائے نبی اور مقرب خدا کے
نمونے ہیں یہ سیرت انبیاء کے یہ پتلے وفا کے یہ پیکر حیا کے
یہ عدل مجسم یہ صدق مصور
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
یہ معراج ایماں کے ہیں چار زینے یہ چاروں ہیں تاج شرف کے نگینے
مجلّٰی ہیں انوار سے ان کے سینے سنوارا ہے ان کو جمال نبی نے
مزکّٰی مصفّا مقدّس مطہّر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
الٰہی تڑپتی ہے جب تک رگ جاں محبت رہے ان کے سینے میں رقصاں
ولا ان کی ہے جان دیں روح ایماں خدا سے دعا ہے یہی میری ہر آں
رہے تا دم مرگ میری زباں پر
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر

از جناب خمارؔ بارہ بنکوی

واہ رے داغ عشق رسول شام کو تارا صبح کو پھول
کیسے چھپیں انوارِ رسول چاند پہ کس نے ڈالی دھول
پیش نظر ہے شکل رسول دیدے خدایا حشر کو طول

نام محمد لے کے تو دیکھ　　رحمتیں ہیں بے تابِ نزول
بات مدینے جیسی کہاں　　کون کرے فردوس قبول
ان سے یہ کہنا جا کے صبا　　دل ہے بہت دوری سے ملول
اب تو بلا لو پاس مجھے　　اب تو گزارش کر لو قبول
پیش نظر روضہ ہو خمار
اور پڑھوں میں نعت رسول

از حضرت بیدم وارثی علیہ الرحمۃ

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول
کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسول
خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزوئے رسول
خوشا وہ آنکھ کہ ہو محو حسن روئے رسول
تلاش نقش کف پائے مصطفٰی کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذرات خاک کوئے رسول
پھر ان کے نشۂ ایماں کا پوچھنا کیا ہے
جو پی چکے ہیں ازل میں مئے سبوئے رسول
بلائیں لوں تری اے جذب شوق صلِّ علیٰ
کہ آج دامن دل کھنچ رہا ہے سوئے رسول
شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے
کسی میں رنگ علی ہے کسی میں بوئے رسول

عجب تماشا ہو میدان حشر میں بیدمؔ
کہ سب ہوں پیش خدا اور میں روبروئے رسول

ازجناب حیاتؔ وارثی صاحب

حب احمد ازل ہی سے سینے میں ہے میں یہاں ہوں مرا دل مدینے میں ہے
عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے
اس لیے ہے اسی سمت کعبہ جھکا گھر خدا کا محمد کے سینے میں ہے
پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حسن ہے لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے
کیا مقدر ہے بوبکر و فاروق کا جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے
بے سہارا نہ سمجھے زمانہ مجھے میرے آقا کا مسکن مدینے میں ہے

موت لائی حیاتؔ اب نئی زندگی
یہ مزہ میرے مرمر کے جینے میں ہے

ترانۂ نماز

دیدار حق دکھائے گی اے بیبیو نماز جنت تمہیں دلائے گی اے بیبیو نماز
دربار مصطفٰی میں تمہیں لیکے جائے گی خالق سے بخشوائے گی اے بیبیو نماز
عزت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیبیو نماز
جنت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر آرام سے سلائے گی اے بیبیو نماز
خدمت تمہاری حوریں کریں گی ادب کیساتھ رتبہ بہت بڑھائے گی اے بیبیو نماز
کوثر کے سلسبیل کے شربت پلائے گی میوے تمہیں کھلائے گی اے بیبیو نماز
سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور پسینے پر خوشبو میں جب بسائے گی اے بیبیو نماز

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کیساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بیبیو نماز
باغ بہشت روضۂ رضواں بہار خلد سب کچھ تمہیں دکھائے گی اے بیبیو نماز
حوریں ترانے گائیں گی اور جھوم جھوم کر نغمے تمہیں سنائے گی اے بیبیو نماز
پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دلائے گی اے بیبیو نماز
فاقہ سے مفلسی سے جہنم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بیبیو نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامان آخرت محشر میں کام آئے گی اے بیبیو نماز
بات اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز
اللہ سے ملائے گی اے بیبیو نماز

شجرۂ نقشبندیہ مجددیہ

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے
حضرت بوبکر باصدق و صفا کے واسطے

بہر سلماں قاسم و جعفر بحق بایزید
ابوالحسن اور بوعلی باخدا کے واسطے

خواجہ یوسف عبدخالق عارف و محمود حق
شہ عزیزان علی صدرالعلاء کے واسطے

بابا سمّاسی محمد سیّدمیر کلال
شہ بہاؤالدین امام الاولیاء کے واسطے

شیخ علاؤالدین و یعقوب و عبیداللہ ولی
خواجہ زاہد شاہ درویش خدا کے واسطے

شاہ اَملِنگی محمد خواجہ باقی بحق
حضرت احمد مجدد حق نما کے واسطے

خواجہ معصوم و سیف الدین و محسن دہلوی
سیّد نور محمد پارسا کے واسطے

مظہر حق جان جان و شاہ عبداللہ ولی
مولوی عبد رحمٰن مقتدٰی کے واسطے

مولوی عبدالغفور و سیّد احمد میاں
حافظ ابرار حسن پیر ہدٰی کے واسطے

حضرت محبوب احمد کے توسل کر عطا
نعمت دارین عبدالمصطفٰی کے واسطے

﴿رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین﴾

شجرہ قادریہ رضویہ

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدی کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر

بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری

جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا

ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد

بو الحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا

قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہُمۡ رِزۡقاً سے دے رزق حسن

عبدرزّاق ابن غوث الاولیاء کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح ومنصور رکھ

دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے

طور عرفاں و علو و حمد و حسنی و بہا

دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراھیم مجھ پر نار غم گلزار کر

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے

خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین ودنیا کے مجھے برکات دے برکات سے

عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے

کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر

اچھے پیارے شمس دیں بدر العلی کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آل رسول اللہ کر

حضرت آل رسول مقتدٰی کے واسطے

نور جان و نور ایماں نور قبر و حشر دے

ابوالحسن احمد نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے

میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے

میرے مرشد حضرت حامد رضا کے واسطے

یا الٰہی ان مشائخ کے وسیلے کر عطا

نعمت کونین عبدالمصطفی کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز وعلم وعمل

عفو عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

فاتحۂ سلسلہ

شجرۂ مبارکہ ہر روز بعد نماز فجر ایک بار پڑھ لیا کریں، اس کے بعد درودِ غوثیہ سات بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، قل ھواللہ شریف سات بار، پھر درود غوثیہ تین بار پڑھ کر اس کا ثواب ان تمام مشائخِ کرام کی ارواحِ طیبہ کو نذر کریں جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہے تو اس کے لیے دعائے عافیت وسلامت کریں ورنہ اس کا نام بھی شاملِ فاتحہ کرلیا کریں۔

درودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِوَ الْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

پنج گنج قادری

بعدنماز فجر یَاعَزِیْزُیَااَللّٰہُ بعدنماز ظہر یا کَرِیْمُ یَااَللّٰہ

بعدنماز عصر یَاجَبَّارُیَااَللّٰہُ بعدنماز مغرب یَاسَتَّارُیَااَللّٰہ

بعدنماز عشاء یَاغَفَّارُیَااَللّٰہُ

سب سو سو بار اول وآخر تین تین بار درود شریف، ان کو روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوں گی۔

برائے قضائے حاجات

۱۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ آٹھ سو چوہتر بار اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار اس قدر معین تعداد میں باوضو قبلہ رو دو زانو بیٹھ کر تا حصول مراد پڑھیں اور اسی کلمہ کو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں بے گنتی بے شمار پڑھتے رہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔

۲۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ساڑھے چار سو مرتبہ روزانہ تا حصول مراد پڑھیں، اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار، جس وقت گھبراہٹ ہو اسی کلمہ کو بکثرت پڑھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ کام بن جائے گا۔

۳۔ ''طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر'' بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ بار اور اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ یہ تینوں عمل نہایت مجرب اور آسان ہیں، ان سے غفلت نہ کی جائے۔

مناجات

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر
امن دینے والے پیارے مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
ساقیِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم سے
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سَلِّم کہنے والے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰی کا ساتھ ہو

ماخذ و مراجع

نمبرشمار	کتاب	مطبوعه
١	قرآن مجید	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور
٢	تفسیر روح البیان	مکتبه عثمانیه ،کوئٹه
٣	تفسیر بیضاوی	میر محمد کتب خانه کراچی
٤	التفسیرات الاحمدیة	مکتبه حقانیه ، کوئٹه
٥	تفسیر روح المعانی	مکتبه حقانیه ، ملتان
٦	التفسیر الکبیر	داراحیاء التراث العربی ، بیروت
٧	تفسیر جمل	قدیمی کتب خانه ،کراچی
٨	تفسیر خازن	صدیقیه کتب خانه ، اکوڑه خٹك
٩	الدرالمنثور فی التفسیر الماثور	دارالفکر،بیروت
١٠	حاشیة الصاوی	دارالفکر،بیروت
١١	صحیح البخاری	دارالکتب العلمیة، بیروت
١٢	صحیح مسلم	دارابن حزم ، بیروت
١٣	جامع الترمذی	دارالفکر، بیروت
١٤	سنن ابن ماجه	دارالمعرفة ، بیروت
١٥	سنن ابی داود	داراحیاء التراث العربی ،بیروت
١٦	سنن النسائی	دارالجیل، بیروت
١٧	المؤطالامام مالك	دارالمعرفة ، بیروت
١٨	مشکاة المصابیح	دارالفکر،بیروت
١٩	شعب الایمان للبیهقی	دارالکتب العلمیة ، بیروت
٢٠	المسند لامام احمد بن حنبل	دارالفکر ،بیروت
٢١	کنزالعمال	دارالکتب العلمیة ،بیروت
٢٢	الترغیب والترهیب	دارالکتب العلمیة ،بیروت

۲۳	شرح صحیح مسلم،للنووی	ایچ ایم سعید کمپنی ، کراچی
۲٤	شرح السنة	دارالکتب العلمية ،بيروت
۲٥	فیوض الباری شرح صحیح البخاری	دارالکتب العلمية ،بيروت
۲٦	ماثبت من السنة (مترجم)	فرید بك اسٹال، لاهور
۲۷	المواهب اللدنية	مرکزاهلسنت برکات رضا، الهند
۲۸	فتح الباری شرح صحیح البخاری	دارالکتب العلمية ،بيروت
۲۹	المعجم الاوسط	دارالکتب العلمية ،بيروت
۳۰	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۳۱	اشعة اللمعات شرح المشکاة	المکتبة الرشيدية ، کوئٹه
۳۲	مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح	دارالفکر ، بیروت
۳۳	کشف الخفاء	دارالکتب العلمية ،بيروت
۳٤	شرح العلامة الزرقانی علی المواهب	دارالکتب العلمية ،بيروت
۳٥	المستدرك للحاکم	دارالمعرفة ، بیروت
۳٦	جامع الاحادیث للسیوطی	دارالفکر ، بیروت
۳۷	جمع الجوامع	
۳۸	سنن الدارمی	قدیمی کتب خانه ، کراچی
۳۹	مصنف ابن ابی شیبة	دارالفکر،بیروت
٤۰	السنن الکبری للنسائی	دارالکتب العلمية ،بيروت
٤۱	السنن الکبری للبیهقی	دارالکتب العلمية ،بيروت
٤۲	مجمع الزوائد	دارالفکر ، بیروت
٤۳	الفتاوی الرضوية (الجدیدة)	رضا فاؤنڈیشن ، لاهور
٤٤	القول الجمیل	
٤٥	فتاوی عزیزية	
٤٦	بهارشریعت	مکتبه رضویه ، کراچی
٤۷	البحرالرائق	المکتبة الرشيدية ، کوئٹه

٤٨	الفتاوی الهندیة	المکتبة الرشیدیة،کوئٹه
٤٩	مجمع الانهر	المکتبة الغفاریة، کوئٹه
٥٠	الفتاوی التاتارخانیة	ادارة القرآن ، کراچی
٥١	ردالمحتارعلی الدرالمختار	دارالمعرفة،بیروت
٥٢	خلاصة الفتاوٰی	المکتبة الرشیدیة،کوئٹه
٥٣	فتح القدیر	مرکزاهلسنت برکات رضا، هند
٥٤	نصب الرایة	مکتبة حقانیة، پشاور
٥٥	تبیین الحقائق	دارالکتب العلمیة ،بیروت
٥٦	کتاب المناسك لملاء علی قاری	ادارة القرآن ، کراچی
٥٧	مراقی الفلاح	مکتبه امدادیه، ملتان
٥٨	شرح وقایة	میر محمد کتب خانه ،کراچی
٥٩	غنیة المتملی	سهیل اکیڈمی ، لاهور
٦٠	صغیری شرح منیة المصلی	میر محمد کتب خانه ، کراچی
٦١	مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی	قدیمی کتب خانه ، کراچی
٦٢	الهدایة	داراحیاء التراث العربی ، بیروت
٦٣	الجوهرة النیرة	میر محمد کتب خانه ، کراچی
٦٤	تاریخ الخلفاء للسیوطی	قدیمی کتب خانه ، کراچی
٦٥	الکامل فی ضعفاء الرجال	دارالکتب العلمیة ، بیروت
٦٦	احیاء علوم الدین	دارصادر، بیروت
٦٧	غنیة الطالبین	دارالکتب العلمیة، بیروت
٦٨	شرح العقائد النسفیة	قدیمی کتب خانه ، کراچی
٦٩	کتاب القلیوبی	ایچ ایم سعید کمپنی ، کراچی
٧٠	المسامرة بشرح المسایرة	مطبعة السعادة بمصر
٧١	شرح الفقة الاکبرلملا علی قاری	میر محمد کتب خانه ، کراچی
٧٢	المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد	برکاتی پبلشرز،کراچی

٧٣	الخصائص الكبرى	دارالكتب العلمية ،بيروت
٧٤	النبراس	مكتبة حقانية ،ملتان
٧٥	الشفاء بتعريف حقوق المصطفى	عبدالتواب اکیڈمی ، ملتان
٧٦	مرقع کلیمی	
٧٧	شرح الصدور	دارالكتب العلمية ،بيروت
٧٨	فیوض قرآنی	
٧٩	مدارج النبوت	مرکز اهلسنت برکات رضا، هند
٨٠	السيرة النبوية لابن هشام	دارالمعرفة ، بيروت
٨١	الاستيعاب	دارالكتب العلمية ،بيروت
٨٢	الاصابة فى تمييز الصحابة	دارالكتب العلمية ،بيروت
٨٣	حجة الله على العالمين	مرکزاهلسنت برکات رضا، هند
٨٤	بهجة الاسرار	دارالكتب العلمية ،بيروت
٨٥	عمل اليوم والليلة لابن السني	دارالكتاب العربى ، بيروت
٨٦	اخبار الاخیار(فارسی)	فاروق اکیڈمی ، گمبٹ پاکستان
٨٧	فوائد الفواد مع هشت بهشت	شبیر برادرز، لاهور
٨٨	مفتاح الحسن	
٨٩	اليواقيت والجواهر	دارالكتب العلمية ،بيروت
٩٠	الفتاوى القاضى خان	مکتبه حقانیه ، کوئٹه
٩١	مجربات دیربی	
٩٢	شرح سفرالسعادة	
٩٣	سیرت صدر الشریعه علیه الرحمة	مکتبه اعلی حضرت

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 202 کُتُب و رسائل مع عنقریب آنے والی 18 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات199)

03......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات31)

14......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)

عربی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

21......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِى عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِى (کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ تراجم کُتُب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ تخریج﴾

16......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
17......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
18 تا 24......فتاوی اہل سنت (سات حصے)
25......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
26......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
27......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
29......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
30......سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
31......آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
32......بہارِ شریعت جلد سوم (3) (کل صفحات:1332)
33......جنت کے طلب گاروں کے لیے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01......حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (کل صفحات:56)
02......حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ (کل صفحات:72)

عنقریب آنے والی کُتُب

1......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ 2......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ

﴿شعبہ اِصلاحی کُتُب﴾

01......غوثِ پاک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے حالات (کل صفحات:106) 02......تکبر (کل صفحات:97)
03......فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87) 04......بدگمانی (کل صفحات:57)
05...... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07......اعلٰی حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
10......ریاکاری (کل صفحات:170)
11......قومِ جنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
12......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)
18......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
19......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
20......مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

عنقریب آنے والی کُتُب

شعبہ امیر اہلسنت

عنقریب آنے والی کُتُب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858
Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net